جلد ثانی
وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا
المعلم
لترجمة
صحیح مسلم

فہرست کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد سوم

صفحہ	مطالب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد خامس المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

کتاب الجہاد والسیر جہاد اور سفر کا بیان

عن ابن عون قال کتبت الی نافع اسئلہ عن الدعاء قبل القتال قال فکتب الی انما کان ذلک فی اول الاسلام قد اغار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بنی المصطلق وھم غارون وانعامھم تسقی علی الماء فقتل مقاتلتھم وسبا سبیھم واصاب یومئذ قال یحیی احسبہ قال جویریۃ او البتۃ بنت الحارث قال وحدثنی ھذا الحدیث عبد اللہ بن عمر وکان فی ذلک الجیش **ترجمہ** ابن عون رض سے روایت ہے مین نے نافع کو لکھا لڑائی سے پہلے کافرون کو دعوت دینا ضرور ہے انہون نے جواب مین لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام مین تھا (جب کافرون کو دین کی دعوت نہین پہنچی تھی) اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل تھے انکے جانور پانی پی رہے تھے آپ نے قتل کیا اون مین سے جو لڑے اور باقی کو قید کیا اور اسیدن جویریہ بنت حارث کو پکڑا نافع نے کہا یہ حدیث مجھسے عبد اللہ بن عمر نے بیان کی وہ اس لشکر مین شریک تھے

فائدہ نووی نے کہا اسحدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافرونکو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر یکایک حملہ کرنا غفلت کیحالت مین درست ہے اور اس مسئلہ مین تین مذہب ہین ایک تو یہ کہ اطلاع دینا مطلقاً ضرور ہے یہ قول ہے مالک کا اور ضعیف ہے دوسرے یہ کہ مطلقا اطلاع دینا ضرور نہین یہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے یا باطل ہے تیسرے یہ کہ اگر اونکو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہے ورنہ مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور یہی مذہب ہے لیث اور شافعی اور ابو ثور اور ابن منذر کا اور اسحدیث سے یہ بھی نکلا کہ عربون کو غلام لونڈی بنانا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب ہین خزاعہ کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی کا جدید اور مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کا اور ایک جماعت کے نزدیک عرب غلام لونڈی نہین ہوسکتے اور یہی قول قدیم ہے شافعی کا

عن ابن عون بھذا الاسناد مثلہ وقال جویریۃ

بنت الحارث فلم یشک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** تامیر الامام الامراء علی
البعوث ووصیتہ ایاھم بآداب الغزو وغیرھا امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور انکو
لڑائی کے طریقے کیونکر تبلاوے **عن** بریدة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امر امیرا علی جیش او سریة اوصاہ فی خاصتہ بتقوی
اللہ عزوجل ومن معہ من المسلمین خیرا ثم قال اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا
من کفر باللہ اغزوا فلا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا واذا لقیت
عدوک من المشرکین فادعھم الی ثلاث خصال او خلال فایتھن ما اجابوک فاقبل
منھم وکف عنھم ثم ادعھم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منھم وکف عنھم
ثم ادعھم الی التحول من دارھم الی دار المھاجرین واخبرھم انھم ان فعلوا ذلک
فلھم ما للمھاجرین وعلیھم ما علی المھاجرین فان ابوا ان یتحولوا منھا فاخبرھم
انھم یکونون کاعراب المسلمین یجری علیھم حکم اللہ الذی یجری
علی المؤمنین ولا یکون لھم فی الغنیمة والفیء شیء الا ان یجاھدوا مع المسلمین
فان ھم ابوا فسلھم الجزیة فان ھم اجابوک فاقبل منھم وکف عنھم
فان ھم ابوا فاستعن باللہ وقاتلھم واذا حاصرت اھل حصن فارادوک ان
تجعل لھم ذمة اللہ وذمة نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تجعل لھم ذمة اللہ
ولا ذمة نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن اجعل لھم ذمتک وذمة اصحابک فانکم
ان تخفروا ذممکم وذمم اصحابکم اھون من ان تخفروا ذمة اللہ وذمة رسولہ
صلی اللہ علیہ وسلم واذا حاصرت اھل حصن فارادوک ان تنزلھم علی حکم اللہ
فلا تنزلھم علی حکم اللہ ولکن انزلھم علی حکمک فانک لا تدری اتصیب حکم
اللہ فیھم ام لا قال عبد الرحمن ھذا او نحوہ وزاد اسحاق فی آخر حدیثہ
عن یحیی بن آدم قال فذکرت ھذا الحدیث لمقاتل بن حیان قال یحیی یعنی
ان علقمة یقولہ لابن حیان فقال حدثنی مسلم بن ھیصم عن النعمان بن
مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ترجمہ

بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر پر یا
سریہ پر (سریہ کہتے ہین چھوٹے ٹکڑے کو اور بعضون نے کہا سریہ مین چار سو سوار ہوتے ہین جو رات
کو چھپکر جاتے ہین) تو خاص اوسکو حکم کرتے اللہ تعالی سے ڈرنے کا اور اوس کے ساتھہ والے مسلمانون
کو حکم کرتے بھلائی کرنے کا پھر فرماتے جہاد کرو اللہ تعالی کا نام لیکر اللہ کی راہ مین لڑو اُس سے جسنے
نہ مانا اللہ کو جہاد کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال مین اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو (یعنے ہاتھہ
پاؤن ناک کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچون کو (جو نابالغ ہون اور لڑائی کے لائق نہ ہون) اور جب
اپنے دشمن سے ملے مشرکون مین سے تو بلا اون کو تین باتون کیطرف پھر اون تین باتون مین سے جو مان
لین تو بھی قبول کر اور باز رہ اون سے پھر بلا اون کو اسلام کیطرف (یہ ایک بات ہے ان تین باتون
مین سے) اگر وہ مان لین تو قبول کر اور باز رہ اون سے (یعنے اون کو مارنے اور لوٹنے سے) پھر بلا انکو
اپنے ملک سے نکلکر مہاجرین مسلمانون کے ملک مین آنے کے لیے اور کہدے اون سے اگر وہ ایسا کرین
گے تو جو مہاجرین کے لیے ہے وہ اون کے لیے بھی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ اون پر بھی ہوگا (یعنے
نفع اور نقصان دونون مین مہاجرین کی مثل ہون گے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلنا منظور نہ کرین تو کہدے
اون سے وہ جنگلی مسلمانون کیطرح رہین اور جو اللہ کا حکم مسلمانون پر چلتا ہے وہ اُن پر بھی چلیگا اور
اون کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا (جس صورت مین وہ مسلمانون کے ساتھہ لڑین انکا فرون
سے تو حصہ ملیگا) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ اسلام لاوین تو
اُن کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کرلین تو مہاجرین کے برابر ہو جاوین گے
غنیمت اور صلح کے حصہ مین نہین تو وہ مثل عام مسلمانون کی جو جنگل اور دیہات مین رہتے ہین ہونگے
جو نہ جہاد کرتے ہین نہ ہجرت اون پر اسلام کے احکام جاری ہون گے پر غنیمت اور صلح کے مال سے حصہ
نہ پاوین گے البتہ زکوۃ کے مال سے اگر وہ مستحق ہون تو حصہ پاوین گے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا
ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات مین سے حصہ ملیگا جنکو صلح کے مال مین سے حصہ نہین اور صلح کا مال لشکر
والون کے واسطے ہے اور اُن کو صدقات مین سے نہ ملیگا اور اُن کی دلیل بھی حدیث ہے لیکن مالک اور
ابو حنیفہ کے نزدیک دونون مال برابر ہین اور ہر ایک دونون قسمون مین صرف ہو سکتے ہین اور ابو عبید
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اوائل اسلام مین تھا پر اس کی کوئی دلیل نہین

انتہی مختصرا **ف** اگر وہ اسلام لانے سے انکار کرین تو ان سے جزیہ (محصول ٹکس) مانگ اگر وہ جزیہ
دینا قبول کرین تو مان لے اور باز رہ اون سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دین تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ اون سے
اور جب تو کسی قلعہ والون کو گھیرے اور وے تجھ سے خدا یا اوس کے رسول کی پناہ مانگین تو تو خدا اور
رسول کی پناہ ندے لیکن اپنے اور اپنے یارون کی پناہ دے کس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے
یارون کی پناہ ٹوٹ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اوس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو
کسی قلعہ والون کو گھیر لے اور دے تجھ سے یہ چاہین کہ خدا تعالے کے حکم پر تو اون کو باہر نکالے
تو مت نکال اونکو خدا کے حکم پر بلکہ نکال اونکو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجھے معلوم نہین اللہ تعالے کا
حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہین **فائدہ** امام نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے عربی ہو یا عجمی یا کتابی یا مجوسی یا مشرک وغیرہ مالک
اور اوزاعی کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب کافرون سے جزیہ قبول کیا جاوے
گا مگر عرب کے مشرکین اور مجوس سے اور شافعی کے نزدیک جزیہ نہ قبول ہوگا مگر اہل کتاب یا مجوس
سے عربی ہو یا عجمی اب اختلاف ہے جزیہ کے مقدار مین امام شافعی رحمہ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک
کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر مین مالدار ہو یا مفلس اور زیادہ جو ٹھہر جاوے اور مالک کے نزدیک
سونے والون پر چار دینار ہین اور چاندی والون پر چالیس درم ہین ہر سال مین اور امام ابو حنیفہ
اور احمد رحمۃ اللہ تعالے علیہما کے نزدیک مالدار پر اڑتالیس درم ہین اور متوسط پر چوبیس اور
فقیر پر بارہ انتہی **عن** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا
اَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَاَوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سُفْيَانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا
ترجمہ ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو اپنے اصحاب
مین سے کوئی کام دیکر بھیجتے تو فرماتے خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری
مت ڈالو **ف** تاکہ لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کرین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط
وعید کو بیان کرنا اور صرف لوگون کو ڈرانا خوب نہین بلکہ اوس کے ساتھ اللہ تعالی کی رحمت اور

اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضرور ہے اسیطرح نابالغ لڑکون اور نومسلمون اور گنہگارون پر آسانی
کرنا چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ توبہ سب گناہون کو میٹ دیتی ہے اور اسلام سب گناہون کو محو کر
دیتا ہے **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ
ومعاذا الی الیمن فقال یسرا ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا **ترجمہ**
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو اور
معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا یمن کیطرف تو فرمایا آسانی کرو اور دشواری اور سختی مت کرو اور خوش کرو
اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو **عن** ابی موسیٰ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم نحو حدیثہ شعبۃ ولیس فی حدیث زید بن ابی انیسۃ وتطاوعا
ولا تختلفا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ نہین ہے کہ اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو
عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یسروا ولا تعسروا وسکنوا ولا تنفروا **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو اور سختی مت کرو اور آرام دو اور نفرت مت
دلاؤ **باب** تحریم الغدر عہد شکنی حرام ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جمع اللہ الاولین والاخرین یوم
القیمۃ یرفع لکل غادر لواء فقیل ھذہ غدرۃ فلان بن فلان **ترجمہ** حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالیٰ
جمع کرے گا سب اگلون اور پچھلون کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز عہد توڑنے والے کا جھنڈا اونچا
کیا جاوے گا پھر کہا جاوے گا یہ دغابازی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا ہے **فائدہ** امام نووی رحمۃ
اللہ علیہ نے کہا عرب کا قاعدہ تھا کہ مشہور کرنے کے لیے بازار مین جھنڈا کھڑا کرتے اور دغاباز وہی ہے
جو وعدہ کرے پھر اوسکو پورا نہ کرے اور اس حدیث سے دغابازی کی حرمت نکلی خاصکر اوس شخص کے
لیے جو حاکم ہو کیونکہ اوس کی دغابازی سے ہزارون خلق اللہ کو نقصان پہونچتا ہے قاضی عیاض نے
کہا دونون دغابازیان مراد ہو سکتی ہین ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے دغابازی کرے یا
اور کافرون سے یا جو امانت اللہ تعالیٰ نے اوسکو دی ہے اوس کے حق کو ادا نہ کرے یعنے عدل اور

انصاف نکرے خلق اللہ کو آسایش اور راحت نہ دیوے اونکے جان اور مال اور حق پر ناحق ستم کرے دوسرے رعیت کی امام کے ساتھہ کہ وہ بعیت کو توڑ ڈالین اور بلا وجہ شرعی اوس کی مخالفت کرین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللّٰهُ لَهٗ لِوَاۤءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ اَلَا هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاۤءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے ہر دغا باز کے لیے ایک جہنڈا ہوگا قیامت کے دن **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاۤءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاۤءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ يُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کا ایک جہنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے وہ پہچانا جاویگا کہا جاویگا یہ دغا بازی ہے فلان کی **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاۤءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کا ایک جہنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے اوسکی شناخت ہوگی **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاۤءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کے سرین پر ایک جہنڈا ہوگا قیامت کے دن **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاۤءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ **ترجمہ** حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کے لیے ایک جہنڈا ہوگا قیامت کے دن جو بلند کیا جاویگا اوسکی دغا بازی کے موافق اور کوئی دغا باز اس سے بڑہکر نہین جو خلق اللہ کا حاکم ہو کر دغا بازی کرے

فائدہ کیونکہ دسکی دغا بازی سے ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے برخلاف غریب کی دغا بازی کے اسکر سے ایک یا دو شخصون کو نقصان ہوتا ہے **باب** جَوَازِ الْخِدَاعِ فِی الْحَرْبِ **ترجمہ** لڑائی مین مکر اور حیلہ درست ہی **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خَدْعَۃٌ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی مکر اور حیلہ ہے **ف** یعنی جنگ مین عقلمندی اور مکر ضرور ہے اور یہ دغا بازی نہین ہے کیونکہ دغا اوس کو کہتے ہین جو قول دیکر توڑے اور فریب اور مکر اور چیز ہے وہ کافرون کے ساتھ درست ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حدیث مین جھوٹ بولنا تین مقامون مین درست ہی ایک لڑائی مین اور مراد اس جھوٹ سے کنایہ ہی اور ظاہر یہ ہی کہ حقیقۃً جھوٹ بہی درست ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خَدْعَۃٌ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بہی ایسی ہی روایت ہی جیسے اوپر گذری **باب** کَرَاھَۃِ تَمَنِّیْ لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالْاَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللِّقَاءِ **جنگ** کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاصْبِرُوْا **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور جب ملو تو صبر کرو **ف** اور استقلال سے لڑو اور میدان سے نہ بہاگو **عَنْ** اَبِی النَّضْرِ عَنْ کِتَابِ رَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَکَتَبَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ حِیْنَ سَارَ اِلَی الْحَرُوْرِیَّۃِ یُخْبِرُہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْھَا الْعَدُوَّ یَنْتَظِرُ حَتّٰی اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِیْھِمْ فَقَالَ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّۃَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اِھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ **ترجمہ** ابوالنضر سے روایت ہی اونسے کتاب پڑہی عبداللہ بن ابی اوفے کی جو قبیلہ اسلم سے تہے اور صحابی تہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے لکہا عمر بن عبیداللہ کو جب وہ گئے خارجیون پاس جو حروراءمین رہتے تہے

رادون سے لڑنے کو) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دنون مین دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار
کیا یہانتک کہ جب آفتاب ڈہل گیا تو آپ کہڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو مت آرزو کرو دشمن سے
ملنے کی اور مانگو اللہ تعالی سے سلامتی چاہو جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سمجہ لو کہ جنت تلوار کے
سایہ کے نیچے ہے پہر آپ کہڑے ہوئے اور فرمایا یا اللہ کتاب کے اوتارنے والے اور بادل کے چلانے
والے اور جتہون کو بہگا دینے والے بہگادے انکو اور ہماری مدد کر اون کے سامنے **بَابُ**
اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ دشمن سے بہڑنے وقت فتح کی دعا مانگنا **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ
اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ
ترجمہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی احزاب
پر (جبدن کافرون کی کئی جماعتین آپ سے لڑنے آئین تہین سنہ ۵ ہجری مین اور آپ خندق مین
تہے) تو فرمایا یا اللہ اتارنے والے کتاب کے جلد حساب لینے والے بہگادے اُن جتہون کو یا اللہ بہگادے
ان کو ہلادے اون کو **عَنْ** ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَ حَدِيْثِ خَالِدٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ هَازِمَ الْاَحْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اَللّٰهُمَّ **عَنْ**
اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ رِوَايَتِهٖ مُجْرِيَ السَّحَابِ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَاْ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ **ترجمہ** انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے احد کے دن یا اللہ اگر تو چاہے تو کوئی تیری پرستش
کرنے والا نہ رہیگا زمین مین **ف** اس مین تسلیم ہے تقدیر الہی کی اور رد ہے قدریہ پر جو کہتے
ہین شر کا خالق اللہ تعالی نہین ہے نہ اوسکی تقدیر سے ہوتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ بدر
کے دن آپنے یہ فرمایا اور شاید دونون دن فرمایا ہو **بَابُ** تَحْرِيْمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَ
الصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ لڑائی مین عورت اور بچون کے مارنے کی ممانعت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ **ترجمہ**

عبداللہ بن عمر وسے روایت ہے ایک لڑائی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عورت پائی گئی جس کو مار
ڈالا تھا آپ نے منع کیا عورتون اور بچون کے مارنے سے **ف** نووی نے کہا اجماع ہے علما کا کہ
عورتون اور بچون کو مارنا نہ چاہیے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہون اگر جو لڑتے ہون تو قتل کیے جاوین
اسیطرح ضعیف بوڑھون کا مارنا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیتے ہون ورنہ قتل کیے جاوین اور
نصرانی درویشون کے مارنے مین اختلاف ہے مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک نہ مارے جاوینگے اور
امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک کیے جاوینگے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال وجدت
امراۃ مقتولۃ فی بعض تلک المغازی فنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل
النساء والصبیان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** جواز قتل النساء والصبیان
فی البیات من غیر تعمد رات کو اگر چھاپہ مارین تو عورتون اور بچون کا قتل درست ہے بشرطیکہ عمدا
نہ ہو **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن الذراری من المشرکین یبیتون فیصیبون من نسائہم وذراریہم
فقال ہم منہم **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا
مشرکین کی اولاد کا جب رات کو چھاپے مین مارے جاوین اسیطرح عورتین اون کی آپ نے کہا وہ
اون مین داخل ہین **ف** یعنی دنیا کے حکم مین اور اون کا شمار کافرون مین ہے تو رات کو
سبب اندھیرا ہو اور شناخت نہوسکی تو بڑون کے ساتھ اگر عورتین اور بچے بھی قتل ہو جاوین تو
کسی پر گناہ نہین ہے اور آخرت مین کفار کی اولاد مین اختلاف ہے لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی
ہین دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہین تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہین **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ
تعالی عنہ قال قلت یا رسول اللہ انا نصیب فی البیات من ذراری المشرکین
قال ہم منہم **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم رات کے
چھاپے مین مشرکون کی اولاد کو بھی مار ڈالتے مین آپ نے فرمایا وہ بھی مشرکون مین داخل ہین **عن**
الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیل لہ
لو ان خیلا اغارت من اللیل فاصابت من ابناء المشرکین قال ہم من ابائہم
ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر سوار رات کو حملہ

کرین اور مشرکون کے بچے مارین جاوین آپنے فرمایا وہ بہی اونکے باپون مین سے ہین (یعنی مشرکون مین
سے) **باب** جواز قطع اشجار الکفار وتحریقها کافرون کے درخت کاٹنا اور جلانا درست
ہے **عن** عبد الله رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حرق
نخل بنی النضیر وقطع وهی البویرة زاد قتیبة وابن رمح فی حدیثهما فانزل الله
ما قطعتم من لینة او ترکتموها قائمة علی اصولها فباذن الله ولیخزی
الفسقین **ترجمه** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بنی نضیر کی کہجور کے درخت جلوا دیے اور کٹوا ڈالے جنکو بویرہ کہتے تھے تب اللہ تعالی نے یہ
آیۃ اتاری جو درخت تم نے کاٹے یا چہوڑ دیا اونکو کھڑا ہوا اپنی جڑون پر وہ اللہ تعالی کے حکم سے تہا
اسلیے کہ رسوا کرے گنہگارون کو **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافرون کے درخت
کاٹنا یا جلانا اسیطرح اون کے باغ یا کہیت تلف کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور مالک
اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابو بکر صدیق اور لیث اور اوزاعی اور ابو ثور کے نزدیک درست
نہین **عن** ابن عمر رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قطع
نخل بنی النضیر وحرق ولها یقول حسان وهان علی سراة بنی لؤی حریق بالبویرة
مستطیر **ترجمه** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بنی نضیر کے درخت کٹوا ڈالے اور جلوا دیے اور حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ شعر اسی
باب مین ہے ترجمہ اسکا یہ ہے سہل ہوا بنی لوی کے شریفون اور سردارون پر جلانا بویرہ کا جس کے
انگارا ڈر رہی تہی (بنی لوی سے مراد قریش ہین) **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی
عنه قال حرق رسول الله صلی الله علیه وسلم نخل بنی النضیر **ترجمه** عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کہجور کے درخت جلوا
دیے **باب** تحلیل الغنائم لهذه الامة خاصة اس امت کے لیے خاص لوٹ
کا حلال ہونا **عن** همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة رضی الله تعا
عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم غزا نبی من الانبیاء فقال لقومه لا یتبعنی رجل قد ملک

بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ وَلَا آخَرُ قَدْ بَنَى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سَقْفَهَا وَ
لَا آخَرُ قَدِ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ وِلَادَهَا قَالَ فَغَزَا فَأَدْنَى لِلْقَرْيَةِ حِيْنَ
صَلٰوةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللّٰهُمَّ احْبِسْهَا
عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ
فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوهُ
فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ قَالَ
فَلَصِقَ بِيَدِهِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَأَخْرَجُوا
لَهُ مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيدِ فَأَقْبَلَتِ
النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ رَأَى ضَعْفَنَا
وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے
جس نے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اس نے صحبت نہیں کی اور
نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اوسکی چھت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص جس نے بکریاں اور
گابہن اونٹنیاں مول لی ہوں اور وہ اون کے جننے کا امیدوار ہو (اس لیے کہ ان لوگوں کا دل ان چیزوں
سے لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکیں گے) پہر اوس پیغمبر نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر
کے قریب اوس گاؤں کے پاس پہونچا (جہاں جہاد کرنا تہا) تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بہی تابعدار ہے
اور میں بہی تابعدار ہوں یا اللہ اسکو روک دے تہوڑی دیر میرے اوپر (تاکہ ہفتہ کی رات نہ آجاوے
کیونکہ ہفتہ کو لڑنا حرام تہا۔ اور یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی تہی) پہر سورج رک گیا یہاں تک کہ اللہ تعالے
نے فتح دی انکو پہر لوگوں نے اکٹہا کیا جو لوٹا تہا اور آگ (آسمان سے) آئے اوس کے کہانے کو لیکن
اوس نے نہ کہایا پیغمبر نے کہا تم میں سے کسی نے چوری کی ہے (جب تو یہ نذر قبول نہیں ہوئی) تو تم میں سے
ہر گروہ کا ایک ایک آدمی بیعت کرے مجھ سے پہر بیعت کی سب نے ایک شخص کا ہاتھ جب پیغمبر کے ہاتھ سے
لگا تو پیغمبر نے کہا تم لوگوں میں چوری معلوم ہوتی ہے تو تمہارا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے پہر اوس قبیلے نے
بیعت کی تو دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ پیغمبر سے لگا اور پیغمبر نے کہا تم نے چوری کی ہے پہر انہوں نے

بیل کے سر کے برابر سونا نکلا لگر وہ یادہ بھی اُس مال مین رکھا گیا (جو جلانے کے لیے رکھا تھا) زمین پر اور انگار آئے اوسکی کھانے کو اور کھا گئے اوسکو اور ہم سے پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہین ہوی اور ہم کو درست ہوئی اس لیے کہ اللہ تعالی نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو حلال کردیا ہمارے لیے لوٹ کو

ف یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے حضرت موسی علیہ السلام کے خلیفہ شام کے ملک مین اریحا شہر مین لڑائی ہوئی تھی جمعہ کے دن خدا تعالی نے اون کی دعا سے آفتاب کو روک رکھا یہانتک کہ فتح ہو گئی - نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ روکنا اس طرح پر تھا کہ آفتاب پھیر دیا گیا اپنے اگلے مقام پر یا ٹھیر گیا اوسی جگہہ جہان تھا یا اوسکی حرکت دیر مین ہونے لگی اور یہ سب باتین معجزہ ہین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی دو بار آفتاب روکا گیا ہے ایک تو خندق کے روز جب عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی اور اللہ تعالے نے آفتاب کو پھیر دیا یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھی ذکر کیا اسکو طحاوی نے اور کہا کہ اسکے راوی ثقہ ہین دوسرے معراج کی صبح کو جب آپنے قافلہ آنے کی خبر دی تھی آفتاب نکلتے ہی اسکو یونس بن بکیر نے سیر ابن اسحاق کی زیادت مین نقل کیا ہے اور حضرت یوشع بن نون نے نئے بیاہے لوگون کو اور جانور اور مکان والون کو جہاد مین نہ لیا کیونکہ انکا دل لگا رہیگا اور اون سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال لوگون سے خوب ہوتا ہے اور اگلی امتون مین معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی اور یہی نشانی تھی قبول کی اور غنیمت کا مال لینا اُن کو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکیمون کا بھی یہی خیال تھا اور مسلمانون کے ریاضی مین جو اونہون نے یونانیون سے حاصل کی یہی ثابت ہوا ہے اور ایک طائفہ حکما کا اور حال کے اہل ہیات کا یہ قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے اور جو یہی قول صحیح ہو تو حبس شمس سے یہ مراد ہے کہ حبس ارض ہو گیا اور صورۃً گویا حبس شمس ہوا کیونکہ شمس ظاہر مین چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی پر سے تمام پہاڑ اور مکان چلتے معلوم ہوتے ہین اب یہ حبس تھم جانے سے ہو یا پچھلی جگہہ چلے جانے سے یا دیر مین حرکت کرنے سے ہر طرح ممکن ہے اور اس کی خبر کچھ صرف حدیث مین نہین بلکہ کتاب آسمانی یعنے توراۃ شریف مین موجود ہے پھر جو امر ممکن ہے اوسپر اللہ تعالے کی قدرت ہے اور یہ عجیب حماقت

کی بات ہے کہ خدا تعالی کو ان سب چیزون کی حرکت دینی اور ایک مقرری راہ پر چلانے کی اور توپ کے گولے سے کئی حصے زیادہ تیز پہیرانے کی قدرت ہو پہر ٹہرانے یا روکنے کی طاقت نہ ہو ایسے خیال وہ لوگ کرتے ہین جنکی عقلین ضعیف ہین یا جو بخوبی غور نہین کرتے ورنہ جس پروردگار نے اتنی بڑے بڑے عالم جو زمین سے ہزارہا لاکھون حصے بڑے ہین پیدا کیے اور وہ سب اپنی مقرر راہون مین گہوم رہی ہین اور ممکن نہین کہ کوئی اپنے مقام سے رتی برابر ادہر یا اودہر ہٹے یا دوسرے سے لڑجاوے کیا اوس سے یہ نہین ہوسکتا کہ اون کو تمام دیوے یا اونکی حرکت خفیف کردیوے افسوس ان لوگون نے خدا کی قدرت اور طاقت پر غور نہین کیا ورنہ وہ ایسی بے وقوفی کا خیال کبھی نہ کرتے اور شیطان کے اس دہوکے مین نہ پڑتے

باب الانفال لوٹ کے بیان مین **عن** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَخَذَ اَبِيْ مِنَ الْخُمُسِ سَيْفًا فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَبْ لِيْ هٰذَا فَاَبٰى قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ مین نے خمس مین سے ایک تلوار لی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یہ تلوار مجھکو بخشدیجیے آپنے انکار کیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ یعنے پوچھتے ہین تجھسے لوٹ کے مال کو تو کہہ لوٹ اللہ تعالے کے لیے ہے اور رسول کے لیے **عن** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ اَصَبْتُ سَيْفًا فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ اُجْعَلُ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ **ترجمہ** مصعب بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میری بابت مین چار آیتین اوتری ہین ایک بار ایک تلوار مجہے ملی لوٹ مین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی مین نے کہا یا رسول اللہ وہ مجہے عنایت فرماییے آپنے فرمایا اسکو رکہدے پہر مین کہڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکہدے اوسکو جہان سے تو نے لیا ہے مین نے کہا یا رسول اللہ یہ تلوار مجہے دیدیجیے کیا مین اوس شخص کیطرح رہونگا جو نادار ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم نے فرمایا رکھدے اوسکو جہان سے تو نے لیا ہے تب یہ آیت اوتری یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ
لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ **ف** سعد نے یہان ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت مین اختلاف ہی بعضون
نے کہا منسوخ ہے اس آیت سے وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ اخیر تک اور پہلی آیت
کا مضمون یہ تہا کہ لوٹ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پہر دوسری آیت سے ایک خمس اوس کا
اللہ اور رسول کے لیے ٹہیرا اور چار خمس مجاہدین کے اور یہی قول ہے ابن عباس اور ایک جماعت
کا اور بعضون نے کہا یہ آیت محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ غنائم مین سے جسکو جس قدر چاہے انعام دیوے
اور بعضون نے کہا یہ آیت خاص سرایا کے لوٹ مین ہے دوسری روایت مین ہے کہ پہر آپنے وہ
تلوار سعد کو دیدی اور فرمایا اللہ نے مجہکو دی اور مین نے تجہکو دی (نووی) **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ وانا فیہم
قبل نجد فغنموا ابلا کثیرا فکانت سہمانہم اثنی عشر بعیرا او احد عشر
بعیرا ونفلوا بعیرا بعیرا **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ایک سریہ بہیجا مین بہی اوس مین تہا نجد کیطرف وہان بہت سے اونٹ لوٹ مین آئے تو ہر
ایک کے حصے مین بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام ملا **ف**
نووی نے کہا انعام یعنی نفل پر اجماع ہے علما کا لیکن اختلاف ہی کہ یہ نفل کہان سے دیا جاوے گا
آیا اصل لوٹ سے یا اوسکی چار خمس مین سے یا خمس کے خمس مین سے اور شافعی کے تینون قول ہین اور
صحیح یہ ہے کہ وہ خمس کے خمس مین سے دیا جاویگا اور یہی مذہب ہے ابن مسیب اور مالک اور ابو حنیفہ
کا اور حسن بصری اور اوزاعی اور احمد اور ابو ثور کے نزدیک اصل لوٹ مین سے دیا جاویگا ۔ اور نفل
امام کی رای پر منحصر ہے جن لوگون کو مناسب سمجہے دیوے چنانچہ ابن عمر نے جو یہ کہا کہ انعام مین ایک
ایک اونٹ ملا اس سے یہی غرض ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تہے انکو ملا نہ سب لوگون کو سریہ
کے (نووی مختصرا) **عن** ابن عمر بعث سریۃ قبل نجد وفیہم ابن عمر وان سہمانہم بلغ اثنی عشر
بعیرا ونفلوا سوی ذلک بعیرا فلم یغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال بعث رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سریۃ الی نجد فخرجت فیہا فاصبنا ابلا وغنما فبلغت سہماننا

اثنی عشر بعیرا اثنی عشر بعیرا ونفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا بعیرا
عن نافع بھذا الاسناد نحو حدیثھم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن
عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال نفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلا سوی
نصیبنا من الخمس فاصابنی شارف والشارف المسن الکبیر ترجمہ حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا ہمارے حصہ کے
خمس میں سے زیادہ دیا تو میرے حصہ میں ایک شارف آیا شارف کہتے ہیں بڑے سن اونٹ کو۔
عن ابن شہاب قال بلغنی عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال نفل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ بنحو حدیث ابن رجاء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان
ینفل بعض من یبعث من السرایا لانفسھم خاصۃ سوی قسم عامۃ الجیش
والخمس فی ذلک واجب کلہ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بعضے سریہ والون کو زیادہ دیتے بنسبت اور تمام لشکر والون کی
اور خمس سب مالون میں واجب تھا باب استحقاق القاتل سلب القتیل قاتل کو مقتول کا
سامان دلانا عن ابی محمد الانصاری وکان جلیسا لابی قتادۃ قال قال ابو قتادۃ
واقتص الحدیث ترجمہ ابو محمد انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ مصاحب تھے ابو قتادہ
کے کہا کہ ابو قتادہ نے بیان کیا پھر ذکر کیا حدیث کو (جیسے آگے آتی ہے) ف یہان امام
مسلم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے عادت کے خلاف کیا کہ حدیث بیان کرنے سے پہلے اوس کے متابعات
کو ذکر کیا عن ابی محمد مولی ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال
وساق الحدیث ترجمہ ابو قتادہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے آگے آتی ہے عن ابی قتادۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حنین فلما
التقینا کانت للمسلمین جولۃ قال فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من
المسلمین فاستدرت الیہ حتی اتیتہ من ورائہ فضربتہ علی حبل عاتقہ
واقبل علی فضمنی ضمۃ وجدت منھا ریح الموت ثم ادرکہ الموت فارسلنی

فلحقت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال ما للناس فقلت امر اللہ ثم ان الناس رجعوا وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه قال فقمت فقلت من یشهد لی ثم جلست ثم قال مثل ذلک قال فقمت فقلت من یشهد لی ثم جلست ثم قال ذلک الثالثة فقال فقمت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما لک یا ابا قتادة فقصصت علیه القصة فقال رجل من القوم صدق یا رسول اللہ سلب ذلک القتیل عندی فارضه من حقه فقال ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاها اللہ اذا لا یعمد الی اسد من اسد اللہ یقاتل عن اللہ و عن رسوله صلی اللہ علیه وسلم فیعطیک سلبه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صدق فاعطه ایاه فاعطانی قال فبعت الدرع فابتعت مخرفا فی بنی سلمة فانه لاول مال تاثلته فی الاسلام وفی حدیث اللیث کلا لا یعطیه اضیبع من قریش ویدع اسدا من اسد اللہ وفی حدیث اللیث لاول مال **ترجمہ** ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلی جس سال حنین کی لڑائی ہوئی جب ہم لوگ دشمنون سے بھڑے تو مسلمانون کو شکست ہوئی (یعنے کچہ مسلمان بھاگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچہ لوگ آپکے ساتھہ میدان مین جمے رہے) پہر مین نے ایک کافر کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑہا تھا اوسکے مارنے کو) مین گہوم کر اوسکی طرف آیا اور ایک مار لگائی مونڈہے اور گردن کے بیچ مین اوس نے مجکو ایسا دابا کہ موت کی تصویر میری آنکھون مین پھر گئی بعد اوسکے وہ خود مر گیا اور اوس نے مجہکو چھوڑ دیا مین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا انہون نے کہا لوگون کو کیا ہو گیا (جو ایسا بہاگ نکلی) مین نے کہا خدا تعالیٰ کا حکم ہے پہر لوگ لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے آپ نے فرمایا جس نے کسی کو مارا ہو اور وہ گواہ رکہتا ہو تو سامان اوسکا وہی لیوے **ف** یعنے مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا یہ آپ نے رغبت دینے کے لیے فرمایا تا کہ لوگ لڑائی کے لیے مستعد ہون اور کافرون کو مارین نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کے معنے مین تو شافعی اور مالک اور اوزاعی اور لیث اور ثوری اور ابو ثور اور احمد اور اسحاق اور ابن جریر کے نزدیک تمام لڑائیون مین مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک

یہ سامان مال غنیمت مین شریک کیا جاوے گا اور اُس مین سب کا حصہ ہوگا مگر جب حاکم حکم اسکا دیدیوے تو قاتل ہی کو ملیگا **ت** ابو قتادہ نے کہا یہ سنکر مین کھڑا ہوا پھر مین نے کہا میرا گواہ کون ہی بعد اوس کے مین بیٹھ گیا پھر آپنے دوبارہ ایساہی فرمایا مین کھڑا ہوا پھر مین نے کہا میرے لیے کون گواہی دیگا مین بیٹھ گیا پھر تیسری بار آپنے ایساہی فرمایا مین کھڑا ہوا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا ہوا تجھے اے ابو قتادہ مین نے سارا قصہ بیان کیا ایک شخص بولا سچ کہتے ہین ابو قتادہ یا رسول اللہ اُس شخص کا سامان میرے پاس ہے تو راضی کر دیجیے انکو کہ اپنا حق مجھی دیدین یہ سنکر حضرت ابو بکر صدیق نے کہا نہین قسم خدا کی ایسا کبھی نہین ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی قصد نکرین اللہ تعالی کے شیرون مین سے ایک شیر کا جو لڑتا ہے اللہ تعالی اور اُس کے رسول کی طرف سے اسباب تجھے دلانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر سچ کہتے ہین (اس حدیث سے حضرت ابو بکر صدیق کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتوی دیا اور آپ نے اُن کے فتوی کو سچ کہا) تو دیدی ابو قتادہ کو وہ سامان پھر اوس نے وہ سامان مجھکو دے دیا ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے (اُس سامان مین سے) زرہ کو بیچا اور اوس کے بدل ایک باغ خریدا بنو سلمہ کے محلہ مین اور یہ پہلا مال ہے جسکو مین نے کمایا اسلام کی حالت مین اور لیث کی روایت مین یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہرگز نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسباب کبھی ندینگے قریش کی ایک لومڑی کو اور کبھی نہ چھوڑینگے ایک شیر کو اللہ کے شیرون مین سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح مسلم کے نسخون مین ضبیع ہے ضاد معجمہ اور عین سے جو تصغیر ہے خلاف قیاس ضبع کی اور ضبع کفتار کو کہتے ہین اور بعض نسخون مین صبیغ ہے صاد مہملہ اور غین معجمہ سے جسکے معنے بدرنگ یا وہ ایک چڑیا ہے اور مقصود اس سے تحقیر ہے اوس شخص کے بمقابلہ ابو قتادہ کی۔

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَاِذَا اَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ اَنْ كُنْتُ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ رَاَيْتُهٗ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ

الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ
إِلٰى أَبِي جَهْلٍ يَزُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ
قَالَ فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ
مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضٰى بِسَلَبِهِ
لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَمُوحٍ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ

ترجمہ

عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا ہوا تھا میں نے اپنے داہنی اور بائیں طرف دیکھا تو دو انصار کے لڑکے نظر آئے نوجوان اور کم عمر میں نے آرزو کی کاش میں ان سے زور آور شخص کے پاس ہوتا (یعنے آزو بازو اچھے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا) اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھے دبایا اور کہا اے چچا تم ابو جہل کو پہچانتے ہو میں نے کہا ہاں اور تیرا کیا مطلب ہے ابو جہل سے اے بیٹے میرے بھائی کے اوسنے کہا میں نے سنا ہے کہ ابو جہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں ابو جہل کو پاؤں تو اوس سے جدا نہ ہوں جب تک ایک نہ مرے جس کی موت پہلی آئی ہو عبدالرحمن نے کہا مجھکو تعجب ہوا اوسکی ایسا کہنے سے (کہ بچہ ہوکر ابو جہل ایسے قوی ہیکل کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے) پھر دوسرے نے مجھکو دبایا اور ایسا ہی کہا تھوڑی دیر نہیں گذری تھی کہ میں نے ابو جہل کو دیکھا وہ پھر رہا ہے لوگوں میں میں نے اون دونوں لڑکوں سے کہا یہی وہ شخص ہے جس کو تم پوچھتے تھے یہ سنتے ہی وہ دونوں دوڑے اور تلواروں سے اوسے مارا یہانتک کہ مار ڈالا پھر دونوں لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور یہ حال بیان کیا آپ نے پوچھا تم میں سے کس نے اوس کو مارا ہر ایک بولنے لگا میں نے مارا آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کرلیں وہ بولے نہیں تب آپنے دونوں کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا تم دونوں نے اوسکو مارا ہے پھر اوسکا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا اور وہ دونوں لڑکے یہی تھے ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عفراء

ف نووی نے کہا اگرچہ دونوں شخص ابو جہل کے مارنے میں شریک تھے پر معاذ بن عمرو نے پہلے زخم کاری لگایا ہوگا اور ابو جہل اوس زخم کی وجہ سے گر کر مرا ہوگا تو آپ نے اوسکا سامان معاذ بن عمرو کو دی

کو دلایا کیونکہ درحقیقت قاتل وہی تھا گو دوسرے نے بھی بعد کو زخمی کیا ہو اور یہ جو فرمایا تم دونون نے مارا
تو دونون کا دل خوش کرنے کو فرمایا یہ ہمارا مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک امام کو اختیار ہے جسکو چاہے
مقتول کا سامان دیوے اور امام بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ ابوجہل کے قاتل عفراء کے دونون بیٹے
تھے اور ایک روایت مین ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوسکو مارا اور شاید سب قتل
مین شریک ہون **عن** عَوفِ بنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِّن حِمْيَرَ
رَجُلًا مِّنَ العَدُوِّ فَأَرَادَ سَلَبَهُ فَمَنَعَهُ خَالِدُ بنُ الوَلِيدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَأَتَى رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوفُ بنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِخَالِدٍ مَا مَنَعَكَ أَن تُعْطِيَهُ سَلَبَهُ
قَالَ اسْتَكْثَرْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهِ ثُمَّ
قَالَ هَلْ أَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِن رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتُغْضِبَ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ
تَارِكُوا لِي أُمَرَائِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا أَوْ غَنَمًا
فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ
كَدَرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدَرُهُ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے حمیر
(ایک قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنون مین سے ایک شخص کو مارا اور اسکا سامان لینا چاہا لیکن خالد
بن الولید نے (جو سردار تھے لشکر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تھے
تو عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ حال بیان
کیا آپ نے خالد سے فرمایا تم نے اوسکو سامان کیون نہ دیا خالد نے کہا وہ سامان بہت تھا یا رسول
اللہ تو مین نے وہ سب دینا مناسب نہ جانا آپ نے فرمایا دیدے اوسکو پھر خالد عوف کے سامنے سے
نکلے اور اُن کی چادر کھینچی اور کہا جو مین نے بیان کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی ہوا نہ
(یعنے خالد کو شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور
فرمایا اے خالد مت دے اُسکو اے خالد مت دے اُس کو کیا تم چھوڑنے والے ہو میرے سردارون کو تمہاری
اور اُنکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اونٹ یا بکریان چرانے کو لین پھر چرایا اُن کو اور اون کی پیاس کا وقت
دیکھکر حوض پر لایا اُنھون نے پینا شروع کیا پھر صاف صاف پی گئین اور تلچھٹ چھوڑ دیا تو صاف

صاف (یعنے اچھی باتین) تو تمہارے لیے ہین اور بری باتین سردارون پر ہین (یعنے بدنامی اور
مواخذہ اون پر ہو) **ف** یہ واقعہ غزوہ موتہ کا ہے جو سنہ ۸ ہجری مین ہوا حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے زید بن حارثہ کو تین ہزار لشکر کا سردار کر کے شام کے ملک مین بھیجا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوا
تو جعفر طیار سردار ہین اور اگر جعفر بھی شہید ہون تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہین چنانچہ موتہ مین جو شام مین
ایک قریہ ہے لڑائی ہوئی اور اتفاق سے تینون سردار شہید ہوئے آخر خالد بن الولید مسلمانون کی
صلاح سے سردار ہوئے آٹھ تلوارین اون کی لڑتے لڑتے ٹوٹ گئین خوب لڑے جب خدا تعالے نے
مسلمانون کو فتح دی حالانکہ نصاریٰ کا لشکر شمار مین ایک لاکھ تھا اور مسلمان تین ہزار تھے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے عوف کی طعنہ سے جو خالد کو رنج ہوا وہ دفع کیا اور اونکی بات رکھ لی تاکہ مسلمان
سردارون کی اطاعت کرین اور سردارون کا رعب باقی رہے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مین یہ اشکال
ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیحق کے حق کو کیسے رد کیا اور اسکا جواب یہ ہے کہ شاید آپنے
بعد کو دیدیا ہو لیکن اسوقت نہ دیا تاکہ خالد کو رنج نہو دوسری یہ کہ آپنے اسکا بدل قاتل کو دیا اور دلا دیا
ہو جس سے وہ اس سامان کے چھوڑنے پر راضی ہو گیا ہو اور یہی مصلحت یہ تھی انتہے **عن** عوف
ابن مالک الاشجعی قال خرجت مع من خرج مع زید بن حارثة فی غزوة موتة ورافقنی
مددی من الیمن وساق الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ غیر انہ قال فی
الحدیث قال عوف فقلت یا خالد اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قضی بالسلب للقاتل قال بلی ولکنی استکثرتہ **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے
مین جو لوگ زید بن حارثہ کے ساتھ گئے اون کے ساتھ گیا غزوہ موتہ مین اور میری مددی یمن سے ملا پھر
بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ عوف نے کہا اے خالد تم کو معلوم نہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان قاتل کو دلایا ہے خالد نے کہا بیشک مگر مجھکو یہ سامان بہت معلوم
ہوتا ہے **عن** سلمة بن الاکوع قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
هوازن فبینا نحن نتضحی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء رجل علی جمل
احمر فاناخه ثم انتزع طلقا من حقبه فقید به الجمل ثم تقدم یتغدی مع
القوم وجعل ینظر وفینا ضعفة ورقة من الظهر وبعضنا مشاة اذ خرج یشتد فاتی

فَاَتٰی جَمَلَہٗ فَاَطْلَقَ قَیْدَہٗ ثُمَّ اَنَاخَہٗ نَقَعَدَ عَلَیْہِ فَاَثَارَہٗ فَاشْتَدَّ بِہِ الْجَمَلُ فَاتَّبَعَہٗ رَجُلٌ عَلٰی نَاقَۃٍ وَرْقَاءَ قَالَ سَلَمَۃُ وَخَرَجْتُ اَشْتَدُّ فَکُنْتُ عِنْدَ وَرِکِ النَّاقَۃِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰی کُنْتُ عِنْدَ وَرِکِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰی اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَاَنَخْتُہٗ فَلَمَّا وَضَعَ رُکْبَتَہٗ فِی الْاَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَیْفِیْ فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُوْدُہٗ عَلَیْہِ رَحْلُہٗ وَسِلَاحُہٗ فَاسْتَقْبَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَہٗ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَہٗ سَلَبُہٗ اَجْمَعُ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ہمنے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ہوازن کا (جو ۸ ہجری مین ہوا) ایک دن ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اتنے مین ایک شخص آیا لال اونٹ پر سوار اُسکو بٹہایا پہر ایک تسمہ اُسکی کمر سے نکالا اور اُس سے باندہ دیا بعد اوس کے آیا اور لوگون کے ساتھہ کہانا کہانے لگا اور ادہر اودہر دیکہنے لگا (وہ جاسوس گو بندہ تہا کافرون کا) اور ہم لوگ ان دنون ناتوان تہے اور بعضے پیدل بہی تہے (جن کے پاس سواری نہ تہی) آخر مین ایکا ایک دوڑا اور اپنے اونٹ پاس آیا اوسکا تسمہ کہولا اوسکو بٹہایا پہر آپ اوس پر بیٹہا اور اونٹ کو کہڑا کیا اونٹ اوسکو لیکر بہاگا (اب چلا کافرون کو خبر دینے کے لیے) ایک شخص نے اُسکا پیچہا کیا خاکی رنگ کی اونٹنی پر سلمہ نے کہا مین پیدل دوڑتا چلا پہلے مین اونٹنی کے سرین پاس تہا (جو اوس کے تعاقب مین جا رہی تہی) مین اور آگے بڑہا یہان تک کہ اونٹ کی سرین پاس آگیا اور آگے بڑہا یہانتک کہ اونٹ کی نکیل مین نے پکڑ لی اوسکو بٹہایا جون ہین اونٹ نے اپنا گہٹنا زمین پر ٹیکا مین نے تلوار سونتی اور اُس مرد کے سر پر ایک وار کیا وہ گر پڑا پہر مین اونٹ کو کہینچتا ہوا اوس کے سامان اور ہتیار سمیت لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھہ جو آگے تشریف لائے تہے (میری انتظار مین) مجہسے ملے اور پوچہا کس نے مارا اُس مرد کو لوگون نے کہا اکوع کے بیٹے نے تب آپ نے فرمایا اُسکا سب سامان اکوع کے بیٹے کا ہے ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی کا قتل درست ہے اور اسیر اتفاقی ہے اور جاسوس ذمی کا بہی قتل مالک اور اوزاعی کے نزدیک درست ہے کس لیے کہ جاسوسی سے اوسکا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹیگا اور جاسوس مسلمان کو سزا دینگے اکثر کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اُسکو قتل کرینگے انتہیٰ مختصرا

۱۸۵۶

عن سلمة بن الاكوع قال غزونا فزارة وعلينا ابو بكر رضي الله تعالى عنه امّره رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا فلما كان بيننا وبين الماء ساعة امرنا ابو بكر رضي الله تعالى عنه فعرّسنا ثم شنّ الغارة فورد الماء فقتل من قتل عليه وسبى وانظر الى عنق من الناس فيهم الذراري فخشيت ان يسبقوني الى الجبل فرميت بسهم بينهم وبين الجبل فلما راوا السهم وقفوا فجئت بهم اسوقهم وفيهم امراة من بني فزارة عليها قشع من ادم قال القشع النطع معها ابنة لها من احسن العرب فسقتهم حتى اتيت بهم ابا بكر فنفلني ابو بكر ابنتها فقدمنا المدينة وما كشفت لها ثوبا فلقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم في السوق فقال يا سلمة هب لي المراة فقلت يا رسول الله لقد اعجبتني وما كشفت لها ثوبا ثم لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغد في السوق فقال يا سلمة هب لي المراة لله ابوك فقلت هي لك يا رسول الله فوالله ما كشفت لها ثوبا فبعث بها رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهل مكة ففدى بها ناسا من المسلمين كانوا اسروا بمكة۔ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا فزارہ سے (جو ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں) اور ہمارے سردار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو امیر بنایا تھا ہم پر جب ہمارے اور پانی کے بیچ میں ایک گھڑی کا فاصلہ رہا (یعنی اوس پانی سے جہاں فزارہ رہتی تھی) حکم کیا ہم کو ابوبکر نے ہم پچھلی رات کو اتر پڑے پھر ہر طرف سے حملہ کیا اور پانی پر پہونچے وہاں جو مارا گیا وہ مارا گیا اور کچھ قید ہوئے اور میں ایک ٹکڑی کو تاک رہا تھا جس میں بچے اور عورتیں تھیں (کافروں کی) میں ڈرا کہیں وہ مجھسے پہلے پہاڑ تک نہ پہونچ جاویں میں نے ایک تیر مارا اون کے اور پہاڑ کے بیچ میں تیر کو دیکھکر وہ ٹھیر گئے میں اون سب کو ہانکتا ہوا لایا اون میں ایک عورت فزارہ کی جو چمڑا پہنے تھی اوس کے ساتھ ایک لڑکی تھی نہایت خوبصورت میں اون سب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا اونہوں نے وہ لڑکی انعام کے طور پر مجھکو دیدی جب ہم مدینہ میں پہونچے اور ابھی میں نے اوس لڑکی کا کپڑا تک نہیں کھولا تھا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو بازار میں ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی

مجھکو دیدے مین نے کہا یا رسول اللہ قسم اللہ تعالی کی وہ مجھکو بھلی لگی ہے اور مین نے اوسکا کپڑا اب تک نہین کھولا
پھر دوسرے دن مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھکو دیدے تیرا
باپ بہت اچھا تھا مین نے کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی ہے قسم خدا کی مین نے تو اوس کا کپڑا اب تک نہین کھولا
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی مکہ والون کو بھیجدی اور اوس کے بدلے کئی مسلمانون کو چھڑایا
جو مکہ مین قید ہو گئے تھے **ف** نووی علیہ الرحمتہ نے کہا اس حدیث سے فدیہ کا جواز نکلا اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مردون کا چھڑانا جائز ہے اور مان اور بیٹی مین جدائی کرنا درست ہے جب
بیٹی جوان ہو انتہی مختصرا **باب** حُكْمِ الْفَيْءِ جو مال کافرون کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آوے
اسکا بیان **عن** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا اَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹھیرے تو تمہارا حصہ اسمین ہے اور جس
بستی والون نے خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کی یعنے لڑائی کی تو پانچوان حصہ اسکا اللہ اور رسول کا ہے اور
باقی چار حصے تمہارے ہین **ف** اس حدیث مین بیان ہے فئی کا اور غنیمت کا یعنے جو ملک بدون جنگ کافرون نے
خالی کر دیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا اوسکو فئی کہتے ہین اوسمین غازیون کا حصہ مقرر
نہین لیکن اگر وہ وہان جاکر ٹھیرین تو بطور عطا کے حصہ پاوینگے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی
بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اسمین پانچوان حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیون کے
اسکو غنیمت کہتے ہین رتحفۃ الاخیار) نووی نے کہا شافعی علیہ الرحمتہ کے نزدیک فئی مین بھی خمس
واجب ہے جیسے غنیمت مین واجب ہے اور باقی علما نے اختلاف کیا ہے کہ فئی مین خمس نہین ہے ابن منذر
نے کہا سوا شافعی کے ان سے پہلے کوئی فئی مین خمس کا قائل نہین ہوا **عن** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِمَّا لَمْ يُوْجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَّمَا بَقِيَ يَجْعَلُهٗ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا بنی نضیر

کے مال اون مالون مین سے تھے جو اللہ تعالی نے اپنے رسول کو دیے اور مسلمانون نے انپر چڑھائی نہین
کی گھوڑون اور اونٹون سو ایسے مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے آپ اُس مین سے اپنے
گھر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ گھوڑون اور ہتھیارون کی خرید مین صرف ہوتا ۔
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ ایک سال کا خرچ نکال لیتے لیکن سال پورے ہونے سو پہلے وہ
صرف ہو جاتا اور نیک کامون مین اسیوجہ سو جب آپنے وفات پائی تو آپ کی زرہ جو کے بدل گرو تھی اور
تین دن آپنے پیٹ بھر کر کھانا نہین کھایا **عن** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** الزُّهْرِيِّ اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَوْسٍ حَدَّثَهٗ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ فَجِئْتُهٗ حِيْنَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهٗ فِيْ بَيْتِهٖ جَالِسًا عَلٰى سَرِيْرِهٖ مُفْضِيًا
اِلٰى رِمَالِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ لِيْ يَا مَالِ اِنَّهٗ قَدْ دَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِّنْ قَوْمِكَ
وَقَدْ اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ قُلْتُ لَوْ اَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِيْ
قَالَ خُذْهُ يَا مَالُ قَالَ فَجَاءَهٗ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَعَمْ
فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
قَالَ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ الْاٰثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ فَقَالَ الْقَوْمُ اَجَلْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ
وَاَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا قَدَّمُوْهُمْ
لِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدَا اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ
الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ
قَالَا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَا اَحَدًا غَيْرَهٗ قَالَ مَا اَفَاءَ
اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ مَا اَدْرِيْ هَلْ قَرَاَ الْاٰيَةَ الَّتِيْ قَبْلَهَا اَمْ لَا قَالَ فَقَسَمَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ اَمْوَالَ بَنِي النَّضِيْرِ فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَاْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا اَخَذَهَا دُوْنَكُمْ
حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ

ثم يجعل ما بقي اسوة المال ثم قال انشدكم بالله الذي باذنه تقوم السماء والارض
اتعلمون ذلك قالوا نعم ثم نشد عباسا وعليا رضي الله تعالى عنهما بمثل ما نشد
به القوم اتعلمان ذلك قالا نعم قال فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
ابو بكر رضي الله تعالى عنه انا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئتما تطلب
ميراثك من ابن اخيك ويطلب هذا ميراث امرأته من ابيها فقال ابو بكر رضي الله
تعالى عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا صدقة فرأيتماه
كاذبا آثما غادرا خائنا والله يعلم انه لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفي
ابو بكر رضي الله تعالى عنه وانا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم وولي ابي بكر
رضي الله تعالى عنه فرأيتماني كاذبا آثما غادرا خائنا والله يعلم اني لصادق
بار راشد تابع للحق فوليتها ثم جئتني انت وهذا وانتما جميع وامركما
واحد فقلتما ادفعها الينا فقلت ان شئتم دفعتها اليكم على ان عليكما عهد
الله ان تعملا فيها بالذي كان يعمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذتماها
بذلك قال اكذلك قالا نعم قال ثم جئتماني لاقضي بينكما ولا والله لا اقضي
بينكما بغير ذلك حتى تقوم الساعة فان عجزتما عنها فرداها الي **ترجمہ** زہری
سے روایت ہے مالک اوسکو بیٹے نے حدیث بیان کی اون سے مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے بلا بھیجا میں
اون کے پاس دن چڑھے آیا وہ اپنے گھر میں تخت پر بیٹھے تھے گدی پر اور کوئی فرش اوسپر نہ تھا اور
تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر انہوں نے کہا اے مالک تیری قوم کے کئی گھر والے
دوڑ کر میرے پاس آئے میں نے انکو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو اُن سب کو بانٹ دے میں نے کہا کاش یہ
کام آپ اور کسی سے لیویں اونہوں نے کہا تو لے لے اے مالک اتنے میں یرفا (اون کا غلام تھا
اور خدمت گار) آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین عثمان بن عفان اور عبد الرحمان بن عوف اور
زبیر اور سعد حاضر ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اچھا اون کو آنے دے وہ آئے
پھر یرفا آیا اور کہنے لگا عباس اور علی آنا چاہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اچھا
اون کو بھی اجازت دی عباس نے کہا اے امیر المومنین میرا اور اس جھوٹے گنہ گار دغا باز چور

کا فیصلہ کر دیجیے **فائدہ** یہ چارون لفظ یعنے جہوٹا گنہگار دغا باز چور حضرت عباس نے حضرت
علی کو کہی اور اسکی تاویل یون کی ہے کہ یہ شرط کے طور پر ہین اور شرط محذوف ہے یعنی اگر حضرت علی
رضی اللہ تعالے عنہ انصاف نکرین اور حق پر راضی نہون تو وہ ایسے ہون گے یا بطور پیار کے کہی جیسے باپ
بیٹے کو کہتا ہے کیونکہ عباس چچا تہے اور مثل باپ کے تہے امام مازری نے کہا کہ حضرت علی کی شان
بہت بڑی ہے اور ان مین ان چارون اوصاف مین سے کوئی وصف نہ تہا بلکہ وہ سچے راستباز نیک
امانت دار تہے گو ہم یہ نہین کہتے کہ وہ معصوم تہے بلکہ معصوم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہے یا جسے
کو آپ نے معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتہ نیک گمان کرنیکا اور ہر ایک بری بات سے اون
کو پاک سمجھنے کا اور اگر تاویل نہ ہو سکے تو یہ کہین گے کہ راویون نے جہوٹ کہا اور یہ تاویل بہی ہو سکتی ہے
کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کی نزدیک نہین ہوتا جیسے مالکی نبیذ پینے والے کو ناقص
الدین کہے پر حنفی اسکو کامل الدین سمجہیگا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباس حضرت علی کی کارروائی
کو غلط سمجہتے ہون لیکن حضرت علی اوسکو ٹہیک سمجہتے ہون انتہے **مختصرا** لوگون نے کہا ہان
اے امیر المومنین فیصلہ انکا کر دیجیے اور اُن کو اس جہگڑے سے راحت دیجیے مالک بن اوس نے کہا مین
جانتا ہون کہ ان دونون نے (یعنے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے) عثمان اور عبدالرحمن
اور زبیر اور سعد کو اسیلیے آگے بہیجا تہا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہکر فیصلہ کرا دین حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹہیرو مین تم کو قسم دیتا ہون اوس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم
ہین کیا تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبرون کے مال ہی وارثون کو کچہ
نہین ملتا اور جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے سب نے کہا ہان ہم کو معلوم ہے پہر حضرت عباس اور حضرت
علی رضی اللہ تعالے عنہما کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا مین تم دونون کو قسم دیتا ہون اللہ تعالی کی جس کے
حکم سے زمین اور آسمان قائم ہین کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبرون
کا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے اون دونون نے کہا بیشک ہم جانتے
ہین **فائدہ** حضرت عباس اور حضرت علی کو یہ حدیث معلوم تہی تو پہر اونہون نے کیون جہگڑا
کیا علما نے اسکا جواب دیا ہے کہ اون دونون کا جہگڑا تقسیم کے لیے تہا وہ یہ چاہتے تہے کہ جائداد
دونون مین بٹ جاوے اور ہر ایک اپنے حصہ مین وہی کرتا رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے

کرتے تھے پر حضرت عمر نے اوس کی تقسیم جائز رکھی اسوجہ سے کہ جب بہت زمانہ گذر جاوے تو لوگ اُسکو میراث نہ سمجھنے لگین خاصکر ایسی حالت مین کہ بیٹی کا حصہ چچا کے ساتھ آدہون آدہ ہوتا ہے تو کوئی خیال کرے گا کہ یہ تقسیم بطور ترکے تقسیم کی تہی اور جب حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت ہوئی تو انہون نے بھی اوسکو تقسیم نہین کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکھا اور سفاح نے اوس شخص کو جسنے حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان کا ظلم فدک کے باب مین بیان کیا تہا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی تجھپر ظلم کیا ہے تب وہ چپ ہوگیا اور سفاح نے اسکو سخت اور سست کہا **ف** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک بات خاص کی تہی جو اور کسی کے ساتھہ خاص نہین کی فرمایا اللہ تعالے نے جو دیا اللہ نے اپنے رسول کو گاؤن والون کے مال مین سے وہ اللہ اور رسول ہی کا ہے (مجھے معلوم نہین کہ اس سے پہلے کی آیت بہی اونہون نے پڑہی یا نہین) پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگون کو بنی نضیر کے مال بانٹ دیے اور قسم خدا کی آپنے مال کو تمسے زیادہ نہین سمجہا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہوا اور تمکو نہ دیا ہو یہانتک کہ یہہ مال رہگیا اس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کا اپنا خرچ نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ بیت المال مین شریک ہوتا پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مین تم کو قسم دیتا ہون اُس اللہ تعالے کی جسکے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہے تم یہ سب جانتے ہو یا نہین اُنہون نے کہا ہان جانتے ہین پہر قسم دی عباس اور علی کو ایسی ہی اونہون نے بہی یہی کہا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین ولی ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو تم دونون اپنا ترکہ مانگنے آئے عباس تو اپنے بہتیجے کا ترکہ مانگتے تہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عباس کے بہائی کے بیٹے تہے) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ اون کے باپ کے مال سے چاہتے تہے (یعنے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا کا جو بی بی تہین حضرت علی کی اور بیٹی تہین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) ابو بکر نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے تم اُنکو جھوٹا گنہگار دغاباز چور سمجھے اور اللہ تعالی جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدایت پر تہے حق کے تابع تہے **ف** یہان بہی وہی تاویل ہے جو اوپر حضرت

ت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی گذری جو اُنہون نے حضرت علی کے لیے کہا تہا
پہر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی اور مین ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور
ابوبکر کا تہا تمنے مجہکو بہی جہوٹا گنہگار دغاباز چور سمجہا اور اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ مین سچا ہون نیک
ہون ہدایت پر ہون حق کا تابع ہون مین اُس مال کا بہی ولی رہا پہر تم دونون میرے پاس آئے اور
تم دونون ایک ہو اور تمہارا حکم بہی ایک ہی ہے یعنے اگرچہ تم ظاہر مین دو شخص ہو مگر اس لحاظ کے
کہ قرابت رسول دونون مین موجود ہے مثل ایک شخص کے ہو تم نے یہ کہا کہ یہ مال ہماری سپرد کر دو
مین نے کہا اچہا اگر تم چاہتے ہو تو مین تمکو دیے دیتا ہون اس شرط پر کہ تم اس مال مین وہی کرتے
رہوگے جو جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تہے تم نے اسی شرط سے یہ مال مجہسے لیا پہر حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیون ایسا ہی ہے اونہون نے کہا ہان حضرت عمر نے کہا پہر تم دونون
(اب) میرے پاس آئے ہو فیصلہ کرانے کو اور قسم اللہ تعالیٰ کی مین سوا اس کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا
نہین قیامت تک البتہ اگر تم سے اوس مال کا بندوبست نہین ہوتا تو مجہکو پہیر دیدو **ف** مین
وہی انتظام کرتا رہون گا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تہے اب دیکہنا چاہیے کہ شیعہ
جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر طعن کرتے ہین کہ انہون نے
باغ فدک وغیرہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا حق نہ دیا اور اسکو دبا رکہا یہ طعن کسقدر
نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنی تہی اوس کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تہے البتہ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس
مال کو خود کہا جاتے یا اپنے تصرف مین لاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر بار پر صرف نکرتے تو بہی
طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفون کو نہین آتی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مکہ اور مدینہ اور یمن اور طائف اور خیبر اور نجد اور شام کے حاکم ہو چکے تہے جو لاکہون کروڑون روپیہ
محاصل کا مالک تہا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور وہ اُس مین رتی برابر بے ایمانی نکرے اور
سب مسلمانون کا برابر حصہ دیوے وہ چند درخت کہجور کے لیے کیونکر بے ایمانی کرے گا علاوہ اسکے
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت مین وہ سب مال حضرت علی اور حضرت عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سپرد کر دیے اس سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت

عمر کی نیت معاذاللہ اوس مال کے غصب کرنے کی نہتی اسلیے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
ہر امر مین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے پر چلتے ہے **عن** مالک بن اوس بن
الحدثان رضی اللہ تعالی عنہ قال ارسل الی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ
فقال انہ قد حضر اھل ابیات من قومک بنحو حدیث مالک غیر ان فیہ فکان
ینفق علی اھلہ منہ سنۃ وربما قال معمر یحبس قوت اھلہ منہ سنۃ ثم
یجعل ما بقی منہ مجعل مال اللہ تعالی **ترجمہ** وہی ہو اوپر گذرا کچھ لفظون کا فرق ہے
عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا قالت ان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اردن ان یبعثن عثمان بن عفان رضی
اللہ تعالی عنہ الی ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ یسألنہ میراثھن من النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا لھن الیس قد قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا فھو صدقۃ **ترجمہ** ام المومنین حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی
تو آپکی بی بیون نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے
پاس بھیجنا چاہا اپنا ترکہ مانگنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا نے کہا ان سے کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث
نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے **عن** عائشۃ ان فاطمۃ رضی اللہ تعالی
عنہما بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلت الی ابی بکر الصدیق رضی
اللہ تعالی عنہ تسألہ میراثھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما افاء اللہ علیہ بالمدینۃ
وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ انما یاکل آل محمد صلی
اللہ علیہ وسلم فی ھذا المال وانی واللہ لا اغیر شیئا من صدقۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن حالھا التی کانت علیھا فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ولاعملن فیھا بما عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابی ابوبکر رضی

الله تعالى عنها ان يدفع الى فاطمة رضوان الله عليها شيئا فوجدت فاطمة رضي الله
تعالى عنها على ابي بكر رضي الله تعالى عنه في ذلك قال فهجرته فلم تكلمه حتى
توفيت وعاشت بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة اشهر فلما توفيت دفنها
زوجها علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه ليلا ولم يؤذن بها ابا بكر رضي الله تعالى
عنه وصلى عليها علي وكان لعلي من الناس جهة حياة فاطمة رضي الله تعالى
عنها فلما توفيت استنكر علي وجوه الناس فالتمس مصالحة ابي بكر رضي
الله تعالى عنه ومبايعته ولم يكن بايع تلك الاشهر فارسل الى ابي بكر رضي الله
تعالى عنه ان ائتنا ولا ياتنا معك احد كراهية محضر عمر بن الخطاب رضي الله
تعالى عنه فقال عمر رضي الله تعالى عنه لابي بكر رضي الله عنه والله لا تدخل
عليهم وحدك فقال ابو بكر رضي الله تعالى عنه ما عسى هم ان يفعلوا اني والله
لاتينهم فدخل عليهم ابو بكر رضي الله تعالى عنه فتشهد علي بن ابي طالب رضي
الله تعالى عنه ثم قال انا قد عرفنا يا ابا بكر فضيلتك وما اعطاك الله ولم ننفس
عليك خيرا ساقه الله اليك ولكنك استبددت علينا بالامر وكنا نحن
نرى لنا حقا لقرابتنا من رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يزل يكلم ابا بكر
رضي الله تعالى عنه حتى فاضت عينا ابي بكر رضي الله تعالى عنه فلما تكلم
ابو بكر رضي الله تعالى عنه قال والذي نفسي بيده لقرابة رسول الله صلى الله
عليه وسلم احب الي ان اصل من قرابتي واما الذي شجر بيني وبينكم من
هذه الاموال فاني لم آل فيها عن الحق ولم اترك امرا رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يصنعه فيها الا صنعته فقال علي رضي الله تعالى عنه لابي بكر
رضي الله تعالى عنه موعدك العشية للبيعة فلما صلى ابو بكر رضي الله عنه
صلوة الظهر رقي المنبر فتشهد وذكر شان علي رضي الله تعالى عنه و
تخلفه عن البيعة وعذره بالذي اعتذر اليه ثم استغفر وتشهد علي بن
ابي طالب رضي الله تعالى عنه فعظم حق ابي بكر رضي الله تعالى عنه وانه لم يحمله

عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ
اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتَبَدَّ بِهِ عَلَيْنَا فَوَجَدْنَا فِي
أَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبْتَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ
الْمَعْرُوفَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی حضرت فاطمہ زہرا
رضی اللہ تعالی عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے پاس کسیکو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون مالون مین سے جو اللہ تعالی نے
دیئے اونکو مدینہ مین اور فدک مین اور جو کچھہ بچتا تھا خیبر کے خمس مین سے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا اور جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے
اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اسی مال مین سے کہاویگی اور مین تو قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے صدقہ کو کچہہ بھی نہین بدلونگا اوس حال سے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک
مین تہا اور مین اُس مین وہی کام کرونگا جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے غرض کہ
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالے عنہ نے انکار کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو کچھ دینے سے اور حضرت
فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو غصہ آیا اونہون نے حضرت ابو بکر سے ملاقات چھوڑدی اور بات نکی یہان
تک کہ وفات ہوئی اون کی نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ترک ملاقات وہ ترک نہین جو شرع مین حرام
ہے اور وہ یہ ہی کہ ملاقات کیوقت سلام نکرے یا سلام کا جواب نہ دی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے بعد صرف چھہ مہینے زندہ رہین اور بعضون نے کہا آٹھ مہینے یا تین مہینے یا دو مہینے یا ستر دن بہر
حال تین تاریخ رمضان مبارک سنہ ۱۱ ہجری مقدس کو اُنہون نے انتقال فرمایا جب اون کا انتقال ہوا
تو اون کے خاوند حضرت علی بن ابیطالب نے اونکو رات کو دفن کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی
عنہ کو خبر نہ کی اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا بھی جائز ہے اور دن کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہ ہو اور
نماز پڑھی انپر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور جب تک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا زندہ تہین جب تک
لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیطرف مائل تہے (بوجہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے) جب وہ انتقال کر گئین
تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دیکھا لوگ میری طرف سے پھر گئے اونہون نے حضرت ابو بکر سے صلح کر لینا چاہا اور
اُن سے بیعت کر لینا مناسب سمجہا اور ابھی تک کئی مہینے گذرے تہے اونہون نے بیعت نہین کی تہی حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو بیعت
مین دیر کی اوس کی وجہ خود حضرت علی نے اس روایت مین بیان کر دی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے
عنہ نے اون کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علی نے بیعت مین دیر کی ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی بیعت مین کچھ خلل نہین ہوتا اس لیے کہ بیعت کی صحت کے لیے سب لوگون کا بیعت کرنا ضرور نہین بلکہ
جسقدر لوگ علما اور رؤسا اور معتبر آدمیون مین سے بیعت کرلین آسانی سے وہی کافی ہے بشرطیکہ
دوسرے معتبر لوگ خلاف نکرین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق کا خلاف نہین کیا تہا
مگر عذر کیوجہ سے صرف انہون نے دیر کی اور وہ عذر یہہ تہا کہ باوجود اُن کی جلالت قدر اور عظمت
شان کے اُن کو مشورہ مین شریک نہین کیا اسوجہ سے اُن کو رنج ہوا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما
کا جلدی کرنا خلافت کے لیے اسوجہ سے تہا کہ وہ نہایت ضروری ہو گیا تہا اور دیر کرنے مین ڈر تہا کہ کہین
اور کوئی فتنہ اوٹہہ نہ کہڑا ہو اور اسیواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن پر بہی اسکو مقدم کیا انتہی
مختصراً **ف** تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو بلا بہیجا
اور یہہ کہلا بہیجا کہ آپ اکیلے آیے آپ کے ساتہہ کوئی نہ آوے کیونکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا
آنا ناپسند کرتے تہے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق سے کہا قسم خدا کی تم اکیلے
اُن کے پاس نہ جاؤ گے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا وہ میرے ساتہہ کیا کرین گے قسم
خدا کی مین تو جاؤن گا **فائدہ** حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کا اُن کو ناپسند تہا کس لیے کہ
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی مزاج مبارک مین سختی اور صفائی تہی وہ ڈرے کہ کہین حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہہ بیٹہین اور بنی ہاشم کے دلون کو جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے رنج مین سے تہے اور زیادہ رنج ہو اور مصلحت فوت ہو جاوے
کیونکہ حضرت علی نے انکو ابوبکر صدیق کے ساتہہ بیعت کر لینے پر راضی کیا تہا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے
عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم
دل ہین اور صابر تو بنی ہاشم اُن کو اکیلا پاکر کچہ سخت نہ کہہ بیٹہین اور شاید اوسکی وجہ سے ابوبکر کا دل
پہر جاوے اور دوسرا فساد اوٹہہ کہڑا ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے دونو طرف
والون پر رعب رہتا تہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ

فت کی قسم کو توڑ دیا کیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اُس سے کوئی فساد پیدا نہو
آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ اون کے پاس گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے
تشہد پڑہا (جیسے خطبہ کے شروع مین پڑہتے ہین) پہر کہا ہم نے پہچانا اے ابوبکر تمہاری فضیلت کو اور
جو اللہ تعالے نے تمکو دیا اور ہم رشک نہین کرتے اُس نعمت پر جو اللہ تعالی نے تمکو دی (یعنے خلافة
اور حکومت) لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجہتے تہے کہ ہمارا بہی حق ہے اوس مین کیونکہ
ہم قرابت رکہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر برابر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے
باتین کرتے رہے یہانتک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی آنکہین بہر آئین جب حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے گفتگو شروع کی تو کہا قسم اوس کی جس کے ہاتہ مین میری جان
ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا لحاظ مجہکو اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو
مجہ مین اور تم مین ان مالون کی بابت (یعنے فدک اور نضیر اور خمس خیبر وغیرہ) اختلاف ہوا تو مینے
حق کو نہین چہوڑا اور مین نے کوئی کام نہین چہوڑا جسکو مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کرتے ہوئے بلکہ اوس کو مین نے کیا حضرت علی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا اچہا
آج سہپر کو ہم آپ سے بیعت کرین گے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو
منبر پر چڑہے اور تشہد پڑہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قصہ بیان کیا اور اُن کے دیر کرنے کا بیعت
سے اور جو عذر اُنہون بیان کیا تہا وہ بہی کہا پہر دعا کی مغفرت کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
تشہد پڑہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت مین
اسوجہ سے نہ تہا کہ مجہکو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ پر رشک ہے یا اون کی بزرگی اور فضلیت
کا مجہے انکار ہے بلکہ ہم یہ سمجہتے ہے کہ اس خلافت مین ہمارا بہی حصہ ہے اور حضرت ابوبکر نے اکیلے
بغیر صلاح کی یہ کام کر لیا اس وجہ سے ہمارے دل کو رنج ہوا یہ سنکر مسلمان خوش ہوئے اور سبنے
حضرت علی سے کہا تم نے ٹہیک کام کیا اُس روز سے مسلمان حضرت علی کیطرف پہر مائل ہو گئے
جب اونہون نے اچہی امر کو اختیار کیا **فائدہ** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نہایت
نرم دل اور بردبار اور رقیق القلب تہے اونکو ذری سی بات مین رونا آجاتا جب حضرت علی نے اپنی
قرابت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تہی

بیان کی اون کی آنکھین بہر آئین اور اسیوقت حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بہی ابوبکر سے بیعت کی صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم کا یہی حال تہا اللہ تعالی اُن کے شان مین فرماتا ہے اشداء علے الکفار رحماء بینہم سخت ہین کافرون پر اور ملائم ہین آپس مین رہی یہ بات کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے حضرت فاطمہ زہرا ناراض ہوگئین تو حضرت ابوبکر کا اس مین کچہ قصور نہ تہا بلکہ اُنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اوسی طرح قائم رکہا جس طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تہے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ نے یہ نہین کیا کہ وہ مال خود دبا لیتے یا اپنے صرف مین لاتے آپکے بی بیون اور رشتہ دارون کو دیتے اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپکے زندگی مین کیون نثار کرتے اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیون منظور کرتے باینہمہ حضرت ابوبکر حضرت علی کے بلانے پر اکیلے اُنکے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے منع بہی کیا لیکن نہ مانا اگر واقعی ان حضرات کو دلون مین عداوت یا دشمنی ہوتی تو اسطرح ایک دوسرے سے نہ ملتے جلتے یہ سب رافضیون کا طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان مین ایسے بے ادبی کے الفاظ نکالتے ہین اور اس کا بدلہ بہت قریب ہی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَتَيَا اَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَطْلُبَانِ اَرْضَهُ مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ مَعْنٰی حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَذَكَرَ فَضِيْلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضٰی اِلٰی اَبِيْ بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلٰی عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالُوْا اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيْبًا اِلٰی عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حِيْنَ قَارَبَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ **ترجمہ** حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت عباس دونون حضرت ابوبکر صدیق رضی کے پاس آپکے اپنا حصہ مانگنے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال مین سے اور وہ اوس وقت مین طلب

طلب کرتے تھے فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسی اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی بڑائی بیان کی اور اُن کی فضیلت اور سبقت اسلام کا ذکر کیا پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے اور اُن سے بیعت کی اوسوقت لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کیطرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپ نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا اور اُسوقت سے لوگ اُن کے طرفدار ہو گئے سبب اسکے اونھوں نے وجہی بات کو مان لیا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو بکر رضی اللہ تعالے عنہ سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکے سے جو اللہ تعالی نے آپکو دیا تہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور

جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
کے بعد صرف چھ مہینے تک زندہ رہیں اور وہ اپنا حصہ مانگتی تھیں خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے نہ دیا اور یہ کہا کہ میں کوئی کام جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے
تھے چھوڑنے والا نہیں میں ڈرتا ہوں کہیں گمراہ نہ ہوجاؤں پھر مدینہ کا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ
نے اپنے زمانے میں حضرت علی اور عباس کو دیدیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عباس پر غلبہ کیا (یعنی اپنے
قبضہ میں رکھا) اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنے قبضہ میں رکھا اور یہ کہا کہ دونو
صدقہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صرف ہوتے آپ کے حقوق اور کاموں میں جو پیش آتے آپ کو اور
یہ دونوں اوسکے اختیار میں رہیں گے جو حاکم ہو مسلمانوں کا پھر آجتک ایسا ہی رہا (یعنے خیبر اور فدک
ہمیشہ خلیفہ وقت کے قبضہ میں رہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی اپنے خلافت میں انکو تقسیم نہیں
کیا پس شیعوں کا اعتراض حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق پر لغو ہوگیا) **عن** ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتسم ورثتی دینارا ما ترکت
بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث ایک دینار بھی بانٹ نہیں سکتے جو چھوڑ جاؤں
اپنی عورتوں کے خرچ کے بعد اور منتظم کی اجرت کے بعد تو وہ صدقہ ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
جمہور علما کا یہ قول ہے کہ کل انبیا علیہم السلام کا یہی حکم ہے کوئی اُن کا وارث نہیں ہوتا اور حسن بصری
سے یہ منقول ہے کہ یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے خاص ہے اس لئے کہ حضرت زکریا علیہ السلام
نے دعا کی یرثنی ویرث من آل یعقوب اور مراد اس سے مال کی وراثت ہے ورنہ آگے کی آیت انی
خفت الموالی من ورائی صحیح نہیں ہوتی کیونکہ موالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہیں ہوسکتا اور
فرمایا اللہ تعالی نے وورث سلیمان داؤد اور صواب جمہور کا مذہب ہے اور دونوں آیتوں سے مراد وراثت
نبوت ہے اور منتظم سے مراد وہ شخص ہے جو ان مالوں کا بندوبست کرے یا خلیفہ وقت اگر وہ خود انتظام
کرے قاضی عیاض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال جو تھے ایک تو سات باغ بنی نضیر کے
جو یہودی کی وصیت کی رو سے آپکے ملک میں آ گئے تھے جب وہ مسلمان ہوا احد کے دن دوسری
وہ زمین جو انصار نے آپ کو دی تیسرے بنی نضیر کا مال جب وہ مدینہ سے نکالے گئے اور بغیر

لڑے بھڑے وہ ہاتھ آیا جو تھی آدھا حصہ فدک کا جو صلح کے رو سے ٹھیرا تھا خیبر کی فتح کے بعد پانچواں تہائی
وادی القریٰ کی چھٹی دو قلعہ خیبر کے وطیح اور سلالم جو صلح سے لیے گئے تھے ساتواں خیبر کے خمس میں
سے حصہ یہ سب آپ کی املاک تھی کسی اور کا حق اوس میں نہ تھا آپ ان مالوں کو صرف کرتے اپنے اور
اہل وعیال پر اور مسلمانوں کی ضرورتوں میں اور ہمیشہ یہ صدقات کے طور پر رہنا چاہیے اور کسی کو انکی
ملک حرام ہے **عن** ابی الزناد بهذا الاسناد نحوه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی هريرة
رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی
وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے **باب** كيفية قسمة الغنيمة بين
الحاضرين غنیمت کا مال کیونکر تقسیم ہوگا **عن** عبد الله بن عمر رضي الله تعالى
عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قسم في النفل للفرس سهمين وللرجل
سهما **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مال میں سے
دو حصے گھوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو **ف** تو سوار کے تین حصے ہوئے اور پیدل کا ایک
حصہ اور یہی قول ہے ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز اور مالک اور
اوزاعی اور ثوری اور لیث اور شافعی اور ابو یوسف اور محمد اور احمد اور اسحاق اور ابو عبید اور
ابن جریر اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ سوار کے دو حصے ہیں اور پیدل کا ایک
حصہ ہے اور جو کوئی اپنے ساتھ کئی گھوڑے لاوے تو ایک ہی گھوڑے کا حصہ پاویگا جمہور کا یہی قول
ہے اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور ابو یوسف کے نزدیک دو کا حصہ ملیگا نووی ملخصاً **عن**
عبيد الله بهذا الاسناد مثله ولم يذكر في النفل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اور اس میں
غنیمت کا ذکر نہیں **باب** الامداد بالملائكة في غزوة بدر واباحة الغنائم
فرشتوں کی مدد بدر کی لڑائی میں اور مباح ہونا لوٹ کا **عن** عمر بن الخطاب رضي الله
تعالى عنه قال لما كان يوم بدر نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المشركين
وهم الف واصحابه ثلثمائة وتسعة عشر رجلا فاستقبل نبي الله صلى الله عليه
وسلم القبلة ثم مد يديه فجعل يهتف بربه اللهم انجز لي ما وعدتني اللهم

آتِ ما وعدتني اللّٰهم إنك إن تهلك هذه العصابة من أهل الإسلام لا تعبد في
الأرض فما زال يهتف بربه مادًّا يديه مستقبل القبلة حتى سقط رداؤه عن منكبيه
فأتاه أبو بكر رضي الله تعالى عنه فأخذ رداءه فألقاه على منكبيه ثم التزمه
من ورائه وقال يا نبي الله كفاك مناشدتك ربك فإنه سينجز لك ما وعدك فأنزل
الله عز وجل إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم أني ممدكم بألف من الملائكة مردفين
فأمده الله بالملائكة قال أبو زميل فحدثني ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال بينما
رجل من المسلمين يومئذ يشتد في أثر رجل من المشركين أمامه إذ سمع ضربة
بالسوط فوقه وصوت الفارس فوقه يقول أقدم حيزوم فنظر إلى المشرك أمامه فخرّ
مستلقيًا فنظر إليه فإذا هو قد خطم أنفه وشق وجهه كضربة السوط فاخضر
ذلك أجمع فجاء الأنصاري فحدث بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صدقت
ذلك من مدد السماء الثالثة فقتلوا يومئذ سبعين وأسروا سبعين قال أبو
زميل قال ابن عباس رضي الله تعالى عنهما فلما أسروا الأسارى قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لأبي بكر وعمر رضي الله تعالى عنهما ما ترون في هؤلاء الأسارى
فقال أبو بكر رضي الله تعالى عنه يا نبي الله هم بنو العم والعشيرة أرى أن تأخذ
منهم فدية فتكون لنا قوة على الكفار فعسى الله أن يهديهم للإسلام فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما ترى يا ابن الخطاب قال قلت لا والله يا رسول الله ما أرى
الذي رأى أبو بكر ولكني أرى أن تمكنا فنضرب أعناقهم فتمكن عليًّا من
عقيل فيضرب عنقه وتمكني من فلان نسيبًا لعمر رضي الله تعالى عنه فأضرب
عنقه فإن هؤلاء أئمة الكفر وصناديدها فهوي رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما قال أبو بكر ولم يهو ما قلت فلما كان من الغد جئت فإذا رسول الله صلى الله عليه
وسلم وأبو بكر رضي الله تعالى عنه قاعدين يبكيان قلت يا رسول الله أخبرني
من أي شيء تبكي أنت وصاحبك فإن وجدت بكاء بكيت وإن لم أجد بكاء تباكيت
لبكائكما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبكي للذي عرض على أصحابك من أخذهم

اَلْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَیَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰی مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ قَرِیْبَةٍ مِنْ نَبِیِّ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ
فِی الْاَرْضِ اِلٰی قَوْلِهٖ فَکُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا فَاَحَلَّ اللّٰهُ الْغَنِیْمَةَ لَهُمْ **ترجمہ**
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جس دن بدر کی لڑائی ہوئی **ف** بدر کی لڑائی سب سے پہلی
لڑائی ہے جو مسلمانوں نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤں ہے چار منزل پر مدینہ سے
ابن قتیبہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا بدر کنواں تھا کسیکا اور اوسکے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کنوے کا
نام ہوگیا ابو الیقظان نے کہا وہ بنی غفار میں سے ایک شخص کا ملک تھا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن سترھوین
رمضان المبارک کو ہوئی سنہ ۲ ہجری مقدس مین اور حافظ ابن القاسم نے اسناد سے تاریخ دمشق مین
روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس اسناد مین کئی شخص ضعیف ہین حافظ نے کہا کہ محفوظ یہی
ہے کہ یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری مین عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ بدر کا دن سوموار کا دن تھا (نووی) **ف** تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکون کو دیکھا وہ ایک ہزار
تھے اور آپکے اصحاب تین سو انیس تھے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کیطرف مونہہ کیا
پھر دونون ہاتھ پھیلائے اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا
مین قبلہ کیطرف مونہہ کرنا اور ہاتھ پھیلانا مستحب ہے) یا اللہ پورا کر جو تونے وعدہ کیا مجھ سے یا اللہ دے مجھکو
جو وعدہ کیا تونے مجھ سے یا اللہ اگر تو تباہ کر دیگا اس جماعت کو مسلمانون کے تو پھر نہ پوجا جاویگا
تو زمین مین (بلکہ جھاڑ پہاڑ بت پوجے جاوینگے) **ف** اس حدیث سے رد ہوگیا وحدۃ الوجود کا جو
سمجھتے ہین کہ معاذ اللہ جھاڑ پہاڑ بت سب خدا ہین اون کے نزدیک بت کا پوجنا بھی خدا تعالے کا
پوجنا ہے **ف** پھر آپ برابر دعا کرتے رہے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے یہانتک کہ آپ کی
چادر مبارک مونڈھون سے اوتر گئی حضرت ابوبکر رضے اللہ عنہ آئے اور آپ کی چادر مونڈھے پر ڈالدی
پھر پیچھے سے لپٹ گئے اور فرمایا اے نبی اللہ تعالے کے بس آپ کی اتنی دعا کافی ہے اب اللہ تعالے
پورا کریگا وعدہ جو کیا آپ سے **ف** اللہ تعالی نے وعدہ کیا تھا آپ سے ایک چیز کا دو چیزون
مین سے قافلہ کا یا لشکر کا قافلہ تو چلا گیا لیکن لشکر سے مقابلہ ہوا ہرچند آپ کو یقین تھا کہ اللہ تعالی
کا وعدہ پورا ہوگا لیکن آپنے مسلمانون کی تسلی اور تشفی کے لیے دوبارہ دعا کی **ف** اب اللہ تعالی

نے یہ آیت اتاری اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اخیر تک یعنی جب تم اللہ تعالی سے دعا کرتے تہے اور اُسنے
نے قبول کی دعا تمہاری اور فرمایا مین تمہاری مدد کرونگا ایک ہزار فرشتے سے لگاتار **ف**
ہرچند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافرون کے تباہ کرنے کے لیے کافی تہا پر اُسکو
یہ منظور ہوا کہ مسلمان جنکو اپنی کمی کا رنج تہا خوش ہوجا دین اپنی تعداد بڑہنے سے کیونکہ اب مسلمان
فرشتون سمیت ایکہزار تین سو انیس ہو گئے ۔ پاپروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیون کیطرح لڑین
اُسی طاقت سے جو آدمی مین ہوتی ہے **ت** پہر اللہ تعالی نے مدد کی آپکی فرشتون سے ابو زمیل
نے کہا مجہسے حدیث بیان کی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ اوس روز ایک مسلمان ایک کافر
کے پیچہے دوڑ رہا تہا جو اوسکے آگے تہا اتنے مین کوڑے کی آواز اوسکے کان مین آئی اوپر سے اور
ایک سوار کی آواز سنائی دی اور یہ سو وہ کہتا تہا بڑہ اے حیزوم (حیزوم اوس فرشتے کے گہوڑے
کا نام تہا) پہر جو دیکہا تو وہ کافر چت گر پڑا اس مسلمان کے سامنے مسلمان نے جب اوسکو دیکہا تو اوس
کی ناک پر نشان تہا اور اُسکا مونہہ پہٹ گیا تہا جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے اور وہ سب سبز ہو گیا تہا ۔
(کوڑے کی زہر سے) **ف** ابن ہشام نے اپنی سیرت مین باسناد صحیح ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار مین سے اون سے کہا مین اور میرا ایک چچازاد بہائی دونون
مشرک تہے بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑہ گئے اس انتظار مین کہ دیکہین کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم
لوٹنے والون کے ساتہہ شریک ہون ہم پہاڑ پر ہی تہے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اوس مین
گہوڑون کی آواز آرہی تہی مین نے سُنا ایک کہنے والا کہہ رہا تہا بڑہ حیزوم یہ حال دیکہکر میرے
بہائی کا دل دہل گیا اور وہ اوسی جگہ مر گیا مین بہی مرنے کے قریب ہو گیا پہر اپنے تئین سنبہالا
ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجہسے عبد اللہ بن ابی بکر نے اونہون نے سنا بعض بنی ساعدہ سے
اُنہون نے ابو اسید مالک بن ربیعہ سے وہ بدر کی لڑائی مین شریک تہے اون کی آنکہہ جاتی رہی
تہی وہ کہتے تہے اگر مین بدر مین ہوتا اور میری بینائی ہوتی تو مین تم کو وہ گہاٹی بتلا دیتا جس مین سے
فرشتے نکلے تہے مجہے اس مین کسیطرح کا شک نہین ابن اسحاق نے کہا مجہسے حدیث بیان کی ابو اسحاق
بن یسار نے اُنہون نے بنی مازن بن نجار کے کئی آدمیون سے سنا اونہون نے ابو داؤد مازنی سے
وہ بدر کی لڑائی مین موجود تہے اُنہون نے کہا مین بدر کے دن ایک مشرک کا پیچہا کر رہا تہا اوسکے مارنے

کے لیے مگر میرے پہنچنے سے پہلے اوسکا سر گر پڑا جب مین نے جانا کہ اُس کو کسی اور شخص نے مارا ابن اسحاق نے
کہا مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جس پر مین تہمت نہین کرتا (یعنے وہ ثقہ تہا) اوس نے سنا مقسم
سے اوس نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے انہون نے کہا فرشتون کے سر پر بدر کے دن
سفید عمامے تہے جب لٹکے ہوئے تہے پیٹہہ تک اور حنین کے دن سرخ عمامے تہے ابن ہشام نے کہا مجھسے بعض
اہل علم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا عمامے تاج ہین عرب کے اور بدر کے دن
فرشتون کے سر پر بہی سفید عمامے تہے پیٹہ تک لٹکائے ہوئے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سر پر زرد
عمامہ تہا انتہے **ت** پہر وہ مسلمان انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ قصہ بیان کیا
آپنے فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تہی آخر مسلمانون نے اوس دن ستر کافرون کو مارا اور
ستر کو قید کیا ابو زمیل نے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا جب قیدی گرفتار ہو کر آئے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر سے کہا تمہاری کیا راے ہے ان قیدیون کے باب مین ابوبکر نے
کہا اے نبی اللہ کے یہ ہماری برادری کے لوگ ہین اور کنبے والے ہین مین یہ سمجہتا ہون کہ آپ ان
سے کچہ مال لیکر چہوڑ دیجیے جس سے مسلمانون کو طاقت ہو کافرون سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان
لوگون کو اللہ تعالی ہدایت کرے اسلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری کیا راے ہے
اے خطاب کے بیٹے انہون نے کہا نہین قسم اللہ تعالے کی یا رسول اللہ میری وہ راے نہین ہے جو ابوبکر
صدیق کی راے ہے میری راے یہ ہے کہ آپ اون کو میرے حوالے کیجیے ہم اون کی گردنین مارین تو عقیل
کو حضرت علی کے حوالے کیجیے وہ اون کی گردن مارین اور مجہے میرا فلان عزیز دیجیے مین اوس کی گردن
مارون کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہری ہین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی
عنہ کی راے پسند آئی اور میری راے پسند نہین آئی جب دوسرا دن ہوا تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا آپ اور ابوبکر دونون بیٹہے رو رہے تہے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اور آپکے ساتہی کیون
روتے ہین فرمایئے اگر مجہے بہی رونا آوے گا تو روؤن گا ورنہ رونے کی صورت بناؤن گا آپ دونون
کے رونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین روتا ہون اُس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے
ساتہیون کو فدیہ لینے سے میرے سامنے انکا عذاب لایا گیا اس درخت سے بہی زیادہ نزدیک ایک درخت
تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر اللہ تعالے نے یہ آیۃ اوتاری مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَسْرٰی

اخیر تک یعنی نبی کو یہ درست نہیں کہ وہ قیدی رکھے جب تک زور نہ توڑ دیوے کافروں کا زمین میں **ف** اس
حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کم درجہ والے کی رائے بڑے
درجہ والے کی رائے سے بہتر ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر رائے وحی سے نہ تھی مگر
آپ کو اپنی رائے کی غلطی وحی سے معلوم ہو جاتی دوسرے کسی کو یہ رتبہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق تھے ورنہ اپنی رائے کی غلطی کیوں ظاہر فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے
آدمیوں کی شکل پر بن سکتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کبھی کبھی دحیہ کلبی کی شکل پر آیا کرتے تھے

باب رَبطِ الاَسِیرِ وَحَبسِهٖ وَجَوَازِ الْمَنِّ عَلَیهِ قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اوس کو
مفت چھوڑ دینا جائز ہے **عَن** اَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنهُ یَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ خَیلًا قِبَلَ نَجدٍ فَجَاءَت بِرَجُلٍ مِّن بَنِی حَنِیفَةَ یُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بنُ
اُثَالٍ سَیِّدُ اَهلِ الیَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِیَةٍ مِّن سَوَارِی المَسجِدِ فَخَرَجَ اِلَیهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِندَكَ یَا ثُمَامَةُ قَالَ عِندِی یَا مُحَمَّدُ خَیرٌ اِن تَقتُل
تَقتُل ذَا دَمٍ وَّاِن تُنعِم تُنعِم عَلٰی شَاكِرٍ وَّاِن كُنتَ تُرِیدُ المَالَ فَسَل تُعطَ مِنهُ مَا شِئتَ
فَتَرَكَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی كَانَ بَعدَ الغَدِ فَقَالَ مَا عِندَكَ
یَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلتُ لَكَ اِن تُنعِم تُنعِم عَلٰی شَاكِرٍ وَّاِن تَقتُل تَقتُل ذَا دَمٍ وَّاِن
كُنتَ تُرِیدُ المَالَ فَسَل تُعطَ مِنهُ مَا شِئتَ فَتَرَكَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰی كَانَ مِنَ الغَدِ فَقَالَ مَاذَا عِندَكَ یَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِندِی مَا قُلتُ لَكَ اِن تُنعِم تُنعِم عَلٰی شَاكِرٍ وَّاِن تَقتُل تَقتُل ذَا دَمٍ
وَّاِن كُنتَ تُرِیدُ المَالَ فَسَل تُعطَ مِنهُ مَا شِئتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَطلِقُوا ثُمَامَةَ فَانطَلَقَ اِلٰی
نَخلٍ قَرِیبٍ مِّنَ المَسجِدِ فَاغتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ المَسجِدَ فَقَالَ اَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُهٗ وَرَسُولُهٗ
یَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَی الاَرضِ وَجهٌ اَبغَضَ اِلَیَّ مِن وَّجهِكَ فَقَد اَصبَحَ وَجهُكَ اَحَبَّ الوُجُوهِ كُلِّهَا اِلَیَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ
مِن دِینٍ اَبغَضَ اِلَیَّ مِن دِینِكَ فَاَصبَحَ دِینُكَ اَحَبَّ الدِّینِ كُلِّهٖ اِلَیَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِن بَلَدٍ اَبغَضَ اِلَیَّ مِن بَلَدِكَ
فَاَصبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ البِلَادِ كُلِّهَا اِلَیَّ وَاِنَّ خَیلَكَ اَخَذَتنِی وَاَنَا اُرِیدُ العُمرَةَ فَمَاذَا تَرٰی فَبَشَّرَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَن یَّعتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ اَصَبَوتَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّی
اَسلَمتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا یَاْتِیكُم مِّنَ الیَمَامَةِ

حَبْلَةٍ حَنِيفَةٍ حَتَّىٰ يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوارون کو نجد کی طرف بھیجا وہ ایک
شخص کو پکڑ کر لائے جو بنی حنیفہ مین سے تہا اور اسکا نام ثمامہ بن اثال تہا وہ سردار تہا یمامہ والون کا
پہر لوگون نے اوسکو باندھ دیا مسجد کے ایک ستون سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ
نکلا کہ قیدی کو باندھنا اور اوسکو بند کرنا درست ہے اور مسجد مین کافر کا آنا درست ہے اور شافعی رحمۃ
اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد مین جانا درست ہے خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک
اور عمر بن عبد العزیز اور قتادہ اور مالک کے نزدیک درست نہین ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کتابی
کو درست ہے مشرک کو درست نہین اور ہماری دلیل سب کے مقابلہ مین یہ حدیث ہے اور یہ جو اللہ تعالیٰ
نے فرمایا مشرک نجس ہین وہ مسجد حرام مین نہ جاوین وہ خاص ہے حرم سے اور حرم مین کافر کا جانا درست
نہین انتہی **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس گئے اور فرمایا اے ثمامہ تیرے
پاس کیا ہے وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے اگر آپ مجھکو مار ڈالینگے تو ایسے شخص کو مارین گے جو خون
والا ہے **ف** یعنی اس کا بدلا اور لوگ لین گے غرض یہ ہے کہ مین کوئی غریب شخص نہین ہون جو
میری جان کی کوئی پرواہ نکرے بلکہ رئیس ہون اگر آپ مارین گے تو میرا بدلہ اور لوگ نکالین گے اور
بعضون نے کہا اسکا معنے یہ ہے کہ اگر آپ مارین گے تو اوسکو مارین گے جسکا مارنا درست ہو گیا یعنے
آپ کو اسکا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتون مین ذا ذم ہے یعنے صاحب حرمت اور عزت کو مارینگے
مگر یہ روایت ضعیف ہے (نووی) **ف** اور اگر آپ احسان کرینگے تو ایسے شخص پر احسان کرینگے
جو شکر گذاری کرے گا اور جو آپ روپیہ چاہتے ہین تو مانگیے جو آپ چاہین گے ملیگا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو رہنے دیا پہر تیسرے دن آپ تشریف لائے اور پوچھا کیا ہے تیرے
پاس اے ثمامہ اوس نے کہا وہی جو مین آپ سے کہہ چکا ہون اگر آپ احسان کروگے تو احسان ماننے
والے پر کروگے اگر مار ڈالوگے تو اچھی عزت والے کو مار ڈالو گے اگر روپیہ چاہتے ہو تو جتنا مانگو ملیگا
پہر آپ نے اوس کو رہنے دیا اوسیطرح دوسرے دن پہر تشریف لائے اور پوچھا تیرے پاس کیا ہے اے
ثمامہ اوس نے کہا وہی جو مین آپ سے کہہ چکا احسان کرنے ہو تو کرو مین شکر گذار رہونگا اور قتل کرتے ہو
تو مارو لیکن میرا خون جانیوالا نہین مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو دونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اچھا چھوڑ دو ثمامہ کو وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کیطرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں
آیا اور کہنے لگا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم) قسم خدا کی تم سے زیادہ کسیکا مونہہ میرے نزدیک برا نہ تھا اور اب تمہارے مونہہ سے زیادہ کسی کا
مونہہ مجھے محبوب نہیں ہے قسم خدا تعالے کی آپکے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا نہ تھا اور
آپ کا دین اب سب دینوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے قسم خدا کی کوئی شہر آپکے شہر سے زیادہ مجھے برا نہ معلوم
ہوتا تھا اب آپکا شہر سب شہروں سے زیادہ مجھے پسند ہے آپکے سواروں نے مجھکو پکڑ لیا میں عمرہ کو
جاتا تھا اب کیا کروں فرمایے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خوش کیا اور حکم کیا عمرہ کرنے
کا جب وہ مکہ پہنچا تو لوگوں نے کہا تو نے دین بدل ڈالا اوس نے کہا نہیں بلکہ میں مسلمان ہوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قسم خدا کی یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا تم تک نہ پہونچیگا جب تک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت ندیوین **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول
ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فوراً مسلمان ہو جاوے غسل کے لیے دیر نہ کرے اور کسی کو
درست نہیں ہے کہ اوسکو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دے بلکہ پہلے مسلمان ہو جاوے پھر غسل کرے
اور غسل واجب ہے اگر کفر کیحالت میں وہ جنب ہوا ہو اگرچہ غسل بھی کر چکا ہو اور بعضوں کے نزدیک
اگر غسل کر چکا ہو کفر میں تو غسل واجب نہیں اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال میں غسل واجب نہیں اور
اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جاوے گا جیسے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں اور اسپر اعتراض یہ
ہے کہ وضو واجب ہے بالاجماع اور حدث کا اثر اسلام سے ساقط نہیں ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت
میں جنب بھی نہ ہوا ہو تو غسل مستحب ہے اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تین روز تک ثمامہ کو ٹالا تاکہ اسکے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو جاوے اور وہ خوب غور کر لیوے
اور عمرہ کا حکم اُس کے لیے استحبابًا دیا نہ وجوبًا انتہے مختصرا **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی
عَنْهُ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْلًا لَهٗ نَحْوَ اَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَتْ
بِرَجُلٍ یُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ الْحَنَفِیُّ سَیِّدُ اَهْلِ الْیَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ
حَدِیْثِ اللَّیْثِ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِنْ تَقْتُلْنِیْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ۔

بَاب اِجْلَاءِ الْیَهُوْدِ مِنَ الْحِجَازِ یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا **عن**

اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰی یَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی جِئْنَاهُمْ فَقَامَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ یَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا
قَدْ بَلَّغْتَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اُرِیْدُ اَسْلِمُوْا
تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ
اُرِیْدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ یَّجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْهُ
وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہی ہم مسجد مین بیٹھے تھے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور
فرمایا یہودیون کے پاس چلو پس ہم آپ کے ساتھ گئے یہانتک کہ یہود کے پاس پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کھڑے ہوئے اور انکو پکارا اور فرمایا اے گروہ یہود کے مسلمان ہو جاؤ انہون نے کہا آپ نے
پیام پہنچا دیا (اللہ تعالی کا) اے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین یہی چاہتا ہون
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہود مسلمان ہو جاؤ وہ کہنے لگے آپنے پہنچا دیا اے
ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین یہی چاہتا ہون (کہ تم اقرار کرو خدا کے پیام پہونچ
جانے کا) پھر آپ نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا جان لو کہ زمین اللہ اور اوس کے رسول کی ہے اور
مین چاہتا ہون کہ تم کو اس ملک سے باہر نکالون تو جو شخص اپنے مال کو بیچ سکے وہ بیچ ڈالے اور نہین تو
یہ سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اسکے رسول کی ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ یَهُوْدَ
بَنِی النَّضِیْرِ وَقُرَیْظَةَ حَارَبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَنِی النَّضِیْرِ وَاَقَرَّ قُرَیْظَةَ وَمَنَّ عَلَیْهِمْ حَتّٰی حَارَبَتْ قُرَیْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَتَلَ
رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَهُمْ فَاَسْلَمُوْا وَاَجْلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَهُوْدَ الْمَدِیْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَیَهُوْدَ بَنِیْ حَارِثَةَ
وَكُلَّ یَهُوْدِیٍّ كَانَ بِالْمَدِیْنَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی بنی نضیر

اور قریظہ کے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے آپ نے بنی نضیر کے یہودیون کو نکال دیا اور
قریظہ کے یہودیون کو رہنے دیا بلکہ اونپر احسان کیا پھر قریظہ اُس کے بعد لڑے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے دغابازی کی جنگ احزاب مین مشرکون کے ساتھ ہو گئے تب آپ نے اُن کے مردون کو مار ڈالا
اور اُن کی عورتون اور بچون اور مالون کو مسلمانون مین بانٹ دیا مگر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے مل گئے تھے آپ نے انکو امن دیا وہ مسلمان ہو گئے اور نکال دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مدینہ سے یہود کو بالکل بنی قینقاع کو جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی
کو جو مدینہ مین تھا **عَنْ** مُوسٰی بِھٰذَا الْاِسْنَادِ ھٰذَا الْحَدِیْثَ وَحَدِیْثُ ابْنِ جُرَیْجٍ
اَکْثَرُ وَاَتَمُّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ
جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ حَتّٰی لَا اَدَعَ اِلَّا مُسْلِمًا **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مین نکال دون گا یہود اور نصاری کو عرب کی جزیرہ
سے **ف** جزیرہ اوسکو کہتے ہین جسکی چارون طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر
ہے اس لیے بصورت جزیرہ ہے **ت** یہانتک کہ نہین رہنے دون گا اوس مین مگر مسلمان کو
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ذمی کا فر جب عہد توڑ ڈالین تو وہ حربی ہو جاتے ہین اور
امام کو اختیار ہے اون مین سے جسکو چاہے قید کرے اور جسکو چاہے مفت چھوڑ دے اور چھوڑ
کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جاوے گا انتہے **عَنْ** اَبِی الزُّبَیْرِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **باب** جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَھْدَ وَجَوَازِ اِنْزَالِ اَھْلِ الْحِصْنِ
عَلٰی حُکْمِ حَاکِمٍ عَدْلٍ اَھْلٍ لِلْحُکْمِ جو عہد توڑ ڈالے اوسکو مارنا درست ہے اور قلعہ والون
کو کسی عادل شخص کے فیصلہ پر اتارنا درست ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَزَلَ اَھْلُ قُرَیْظَۃَ عَلٰی حُکْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی سَعْدٍ فَاَتَاہُ عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِیْبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ اَوْ خَیْرِکُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰی
حُکْمِکَ قَالَ تُقْتَلُ مُقَاتِلَتُھُمْ وَتُسْبٰی ذُرِّیَّتُھُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ **ترجمہ** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اوترے **ف** قریظہ حلیف تھے اوس کے اور اوس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تہا جس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب قریظہ نے جنگ خندق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا کی اور کافرون کے شریک ہوکر مسلمانون کو مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس جنگ کے ختم ہوجانے پر بنی قریظہ کا محاصرہ کیا وہ ایک قلعہ مین تھے جب اُنکو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ ہمارے حق مین کردین وہ ہم کو منظور ہے نووی نے کہا اس حدیث سے پنچایت کا ثبوت نکلتا ہے جسکو تحکیم کہتے ہین اور یہ باتفاق اہل اسلام درست ہے سوا خوارج کے اور جب حکم فیصلہ کردیوے تو اُس کا حکم لازم ہے اب امام کو یا جن لوگون نے اوسکو حکم کیا اوس کے فیصلہ سے پہرنا درست نہین البتہ حکم سے پہلے پہر سکتے ہین انتہے **ت** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بہیجا وہ ایک گدہے پر سوار ہوکر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا اٹھو اپنے سردار کیطرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کیطرف **ف** اسلیے کہ سعد زخمی تھے اور بغیر امداد کے اُنکا گدہے پر سے اترنا دشوار تہا اور یہ قیام تعظیم کے لیے نہ تہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کہڑے ہوا کرتے ہین نووی نے کہا کہ جمہور علما نے اسکو قیام تعظیمی پر محمول کیا ہے اور انہون نے کہا ہے کہ علما اور فضلا کی تعظیم کے لیے کہڑے ہونا جب وہ آوین مستحب ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ وہ قیام نہین ہے جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹھا ہو اور لوگ اوسکے سامنے کہڑے رہین جب تک وہ بیٹھا رہے (جیسے ہند کے امیرون کے دربار مین ہوتا ہے) نووی نے کہا اگر آنے والا صاحب فضیلت ہو تو اوسکے لیے کہڑا ہونا مستحب ہے اور اس باب مین کئی حدیثین آئی ہین اور اسکی ممانعت مین کوئی صریح حدیث صحیح نہین ہوئی اور مین نے اس مسئلہ کو الگ ایک رسالہ مین بیان کیا ہے انتہے مختصرا **ت** پہر فرمایا کہ یہ لوگ بنی قریظہ کے تمہارے فیصلہ پر اوترے ہین (قلعہ سے) سعد نے کہا ان مین جو لڑائی کے لائق ہین اون کو تو قتل کیجیے اور اُن کے بچون اور عورتون کو قید کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق یا بادشاہ (خدا) کے حکم کے موافق

باز فرشتے (حضرت جبرئیل) کے حکم کے موافق (جیسا وہ خدا کیطرف سے لایا تھا) فیصلہ کیا **عن** شعبۃ
بھذا الاسناد وقال فی حدیثہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد حکمت فیہم بحکم
اللہ وقال مرۃ حکمت بحکم الملک **ترجمہ** شعبہ سے ایسی مثل مروی ہے اور سنہ اپنی حدیث میں کہا کہ رسول اللہ
صلعم نے فرمایا کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا اور ایک دفعہ یون فرمایا کہ بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا **عن** عائشۃ قالت
اُصیب سعد رضی اللہ تعالی عنہ یوم الخندق رماہ رجل من قریش ابن العرقۃ
رماہ فی الاکحل فضرب علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمۃ فی المسجد یعودہ
من قریب فلما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق وضع السلاح فاغتسل
فاتاہ جبریل علیہ الصلوۃ والسلام وھو ینفض راسہ من الغبار فقال وضعت السلاح
واللہ ما وضعناہ اخرج الیھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاین فاشار الی
بنی قریظۃ فقاتلھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلوا علی حکم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحکم فیھم الی سعد قال فانی
احکم فیھم ان تقتل المقاتلۃ وان تسبی الذریۃ والنساء وتقسم اموالھم **ترجمہ**
ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے سعد بن معاذ کو خندق کے دن ایک شخص نے جو قریش
میں سے تھا عرقہ (اوس کی مان کا نام ہے) کا بیٹا ایک تیر مارا اونکی اکحل (رگ بازو) میں لگا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا (اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں سونا اور بیمار
کا رہنا درست ہے) وہین نزدیک سے اون کو پوچھ لیتے جب آپ خندق کی لڑائی سے لوٹے تو ہتیار رکھدیے
اور غسل کیا پہر حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام آپ کے پاس آئے اپنا سر جھٹکتے ہوے غبار سے
اور کہا آپ نے ہتیار اتار ڈالے اور ہمنے تو قسم خدا کی ہتیار نہیں رکھے چلو اون کیطرف آپنے فرمایا
کدہر اونہون نے اشارہ کیا بنی قریظہ کیطرف پہر لڑے اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ
قلعہ سے اترے آپکے فیصلہ پر راضی ہو کر آپنے اون کا فیصلہ سعد پر رکھا (کیونکہ وہ حلیف تہے سعد
کے) سعد نے کہا میں یہ حکم کرتا ہون کہ اون میں جو لڑنے والے ہیں وہ مار ڈالے جاویں اور بچے اور
عورتیں قیدی بنیں اور اون کے مال تقسیم ہو جاویں **عن** ہشام رضی اللہ تعالی عنہ قال
قال ابی فاخبرت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد حکمت فیھم بحکم اللہ تعالی

عز وجل

ترجمہ ہشام رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے باپ (عروہ) سے سنا اونہون نے کہا مجھے خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے فرمایا تو نے بنی قریظہ کے باب مین وہ حکم دیا جو اللہ عز وجل کا حکم تھا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ وَتَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللّٰهُمَّ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي أُجَاهِدْهُمْ فِيكَ اللّٰهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كُنْتَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا وَالدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے سعد بن معاذ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا اونہون نے دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ مین جہاد کرنے سے اون لوگون کے ساتھ جنہون نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور نکالا کوئی چیز زیادہ پسند نہین ہے یا اللہ اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھ مین اون سے جہاد کرونگا یا اللہ مین سمجھتا ہون کہ ہماری اون کی لڑائی تو نے ختم کر دی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھولدے اور میری موت اوسی مین کر (یہ آرزو ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہین ہے جو منع ہے) پھر وہ زخم بہنے لگا ہنسلی کے مقام سے یا گردن سے یا اوسی رات کو بہنے لگا (یہ جب ہے کہ حدیث مین من لیلتہ ہو قاضی عیاض نے کہا یہی صحیح ہے) اور لوگ نہین ڈرے مگر مسجد مین اون کے ساتھ ایک خیمہ تھا بنی غفار کا خون اوس طرف بہنے لگا تب وہ بولے اے خیمہ والون یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آرہا ہے آخر اوسی زخم مین مرے (اور اللہ تعالی نے شہادت دی)

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَا زَالَ يَسِيلُ حَتّٰى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَذَاكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ

أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ ... فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ

لَعَمْرُكَ إِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ ... غَدَاةَ تَحَمَّلُوا لَهُوَ الصَّبُورُ

تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيهَا ... وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ

وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ أَبُو حُبَابٍ ... أَقِيمُوا قَيْنُقَاعُ وَلَا تَسِيرُوا

وَقَدْ كَانُوا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا ... كَمَا ثَقُلَتْ بِمَيْطَانَ الصُّخُورُ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ زخم اوسی رات کو جاری ہوگیا اور جاری رہا یہان تک
کہ وہ مر گئے اتنا زیادہ ہے کہ شاعر نے اسی باب مین یہ شعر کہے ہین اونکا ترجمہ یہ ہے ای سعد بیٹے
معاذ کے قریظہ اور نضیر کیا ہوئے قسم تیری عمر کی کہ سعد جس صبح کو تم مصیبت اوٹھا رہی ہو خاموش ہے
اے اوس (جو حلفا تھے قریظہ کے) تم نے اپنی ہانڈی چھوڑ دی (خالی) اور قوم کی ہانڈی (یعنے خزرج دوسرے
قبیلہ کی) گرم ہے اوبل رہی ہے نیک نفس ابوحباب نے (عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق نے جب نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی قینقاع کے یہود کی سفارش کی اور آپ نے اوسکی سفارش قبول کی) کہدیا
ہے ٹھیرے رہو قینقاع والو اور مت جاؤ حالانکہ وہ لوگ شہر مین ایسے ذلیل تھے جیسے میطان (ایک پہاڑ
کا نام ہے) مین پتھر ذلیل ہین - غرض اس سے یہ ہے کہ سعد بنی قریظہ کی سفارش پر مستعد ہون اور
اونکو بچاوین **باب** المبادرۃ بالغزو وتقدیم اھم الامرین المتعارضین جہاد پر
جلدی کرنا اور جو دونون کام ضروری ہون تو کس کو پہلے کرنا **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالی
عنہ قال نادی فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم انصرف عن الاحزاب ان لا یصلین
احد الظھر الا فی بنی قریظۃ فتخوف ناس فوت الوقت فصلوا دون بنی قریظۃ وقال
آخرون لا نصلی الا حیث امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان فاتنا الوقت قال
فما عنف واحدا من الفریقین **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے
جب آپ غزوہ احزاب سے لوٹے تو آپ کے منادی نے پکارا کوئی ظہر کی نماز نہ پڑھے جب تک بنی
قریظہ کے محلہ مین نہ پہنچے بعض لوگ ڈرے ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہوجاوے اونہون نے وہان پہونچنے سے
پہلے پڑھ لی اور بعضون نے کہا کہ ہم نہین پڑھین گے مگر جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے
اگرچہ نماز قضا ہوجاوے پھر آپ دونون گروہون مین کسی گروہ پر خفا نہین ہوئے **ف** نووی نے
کہا ایک روایت مین عصر کا ذکر ہے اور جمع یون ہے کہ یہ حکم ظہر کا وقت آجانے کے بعد دیا اوسوقت
بعض لوگ ظہر پڑھ چکے تھے اور بعض نہین تو جنہون نے نہین پڑھا تھا اون کو حکم ہوا ظہر بنی قریظہ مین
پڑھنے کا اور جو پڑھ چکے تھے اون کو یہ حکم ہوا کہ عصر کی نماز وہان پہونچ کر پڑھو انتہی مختصرا **باب**
رد المھاجرین الی الانصار منائحھم من الشجر والثمر حین استغنوا عنھا بالفتوح انصار
نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ انکو واپس ہونا جب اللہ تعالے نے غنی کر دیا مہاجرین کو **عن** انس

بن مالك رضي الله تعالى عنه قال لما قدم المهاجرون من مكة المدينة قدموا وليس بأيديهم شيء وكان الأنصار أهل الأرض والعقار فقاسمهم الأنصار على أن أعطوهم أنصاف ثمار أموالهم كل عام ويكفونهم العمل والمؤنة وكانت أم أنس بن مالك رضي الله تعالى عنها وهي تدعى أم سليم وكانت أم عبد الله بن أبي طلحة كان أخا لأنس لأمه وكانت أعطت أم أنس رسول الله صلى الله عليه وسلم عذاقا لها فأعطاها رسول الله صلى الله عليه وسلم أم أيمن مولاته أم أسامة بن زيد قال ابن شهاب فأخبرني أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما فرغ من قتال أهل خيبر وانصرف إلى المدينة رد المهاجرون إلى الأنصار منائحهم التي كانوا منحوهم من ثمارهم قال فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى أمي عذاقها وأعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم أم أيمن مكانهن من حائطه قال ابن شهاب وكان من شأن أم أيمن أم أسامة بن زيد أنها كانت وصيفة لعبد الله بن عبد المطلب وكانت من الحبشة فلما ولدت آمنة رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ما توفي أبوه فكانت أم أيمن تحضنه حتى كبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعتقها ثم أنكحها زيد بن حارثة ثم توفيت بعد ما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم بخمسة أشهر **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے جب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس زمین تھی اور درخت تھے (اپنے کھیت بھی تھے اور باغ بھی) تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس طور سے کہ آدھا میوہ ہر سال انکو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے **ف** یعنی ساقاۃ کے طور پر اور بعضوں نے بغیر محنت کے یوں ہی قبول کر لیا اس حدیث سے انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ اونہوں نے اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ اونکی شان میں فرماتا ہے وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ اخیر تک **ف** انس بن مالک کی ماں جنکا نام ام سلیم تھا اور وہ عبد اللہ بن ابی طلحہ کی بھی ماں تھیں جو انس کے مادری بھائی تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ایک درخت دیا کھجور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیا جو آپ کی لونڈی تھیں آزاد کی ہوئی اور ماں تھیں اسامہ بن زید کی (اس سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ کو ہبہ کر دیا تھا اور جو صرف میوہ کھانے کو دیتیں تو آپ ام ایمن کو کیسے دیتے) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوئے

اور مدینہ کو لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو اون کی دی ہوئی چیزین پہیر دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی
میری مان کو اون کا درخت پہیر دیا ابن شہاب نے کہا ام ایمن جو اسامہ بن زید کی مان تہین وہ لونڈی تہین
حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کی (جو والد ماجد تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور وہ حبش کی تہین
جب آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا آپ کے والد کی وفات کے بعد تو ام ایمن آپ
کو کہلاتین یہانتک کہ آپ بڑے ہوے تب آپ نے انکو آزاد کر دیا پہر اُن کا نکاح زید بن حارثہ سے کر دیا اور
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد پانچ مہینے مرگئین **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ
رَجُلًا قَالَ حَامِدٌ وَابُوْ عَبْدِ الْاَعْلٰی اِنَّ الرَّجُلَ کَانَ یَجْعَلُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ
مِنْ اَرْضِہٖ حَتّٰی فُتِحَتْ عَلَیْہِ قُرَیْظَۃُ وَالنَّضِیْرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِکَ یَرُدُّ عَلَیْہِ مَا کَانَ اَعْطَاہُ قَالَ
اَنَسٌ وَاِنَّ اَھْلِیْ اَمَرُوْنِیْ اَنْ آتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْئَلَہٗ مَا کَانَ اَھْلُہٗ اَعْطَوْہُ
اَوْ بَعْضَہٗ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاہُ اُمَّ اَیْمَنَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْہِنَّ فَجَاءَتْ اُمُّ اَیْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِیْ عُنُقِیْ وَقَالَتْ وَاللّٰہِ لَا یُعْطِیْکَھُمْ
وَقَدْ اَعْطَانِیْہِنَّ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ اَیْمَنَ اُتْرُکِیْہِ وَلَکِ کَذَا وَکَذَا
وَتَقُوْلُ کَلَّا وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ کَذَا حَتّٰی اَعْطَاھَا عَشَرَۃَ اَمْثَالِہٖ
اَوْ قَرِیْبًا مِنْ عَشَرَۃِ اَمْثَالِہٖ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو کوئی اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتا یہانتک کہ اللہ تعالی نے فتح
کیا قریظہ اور نضیر کو آپ نے شروع کیا پہیر نا ہر ایک کو جو دیا تہا اور نے انس نے کہا مجہے لوگون نے مجہے
بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ آپ سے مانگون وہ جو میرے لوگون نے آپ کو دیا تہا سب یا تہوڑا اوس
مین سے اور رسول اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیدیا تہا مین آپ پاس آیا اور مانگا آپ نے وہ مجہے دیدیا اتنے مین
ام ایمن آئی اور اس نے کپڑا میرے گلے مین ڈالا اور کہنے لگی قسم اللہ تعالی کی ہم تو وہ تجہے نہ دین گے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ام ایمن تو دیدے اوسکو اور مین تجہے یہ یہ دون گا وہ یہی کہتی تہی ہرگز نہ
دونگی قسم اللہ تعالی کی جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے آپ فرماتے تہے چہوڑ دے مین تجہے یہ دون گا
یہ دونگا یہانتک کہ آپ نے ام ایمن کو اُس مال کا دس گنا یا دس گنتی کے قریب دیا **باب** جَوَازِ
الْاَکْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِیْمَۃِ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ غنیمت کے مال مین اگر کہانا ہو تو •

اُسکا کہانا درست ہے دار الحرب مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِّنْ شَحْمٍ یَوْمَ خَیْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُہٗ فَقُلْتُ لَا اُعْطِی الْیَوْمَ اَحَدًا مِّنْ ھٰذَا شَیْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَبَسِّمًا **ترجمہ** عبداللہ بن مغفل سے روایت ہی مین ایک تھیلی پائی چربی کی خیبر کے دن مین نے اُسکو دبا لیا اور کہنے لگا اس مین سے تو مین آج کسی کو نہ دونگا پہر مڑکر جو دیکہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سنکر) تبسم فرما رہی تھے **ف** یہ اس کہنے پر قاضی عیاض نے کہا اجماع کیا ہے علما نے کہ اہل حرب کا کہانا کہا لینا درست ہے جبتک مسلمان دار الحرب مین ہون بقدر حاجت کی خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو مگر زہری کے نزدیک اذن لینا ضرور ہی مگر بیچنا کسی کے نزدیک درست نہین اگر بیچے تو اوسکی قیمت غنیمت کی مال مین شریک ہوگی اسیطرح جانور پہ سواری کرنا کپڑے پہننا ہتیار سے کام لینا لڑائی مین درست ہے اس حدیث سے یہی نکلا کہ اہل کتاب جس جانور کو کاٹین اوسکی چربی کہانا درست ہی گو چربی یہود پر حرام تہی اور یہی مذہب ہے مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما کا اور اشہب اور ابن قاسم اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہ بہی نکلا کہ اہل کتاب کے ذبیحے درست ہین اور اسپر اجماع ہے اہل اسلام کا سوا شیعہ کے اور ہمارا مذہب یہ ہی کہ ہر طرح اون کا ذبیحہ درست ہی خواہ وہ بسم اللہ کہین یا نہ کہین اور بعضون کے نزدیک بسم اللہ کہنا ضرور ہے لیکن اگر وہ مسیح کے نام پر کاٹین یا کسی گرجا کے تو وہ حلال نہ ہوگا ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا (نووی) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ رُمِیَ اِلَیْنَا جِرَابٌ فِیْہِ طَعَامٌ وَّشَحْمٌ یَوْمَ خَیْبَرَ فَوَثَبْتُ لِاٰخُذَہٗ قَالَ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْیَیْتُ مِنْہُ **ترجمہ** عبداللہ بن مغفل سے روایت ہی ایک تھیلی جس مین کہانا تہا اور چربی بہی تہی خیبر کے روز ہماری طرف پہینکی مین دوڑا اوس کے لینے کو پہر جو دیکہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہین مجہے شرم آئی آپ سے **عَنْ** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ جِرَابٌ مِّنْ شَحْمٍ وَّلَمْ یَذْکُرِ الطَّعَامَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

بَابُ کُتُبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی ھِرَقْلَ مَلِکِ الشَّامِ یَدْعُوْہُ اِلَی الْاِسْلَامِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا بیان جو آپنے شام کے بادشاہ ہرقل کو لکہا تہا اسلام لانے کے لیے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبَرَہٗ مِنْ فِیْہِ اِلٰی فِیْہِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِی الْمُدَّۃِ الَّتِیْ کَانَتْ بَیْنِیْ وَ

وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فبينا انا بالشام اذ جيء بكتاب من رسول الله صلى
الله عليه وسلم الى هرقل قال وكان دحية الكلبي جاء به فدفعه الى عظيم بصرى فدفعه
عظيم بصرى الى هرقل فقال هرقل هل ههنا احد من قوم هذا الرجل الذي يزعم
انه نبي قالوا نعم قال فدعيت في نفر من قريش فدخلنا على هرقل فاجلسنا بين يديه
فقال ايكم اقرب نسبا من هذا الرجل الذي يزعم انه نبي قال ابو سفيان فقلت انا
فاجلسوني بين يديه واجلسوا اصحابي خلفي ثم دعا بترجمانه فقال له قل لهم اني سائل
هذا عن هذا الرجل الذي يزعم انه نبي فان كذبني فكذبوه قال فقال ابو سفيان و
ايم الله لولا مخافة ان يؤثر علي الكذب لكذبت ثم قال لترجمانه سله كيف
حسبه فيكم قال قلت هو فينا ذو حسب قال فهل كان من اباءه ملك قلت لا قال فهل
كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال قلت لا قال ومن يتبعه اشراف الناس
ام ضعفاؤهم قال قلت بل ضعفاؤهم قال ايزيدون ام ينقصون قال قلت لا بل يزيدون
قال هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخل فيه سخطة له قال قلت لا قال
فهل قاتلتموه قلت نعم قال فكيف كان قتالكم اياه قال قلت تكون الحرب بيننا و
بينه سجالا يصيب منا ونصيب منه قال فهل يغدر قلت لا ونحن منه في مدة
لا ندري ما هو صانع فيها قال فوالله ما امكنني من كلمة ادخل فيها شيئا غير
هذه قال فهل قال هذا القول احد قبله قال قلت لا قال لترجمانه قل له اني
سألتك عن حسبه فزعمت انه فيكم ذو حسب وكذلك الرسل تبعث في احساب
قومها وسألتك هل كان في اباءه ملك فزعمت ان لا فقلت لو كان في اباءه ملك
قلت رجل يطلب ملك اباءه وسألتك عن اتباعه اضعفاؤهم ام اشرافهم فقلت
بل ضعفاؤهم وهم اتباع الرسل وسألتك هل كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان
يقول ما قال فزعمت ان لا فقد عرفت انه لم يكن ليدع الكذب على الناس ثم يذهب
فيكذب على الله وسألتك هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخله سخطة
له فزعمت ان لا وكذلك الايمان اذا خالط بشاشة القلوب وسألتك هل يزيدون

أم ينقصون فزعمت أنهم يزيدون وكذلك الإيمان حتى يتم وسألتك هل قاتلتموه
فزعمت أنكم قد قاتلتموه فتكون الحرب بينكم وبينه سجالا ينال منكم وتنالون منه وكذلك الرسل تبتلى ثم
تكون لها العاقبة وسألتك هل يغدر أنه لا يغدر وكذلك الرسل لا تغدر وسألتك هل قال هذا القول أحد
قبله فزعمت أن لا فقلت لو كان قال هذا القول أحد قبله قلت رجل ائتم بقول قيل قبله
قال ثم قال بم يأمركم قلت يأمرنا بالصلوة والزكوة والصلة والعفاف قال إن يكن
ما تقول فيه حقا فإنه نبي وقد كنت أعلم أنه خارج ولم أكن أظنه أنه منكم ولو أني
أعلم أني أخلص إليه لأحببت لقاءه ولو كنت عنده لغسلت عن قدميه وليبلغن
ملكه ما تحت قدمي قال ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأه فإذا فيه
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله صلى الله عليه
وسلم إلى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى أما بعد فإني أدعوك بدعاية
الإسلام أسلم تسلم يؤتك الله أجرك مرتين وإن توليت فإن عليك إثم الأريسيين
ويا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم ألا نعبد إلا الله ولا نشرك به
شيئا إلى قوله فقولوا اشهدوا بأنا مسلمون فلما فرغ من قراءة الكتاب ارتفعت الأصوات
عنده وكثر اللغط وأمر بنا فأخرجنا قال فقلت لأصحابي حين خرجنا لقد أمر أمر
ابن أبي كبشة أنه ليخافه ملك بني الأصفر قال فما زلت موقنا بأمر رسول الله صلى الله عليه
وسلم أنه سيظهر حتى أدخل الله علي الإسلام **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے اون سے منہ در منہ بیان کیا کہ مین اوس مدت مین جو میرے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مین ٹہیری تھی (یعنے صلح حدیبیہ کی مدت جو سنہ ۶ ہجری مین ہوئی)
روانہ ہوا مین شام کے ملک مین تہا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب پہنچی ہرقل کو یعنے
روم کے بادشاہ کو **ف** ہرقل بکسر ہا وفتح را وسکون قاف نام تہا بادشاہ روم کا اور خطاب اوس کا
قیصر ہے اور بعضون نے ہرقل بکسر ہا وسکون را وکسر قاف پڑہا ہے اور جوہری نے صحاح مین یہی نقل
کیا ہے **ف** اور دحیہ کلبی وہ کتاب لیکر آئے تہے اونہون نے بصرے کے رئیس کو دی اور بصری
کے رئیس نے ہرقل کو دی **ف** بصری بضم با ایک شہر ہے درمیان شام اور حجاز کے **ف**

ہرقل نے کہا یہان کوئی ہے اُس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعوی کرتا ہے لوگون نے کہا ہان ابوسفیان نے
کہا تو مین بلایا گیا اور بہی چند آدمی تہے قریش کے ہم ہرقل کے پاس پہنچے اوس نے ہمکو اپنے سامنے بٹہلایا اور
پوچہا تم مین سے کون رشتہ مین زیادہ نزدیک ہے اُس شخص سے جو اپنے تئین پیغمبر کہتا ہے ابوسفیان نے کہا
مین (یہ ہرقل نے اسواسطے دریافت کیا کہ جو نسب مین زیادہ نزدیک ہوگا وہ بہ نسبت دوسرون کے آپ کا حال
زیادہ جانتا ہوگا) پہر مجہے ہرقل کے سامنے بٹہلایا اور میری ساتہیون کو میرے پیچہے بٹہلایا بعد اوسکے اپنے ترجمان
کو بلایا (یعنے جو زبان دوسرے ملک کی لوگون کی بادشاہ کو سمجہاتا ہے) اور اُس سے کہا ان لوگون سے کہہ کہ مین اس
شخص سے (یعنے ابوسفیان سے) اُس شخص کا حال پوچہون گا جو اپنے تئین پیغمبر کہتا ہے پہر اگر وہ جہوٹ
بولے تو تم اُسکا جہوٹ بیان کردینا ابوسفیان نے کہا قسم اللہ تعالے کی اگر مجہے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جہوٹ
بیان کرین گے (اور میری ذلت ہوگی) تو مین جہوٹ بولتا (کیونکہ مجہے آپ سے عداوت تہی) پہر ہرقل نے اپنے
ترجمان سے کہا اس سے پوچہہ کہ اُس شخص کا (یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) حسب کیسا ہے (یعنے خاندان)
ابوسفیان نے کہا مین نے کہا اون کا حسب تو ہم مین بہت عمدہ ہے ہرقل نے کہا اون کے باپ دادا مین کوئی
بادشاہ ہوا ہے مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا کبہی تم نے اون کو جہوٹ بولتے سُنا اس دعوی سے پہلے
(یعنے نبوت کی دعوی سے) مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا اچہا اُنکی پیروی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے
ہین یا غریب لوگ مین نے کہا غریب لوگ ہرقل نے کہا اون کے تابعدار بڑہتے جاتے ہین یا کم ہوتے جاتے
ہین مین نے کہا بڑہتے جاتے ہین ہرقل نے کہا اون کے تابعدارون مین سے کوئی اون کے دین مین
آکر پہر اس دین کو برا جانکر پہر جاتا ہے یا نہین مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا تم نے اون سے لڑائی بہی
کی ہے مین نے کہا ہان ہرقل نے کہا اون سے تم سے کیونکر لڑائی ہوتی ہے (یعنی کون غالب رہتا
ہے) مین نے کہا ہماری اون کی لڑائی ڈولون کیطرح کبہی ادہر کبہی اودہر ہوتی ہے جیسے کنوئے
سے ڈول پانی کہینچنے مین ایک ادہر آتا ہے اور ایک اودہر اوسیطرح لڑائی مین کبہی ہماری فتح
ہوئی ہے کبہی اون کی فتح ہوتی ہے) وہ ہمارا نقصان کرتے ہین ہم اون کا نقصان کرتے ہین
ہرقل نے کہا وہ اقرار کو توڑتے ہین مین نے کہا نہین پہر اب ایک مدت کیلیے ہمارے اون کے اقرار ہوا
ہے دیکہیے وہ اس مین کیا کرتے ہین (یعنے آیندہ شاید عہد شکنی کرین) ابوسفیان نے کہا قسم
خدا کی مجہے اوسکی بابت مین اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہین ملا سوا اس بات کی (تو اس مین

میں نے عداوت کی راہ سے اتنا ٹرہا دیا کہ یہ جو صلح کی مدت اب ٹھہری ہے شاید اس میں وہ دغا کریں) ہرقل نے
کہا اون سے پہلی بھی (اون کے قوم یا ملک میں) کسی نے پیغمبری کا دعوی کیا تہا میں نے کہا نہیں تب ہرقل
نے اپنے ترجمان سے کہا تم اس شخص سے یعنے ابوسفیان سے کہو میں نے تجھسے اون کا حسب اور نسب پوچھا تو تو نے
کہا کہ اونکا حسب بہت عمدہ ہے اور پیغمبروں کا یہی قاعدہ ہے وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندان میں پیدا ہوتے
ہیں پہر میں نے تجھہ سے پوچھا کہ اون کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گذرا ہے تو نے کہا نہیں یہ اسلیے میں نے
پوچھا کہ اگر اون کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو یہ گمان ہو سکتا کہ وہ اپنی بزرگوں کی سلطنت
چاہتے ہیں اور میں نے تجھہ سے پوچھا کہ اون کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا غریب لوگ تو تو نے کہا
غریب لوگ اور ہمیشہ (پہلے پہل) پیغمبروں کی پیروی غریب لوگ ہی کرتے ہیں (کیونکہ بڑے آدمیوں کو کسی
کی اطاعت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور غریبوں کو نہیں آتی) اور میں نے تجھہ سے پوچھا کہ نبوت کے دعوے
سے پہلے تم نے کبھی اون کا جھوٹ دیکھا ہے تو تو نے کہا نہیں اس سے میں نے یہ نکالا کہ جب وہ لوگوں پر طوفان
نہیں باندھتے تو اللہ جل جلالہ پر کیوں طوفان جوڑنے لگے (جھوٹا دعوی کر کے) اور میں نے تجھہ سے پوچھا
کوئی اون کے دین میں آنے کے بعد پہر اوسکو برا سمجھہ کر پہر جاتا ہے تو نے کہا نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے
جب دل میں آتا ہے تو خوشی سما جاتی ہے اور میں نے تجھہ سے پوچھا اون کے پیرو بڑہتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے
ہیں تو نے کہا وہ بڑہتے جاتے ہیں اور یہی ایمان کا حال ہے اوسوقت تک کہ پورا ہو (پہر کمال کے بعد اگر گھٹے
تو قباحت نہیں) اور میں نے تجھہ سے پوچھا تم اون سے لڑے ہو تو تو نے کہا ہم لڑے ہیں اور ہمارے اون کی
لڑائی برابر کی ہے ڈول کیطرح کبھی ادہر کبھی ادہر تم اونکا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا نقصان کرتے ہیں
اور اسیطرح آزمایش ہوتی ہے پیغمبروں کی (تاکہ اون کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور اونکے پیروکاروں کے درجے
بڑہیں) پہر اخیر میں وہی غالب آتے ہیں اور میں نے تجھہ سے پوچھا وہ دغا کرتے ہیں تو نے کہا وہ دغا نہیں
کرتے اور یہی حال ہے پیغمبروں کا وہ دغا نہیں کرتے (یعنے عہد شکنی) اور میں نے تجھہ سے پوچھا اون سے پہلے
بہی کسی نے نبوت کا دعوی کیا ہے تو نے کہا نہیں یہ میں نے اس لیے پوچھا کہ اگر اون سے پہلے کسی نے یہ دعوے
کیا ہوتا تو گمان ہوتا کہ اوس شخص نے بھی اوسکی پیروی کی ہے پہر ہرقل نے کہا وہ تم کو کن باتوں کا حکم
کرتے ہیں میں نے کہا وہ حکم کرتے ہیں ...... نماز پڑہنے کا اور زکوۃ دینے کا اور ناتے
والوں سے سلوک کرنے کا اور بری باتوں سے بچنے کا ہرقل نے کہا اگر اون کا یہی حال ہے جو تم نے بیان

کیا تو بیشک وہ پیغمبر ہین اور مین جانتا تھا (اگلی کتابون کو پڑھکر) کہ یہ پیغمبر پیدا ہونگے لیکن مجھے یہ خیال
نہ تھا کہ وہ تم لوگون مین پیدا ہونگے **ف** بلکہ یہ خیال تھا کہ شاید بنی اسرائیل مین پیدا ہون جیسے اور
پیغمبر بہت سے بنی اسرائیل مین ہوچکے یا شام کے ملک مین پیدا ہون یا اور کسی دولتمند ذی علم قوم مین اُس
زمانہ مین عرب کی قوم نہ مالدار تھی نہ ذی علم اور دوسری قومین عرب کے لوگون کو عزت کی نگاہ سے نہین دیکھتی تھین
اون کو سوا لوٹنے آپس مین لڑنے جھگڑنے کے اور کوئی شغل نہ تھا آخر اللہ جل جلالہ نے اپنی قدرت کو
دکھلانا چاہا اور ایسے قوم مین آپ کو پیدا کیا جہان گمان بھی نہ تھا یہ بھی ایک بڑی دلیل ہے آپ کی نبوت
کی اور ایک بڑی نشانی ہے خداتعالی کی قدرت کی **ت** اور اگر مین یہ سمجھتا کہ مین اون تک پہنچ
جاؤنگا تو مین اون سے ملنا پسند کرتا (بخاری کی روایت مین ہے کہ مین کسیطرح نہین ملتا محنت مشقت
اٹھاکر) **ف** یعنی لوگ مجھے جانے نہ دینگے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجھے روکینگے اور میرے مارنے
کے فکر مین ہونگے ورنہ مین ضرور جاتا اور آپ سے ملتا نووی نے کہا یہ عذر اُسکا درست نہ تھا بلکہ اوس نے
سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا **ت** اور جو مین اون کے پاس ہوتا
تو اون کے پاؤن دھوتا اور البتہ اون کی حکومت یہانتک آجاویگی جہان اب میرے دونون پاؤن ہین پھر ہرقل
نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اوسکو پڑھا اوس مین یہ لکھا تھا شروع اللہ تعالے کے
نام سے جو بڑا رحم والا ہے مہربان محمد اللہ کے رسول کیطرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو رئیس ہے روم کا +
ف نووی نے کہا اس کتاب سے بہت سی باتین نکلتی ہین ایک تو کافرون کو اسلام کیطرف بلانا
لڑائی سے پہلے اور یہ واجب ہے اگر انکو اسلام کی دعوت نہ پہونچی ہو اور جو پہونچ گئی ہو تو وہ مستحب ہے دوسرے
یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہے اس لیے کہ دحیہ ایک شخص اُس کتاب کو لے گئے تھے اور اسپر اجماع ہے
تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الٰہی سے بھی ذکر الٰہی مراد ہے چوتھی یہ کہ خط مین
پہلے کاتب کا نام لکھنا پھر مکتوب الیہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ مین اختلاف ہے لیکن اکثر علما کا یہی قول ہے
کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب الیہ کا نام بھی لکھنے کی اجازت دی ہے اور
زید بن ثابت نے معاویہ کے خط مین پہلے معاویہ کا نام لکھا تھا اور نافع نے مکتوب الیہ کا نام یون لکھے الی فلان
اور القاب مین افراط تفریط نہ کرے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو صرف روم کا رئیس لکھا اور
زیادہ مبالغہ اسکی تعریف مین نہین کیا۔ انتہے مختصرا **ت** سلام اوس شخص پر جو پیروی کرے

ہدایت کی **ف** یہ آپنے طریقہ سکہلایا اپنی امت کو کہ کافرون پر بہ طور سے سلام کرین تاکہ درحقیقت انپر
سلام نہ ہو اور اُن کو سلام معلوم ہو ایسا ہی جس مجلس مین کفار اور مسلمان دونون موجود ہون اور رونا ن کو کی
مسلمان آوے تو یون ہی کہے سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی **ف** بعبارت کے مین تجہہ کو دعوت دیتا ہون
اسلام کی دعوت مسلمان ہو تو سلامت رہیگا یعنے تیری حکومت اور دولت اور جان اور عزت سب محفوظ
رہینگی مسلمان ہوجا اللہ تجہے دوہرا ثواب دیگا اگر تو نہ مانے تو تجہہ پر وبال ہوگا اریسیین کا **ف**
بخاری کی روایت مین یریسیین ہے اور اس کے معنے مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین مراد ان سے کاشتکار
اور رعایا مین یعنے اگر تو مسلمان نہ ہوگا تو تیری وجہ سے رعایا بہی نہ ہون گے اور ان سب کا گناہ بہی تیرے
اوپر پڑیگا اور بیہقی کی روایت مین صاف اکارین کا لفظ موجود ہے جس کے معنی یہی ہین مزارعین کے اور
بعضون نے کہا مراد یہود اور نصاریٰ ہین جو پیرو ہین عبد اللہ بن اریس کے اور اروسیہ (روسیہ) اوسیطرف
منسوب ہین بعض کہتے ہین اریسیین سے مراد وہ بادشاہ ہین جو لوگون کو غلط مذہب کیطرف بلاتے ہین
بعض کہتے ہین اریسیین بنی اسرائیل مین وہ لوگ تہے جنہون نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تہا واللہ اعلم۔
(نووی مع زیادۃ) **ت** اے کتاب والے مان لو ایک بات کہ جو سیدہی اور صاف ہے ہمارے اور
تمہارے درمیان کی کہ بندگی نہ کرین سوا اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی اور شریک نہ ٹہیراوین اوسکا کسیکو اخیر آیت
تک جب ہرقل اس خط کے پڑہنے سے فارغ ہوا تو لوگون کی آوازین بلند ہوئین اور بک بک بہت ہوئی اور
ہم باہر کیے گئے ابوسفیان نے کہا مین نے اپنے ساتہیون سے کہا ابوکبشہ کی بیٹی کا درجہ بہت بڑہ گیا۔
ف یہ ابوسفیان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا ابن ابی کبشہ ایک شخص تہا عرب مین جسکا مذہب
اور عربون کے خلاف تہا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مشابہت دی اس شخص سے کہ آپ کا مذہب بہی
اون کے خلاف تہا اور بعضون نے کہا ابوکبشہ آپکے نانا تہے اور بعضون نے کہا آپکے دودہ باپ تہے یعنے
حارث بن عبد العزیٰ اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کی اصلی نسب مین اون کو طعن کرنے کا کوئی
موقع نہ تہا (نووی) **ت** اون سے بنی اصفر کا بادشاہ ڈرتا ہے **ف** بنو اصفر روم کے
نصاریٰ ہین اصفر کہتے ہین زرد کو ایک بار حبشی رومیون پر غالب ہوے اور اون سے اولاد ہوئی تو
حبشیون کی سیاہی اور روم کی سفیدی ملکر زرد رنگ کے بچے پیدا ہوے اور ابو اسحاق نے کہا کہ اصفر
نام ہے اصفر بن روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم کا اونکی اولاد مین سے روم مین اور بنو الازرق بہی انہی کو

کہتے ہین کیونکہ اونکی آنکھین اکثر نیلی ہوتی ہین **ف** ابو سفیان نے کہا اوس دن سے مجھے یقین تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کامیاب ہون گے اور غالب ہونگے یہان تک کہ اللہ تعالی نے مجھ کو بہی مسلمان کیا

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشَى مِنْ حِمْصَ إِلَى إِيلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَ إِثْمَ الْيَرِيسِيِّينَ وَقَالَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ قیصر جب ایران کی فوج کو اللہ تعالی نے شکست دی تو حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کیطرف گیا اس فتح کا شکر کرنے کو اور خط مین یہ ہے کہ محمد اللہ تعالے کے بندے اور اوس کے رسول کیطرف سے اور اریسیین کے بدلے یریسیین ہے اور دعایۃ کے بدلے داعیۃ ہے یعنی بلاتا ہون مین تجھکو داعیہ اسلام کیطرف اور وہ کلمہ توحید ہے

بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُلُوكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کافر بادشاہون کیطرف اسلام کی دعوت مین

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری اور قیصر اور نجاشی اور ہر ایک حاکم کو لکہا اللہ تعالی کیطرف بلاتے تہے انکو اور یہ نجاشی وہ نہین تہا جسپر آپنے جنازہ کی نماز پڑہی **ف** نووی نے کہا کسری کہتے ہین ہر ایک فارس کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو اور نجاشی حبش کے بادشاہ کو اور خاقان ترک کے بادشاہ کو اور فرعون قبط کے بادشاہ کو اور عزیز مصر کے بادشاہ کو اور تبع حمیر کے بادشاہ کو اور فغفور چین کے بادشاہ کو اور زار روس کے بادشاہ کو بہی ہم زیادہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلعم

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ان روایتون مین یہ نہین ہے کہ یہ نجاشی وہ نہین تہا جسپر آپنے نماز پڑہی

بَابُ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ جنگ حنین کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ،

بن الحارث بن عبد المطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم نفارقه ورسول الله صلى
الله عليه وسلم على بغلة له بيضاء اهداها له فروة بن نفاثة الجذامي
فلما التقى المسلمون والكفار ولى المسلمون مدبرين فطفق رسول الله صلى الله عليه و
سلم يركض بغلته قبل الكفار قال عباس رضي الله تعالى عنه وانا آخذ بلجام بغلة
رسول الله صلى الله عليه وسلم اكفها ارادة ان لا تسرع وابو سفيان آخذ بركاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اي عباس ناد اصحاب
السمرة فقال عباس رضي الله عنه وكان رجلا صيتا فقلت باعلى صوتي اين اصحاب السمرة
الشجرة قال فوالله لكان عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة البقر على اولادها فقالوا
يا لبيك يا لبيك قال فاقتتلوا والكفار والدعوة في الانصار يقولون يا معشر الانصار
يا معشر الانصار قال ثم قصرت الدعوة على بني الحارث بن الخزرج فنظر رسول الله
صلى الله عليه وسلم وهو على بغلته كالمتطاول عليها الى قتالهم فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم هذا حين حمي الوطيس قال ثم اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم حصيات
فرمى بهن وجوه الكفار ثم قال انهزموا ورب محمد صلى الله عليه وسلم قال فذهبت
انظر فاذا القتال على هيئته فيما ارى قال فوالله ما هو الا ان رماهم بحصياته فما
زلت ارى حدهم كليلا وامرهم مدبرا **ترجمہ** عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے میں حنین (ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کے پرے) کے دن رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا تو میں اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب (آپکے چچازاد
بھائی) دونوں آپکے ساتھ لپٹے رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ
جذامی نے آپ کو تحفہ دیا تھا (جس کو شہباء اور دلدل بھی کہتے تھے) **ف** اس سے یہ نکلا کہ مشرک
کا تحفہ لینا درست ہے پر دوسری حدیث میں ہے کہ ہم نہیں لیتے مشرکوں کا تحفہ اور ایک روایت میں
ہے کہ آپنے پھیر دیا مشرکوں کا ہدیہ اور صحیح یہ ہے کہ آپ کو ہدیہ لینا درست تھا اور کسی عامل کو درست
نہیں بلکہ وہ چوری ہے اور اہل کتاب کا بھی ہدیہ آپ نے قبول فرمایا جیسے مقوقس اور ملوک شام کا
نووی نے کہا قاضی اور عامل اگر حرام ہدیہ لیوے تو وہ پھیر دیوے اور جو دینے والے کا پتہ نہ لگے تو بیت

اسلام مین داخل کردی صحیح بخاری مین ہے کہ یہ خچر آپکو ایلہ کے بادشاہ نے دیا تہا جس کا نام یحنہ بن رؤبہ تہا
ف جب مسلمانون اور کافرون کا سامنا ہوا تو مسلمان بہاگے پیٹہ موڑکر اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایڑ دے رہی تہی اپنی خچر کو کافرون کیطرف جانیکے لیے (یہ آپ کی کمال شجاعت تہی کہ ایسے
سخت وقت مین خچر پر سوار ہوئے ورنہ گہوڑے بہی موجود تہے) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مین
آپکی خچر کی لگام پکڑے تہا اور اوسکو روک رہا تہا تیز چلنے سے اور ابو سفیان آپ کی رکاب تہامے
تہے آخر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس اصحاب سمرہ کو پکارو ف سمرہ
وہ درخت ہے جنگلی اور اصحاب سمرہ سے وہ لوگ مراد ہین جنہون نے شجرہ رضوان کے تلے آپ سے بیعت
کی تہی کہ کافرون سے لڑکر مر جاوینگے اور ہرگز نہ بہاگینگے ف اور عباس کی آواز نہایت بلند
تہی (وہ رات کو اپنے غلامون کو آواز دیتے تو آٹہ میل تک جاتی) عباس نے کہا مین نے بہت بلند آواز
سے پکارا کہان ہین اصحاب السمرہ یہ سنتے ہی قسم خدا کی وہ ایسے لوٹے جیسے گاے اپنے بچون کے پاس
چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر ہین حاضر ہین (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہین بہاگے تہے اور نہ سب
بہاگے تہے بلکہ بعضے نومسلم اور مشرک وغیرہ دفعۃً تیرون کی بارش سے لوٹے اور گڑبڑ ہوگئی پہر اللہ نے مسلمانون کے دل مضبوط کردیے) پہر وہ لڑے
کافرون سے اور انصار کو یون بلایا ای انصار کے لوگو انصار کے لوگو پہر تمام ہوا بلانا بنی حارث بن خزرج پر (وہ انصار کی
ایک جماعت ہے) پکارا اونہون نے اے بنی حارث بن خزرج ای بنی حارث بنی خزرج رسول اللہ اپنی خچر پر
تہے گردن کو لنبا کیے ہوئے آپ نے دیکہا اون کی لڑائی کو اور فرمایا یہ وقت ہے تنور کے جوش کا یعنی
اسوقت مین لڑائی خوب گرما گرمی سے ہو رہی ہے) پہر آپ نے چند کنکریان اوٹہائین اور کافرون کے
منہ پر مارین اور فرمایا شکست پائی کافرون نے قسم ہے کعبہ کے مالک کی ف نووی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہان آپ سے دو معجزے ہوئے ایک فعلی اور ایک خبری فعلی تو کنکریون کا پہینکنا
اور اُس سے کافرون کو شکست ہونا خبری بیان کرنا آپ کا پیشتر سے کہ کافرون کو شکست ہوگئی اور ویسا
ہی ہونا حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مین دیکہنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تہی اتنے
مین قسم خدا کی آپ نے کنکریان مارین تو کیا دیکہتا ہون کہ کافرون کا زور گہٹ گیا اور اُن کا کام اولٹ
گیا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ وَقَالَ
انْهَزَمُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ

وَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْکُضُ خَلْفَھُمْ عَلٰی بَغْلَتِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ غَیْرَ اَنَّ حَدِیْثَ یُوْنُسَ وَحَدِیْثَ مَعْمَرٍ اَکْثَرُ مِنْہُ وَاَتَمُّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَا اَبَا عُمَارَۃَ فَرَرْتُمْ یَوْمَ حُنَیْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰہِ مَا وَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنَّہٗ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِہٖ وَاَخِفَّاؤُھُمْ حُسَّرًا لَیْسَ عَلَیْھِمْ سِلَاحٌ اَوْ کَثِیْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاۃً لَا یَکَادُ یَسْقُطُ لَھُمْ سَھْمٌ جَمْعَ ھَوَازِنَ وَبَنِیْ نَصْرٍ فَرَشَقُوْھُمْ رَشْقًا مَا یَکَادُوْنَ یُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا ھُنَالِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَتِہِ الْبَیْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْدُ بِہٖ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ قَالَ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ + اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ + ثُمَّ صَفَّھُمْ

ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے براء بن عازب سے کہا اے ابو عمارہ تم حنین کے دن بہاگے اونہون نے کہا نہین قسم خدا کی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہین موڑی بلکہ آپکے اصحاب مین سے چند جوان جلد باز جن کے پاس ہتیار نہ تھے یا پورے ہتیار نہ تہے نکلے اون کا مقابلہ ایسے تیراندازون سے ہوا جنکا کوئی تیر خطا نہ کرتا تہا وہ لوگ ہوازن اور بنی نصر کے تہے غرض اُنہون نے ایک بارگی تیرون کی ایسی بوچہاڑ کی کہ کوئی تیر خطا نہ ہوا وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے آپ سفید خچر پر سوار تہے تو خچر سے اوترے اور مدد کی دعا مانگی آپنے فرمایا اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ + اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ + یعنی مین نبی ہون یہ جہوٹ نہین ہے مین عبد المطلب کا بیٹا ہون پہر آپ نے صف باندہی اپنے لوگون کی

ف نووی نے کہا یہ رجز موزون ہے مگر موزون کو شعر نہین کہتے جب تک اوس کے کہنے والے کا ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعضی موزون نثرے قرآن مجید مین موجود ہین جیسے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا یا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ یا وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ حالانکہ شعر نہین ہین اور اپنے تئین عبد المطلب کا بیٹا قرار دیا کس لیے کہ عبد المطلب مشہور شخص تہے اور عرب آپکو انکا بیٹا کہتے اس حدیث سے یہ نکلا کہ لڑائی مین ایسا کہنا درست ہے جیسے سلمہ نے کہا انا ابن الاکوع اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا

انا الذی سمتنی امی حیدرہ اور غیر لڑائی مین بطور افتخار کے ممنوع ہے (انتہی مختصرا) **عن** ابی اسحاق
قال جاء رجل الی البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال اکنتم ولیتم یوم حنین یا ابا عمارۃ
قال اشھد علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ولی ولکنہ انطلق اخفاء من الناس وحسّر
الی ھذا الحی من ھوازن وھم قوم رماۃ فرموھم برشق من نبل کانھا رجل من جراد
فانکشفوا فاقبل القوم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو سفیان بن الحارث یقود بہ
بغلتہ فنزل ودعا واستنصر وھو یقول - انا النبی لا کذب + انا ابن عبد المطلب *
اللھم نزل نصرک قال البراء کنا واللہ اذا احمر الباس نتقی بہ وان الشجاع منا للذی
یحاذی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص براء بن
عازب پاس آیا اور کہنے لگا کیا حنین کے دن تم بہاگ گئے تہے اے ابو عمارۃ اونہون نے کہا مین گواہی دیتا
ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے منہ نہین موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتیار ہوازن کے
قبیلہ کیطرف گئے وہ تیرانداز تہے اونہون نے ایک بوچہاڑ کی تیر کی جیسے ٹیری دل تو یہ لوگ سامنے سے
ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ابو سفیان بن حارث آپکی خچر کو کہینچتے تہے آپ خچر
پر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ فرماتے تہے مین نبی ہون یہ جہوٹ نہین ہے مین عبدالمطلب
کا بیٹا ہون یا اللہ اپنی مدد اوتار براء نے کہا قسم خدا کی جب لڑائی خونخوار ہوتی تو ہم اپنے تئین بچاتے
آپ کی آڑ مین اور بہادر ہم مین وہ تہے جو سامنا کرتے لڑائی کا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عن**
ابی اسحاق قال سمعت البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسالہ رجل من قیس افررتم عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فقال البراء ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یفر
وکانت ھوازن یومئذ رماۃ وانا لما حملنا علیھم انکشفوا فاکببنا علی الغنائم
فاستقبلونا بالسھام ولقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلتہ البیضاء
وان ابا سفیان بن الحارث اخذ بلجامھا وھو یقول انا النبی لا کذب + انا ابن
عبد المطلب + **ترجمہ** حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے مین نے سنا براء سے اون سے پوچہا ایک شخص نے قیس
کے کیا تم بہاگ گئے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چہوڑکر حنین کے دن براء نے کہا پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہین بہاگے اسبات سے کہ ہوازن قبیلہ کے لوگ ان دنون تیرانداز تہے اور ہمنے

جب اون پر حملہ کیا تو وہ بہاگ گئے مدہم لوٹ کر مال پر جہکے تب اونہون نے تیر چلائے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اپنی سفید خچر پر اور ابوسفیان بن حارث اوسکی لگام پکڑے تہی آپ فرماتے تہے مین نبی ہون کچہ جہوٹ نہین ہی مین بیٹا ہون عبدالمطلب کا **عن** البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال لہ رجل یا ابا عمارۃ فذکر الحدیث وھو اقل من حدیثھم وھولاء اتم حدیثا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ایاس بن سلمۃ قال حدثنی ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنینا فلما واجھنا العدو تقدمت فاعلو ثنیۃ فاستقبلنی رجل من العدو فارمیہ بسھم فتواری عنی فما دریت ما صنع ونظرت الی القوم فاذا ھم قد طلعوا من ثنیۃ اخری فالتقوا ھم وصحابۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فولی صحابۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وارجع منھزما وعلی بردتان متزرا باحدھما مرتدیا بالاخری فاستطلق ازاری فجمعتھما جمیعا ومررت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھزما وھو علی بغلتہ الشھباء قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رای ابن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فزعا فلما غشوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل عن البغلۃ ثم قبض قبضۃ من تراب من الارض ثم استقبل بہ وجوھھم فقال شاھت الوجوہ فما خلق اللہ منھم انسانا الا ملا عینیہ ترابا بتلک القبضۃ فولوا مدبرین فھزمھم اللہ بذلک وقسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائمھم بین المسلمین **ترجمہ** ایاس بن سلمہ سے روایت ہی میری باپ سلمہ بن اکوع نے مجہ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ حنین کا جب دشمن کا سامنا ہوا تو مین آگے ہوا اور ایک گہاٹی پر چڑہا ایک شخص دشمنون مین سے میرے سامنے آیا مین نے ایک تیر مارا وہ چہپ گیا معلوم نہین کیا ہوا مین نے لوگون کو دیکہا تو وہ دوسری گہاٹی سے نمود ہوئے اور اون سے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو شکست ہوئی مین بہی شکست پاکر لوٹا اور مین دو چادرین پہنے تہا ایک باندہے ہوئے دوسرے اوڑہے ہوے میری تہ بند کہل گئی تو مین دونون چادرون کو اکہٹا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا شکست پاکر آپ نے فرمایا اکوع کا بیٹا گہبرا کر لوٹا پہر دشمنون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گہیرا آپ خچر پر سے اوترے اور ایک مٹہی خاک زمین سے اوٹہائی اور اون کے منہ پر ماری اور فرمایا بگڑ گئے منہ پہر کوئی آدمی اون مین ایسا نہ

جس کے آنکھ میں خاک نہ بھر گئی ہو اسی ایک مٹھی کی وجہ سے آخر وہ بھاگے اور اللہ تعالیٰ نے اون کو شکست دی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے مال بانٹ دیے مسلمانوں کو **ف** اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى یعنے تو نے یہ مٹھی نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی کیونکہ یہ معجزہ ہے
اور معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے **باب** غَزْوَةِ الطَّائِفِ طائف کی
لڑائی کا بیان **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُوْنَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَصْحَابُهُ نَرْجِعُ
وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ
فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا قَالَ فَأَعْجَبَهُمْ
ذٰلِكَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے اور بعض نسخوں میں عبد اللہ بن عمرو ہے جو عاص کے بیٹے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
گھیر لیا طائف والوں کو اور نہیں حاصل کیا اون سے کچھ تو آپ نے فرمایا ہم لوٹ چلیں گے اگر خدا نے چاہا
آپ کے اصحاب نے کہا بغیر فتح کیے ہم لوٹ جاویں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا صبح کو لڑو وہ
لڑے اور زخمی ہوئے آپ نے فرمایا کل ہم لوٹ جاویں گے یہ اون کو بھلا معلوم ہوا تو آپ ہنسے **ف** کہ ابھی
کل تو لوٹنے پر راضی نہ تھے اور لڑائی پر مستعد تھے جب زخمی ہوئے تو لوٹنے کو بہتر سمجھے اور اتنی جلدی رائے
بدل گئی **باب** غَزْوَةِ بَدْرٍ بدر کی لڑائی کا بیان **عن** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ
ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ إِيَّانَا تُرِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ
لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا
قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ
وَفِيْهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذُوْهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَهُ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ
وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُوْ جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوْهُ فَقَالَ نَعَمْ أَنَا أُخْبِرُكُمْ هٰذَا أَبُوْ سُفْيَانَ
فَإِذَا تَرَكُوْهُ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ مَا لِيْ بِأَبِيْ سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُوْ جَهْلٍ وَعُتْبَةُ
وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هٰذَا أَيْضًا ضَرَبُوْهُ

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ انْصَرَفَ وَقَالَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَضْرِبُوْهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْهُ إِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ
أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا جب آپ کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے گفتگو کی آپنے جواب دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کی جب
بہی آپ مخاطب نہ ہوئے آخر سعد بن عبادہ (انصار کے رئیس اوٹہے) اور انہون نے کہا آپ ہم سے پوچہتے
ہین یا رسول اللہ **ف** آپکا مطلب یہی تہا کہ انصار کی رای دریافت کرین اسوجہ سے کہ مہاجرین
کی تعداد نہایت قلیل تہی اور وہ مقابلہ کے لائق نہ تہی بغیر انصار کے شریک ہوئے دوسری یہ کہ انصار سے
لڑائی کا اقرار نہین ہوا تہا بلکہ انصار نے آپسے صرف یہ عہد کیا تہا کہ اگر کوئی دشمن آپ کا قصد کرے گا
تو اوس کو روکین گے اسوجہ سے آپنے انکی راے لینا چاہی **ف** قسم خدا کی جس کے ہاتہہ مین میری جان
ہے اگر آپ ہم کو حکم کرین کہ ہم گہوڑون کو سمندر مین ڈالدین تو ہم ضرور ڈالدین اور اگر آپ حکم کرین کہ
ہم گہوڑون کو بہگادین برک الغماد تک (جو ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے) البتہ ہم ضرور بہگادین
(یعنی ہم ہر طرح آپ کی حکم کی تابع ہین گو ہمنے آپسے یہ عہد نہ کیا ہو آفرین ہے انصار کی جان نثاری
پر) تب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو بلایا اور وہ چلے یہان تک کہ بدر مین اترے
وہان قریش کے پانی پلانیوالے ملے اون مین ایک کالا غلام بہی تہا بنی حجاج کا صحابہ نے اسکو پکڑا اور
اوس سے ابوسفیان اور ابوسفیان کے ساتہیون کا حال پوچہنے لگے وہ کہتا تہا مین ابوسفیان کا حال نہین
جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو یہ موجود ہین جب وہ یہ کہتا تو پہر اسکو مارتے جب
وہ کہتا اچہا اچہا مین ابوسفیان کا حال بتاتا ہون تو اوسکو چہوڑ دیتے پہر اوس سے پوچہتے وہ یہی کہتا
مین ابوسفیان کا حال نہین جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگون مین موجود
ہین پہر اوسکو مارتے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تہے کہڑے ہوئے جب آپ نے دیکہا
تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے جب وہ تم سے سچ بولتا ہے
تو تم اسکو مارتے ہو اور جب جہوٹ بولتا ہے تو چہوڑ دیتے ہو (یہ ایک معجزہ ہوا آپ کا) پہر آپ نے فرمایا

یہ فلان کافر کے مرنے کی جگہہ ہے اور ہاتھہ زمین پر رکھا اس جگہہ اور اس جگہہ (اور یہ فلان کے گرنیکی
جگہہ ہے) راوی نے کہا بیر جہان آپنے ہاتھہ رکھا تہا اُس سے ذرا بھی فرق نہ ہُوا اور ہر ایک کافر اُسی
جگہہ گرا یہ دوسرا معجزہ ہوا) **باب** فتحِ مَکَّۃَ مکہ کے فتح ہونے کا بیان **عن** ابی ھُریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال وفدت وفود الی معاویۃ وذلک فی رمضان فکان یصنع بعضنا لبعض
الطعام فکان ابوھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ مما یکثر ان یدعونا الی رحلہ فقلت الا اصنع
طعاما فادعوھم الی رحلی فامرت بطعام یصنع ثم لقیت اباھریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ من العشی فقلت الدعوۃ عندی اللیلۃ فقال سبقتنی قلت نعم فدعوتھم فقال
ابوھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ الا اعلمکم بحدیث من حدیثکم یا معشر الانصار ثم
ذکر فتح مکۃ فقال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی قدم مکۃ فبعث الزبیر
رضی اللہ تعالی عنہ علی احدی المجنبتین وبعث خالدا رضی اللہ تعالی عنہ علی المجنبۃ
الاخری وبعث اباعبیدۃ علی الحسر فاخذوا بطن الوادی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فی کتیبۃ قال فنظر فرانی فقال ابوھریرۃ قلت لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لا یاتینی الا انصاری زاد غیر شیبان فقال اھتف لی بالانصار قال
فاطافوا بہ ووبشت قریش اوباشا لھا واتباعا فقالوا نقدم ھؤلاء فان کان لھم شیء
کنا معھم وان اصیبوا اعطینا الذی سئلنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترون
الی اوباش قریش واتباعھم ثم قال بیدیہ احدیھما علی الاخری ثم قال حتی توافونی بالصفا
قال فانطلقنا فما شاء احد منا ان یقتل احدا الا قتلہ وما احد منھم یوجہ الینا شیئا
قال فجاء ابوسفیان رضی اللہ تعالی عنہ فقال یا رسول اللہ ابیحت خضراء قریش لا قریش بعد
الیوم ثم قال من دخل دار ابی سفیان فھو امن فقالت الانصار بعضھم لبعض اما الرجل
فادرکتہ رغبۃ فی قریتہ ورافۃ بعشیرتہ قال ابوھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
وجاء الوحی وکان اذا جاء الوحی لا یخفی علینا فاذا جاء فلیس احد یرفع طرفہ الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ینقضی الوحی فلما قضی الوحی قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا معشر الانصار قالوا لبیک رسول اللہ قال قلتم اما الرجل فادرکتہ رغبۃ

فِي قَرْيَتِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ
وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا الَّذِي
قُلْنَا إِلَّا الضِّنَّ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ
أَبْوَابَهُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ
بِالْبَيْتِ قَالَ فَأَتٰى عَلٰى صَنَمٍ إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَتٰى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعُنُ
فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتّٰى
نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کئی جماعتین سفر کر کے معاویہ کے پاس گئین رمضان شریف کے مہینے مین عبد اللہ بن
رباح نے کہا جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہین اس حدیث کو ہم مین ایک دوسرے کے لیے
کہانا تیار کرتا تو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ اکثر ہمکو بلاتے اپنے مقام پر ایک دن مین نے کہا مین بہی کہانا
طیار کرون اور سبکو اپنے مقام پر بلاؤن تو مین نے کہانیکا حکم دیا اور شام کو ابوہریرہ سے ملا اور کہا
آج کی رات میرے یہان دعوت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو نے مجہ سے آگے کہدیا
(یعنے آج مین دعوت کرنیوالا تہا) مین نے کہا ہان پہر مین نے اُن سب کو بلایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا اے انصار کے گروہ مین تمہارے باب مین ایک حدیث بیان کرتا ہون پہر اونہون نے
ذکر کیا مکہ کے فتح کا بعد اوس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہان تک کہ مکہ مین داخل ہوئے تو
ایک جانب پر زبیر کو بہیجا اور دوسری جانب پر خالد بن الولید کو (یعنے ایک کو میمنہ پر کیا اور ایک کو
میسرہ پر) اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہ کو اون لوگون کا سردار کیا جن کے پاس زرہین نہ
تہین وہ گہاٹے کے اندر سے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ٹکڑے مین تہے آپ نے مجہے دیکہا
تو فرمایا ابوہریرہ مین نے کہا حاضر ہون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہ آوے میرے پاس مگر انصاری اور
فرمایا انصار کو پکارو میرے لیے (کیونکہ آپ کو انصار پر بہت اعتماد تہا اور اُن کو مکہ والون سے کوئی
غرض بہی نہ تہی آپ نے انکا پاس رکہنا مناسب جانا) پہر وہ سب آپ کے گرد ہو گئے اور قریش نے بہی

اپنے گروہ اور تابعدار اکٹھا کیے اور کہا ہم اُن کو آگے کرتے ہین اگر کچھ ملا تو ہم بھی اُنکے ساتھہ ہین اور جو آفت
آئی تو دیدین گے جو ہم سے مانگا جاویگا آپنے فرمایا تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتون اور تابعدارون کو پھر
آپ نے ایک ہاتھہ سے دوسرے ہاتھہ پر بتلایا (یعنے مارو مکے کے کافرون کو اور اون مین سے ایک کو نہ چھوڑو)
اور فرمایا تم ملو مجھہ سے صفا پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پھر ہم چلے جو کوئی ہم مین سے کسی کو مارنا
چاہتا (کافرون مین سے) وہ مار ڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہین کرتا یہانتک کہ ابوسفیان آیا اور کہنے لگا
یارسول اللہ قریش کا گروہ تباہ ہوگیا اب آج سے قریش نہ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص ابوسفیان کے گھر چلا جاوے اوس کو امن ہے (یہ آپ نے ابوسفیان کی درخواست پر اُسکو عزت دینے
کو فرمایا) انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے ان کو (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) اپنے وطن کی
الفت آگئی اور اپنے کنبے والون پر ماتتا ہوئے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور وحی آنے لگی اور
جب وحی آنے لگتی تو ہمکو معلوم ہو جاتا جب تک وحی اترتی رہتی کوئی اپنی آنکھہ آپ کیطرف نہ
اوٹھاتا یہانتک کہ وحی ختم ہو جاتی غرض جب وحی ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
انصار کے لوگو انہون نے کہا حاضر ہین یارسول اللہ آپ نے فرمایا (یہ معجزہ ہے) تمنے یہ کہا اس
شخص کو اپنے گاؤن کی الفت آگئی انہون نے کہا بیشک یہ تو ہم نے کہا آپنے فرمایا ہرگز نہین مین
اللہ کا بندہ ہون اور اُسکا رسول ہون (اور جو تمنے کہا وہ وحی سے مجھکو معلوم ہوگیا یہ مجھے اللہ
کا بندہ ہی سمجھنا نصاری نے جیسے حضرت عیسی علیہ السلام کو بڑہا دیا ویسے بڑہا نہ دینا) مین نے ہجرت
کی اللہ تعالی کیطرف اور تمہاری طرف **ف** تاکہ وطن بناؤن مدینہ کو اب یہ نہ سمجھنا کہ مین اس ہجرت
کو فسخ کرونگا اور پھر مکہ مین رہنا اختیار کرونگا **ف** اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھہ
ہے اور مرنا بھی تمہارے ساتھہ یہ سنکر انصار دوڑے روتے ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ تعالی کی
ہم نے کہا جو کہا محض حرص کر کے اللہ اور اُسکے رسول کی (یعنے ہمارا مطلب تہا کہ آپ ہمارا
ساتھہ نہ چھوڑین اور ہمارے شہر ہی مین رہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک
اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہین تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے ہین پھر لوگ ابوسفیان کے
گھر کو چلے گئے (جان بچانے کیلیے) اور لوگون نے اپنے دروازے بند کر لیے اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حجر اسود کے پاس اور اُسکو چوما پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا دا گرچہ آپ

احرام سے نہ تہی کیونکہ آپکے سر پر خود تہا) پہر ایک بت پاس آئے جو کعبہ کے بازو رکہا تہا اوسکو لوگ پوجا کرتے
تہے آپکے ہاتہہ مین کمان تہی آپ اوسکا کونا تہامے ہوئے تہے جب بت کے پاس آئے تو اوسکی آنکہہ مین کونچنے
لگے اور فرمانے لگے حق آیا اور باطل مٹ گیا جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پہاڑ پر آئے اور اوسپر چڑہے
یہانتک کہ کعبہ کو دیکہا اور دونون ہاتہہ اوٹہائے پہر اللہ تعالی کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے
جو دعا آپنے چاہی **عن** سلیمان بن المغیرۃ بہذا الاسناد وزاد فی الحدیث ثم قال بیدیہ
احدہما علی الاخری احصدوہم حصدا وقال فی الحدیث قالوا قلنا ذاک یا رسول اللہ
قال فما اسمی اذا کلا انی عبد اللہ ورسولہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتہہ دوسرے ہاتہہ پر رکہہ کے بتلایا کاٹ دو انکو بالکل **ف**
یعنی جو سامنے آدمی اوسکو مارو تاکہ کفر کا زور ٹوٹ جاوے یہ جو ابوسفیان کے گہر مین چلا جاوے یا ہتیار
ڈالدے اوسکو امن دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہوا اور یہی قول ہے مالک اور ابوحنیفہ
اور احمد اور جمہور علما اور اہل سیر کا اور شافعی کے نزدیک صلح سے فتح ہوا اور مازری نے کہا کہ یہ صرف
شافعی کا قول ہے (نووی) **عن** عبد اللہ بن رباح قال وفدنا الی معاویۃ بن ابی سفیان
رضی اللہ تعالی عنہ وفینا ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فکان کل رجل منا یصنع طعاما
یوما لاصحابہ فکانت نوبتی فقلت یا ابا ہریرۃ الیوم یومی فجاءوا الی المنزل ولم یدرک
طعامنا فقلت یا ابا ہریرۃ لو حدثتنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یدرک
طعامنا فقال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح فجعل خالد بن الولید رضی
اللہ تعالی عنہ علی المجنبۃ الیمنی وجعل الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ علی المجنبۃ الیسری
وجعل ابا عبیدۃ رضی اللہ تعالی عنہ علی البیاذقۃ وبطن الوادی فقال یا ابا ہریرۃ ادع
الانصار فدعوتہم فجاءوا یہرولون فقال یا معشر الانصار ہل ترون اوباش قریش قالوا
نعم قال انظروا اذا لقیتموہم غدا ان تحصدوہم حصدا واخفی بیدہ ووضع یمینہ
علی شمالہ وقال موعدکم الصفا قال فما اشرف یومئذ لہم احد الا اناموہ قال وصعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصفا وجاءت الانصار فاطافوا بالصفا فجاء
ابو سفیان رضی اللہ تعالی عنہ فقال یا رسول اللہ ابیدت خضراء قریش لا قریش

بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ
اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ
اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ وَنَزَلَ
الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ
وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ اَلَا فَمَا اسْمِيْ اِذًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى
اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی رباح
سے روایت ہے ہم سفر کرکے معاویہ بن ابی سفیان پاس گئے اور ہم لوگون مین ابوہریرہ بہی تہے تو ہم مین سے ہر
شخص ایک ایک دن کہانا طیار کرتا اپنے ساتہیون کے لیے ایک دن میری باری آئی مین نے کہا اے
ابوہریرہ آج میری باری ہے وہ سب میرے ٹہکانے پر آئے اور ابہی کہانا طیار نہین ہوا تہا مین نے کہا اے
ابوہریرہ کاش تم ہمسے حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب تک کہانا طیار ہو اونہون نے
کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے جس دن مکہ فتح ہوا آپنے خالد بن الولید کو میمنہ کا سردار کیا اور
زبیر کو میسرہ کا اور ابو عبیدہ کو پیادون کا اور انکو وادی کے اندر سے جانے کو کہا پہر آپ نے فرمایا اے
ابوہریرہ انصار کو بلاؤ مین نے انکو پکارا وہ دوڑتے ہوئے آئے آپنے فرمایا اے انصار کے لوگو تم دیکہتے
ہو قریش کی جماعتون کو اونہون نے کہا ہان آپنے فرمایا کل جب اون سے ملنا تو انکو صاف کر دینا اور
آپ نے ہاتہ سے صاف کر کے بتلایا اور داہنا ہاتہ بائین ہاتہ پر رکہا اور فرمایا اب تم ہم سے صفا
پہاڑ پر ملنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو اوس روز جو کوئی انصار کو دکہلائی دیا انہون نے
اوسکو سلا دیا (یعنے مار ڈالا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑہے اور انصار آئے
انہون نے گہیر لیا صفا کو اتنے مین ابو سفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قریش کا جتہا سٹ گیا
اب آج سے قریش نہ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ابو سفیان کے گہر مین چلا جاوے
اوسکو امن ہے اور جو ہتیار ڈالدے اوسکو بہی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرلے اوسکو بہی امن ہے
انصار نے کہا انکو اپنے عزیزون کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوئی اور وحی اوتری رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے فرمایا تمنے کہا مجہکو کنبے والون کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا

ہوئی تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے تین بار فرمایا میں محمد ہون اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اسکا رسول میں نے وطن
چھوڑا اللہ کیطرف اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونوں تمہاری زندگی اور موت کے ساتھ ہیں
اونہوں نے کہا قسم خدا کی ہمنے یہ نہیں کہا مگر حرص سے اللہ اور اُس کے رسول کی آپنے فرمایا تو اللہ اور اُس
کا رسول دونوں سچا جانتے ہیں تمکو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ وَحَوْلَ الْکَعْبَۃِ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَّسِتُّوْنَ
نُصُبًا فَجَعَلَ یَطْعَنُھَا بِعُوْدٍ کَانَ بِیَدِہٖ وَیَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ
زَھُوْقًا جَآءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ زَادَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ یَوْمَ الْفَتْحِ **ترجمہ** عبد اللہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسدن مکہ فتح ہوا مکہ میں تشریف لے گئے وہان کعبہ کے گرد
تین سو ساٹھ بت تھے آپ ہر ایک کو کونچا دیتے لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی (وہ گر پڑتا جیسا دوسری روایت
میں ہے) اور فرماتے حق آیا جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ نہ بناتا ہے کسی کو نہ لوٹاتا
ہے ایک دونوں اللہ جل جلالہ کے کام ہیں **عَنِ** ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰی قَوْلِہٖ زَھُوْقًا
وَلَمْ یَذْکُرِ الْاٰیَۃَ الْاُخْرٰی وَقَالَ بَدَلَ نُصُبًا صَنَمًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَوْمَ
فَتْحِ مَکَّۃَ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ ھٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مطیع سے روایت
ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ مطیع بن اسود سے اُنہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جسدن
کہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل کیا جاوے گا باندھکر قیامت تک (نووی نے
کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ قریش مسلمان ہو جاوینگے اور اُن میں سے کوئی اسلام سے نہ پھریگا اور کفر کیوجہ
سے باندھکر نہ مارا جاویگا اور یوں ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریش
پر ہوا وہ مشہور ہے) تحفۃ الاخیار میں ہے کہ ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوس نے بہت رنج دیا تھا
فتح مکہ کے دن کسی نے آپ سے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردوں میں چھپا ہے آپنے فرمایا اُسکو پکڑ لاؤ لوگ اوسکی
مشکیں باندھکر لائے پھر وہ قتل ہوا جب آپنے یہ حدیث فرمائی **عَنْ** زَکَرِیَّا بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَ
زَادَ قَالَ وَلَمْ یَکُنْ اَسْلَمَ اَحَدٌ مِّنْ عُصَاۃِ قُرَیْشٍ غَیْرُ مُطِیْعٍ کَانَ اسْمُہُ الْعَاصِیَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ فَسَمَّاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُطِیْعًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا

اتنا زیادہ ہے کہ اوسدن جن لوگون کے نام عاص تھے قریش کے لوگون میں سے کوئی اون مین سے مسلمان نہین ہوا سوا عاص بن اسود کے آپنے اوسکا نام بدلکر مطیع رکھدیا **ف** کیونکہ عاص کے لفظی معنے نافرمان مین اور یہ برا معلوم ہوا آپ کو آپنے بدل دیا نووی نے کہا کہ عاص اور بہی تھے جیسے عاص بن وائل سہمی اور عاص بن ہشام اور عاص بن منبہ پر کوئی اُن مین سے اُس روز مسلمان نہین ہوا البتہ ایک عاص اور مسلمان ہوا ابوجندل سہیل بن عمرو پر شاید راوی کو اُسکا خیال نہین رہا کیونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور تہا

باب صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ حدیبیہ مین جو صلح ہوئی اسکا بیان

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَا تَكْتُبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اُمْحُهُ فَقَالَ مَا اَنَا بِالَّذِيْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ قَالَ وَكَانَ فِيْمَا اشْتَرَطُوْا اَنْ يَدْخُلُوْا مَكَّةَ فَيُقِيْمُوْا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ اِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحَاقَ وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيْهِ **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اوس صلحنامہ کو لکہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکون سے قرار پایا حدیبیہ کے دن اوس مین یہ عبارت تہی یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا محمد اللہ کے رسول نے (اس سے معلوم ہوا کہ وثائق اور اسناد مین اول یون ہی لکہنا چاہیے) مشرک بولے اللہ کے رسول آپ مت لکہیے اس لیے اگر ہمکو یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہین تو ہم کیون لڑتے آپسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا میٹ دو اس لفظ کو انہون نے عرض کیا مین اسکو میٹنے والا نہین (یہ اونہون ادب کی راہ سے عرض کیا یہ جانکر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قطعی نہین ہے ورنہ اوسکی اطاعت واجب ہو جاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو اپنے ہاتھ سے میٹ دیا (یہ آپ کا معجزہ تہا اس لیے کہ آپ پڑہے لکہے نہ تہے ایک روایت مین ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے بجائے رسول کے ابن عبد کا لفظ لکہدیا) اوس مین ایک شرط یہ بہی تہی کہ مکہ مین آوین اور تین دن تک رہین اور ہتیار لیکر نہ آوین مگر غلاف کے اندر عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ

البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہم یقول لما صالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل
الحدیبیۃ قال کتب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتابا بینہم قال فکتب محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر بنحو حدیث معاذ غیر انہ لم یذکر
فی الحدیث ہذا ما کاتب علیہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن البراء رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال لما احصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند البیت صالحہ اہل مکۃ علی ان
یدخلہا فیقیم بہا ثلاثا ولا یدخلہا الا بجلبان السلاح السیف وقرابہ ولا یخرج باحد
معہ من اہلہا ولا یمنع احدا یمکث بہا ممن کان معہ قال لعلی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اکتب الشرط بیننا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما
ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال لہ المشرکون لو
نعلم انک رسول اللہ تابعناک ولکن اکتب محمد بن عبد اللہ فامر علیا رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ان یمحاہا فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا واللہ لا امحاہا فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ارنی مکانہا فاراہ مکانہا فمحاہا وکتب ابن عبد اللہ فاقام
بہا ثلاثۃ ایام فلما ان کان یوم الثالث قالوا لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہذا
اخر یوم من شرط صاحبک فامرہ فلیخرج فاخبرہ بذلک فقال نعم فخرج وقال ابن
جناب فی روایتہ مکان تابعناک بایعناک ترجمہ براء سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم روکے گئے کعبہ شریف میں جانے سے تو صلح کی آپ سے مکہ والوں نے اس شرط پر کہ (آیندہ سال) آوین
اور تین دن تک مکہ میں رہیں اور ہتیاروں کو غلاف میں رکہکر آوین اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھہ نہ لے
جاوین اور اوا کے ساتھہ والوں میں سے جو رہجاوے (مشرکوں کا ساتھہ قبول کرے) تو اسکو منع نکرین
آپ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اچھا اس شرط کو لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جو
فیصلہ کیا اوسپر محمد اللہ تعالیٰ کے رسول نے صلے اللہ علیہ وسلم۔ مشرک بولے اگر ہم جانتے
کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو آپ کی اطاعت کرتے یا آپ سے بیعت کرتے بلکہ یوں لکھیے محمد
عبد اللہ کے بیٹے نے آپ نے حضرت علی کو حکم کیا رسول کا لفظ مٹنے کے لیے اونہوں نے
کہا قسم خدا کی میں تو نہ مٹوں گا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مجہے اس لفظ کی جگہہ بتا

حضرت علی نے بتادی آپ نے اسکو میٹ دیا اور ابن عبد اللہ لکھدیا **فائدہ** نووی نے کہا قاضی
عیاض نے کہا کہ بعض لوگون نے اس روایت سے دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپ نے اپنے ہاتھہ سے لکھدیا جیسا کہ
ظاہر معنے ہے اور بخاری کی روایت مین ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کاغذ لیا اور لکھا
اور ایک روایت مین ہے کہ آپ اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور آپ نے لکھا۔ اس مذہب والے یہ کہتے ہین کہ اللہ
تعالی نے آپکے ہاتھہ سے لکھوا دیا اس طرح پر کہ قلم نے خود لکھدیا اور آپ نے نہ جانا کہ کیا لکھتے ہین یا اللہ
تعالی نے آپ کو اسوقت لکھنا سکھلا دیا اور یہ زیادہ معجزہ ہے آپ کا اس لیے کہ آپ امی تھے پھر جیسے اللہ تعالے
نے آپکو وہ علم سکھائے جن کو آپ نہ جانتے تھے اور پڑھایا جو نہ پڑھ سکتے تھے اسیطرح لکھوایا جسکو نہ لکھہ سکتے
تھے اور اس سے آپ کے امی ہونے مین کوئی خلل نہین ہوتا اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپ نے خود نہین لکھا کیونکہ اللہ
تعالی نے آپ کو نبی امی کہا اور فرمایا مَا كُنْتَ تَتْلُوْ مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتَابٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اَنَا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ اور اس حدیث مین لکھنا کے معنے لکھوایا ہین جیسا دوسری روایت مین
ہے کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا لکھ محمد بن عبد اللہ انتہی مختصرا **ف** جب دوسرا سال ہوا تو آپ
تشریف لائے پھر تین روز تک مکہ معظمہ مین رہے جب تیسرا دن ہوا تو مشرکون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
کہا یہ تمہارے صاحب کی شرط کا اخیر دن ہے اب ان سے کہو جانے کو انہون نے کہا آپ سے فرمایا اچھا اور آپ
نکلے **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ
بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اُكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ قَالَ سُهَيْلٌ اَمَّا بِسْمِ اللّٰهِ فَمَا نَدْرِیْ مَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَلٰكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ فَقَالَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَوْ عَلِمْنَا
اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَاتَّبَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبِ اسْمَكَ وَاسْمَ اَبِيْكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَاشْتَرَطُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ
لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ
نَعَمْ اِنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَمَخْرَجًا
ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے قریش نے صلح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
قریش مین سہیل بن عمرو بھی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھہ بسم اللہ

الرحمن الرحیم سہیل نے کہا ہم نہین جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہ لکھو جسکو ہم جانتے ہین باسمک
اللہم آپنے فرمایا اچھا لکھو محمد کیطرف سے جو اللہ تعالے کے رسول ہین مشرکون نے کہا اگر ہم جانتے آپ اللہ کے
رسول ہین تو آپ کی پیروی کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھو آپنے فرمایا اچھا لکھو محمد بن عبد اللہ
کیطرف سے پہر اونہون نے یہ شرط لگائی آپسے کہ اگر تم مین سے کوئی ہمارے پاس چلا آوے گا ہم اوس
کو واپس نہ دینگے اور ہم مین سے کوئی تمہارے پاس آوے تو اوسکو روانہ کر دینا ہمارے پاس صحابہ کرام
نے کہا یا رسول اللہ یہ شرط ہم لکھین آپنے فرمایا لکھو ہم مین سے جو کوئی اونکے پاس چلا جاوے تو اللہ
تعالی اوسکو دور ہی رکھے اونمین سے جو کوئی ہمارے پاس آوے گا اللہ تعالے اوس کے لیے بہی رستہ
نکالدیگا اور اسکی مشکل کو آسان کر دے گا ف پہر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکھنے سے
مشرکون کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعضے لوگ جیسے ابو بصیر اور اون کے ساتہی مسلمان
ہوکر آنے لگے وہ شرط کیوجہ سے آپ پاس نہ آسکے اور راہ مین ایک جتہا علیحدہ اونہون نے قائم
کیا اور مشرکون کو ایسا لوٹا اور تباہ کیا کہ اُن کا ناک مین دم ہوگیا آخر اونہون نے تنگ آکر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بہیجا کہ ہم اِس شرط سے درگذرے آپ اپنے لوگون کو پہر بلا لیجیے اور
صلحنامہ لکہتے وقت آپنے ایسے جو باتین جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ مین تکرار نہ کی کیونکہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم اور باسمک اللہم کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکون کی بے فائدہ ہٹ تہی اور
محمد رسول اللہ نہ سہی محمد بن عبد اللہ سہی اس صلحنامہ سے آپ کی غرض اور تہی جسکو مشرک بیوقوف
نہ سمجہے وہ یہ تہی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کیوجہ سے آپس مین ملنے جلنے لگین اور مسلمان اپنے
عزیزون سے ملکر اونکو حق بات سمجہاوین آخر کہان تک جو دین حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجہ
مین آجاویگا پہر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کے مدت مین ہزارون آدمی نئے مسلمان ہوگئے اور کافرون کا
زور ٹوٹتا چلا یہانتک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور قریش کی انتظار مین
عرب کے اور قبیلے تہے وہ بہی مسلمان ہوگئے اور اللہ تعالی کے رسول کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت
اوتری اذا جاء نصر اللہ والفتح اخیر تک عَن اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَامَ سَھْلُ بْنُ حُنَیْفٍ یَوْمَ صِفِّیْنَ فَقَالَ
یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّھِمُوْا اَنْفُسَکُمْ لَقَدْ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ وَلَوْ
نَرٰی قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذٰلِکَ فِی الصُّلْحِ الَّذِیْ کَانَ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ

المشركين فجاء عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
يا رسول الله ألسنا على حق وهم على باطل قال بلى قال أليس قتلانا في الجنة وقتلاهم
في النار قال بلى قال ففيم نعطي الدنية في ديننا ونرجع ولما يحكم الله بيننا وبينهم
قال يا ابن الخطاب إني رسول الله ولن يضيعني الله أبدا قال فانطلق عمر فلم يصبر متغيظا
فأتى أبا بكر رضي الله تعالى عنه فقال يا أبا بكر ألسنا على حق وهم على باطل قال بلى
قال أليس قتلانا في الجنة وقتلاهم في النار قال بلى قال فعلام نعطي الدنية في ديننا
ونرجع ولما يحكم الله بيننا وبينهم فقال يا ابن الخطاب إنه رسول الله صلى الله عليه و
سلم ولن يضيعه الله أبدا قال فنزل القرآن على رسول الله صلى الله عليه وسلم بالفتح
فأرسل إلى عمر رضي الله تعالى عنه فأقرأه إياه فقال يا رسول الله أو فتح هو قال
نعم فطابت نفسه ورجع **ترجمہ** سہل بن حنیف صفین کے روز (جب حضرت علی اور معاویہ میں جنگ
تھی) کھڑے ہوے اور کہا اے لوگو اپنا قصور سمجھو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جس دن صلح ہوئی
حدیبیہ کی اگر ہم لڑائی چاہتے تو لڑتے اور یہ اوس صلح کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکوں
میں ہوئی **ف** سہل کا مطلب تھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھی بھی صلح اور تحکیم پر
راضی ہو جاویں گو ان کو ناگوار تھا پر سہل نے یہ سمجھایا کہ بعضی بات بری معلوم ہوتی ہے لیکن اسکا انجام
اچھا ہوتا ہے چنانچہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ نے صلح حدیبیہ کو برا خیال
کیا پر اللہ تعالی نے اس صلح کو اون کے حق میں بہتر کیا اور انجام اسکا یہ ہوا کہ مکہ فتح ہوا اور مسلمان غالب
ہو گئے **ت** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا
یا رسول اللہ کیا ہم سچے دین پر نہیں ہیں اور کافر جھوٹے دین پر نہیں ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں پھر انہوں
نے کہا ہم میں جو مارے جاویں کیا وہ جنت میں نہ جاویں گے

......

...... اور ان میں جو مارے جاویں وہ جہنم میں نہ جاویں گے آپ نے فرمایا کیوں نہیں (مطلب حضرت عمر رضی
اللہ تعالی عنہ کا یہ تھا کہ پھر دب کر صلح کیوں کریں جنگ کیوں نہ کریں) حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا پھر کیوں ہم اپنے دین پر دھبہ لگاویں اور لوٹ جاویں اور ابھی اللہ تعالی نے ہمارا اور ان کا فیصلہ
نہیں کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے میں اللہ کا رسول ہوں مجھکو

تباہ نہین کرے گا کبھی یہ سُنکر حضرت عمر چلیے اور غصہ کے مارے صبر نہ ہو سکا وہ ابو بکر کے پاس گئے اور ان سے
کہا اے ابو بکر کیا ہم حق پر نہین ہین اور وہ باطل پر نہین ہین ابو بکر نے کہا کیون نہین اونہون نے کہا ہمارے مقتول جنت مین
نہین جاوینگے اور ان کے مقتول جہنم مین نہین جاوینگے ابو بکر نے کہا کیون نہین اونہون نے کہا پھر کیون
ہم اپنے دین کا نقصان کرین اور لوٹ جاوین اور ابھی ہمارا انکا فیصلہ نہین کیا اللہ تعالی نے ابو بکر نے
کہا اے خطاب کے بیٹے آپ اللہ کے رسول ہین اللہ انکو کبھی تباہ نہین کرے گا (بیان سے ابو بکر صدیق کا روحانی
اتصال اور قرب حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لینا چاہیے کہ اونہون نے بعینہ وہی جواب
دیا جو آپ نے دیا تھا) پھر قرآن شریف اترا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جس مین فتح کا ذکر ہے (یعنی
سورۂ انا فتحنا) آپ نے حضرت عمر کو بلا بھیجا اور یہ سورت پڑہائی اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ صلح
فتح ہے ہماری آپ نے فرمایا ہان تب وہ خوش ہو گئے اور لوٹ آئے (اور اللہ نے ویسا ہی کیا کہ اس صلح کا نتیجہ
فتح ہوا) **عن** شَقِیقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَھْلَ بْنَ حُنَیْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ بِصِفِّیْنَ اَیُّھَا
النَّاسُ اتَّھِمُوا رَأْیَکُمْ وَاللّٰہِ لَقَدْ رَأَیْتُنِیْ یَوْمَ اَبِیْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَنِّیْ اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُہٗ وَاللّٰہِ مَا وَضَعْنَا سُیُوْفَنَا عَلٰی عَوَاتِقِنَا اِلٰی اَمْرٍ قَطُّ اِلَّا
اَسْھَلْنَ بِنَا اِلٰی اَمْرٍ نَعْرِفُہٗ اِلَّا اَمْرَکُمْ ھٰذَا لَمْ یَذْکُرِ ابْنُ نُمَیْرٍ اِلٰی اَمْرٍ قَطُّ **ترجمہ** شقیق سے
روایت ہے مین نے سہل بن حنیف سے سنا وہ کہتے تھے صفین مین اے لوگو اپنے عقلون کا قصور سمجھو قسم اسکی تم دیکھتے مجھکو ابو جندل
کے روز (یعنی حدیبیہ کے دن ابو جندل کا نام عاص بن سہیل بن عمرو تھا) اگر مین طاقت رکھتا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو پھیرنے کی البتہ پھیر دیتا اوسکو (یہ مبالغہ کے طور پر کہا یعنے صلح ہمکو ایسی
ناگوار تھی) قسم خدا کی ہمنے کبھی اپنی تلوارین کاندہون پر نہین رکھین مگر وہ لے گئین ہمکو اوس بات
کیطرف جسکو ہم جانتے ہین مگر اس لڑائی مین (جو شام والون سے تھی) **عن** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ
وَفِیْ حَدِیْثِھِمَا اِلٰی اَمْرٍ یُفْظِعُنَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَھْلَ بْنَ
حُنَیْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِصِفِّیْنَ یَقُوْلُ اتَّھِمُوْا رَأْیَکُمْ عَلٰی دِیْنِکُمْ فَلَقَدْ رَأَیْتُنِیْ یَوْمَ
اَبِیْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فَتَحْنَا مِنْہُ فِیْ خُصْمٍ اِلَّا
انْفَجَرَ عَلَیْنَا مِنْہُ خُصْمٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے کہا تمہاری
رای ایسی ہے کہ جب ایک کونا اوس مین سے ہم کھولین تو دوسرا اکھل جاتا ہے **ف**

قاضی عیاض نے کہا صحیح نسخون مین ماتحتہا ہے اور یہ غلط ہے صحیح ماسد ذاہی ہے اور بخاری کی روایت مین بھی یہی ہے اور جب ہی معنی ٹھیک ہوتا ہے کیونکہ اب معنی یہ ہوگا کہ جب ایک کو نام اسکا بند کرتے مین تو دوسرا کونا کھل جاتا ہے ۔ نووی نے کہا ان حدیثون سے کافرون کے ساتھ صلح کرنیکا جواز نکلتا ہے جب ضرورت یا مصلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علما کا لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ صلح کی مدت دس برس سے زیادہ نہین ہوسکتی اوسحالت مین جب مسلمان مغلوب ہون اور جو غالب ہون تو چار مہینے سے زیادہ درست نہین اور ایک قول یہ ہے کہ ایک سال کے اندر درست ہے اور امام مالک نے کہا کہ مدت کی کوئی حد نہین ملکہ جتنی حاکم کی راے مین مناسب معلوم ہو درست ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ اِلَى قَوْلِهِ فَوْزًا عَظِيْمًا مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَاٰبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْىَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے جب یہ سورت اوتری انا فتحنا لک فتحا مبینا اخیر تک ۔ تو آپ لوٹ کر آرہے تھے حدیبیہ سے اور صحابہ کو بہت غم اور رنج تھا اور آپنے ہدی کو نحر کردیا تھا حدیبیہ مین (کیونکہ کافرون نے مکہ مین آنے نہ دیا) تب آپنے فرمایا میرے اوپر ایک آیت اوتری جو ساری دنیا سے زیادہ مجھکو پسند ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب

اَلْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ اقرار کو پورا کرنا **عَنْ** حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا مَنَعَنِيْ اَنْ اَشْهَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّيْ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِيْ حُسَيْلٌ قَالَ فَاَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا اِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا نُرِيْدُهُ مَا نُرِيْدُ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ فَاَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللهِ وَمِيْثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِيْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللهَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مجھے بدر مین آنے سے کسی چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ مین نکلا اپنے باپ حسیل کے ساتھ (کنیت ہے حذیفہ کے باپ کی اور بعضون نے حسل کہا ہے) تو ہمکو قریش کے کافرون نے پکڑا اور کہا تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جایا چاہتے ہو ہمنے کہا ہم اون کے پاس نہین جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ مین جانا چاہتے ہین پھر اونہون نے ہم سے اللہ کا

نام لیکر عہد اور اقرار لیا کہ ہم مدینہ کو پہر جاوین گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ہوکر نہین لڑین گے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو ہم نے یہ سب قصہ بیان کیا آپنے فرمایا تم چلے جاؤ مدینہ کو ہم اونکا اقرار پورا کرین گے اور اللہ سے مدد چاہین گے اون پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی مین جہوٹ بولنا درست ہے کیونکہ حذیفہ حضرت ہی کے پاس آتے تہے پر مصلحت سے اونہون نے جہوٹ کہدیا کہ ہم مدینہ کو جاتے ہین اور جب تک تعریض ہو سکے (تعریض یہ ہے کہ جہوٹ بہی نہو اور اپنا مطلب بہی فوت نہو) اولی ہے لیکن جہوٹ بولنا بہی لڑائی مین درست ہے اسیطرح جہوٹ بولنا درست ہے لوگون مین صلح کرانے کے لیے اور خاوند کو اپنی بی بی سے اوس کے رضی کرنے کے لیے جیسے حدیث صحیح مین اس کی تصریح آگئی ہے ۔ اس حدیث سے یہہ نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے اگر کافر کسی مسلمان کو قید کرین اور اوس سے اقرار لیوین نہ بہاگنے کا تو امام شافعی اور ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کرنا ضرور نہین بلکہ جب موقع پاوے بہاگ جاوے اور مالک کے نزدیک اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اگر کافرون نے اسیر جبر کر کے قسم لی نہ بہاگنے کی تو بالاتفاق بہاگنا درست ہے کس لیے کہ زبردستی کی قسم لازم نہین ہوتی لیکن حذیفہ اور اون کے باپ کو آپنے اقرار پورا کرنے کا حکم دیا اس خیال سے کہ میرے اصحاب عہد شکنی مین بدنام نہون اور یہ حکم بطور وجوب کے نہ تہا (نووی)

باب غَزْوَةِ الْاَحْزَابِ غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان مین **عَنْ** اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ اَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلْتُ مَعَهٗ وَاَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ وَاَخَذَتْنَا رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ فَقَالَ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَاْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَلَمْ اَجِدْ بُدًّا اِذْ دَعَانِيْ بِاسْمِيْ اَنْ اَقُوْمَ قَالَ اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهٖ جَعَلْتُ كَاَنَّمَا اَمْشِيْ فِيْ حَمَّامٍ حَتّٰى اَتَيْتُهُمْ فَرَاَيْتُ

اَبَا سُفْیَانَ یَصْلِی ظَھْرَہٗ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَھْمًا فِی کَبِدِ الْقَوْسِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْمِیَہٗ فَذَکَرْتُ
قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْعَرْھُمْ عَلَیَّ وَلَوْ رَمَیْتُہٗ لَاَصَبْتُہٗ فَرَجَعْتُ وَاَنَا اَمْشِی
فِی مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا اَتَیْتُہٗ فَاَخْبَرْتُہٗ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَفَرَغْتُ قُرِرْتُ فَاَلْبَسَنِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَۃٍ کَانَتْ عَلَیْہِ یُصَلِّی فِیْھَا فَلَمْ اَزَلْ نَائِمًا حَتّٰی اَصْبَحْتُ
قَالَ قُمْ یَا نَوْمَانُ ترجمہ ابراہیم تیمی سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ (یزید بن شریک تیمی
سے) اونہون نے کہا ہم حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس بیٹھے تھے ایک شخص بولا اگر مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین ہوتا تو جہاد کرتا آپ کے ساتھہ اور کوشش کرتا لڑنے مین حذیفہ
نے کہا تو ایسا کرتا (یعنی تیرا کہنا معتبر نہین ہو سکتا کرنا اور کہنا اور ہے صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اس
سے بڑہکر نہ کر سکتا) ہم دیکہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ احزاب (جمع ہے حزب کی حزب کہتے
ہین گروہ کو اس جنگ کو جو ۵ھ ہجری مین ہوئی غزوہ احزاب کہتے ہین کس لیے کہ کافرون کے بہت سے
گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کو آئے تھے) کی رات کو اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی اور سردی
بھی خوب چمک رہی تھی اسوقت آپنے فرمایا کوئی شخص ہے جو جاکر کافرون کی خبر لاوے اللہ تعالی اوسکو
قیامت کے دن میرے ساتھہ رکھیگا یہ سنکر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسینے جواب نہ دیا کسی کی ہمت نہوئی کہ ایسی سردی مین اپنا خوف
کی جگہ مین جاوے اور خبر لاوے حالانکہ صحابہ کی جان نثاری اور ہمت مشہور ہے پہر آپنے فرمایا کوئی شخص ہے جو کافرون کی خبر میرے پاس
لاوے اللہ تعالی اوسکو قیامت کے دن میرے ساتھہ رکھیگا کسینے جواب نہ دیا سب چپکے ہو رہے آخر آپنے فرمایا اے حذیفہ اوٹھہ اور کافرونکی
خبر لا اب مجھے کچھ نہ بنا کیونکہ آپنے میرا نام لیکر حکم دیا جانیکا آپنے فرمایا جا اور خبر لے کر آ کافرونکی اور مت اوسکا نا انکو مجھپر (یعنی ایسا
کوئی کام نکرنا جس سے انکو غصہ آوے اور وہ تجھہ کو مارین یا لڑائی پر مستعد ہون) جب مین آپکے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی
حمام کے اندر چل رہا ہے (یعنی سردی وردی بالکل کافور ہوگئی بلکہ گرمی معلوم ہوتی تھی یہ آپ کی دعا کی برکت تھی اللہ اور رسول کی
اطاعت پہلے نفس کو ناگوار ہوتی ہے لیکن جب مستعدی سے شروع کر دے تو بجائے تکلیف کے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے) یہانتک
کہ مین کافرونکے پاس پہنچا دیکہا تو ابو سفیان اپنی پیٹہ آگ سے سینک رہا ہے مین نے تیر کمان پر چڑہایا اور قصد کیا مارنیکا پہر مجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ یاد آیا کہ ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے انکو غصہ پیدا ہو اگر مین مار دیتا تو بیشک ابو سفیان
کو لگتا آخر مین لوٹا پہر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہون جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا اور سب حال کہدیا اوسوقت سردی معلوم ہوئی (یہ آپ کا ایک بڑا معجزہ تہا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ نے مجھے ایک فاضل کمل اپنا اوڑھا دیا مجھ کو اوڑھکر آپ نماز پڑہا کرتے تہے مین اُسکو اوڑھ کر جو سویا تو صبح تک سوتا رہا جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا اوٹھہ بہت سونیوالے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم کو کبھی جاسوس اور مخبر بہیجنا چاہیے اور غنیم کی خبر رکھنا چاہیے جنگ مین تو یہ بہت ضرور ہے اور امن مین بہی کافرون کی اخبار بذریعہ اپنے وکیلون اور ایلچیون کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہیے اور اون کی قوت اور ساز و سامان اور تعداد لشکر کی خبر ہر وقت لینا چاہیے اور اس امر کا بندوبست ضرور رکھنا چاہیے کہ وہ ہتہیارون کی عمدگی یا تعداد فوج مین مسلمانون سے بڑہنے نہ پاوین ۔ مین نے ایک بار تنہائی مین فکر کی کہ مسلمانون کے مغلوب اور تباہ ہوجانے کی وجہ کیا ہے معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا اللہ تعالی کا خوف چہوڑ دینا دنیا کی محبت مین غرق رہنا یہی اصلی وجہ ہے اور اس زمانہ کے عقلمند لوگ جو وجہین تراشتے ہین کہ تجارت نہ ہونا زراعت نہ ہونا صنعت نہ ہونا یہ سب غلط اور سوانگ ہے مسلمانون کے ڈوبنے مین صرف یہی آڑ ہے کہ قرآن اور حدیث کو چہوڑ بیٹہے ہین دنیا کے دہندون مین ایسے پہنسے ہین کہ دین کا خیال تک نہین آتا پہر اللہ تعالی نے بہی انکو اس عذاب مین گرفتار کیا ہے کہ دنیا بہی اون کو نہین ملتی باوجودیکہ اون کے فکر مین سرگردان ہین اور رات دن دنیاداری مین مصروف ہین پہر روز بروز مفلس اور تباہ ہوتے جاتے ہین اور جب تک وہ اس سے توبہ نہ کرینگے اوسوقت تک یہ عذاب کبہی کم نہ ہوگا چاہے وہ کتنا ہی پڑہین کیسا ہی علم حاصل کرین پہر مین نے خیال کیا کہ کافر بہی تو اللہ تعالی سے غافل ہین اور رات دن دنیا مین مصروف ہین انکو یہ حکومت اور دولت کیون دی رکہی ہے معلوم ہوا کہ کافرون کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور اُن کا کفر یہی ایک امر اون کو آخرت مین بے نصیب کرنے کے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی ضرورت نہین نہ انکو دنیا کا عذاب دیکر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت ہے لیکن خدا تعالی اپنے مسلمان بندون کو گو وہ کتنے ہی گنہگار ہون تکلیف دیکر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہوگا وہی جو اس کے علم مین ہے ۔
صدقے اپنے پروردگار اور مالک حقیقی کے قربان اپنے شہنشاہ اور آقا اور ولی کے یا اللہ تو اپنے فضل سے اور خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے مسلمانون کا دل کتاب اور سنت پر لگا دے اور ایک بار اور اپنے دین کا بول بالا کہلا دے آمین یا رب العلمین **باب** غزوۂ احد یعنی جنگ احد کا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افرد یوم احد فی سبعۃ من الانصار ورجلین من قریش فلما رہقوہ قال من

يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ
ثُمَّ رَهِقُوهُ أَيْضًا فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِصَاحِبَيْهِ مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن
(جب کافرون کا غلبہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہوگئے) الگ ہوگئے سات آدمی انصار کے اور دو قریش کے آپ کے
پاس رہ گئے اور کافرون نے آپ پر ہجوم کیا آپنے فرمایا کون انکو پھیرتا ہے اوسکو جنت ملیگی یا میرا رفیق ہوگا
جنت مین ایک انصاری آگے بڑہا اور لڑا یہانتک کہ مارا گیا پہر اونہون نے ہجوم کیا آپنے فرمایا کون ان کو
لوٹاتا ہے اوسکو جنت ملیگی یا میرا رفیق ہوگا جنت مین اور ایک انصاری بڑہا اور لڑا یہانتک کہ مارا گیا
پہر یہی حال رہا یہانتک کہ ساتون آدمی انصار کے شہید ہوئے سبحان اللہ انصار کی جان نثاری اور وفاداری
کیسی تہی بیان سے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہیے) تب آپنے فرمایا ہم نے
انصاف نہ کیا (پہلی صورت مین یہ مطلب ہوگا کہ ہم نے انصاف نہ کیا یعنے قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید
ہوگئے قریش کو بہی نکلنا تہا **دوسری** صورت مین یہ معنی ہون گے کہ ہمارے یار جو بہاگ گئے جان بچاکر
اونہون نے انصاف نہ کیا کہ اون کے بہائی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئین بچانے کے فکر مین رہے) **عن**
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُسْأَلُ
عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ
ابْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى
صَارَ رَمَادًا أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ **ترجمہ** عبد العزیز بن ابی حازم نے کہا اپنے
باپ ابو حازم (سلمہ بن دینار مدنی) سے سنا اونہون نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے اون سے پوچھا
گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن اونہون نے کہا آپ کا چہرہ مبارک
زخمی ہوا اور آپ کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپکے سر پر خود ٹوٹا (تو سوچو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) پہر حضرت
فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا آپ کی صاحبزادی خون دہوتی تہین اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سپر

۱۰ یعنی جو لوگ ساتہ تہے ہمارے یارون نے ہمارے ساتہ انصاف نہ کیا

سے پانی ڈالتے تھے جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی سے اور خون زیادہ نکلتا ہے تو اونھون نے ایک
بوریے کا ٹکڑا جلا کر زخم سے لگا دیا تب خون بند ہوا **عن** ابی حازم انہ سمع سہل بن سعد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ وھو یسئل عن جرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اما واللہ انی لاعرف
من کان یغسل جرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن کان یسکب الماء وبما دووی
ثم ذکر نحو حدیث عبد العزیز غیر انہ زاد وجرح وجہہ وقال مکان ھشمت کسرت
ترجمہ سہل بن سعد سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا گیا اونھون نے کہا میں
جانتا ہون قسم خدا کی اوس شخص کو جو آپ کا زخم دہوتا تہا اور جو پانی ڈالتا تہا اور جو دوا ہوئی پہر بیان کیا
اوسیطرح جیسی اوپر گذرا **عن** سہل بن سعد بھذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی حدیث ابن ابی ہلال اصیب وجہہ وفی حدیث ابن مطرف جرح وجہہ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسرت
رباعیتہ یوم احد وشج فی راسہ فجعل یسلت الدم عنہ ویقول کیف یفلح قوم شجوا
نبیھم صلی اللہ علیہ وسلم وکسروا رباعیتہ وھو یدعوھم الی اللہ فانزل اللہ تعالیٰ لیس
لک من الامر شیء **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت
ٹوٹا احد کے دن اور سر پر زخم لگا آپ خون کو دور کرتے تہے اور فرماتے تہے کیسے فلاح ہوگی اوس قوم
کی جس نے زخمی کیا اپنے پیغمبر کو اور اُسکا دانت توڑا حالانکہ وہ بلاتا تہا اونکو اللہ کیطرف اوسوقت یہ
آیت اوتری تمہارا کچہ اختیار نہین ہے اللہ تعالیٰ چاہے اُنکو معاف کرے چاہے عذاب دیوے کیونکہ
وہ ظالم ہین **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کا یہ حال دیکہکر اُنکی تباہی کا یقین کیا
لیکن اللہ جل جلالہ نے آپ کو بتایا کہ تمکو کارخانہ الٰہی مین کوئی اختیار نہین ہے اب بہی اللہ اگر چاہے
تو اُنکو معاف کر دیوے اور عذاب بہی کر سکتا ہے پہر آخر اللہ تعالیٰ نے اُنکو عذاب ہی کیا دنیا مین تباہ
اور برباد اور ذلیل اور خوار ہوئے مکہ کی حکومت بہی گئی سارا غرور ناک کی راہ نکلگیا اللہ تعالیٰ نے
اپنے پیغمبر کو غالب کیا ایک روایت مین ہے کہ آپ بد دعا کرنے لگے قریش کے ظالمون کو تب اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت اُتاری **عن** عبد اللہ قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا
من الانبیاء ضربہ قومہ وھو یمسح الدم عن وجہہ ویقول رب اغفر لقومی فانھم لا یعلمون

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بیان کر رہے تھے ایک پیغمبر کا حال ان کی قوم نے ان کو مارا تھا اور وہ اپنے منہ سے خون پونچھتے جاتے
تھے اور کہتے جاتے تھے یا اللہ میری قوم کو بخش دے وہ نادان ہیں (سبحان اللہ نبوت کے حلم کا کیا کہنا) **عن**
الاعمش بهذا الاسناد غير انه قال فهو ينضح الدم عن جبينه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
اشتداد غضب الله على من قتله رسول الله صلى الله عليه وسلم جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم خود قتل کریں اوس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے **عن** همام بن منبه قال هذا ما حدثنا
ابو هريرة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتد غضب الله على قوم فعلوا هذا برسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو حينئذ يشير الى رباعيته وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتد
غضب الله عز وجل على رجل يقتله رسول الله صلى الله عليه وسلم في سبيل الله **ترجمہ** حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا غصہ ہے اللہ کا ان لوگوں
پر جنہوں نے ایسا کیا اور آپ اشارہ کرتے تھے اپنے دانت کے طرف اور فرمایا آپ نے بڑا غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا
اوس شخص پر جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں (یعنے جہاد میں جسکو ماریں
کیونکہ اوس مردود نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہوگا اور اس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جنکو آپ حد یا قصاص میں
ماریں) **باب** ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم من اذى المشركين والمنافقين رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو تکلیف پائی اوسکا بیان **عن** ابن مسعود رضي
الله تعالى عنه قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي عند البيت وابو جهل واصحاب
له جلوس وقد نحرت جزور بالامس فقال ابو جهل ايكم يقوم الى سلا جزور بني فلان فياخذه
فيضعه في كتفي محمد صلى الله عليه وسلم اذا سجد فانبعث اشقى القوم فاخذه فلما
سجد النبي صلى الله عليه وسلم وضعه بين كتفيه قال فاستضحكوا وجعل بعضهم يميل
على بعض وانا قائم انظر لو كانت لي منعة طرحته عن ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم
والنبي صلى الله عليه وسلم ساجد ما يرفع راسه حتى انطلق انسان فاخبر فاطمة رضي الله
تعالى عنها فجاءت وهي جويرية فطرحته عنه ثم اقبلت عليهم تشتمهم فلما قضى

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ وَخَافُوا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ أَحْفَظْهُ فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِي سَمَّى صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

الَّذِينَ

ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑہ رہے تھے اور ابوجہل اپنے یاروں سمیت بیٹھا تھا اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی کٹی تہی ابوجہل نے کہا تم میں سے کون جا کر اسکا بچہ دان لاتا ہے اور اسکو رکھدیتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈہوں کے بیچمین جب وہ سجدے میں جاوین یہ سنکر اُن میں کا بدبخت شقی اوٹھا (عقبہ بن ابی معیط ملعون) اور لایا اُسکو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں گئے تو آپ کے دونوں مونڈہوں کے بیچ میں وہ بچہ دان رکھدیا **فائدہ** نووی نے کہا اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ جب نجاست آپکے پشت پر رکھدی تو آپ نماز کیسے پڑہتے رہے قاضی عیاض نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ بچہ دان اونٹنی کا نجس نہیں ہے اسواسطے کہ مینگنی اور رطوبت اوسکے بدن کی پاک ہے اور اوجہڑی میں یہی چیزیں ہوتی ہیں نجس تو خون ہے اور یہ جواب امام مالک کے مذہب پر بنتا ہے کہ حلال جانور کا گوہ پاک ہے اور ہمارا اور ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ نجس ہے اور قاضی عیاض کا جواب ضعیف اور باطل ہے کس لیے کہ اوجہڑے یا بچہ دان میں خون بہی لگا رہتا ہے دوسرے یہ کہ وہ مشرکوں کا ذبیحہ تہا اور وہ نجس ہے اسیطرح اوسکا گوشت اور سب اجزا نجس تہے عمدہ جواب یہ ہے کہ آپ کو اُس کی خبر نہیں ہوئی کہ پیٹھ پر کیا رکہا گیا اس لیے آپ سجدہ میں مصروف رہے انتہی **ف** پہر اُن لوگوں نے ہنسی شروع کی اور مارے ہنسی کے ایک پر ایک گرنے لگا میں کھڑا ہوا دیکہتا تہا مجہے اگر زور ہوتا (یعنے میرے مددگار لوگ ہوتے) تو میں پہینکدیتا اوسکو آپ کی پیٹھ سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے ہی میں رہے آپ نے سر نہیں اُٹہایا یہانتک کہ ایک آدمی گیا اور اُس نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر کی وہ آئیں اُسوقت لڑکی تہیں اور اُسکو پہینکا آپ کی پیٹھ سے پہر اُن لوگوں کیطرف آئیں اُنکو بُرا کہا جب آپ نماز پڑہ چکے تو بلند آواز سے بددعا کی اور نیز آپ جب دعا کرتے تو تین بار دعا کرتے اور جب خدا سے کچہ مانگتے پہر آپ نے

۳ تو تین بار مانگتے

فرمایا یا اللہ قریش کو سزا دے تین بار فرمایا اُن لوگون نے جب آپ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ کی بددعا سے ڈر گئے پھر آپنے فرمایا یا اللہ تو سمجھ لے ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے اور ساتوین کا نام مجکو یاد نہین رہا بخاری کی روایت مین اسکا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے پہر قسم اوسکی جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر کر کے بہیجا مین نے اُن سب لوگون کو جنکا آپنے نام لیا بدر کے دن پڑے ہوئے دیکہا اونکی نعشین گہسیٹ کر گڈہے مین ڈال گئین جو بدر مین تہا جیسے کتے گو گہسیٹ کر پہینکتے ہین ابو اسحاق نے کہا ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے اسحدیث مین **فائدہ** بلکہ صحیح ولید بن عتبہ ہے اور بخاری نے اپنی صحیح مین ایسا ہی روایت کیا اور ولید بن عقبہ تو اُسوقت موجود نہ تہا یا ہوگا تو بچہ ہوگا کیونکہ جسدن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا سر پر ہاتہ پہیرنے کے لیے اوسوقت وہ قریب بجوانی کے (نووی)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَّ حَوْلَهٗ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُوْرٍ فَقَذَفَهٗ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهٗ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَّ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَّاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِيْ بِئْرٍ غَيْرَ اَنَّ اُمَيَّةَ اَوْ اُبَيًّا تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهٗ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے مین تہے اور آپکے گرد قریش کے چند لوگ تہے اتنے مین عقبہ بن ابی معیط آیا اونٹنی کی اوجہڑی لیکر اور آپ کی پیٹہ مبارک پر ڈالدی آپنے اپنا سر نہین اوٹہایا پہر فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا آئین اور آپ کی پیٹہ پر سے اوسکو اوٹہایا اور ایسا کرنے والے کے لیے بددعا کی پہر آپ نے فرمایا یا اللہ تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو شعبہ جو راوی ہے اس حدیث کا اسکو شک ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا پہر مین نے ان سب لوگون کو دیکہا مارے گئے بدر کے دن اور کنوے مین پہینک دیے گئے مگر امیہ یا ابی اوس کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہوگئے تہے اسلیے وہ کنوے مین

نہین ڈالا گیا **ف** نووی نے کہا آپ کی دعا اون کے باب مین قبول ہوئی اور یہ گڑھے مین پھینکے گئے
ذلت سے دفن نہین ہوئے کیونکہ حربی کا دفن واجب نہین ہے بلکہ جنگل مین پھینک دیا جاوے مگر جس صورت مین
اوس کی بدبو سے لوگون کو تکلیف کا ڈر ہو تو گاڑ دین قاضی عیاض نے کہا اس روایت پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ
عمارہ بن ولید بھی ان لوگون مین تھا اور وہ بدر کے دن نہین مارا گیا بلکہ حبش مین جا کر مرا اوسکا جواب یہ ہے
کہ مراد ان مین کے اکثر لوگ ہین کیونکہ عقبہ بن ابی معیط بھی بدر کے دن نہین مارا گیا بلکہ قید ہوا پھر عرق
الظبیہ مین آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو قتل کرایا انتہی **عن** اَبِی اِسْحَاقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَهٗ وَزَادَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا
وَذَكَرَ فِيْهِمُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ وَنَسِيْتُ السَّابِعَ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپ تین بار دعا کرتے تھے عاجزی سے آپ فرماتے تھے یا اللہ سمجھ لے
قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے اور ولید بن عتبہ کا نام ہے بجای ولید
بن عقبہ کے اور امیہ بن خلف کا نام ہے اوس مین شک نہین ابو اسحاق نے کہا ساتوین آدمی کا مین نام
بھول گیا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلٰى سِتَّةِ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فِيْهِمْ اَبُوْ جَهْلٍ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَعُتْبَةُ
ابْنُ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى
عَلٰى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کیطرف منہ کیا اور بد دعا کی قریش کے چھہ آدمیون کے لیے ابو جہل اور امیہ
بن خلف اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے پھر عبد اللہ بن مسعود نے قسم کھائی کہ مین نے
اون لوگون کو دیکھا بدر مین پڑے ہوئے اور دھوپ سے سڑ گئے تھے کیونکہ وہ گرمی کا دن تھا **عن**
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ
قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ
ابْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُّ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ
اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ

عَلَيۡهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَنَادَانِیۡ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدۡ سَمِعَ قَوۡلَ قَوۡمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا
عَلَيۡكَ وَقَدۡ بَعَثَ اِلَيۡكَ مَلَكَ الۡجِبَالِ لِتَاۡمُرَهٗ بِمَا شِئۡتَ فِيۡهِمۡ قَالَ فَنَادَانِیۡ مَلَكُ الۡجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ قَدۡ سَمِعَ قَوۡلَ قَوۡمِكَ لَكَ
وَاَنَا مَلَكُ الۡجِبَالِ وَقَدۡ بَعَثَنِیۡ رَبُّكَ اِلَيۡكَ لِتَاۡمُرَنِیۡ بِاَمۡرِكَ فَمَا شِئۡتَ اِنۡ شِئۡتَ اَطۡبَقۡتُ عَلَيۡهِمُ الۡاَخۡشَبَيۡنِ
فَقَالَ لَهٗ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بَلۡ اَرۡجُوۡ اَنۡ يُّخۡرِجَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنۡ اَصۡلَابِهِمۡ مَنۡ
يَّعۡبُدُ اللّٰہَ وَحۡدَهٗ لَا يُشۡرِكُ بِهٖ شَيۡئًا **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت ہے اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گذرا ہے
آپنے فرمایا میں نے بہت آفت اٹھائی تیری قوم سے (یعنے قریش کی قوم سے) اور سب سے زیادہ سخت
مجھے عقبہ کے دن رنج ہوا میں نے عبد یالیل کے بیٹے پر اپنے تئیں پیش کیا (یعنے اوس کو مسلمان ہونے
کو کہا) اوس نے میرا کہنا نہ مانا میں چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تہا پھر مجھے ہوش نہ آیا (یعنی ایک
سان رنج میں چلا گیا) مگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہاں سے نجد والے احرام باندہتے ہیں مکہ
سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہونچا تو میں نے اپنا سر اوٹہایا دیکہا تو ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھپر سایہ کیا ہے اور دیکہا
اوس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تہے اونہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل جلالہ نے تمہاری قوم
کا کہنا سنا اور جو اونہوں نے جواب دیا تو پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بہیجا ہے تم جو چاہو اوسکو
حکم کرو پہر اوس فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام کیا اور کہا اے محمد اللہ تعالی نے تمہاری قوم کا کہنا سنا
اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس بہیجا ہے اس لیے کہ جو تم حکم دو میں
سنوں پہر جو تم چاہو اگر کہو تو میں دونو پہاڑوں کو (یعنی ابوقبیس اور اوس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ میں ہے) ان
پر ملا دوں (اور ان کو پیس کر دوں) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا میں یہ نہیں چاہتا
بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالی ان کی اولاد میں سے اون لوگوں کو پیدا کرے جو خاص اوسی کو پوجیں
اور اوس کے ساتھہ کسیکو شریک نہ کریں (سبحان اللہ کیا شفقت تہی آپ کو اپنی امت پر وہ رنج دیتے اور
آپ انکی تکلیف گوارا کرتے) **عن** جُنۡدُبِ بۡنِ سُفۡيَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡهُ قَالَ دَمِيَتۡ
اِصۡبَعُ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِیۡ بَعۡضِ تِلۡكَ الۡمَشَاهِدِ فَقَالَ هَلۡ اَنۡتِ اِلَّا اِصۡبَعٌ
دَمِيۡتِ وَفِیۡ سَبِيۡلِ اللّٰہِ مَا لَقِيۡتِ **ترجمہ** جندب بن سفیان سے روایت ہے کسی لڑائی میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونگلی کو مار لگی اور خون نکل آیا آپ نے فرمایا نہیں ہے تو مگر ایک اونگلی

جس میں سے خون نکلا اور اسد تعالی کی راہ میں تجھے یہ تکلیف ہوئی (مطلب یہ ہے کہ خدا کی راہ میں اتنی سی تکلیف بے حقیقت ہے اور یہ شعر نہیں ہے جیسے اوپر گذرا) **عَنْ** الاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ بِھٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ فَنُکِبَتْ اِصْبَعُہٗ **ترجمہ** اسود بن قیس سے روایت ہے رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم غار میں تھے (قاضی عیاض نے کہا یہ غلطی ہے غار کی جگہہ غازی کا لفظ ہوگا یا غار سے مراد لشکر ہے) آپ کی اونگلی کو ٹھوکر لگی **عَنْ** جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اَبْطَاَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی **ترجمہ** جندب سے روایت ہے جبرئیل علیہ السلام نے چند روز دیر کی آپ پاس آنے میں تو مشرک کہنے لگے اسد تعالے نے چھوڑ دیا محمد صلی اسد علیہ وسلم کو اوسوقت یہ سورت اوتاری اسد تعالی نے قسم ہے دن چڑہے کی اور رات کی جب ڈہانک لیوے نہیں چھوڑا تجھکو تیرے پروردگار نے اور نہ ناخوش رکہا **عَنْ** الاَسْوَدِ ابْنِ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اشْتَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَقُمْ لَیْلَتَیْنِ اَوْثَلَاثًا فَجَاءَتْہُ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ یَکُوْنَ شَیْطَانُکَ قَدْ تَرَکَکَ لَمْ اَرَہٗ قَرِبَکَ مُنْذُ لَیْلَتَیْنِ اَوْثَلَاثٍ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی **ترجمہ** اسود بن قیس سے روایت ہے میں نے جندب بن سفیان سے سُنا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم بیمار ہوئے تو دو یا تین رات تک نہیں اوٹھے پھر ایک عورت آئی (عورا بنت حرب ابو سفیان کی بہن ابولہب کی بی بی حمالۃ الحطب) اور کہنے لگی اے محمد میں سمجھتی ہوں کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا (یہ اوس شیطانی نے ہنسی سے کہا) میں دیکھتی ہوں دو تین رات سے تمہارے پاس نہیں آیا تب اسد تعالی نے یہ سورت اتارے **والضحے** اخیر تک اس کے معنی اوپر گذرے **عَنْ** الاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ بِھٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِھِمَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکِبَ حِمَارًا عَلَیْہِ اِکَافٌ تَحْتَہٗ قَطِیْفَۃٌ فَدَکِیَّۃٌ وَاَرْدَفَ وَرَاءَہٗ اُسَامَۃَ وَھُوَ یَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَۃَ فِیْ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذٰلِکَ قَبْلَ وَقْعَۃِ بَدْرٍ حَتّٰی

مر بمجلس فیہا اخلاط من المسلمین والمشرکین عبدة الاوثان والیہود وفیہم عبد اللہ بن ابی
وفی المجلس عبد اللہ بن رواحة فلما غشیت المجلس عجاجة الدابة خمر عبد اللہ بن
ابی انفہ بردائہ ثم قال لا تغبروا علینا فسلم علیہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم
وقف فنزل فدعاہم الی اللہ وقرأ علیہم القرآن فقال عبد اللہ بن ابی ایہا المرء
لا احسن من ہذا ان کان ما تقول حقا فلا تؤذنا فی مجالسنا وارجع الی رحلک فمن جاءک
منا فاقصص علیہ فقال عبد اللہ بن رواحة اغشنا فی مجالسنا فانا نحب ذلک قال
فاستب المسلمون والمشرکون والیہود حتی ہموا ان یتواثبوا فلم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یخفضہم ثم رکب دابتہ حتی دخل علی سعد بن عبادة رضی اللہ تعالی عنہ فقال ای سعد
الم تسمع الی ما قال ابو حباب یرید عبد اللہ بن ابی قال کذا وکذا قال اعف عنہ یا رسول
اللہ واصفح فواللہ لقد اعطاک اللہ الذی اعطاک ولقد اصطلح اہل ہذہ البحیرة علی ان
یتوجوہ فیعصبوہ بالعصابة فلما رد اللہ ذلک بالحق الذی اعطاکہ شرق بذلک
فذلک فعل بہ ما رأیت فعفا عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ

اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدہے پر سوار ہوئے اوسپر ایک پالان تہا
اور نیچے اوسکے ایک چادر تہی فدک کی (فدک ایک شہر تہا مشہور مدینہ سے دو یا تین منزل پر) آپ کے پیچہے اسی
گدہے پر اسامہ بن زید تہے آپ تشریف لے گئے سعد بن عبادہ کو پوچہنے کے لیے اونکی بیماری مین بنی
حارث بن خزرج کے محلہ مین اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے کا ہے یہانتک کہ آپ گذرے ایک مجلس پر
جسمین سب قسم کے لوگ یعنی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تہے اون لوگون مین عبد اللہ بن
ابی (منافق مشہور) بہی تہا اور عبد اللہ بن رواحہ بہی تہے جب اوس مجلس مین جانور کی گرد پہونچی تو
عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک بند کر لی چادر سے اور کہنے لگا مت گرد اڑاؤ ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون لوگون کو سلام کیا پہر کہڑے ہوگئے اور گدہے پر سے اوترے بعد اوسکے اون کو بلایا اللہ کیطرف اور انکو قرآن
سنایا عبد اللہ بن ابی نے کہا اے شخص اس سے اچہا کچہ نہین یا اس سے تو یہ بہتر تہا کہ تم اپنے گہر مین بیٹہے رہو اگر
تم جو کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت ستاؤ ہمکو ہمارے مجلسون مین اور لوٹ جاؤ اپنے ٹہکانے کو
پہر جو ہم مین سے تمہارے پاس آوے اوسکو یہ قصے سناؤ عبد اللہ بن رواحہ نے کہا ہمکو ضرور سناؤ

ہماری مجلسون مین کیونکہ ہم پسند کرتے ہین ان باتون کو اسامہ نے کہا پہر مسلمان اور مشرک اور یہود گالی گلوج
کرنے لگے یہان تک کہ قصد کیا ایک نے دوسرے کو مارنیکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس
جہگڑے کو دباتے تہے آخر آپ سوار ہوئے اپنے جانور پر اور سعد بن عبادہ پاس گئے آپ نے فرمایا اے سعد
تم نے نہین سنین ابو حباب (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن ابی کی) کی باتین اوسنے ایسی ایسی باتین کہین
سعد نے کہا آپ معاف کر دیجیے یا رسول اللہ اور درگذر کیجیے قسم خدا کی اللہ نے آپ کو دیا جو دیا اور اس شہر
والون نے تو یہ ٹہیرایا تہا کہ عبد اللہ بن ابی کو تاج پہناوین اور عمامہ بندہواوین (یعنے اوسکو بادشاہ
کرین پہر انکا اجب اللہ تعالی نے یہ بات نہ ہونے دی اوس حق کی وجہ سے جو آپ کو دیا تو وہ جل گیا (حسد کے
مارے) اوسی حسد نے اوس سے یہ کرایا جو آپ نے دیکہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا اوسکو
ف اور وہ موذی مرتے وقت تک منافق ہی رہا کبہی دل سے مسلمان نہوا پر آپ نے اوسکو
کبہی سستایا بلکہ اوسکی سفارش قبول کی بنی قینقاع کے بارے مین اور جب وہ مرگیا تو اوسکے بیٹے کی درخواست
پر آپ نے اپنا کرتہ دیا اوسکو پہنانے کو **عن** ابن شہاب فی ہذا الاسناد بمثلہ وزاد وذلک
قبل ان یسلم عبد اللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ اوسوقت تک عبد اللہ
بن ابی مسلمان نہین ہوا تہا **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم لو اتیت عبد اللہ بن ابی قال فانطلق الیہ ورکب حمارا وانطلق المسلمون وہی ارض
سبخۃ فلما اتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الیک عنی فواللہ لقد اذانی نتن حمارک
قال فقال رجل من الانصار واللہ لحمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطیب
ریحا منک قال فغضب لعبد اللہ رجل من قومہ قال فغضب لکل واحد منہما اصحابہ
قال فکان بینہم ضرب بالجرید وبالایدی والنعال فبلغنا انہا نزلت فیہم وان طائفتان
من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے عرض کیا کاش آپ عبد اللہ بن ابی پاس تشریف لے جاتے
(اور اوسکو دعوت دیتے اسلام کی) آپ چلے اوس کے پاس اور ایک گدہے پر سوار ہوئے اور مسلمان بہی چلے
وہ زمین شور تہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس آئے تو وہ بولا جدا رہو مجہ سے قسم خدا کی آپکے
گدہے کی بو نے مجہے پریشان کر دیا ایک انصاری بولا قسم خدا کی آپکے گدہے کی بو تیری بو سے بہتر ہے

یہ سنکر عبداللہ کے قوم مین کا ایک شخص غصے ہوا اور طرفین کے لوگون کو غصہ آیا اور مار کی مارہوئی لکڑی اور
ہاتھ اور جوتون سے انس نے کہا پھر ہمکو خبر پہونچی کہ یہ آیت وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا اون کے
باب مین اوتری یعنے اگر دو گروہ مسلمانون کے آپس مین لڑین تو اون مین میل کرو د اخیر تک **باب** قَتْلِ
اَبِیْ جَہْلٍ ابوجہل مردود کے مارے جانے کا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْجَہْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَوَجَدَہٗ قَدْ ضَرَبَہُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰی بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْیَتِہٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْجَہْلٍ
فَقَالَ وَہَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْہُ اَوْ قَالَ قَتَلَہٗ قَوْمُہٗ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ قَالَ اَبُوْجَہْلٍ فَلَوْ
غَیْرُ اَکَّارٍ قَتَلَنِیْ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کون خبر لاتا ہے ابوجہل کی یہ سنکر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹون نے اوسے ایسا
مارا ہے کہ ٹھنڈا ہو گیا ہے (یعنے موت کے قریب ہے) ابن مسعود نے اسکی داڑھی پکڑی اور کہا تو ابوجہل ہے
وہ بولا کیا تم زیادہ ہو اوس شخص سے جس کو تم نے مارا ہے (یعنے مجھ سے زیادہ قریش مین کوئی بڑے درجہ کا
نہین) یا اوس کی قوم نے مارا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تمنے مجھے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہین) ابومجلز نے
کہا ابوجہل نے کہا کاش کسان کے سوا اور کوئی مجھے مارتا **ف** مردود مرتے وقت بھی جہل اور بے وقوفی
کے خیال مین تھا اُسکا مطلب یہ تھا کہ عفراء کے بیٹے انصار تھے اور وہ کھیت اور باغ رکھتے تھے تو کاشتکار
اور کسان ہوئے ابوجہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تھے تو وہ آرزو کرتا تھا کاش مین اون کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا
کسی معزز شخص کے ہاتھ سے مارا جاتا تو میری شان بڑھ جاتی ایک روایت مین ہے کہ ابوجہل نے پوچھا کس
کی فتح ہوئی ابن مسعود نے کہا اللہ تعالی اور اوس کے رسول کی پھر اُسکا سر کاٹ کر حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کے سامنے لا کر ڈالدیا تب آپ شکر الہی بجالائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا عَنْ
اَنَسٍ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّعْلَمُ لِیْ مَا فَعَلَ اَبُوْجَہْلٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّةَ
وَقَوْلِ اَبِیْ مِجْلَزٍ کَمَا ذَکَرَہٗ اِسْمٰعِیْلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** قَتْلِ کَعْبِ بْنِ
الْاَشْرَفِ طَاغُوْتِ الْیَہُوْدِ کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل **ف** نووی نے کہا آپ نے
محمد بن مسلمہ کو بھیجا کعب بن اشرف کے مارنے کے لیے اور اُنہون نے مکر اور فریب سے اوسکو قتل کیا
اور اُسکی وجہ یہہ تھی کہ کعب نے عہد شکنی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہجو کرتا تھا آپ کی اور برا

کہتا تھا آپ کو اور یہ بھی یہ اقرار کیا تھا کہ آپ کے دشمن کو مدد نہ دون گا پھر دشمنون کے ساتھ شریک
ہوا اور یہ قتل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے خلاف عہد نہ تھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالے
عنہ کی مجلس مین ایک شخص نے کہا کہ کعب کا قتل غدرا بعینے دغا) تھا اونہون نے اوس کی گردن
ماری کیونکہ غدر جب ہوتا کہ امان دیکر قتل کرتے اور اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ
چکی ہو اوسکا قتل فریب اور تدبیر سے بھی درست ہو اور مکرر دعوت کی حاجت نہین عن جابر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لکعب بن الاشرف
فانہ قد اذی اللہ تعالیٰ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم قال محمد بن مسلمۃ یا رسول اللہ
اتحب ان اقتلہ قال نعم قال ائذن لی فلاقل قال قل فاتاہ فقال لہ وذکر ما بینہما
وقال ان ھذا الرجل قد اراد صدقۃ وقد عنانا فلما سمعہ قال وایضا واللہ لتملنہ قال
انا قد اتبعناہ الان ونکرہ ان ندعہ حتی ننظر الی ای شیء یصیر امرہ قال وقد اردت
ان تسلفنی سلفا قال فما ترھننی قال ما ترید قال ترھننی نساءکم قال انت اجمل العرب انرھنک
نساءنا قال لہ ترھنونی اولادکم قال یسب ابن احدنا فیقال رھن فی وسقین من تمر
ولکن نرھنک اللامۃ یعنی السلاح قال نعم وواعدہ ان یاتیہ بالحارث وابی عبس
بن جبر وعباد بن بشر قال فجاؤا فدعوہ لیلا فنزل الیھم قال سفیان قال غیر عمرو
قالت امرأتہ انی لاسمع صوتا کانہ صوت دم قال انما ھذا محمد ورضیعہ وابو نائلۃ
ان الکریم لو دعی الی طعنۃ لیلا لاجاب قال محمد انی اذا جاء فسوف امد یدی
الی راسہ فاذا استمکنت منہ فدونکم قال فلما نزل نزل وھو متوشح فقالوا نجد
منک ریح الطیب قال نعم تحتی فلانۃ ھی اعطر نساء العرب قال فتاذن لی ان اشم منہ
قال نعم فتشم فتناول فشم ثم قال اتاذن لی ان اعود قال فاستمکن من راسہ ثم
قال دونکم قال فقتلوہ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کون مارتا ہے کعب بن اشرف کو بیشک اوسنے ستایا ہے اللہ کو اور اوس کے رسول
کو اسیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ کعب نے پہلے مکہ جاکر مشرکون کو ترغیب دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے
کی پھر مدینہ مین آنکر مسلمانون کی عورتون پر غزلین کہنا شروع کین اور ہجو کرنے لگا رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم کی محمد بن سلمہ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ مین مار ڈالون اوسکو آپنے فرمایا ہان محمد
بن سلمہ نے کہا تو اجازت دیجیے مجھکو کہنے کی (یعنے مین اُس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتین کرون
گو ظاہر مین آپ کی برائی بہی ہو تا کہ وہ میرا اعتبار کرے) آپنے فرمایا کہہ (جو مصلحت ہو) پہر محمد بن سلمہ نے
کعب سے باتین کہین اور اپنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے (یعنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہمکو تکلیف مین ڈالا ہے (یہ تعریض ہے جسکا
ظاہری معنی اور ہے اور در اصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام پیمبر جاری کیے اور ان کے بجا
لانے مین نفس کو تکلیف ہوتی ہے) کعب نے یہ سُنا تو کہنے لگا ابہی اور قسم خدا کی تمکو تکلیف ہوگی
محمد بن سلمہ نے کہا اب تو ہم اوس کے شریک ہو چکے اور اب اُسکا چھوڑ دینا بہی برا معلوم ہوتا ہے
جب تک ہم اُسکا انجام نہ دیکہہ لین کہ کیا ہوتا ہے۔ محمد بن سلمہ نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ تم مجکو کچہ قرض دو
کعب نے کہا اچہا تم کیا چیز گرو کروگے محمد بن سلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو کعب نے کہا اپنی عورتین گرو کرو محمد بن
سلمہ نے کہا تم تو عرب مین سب سے زیادہ خوبصورت ہو ہم اپنی عورتین تمہارے پاس کیونکر گرو کرین کعب نے کہا
اچہا اپنی اولاد گرو رکہو محمد نے کہا ہمارے لڑکے کو لوگ برا کہینگے کہ کہجور کے دو وسق پر گرو ہوا تہا البتہ ہم اپنے
ہتیار تمہارے پاس گرو کرینگے (اس مین یہ مصلحت تہی کہ ہتیار لیکر اوس مردود پاس جا سکین اور اُسکو
قتل کرین) کعب نے کہا اچہا پہر محمد بن سلمہ نے اُس سے وعدہ کیا کہ مین حارث (ابن اوس) کو اور ابو عبس بن
جبر عبدالرحمن اور عباد بن بشر کو لیکر آؤنگا (سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش
جو کعب کے رضاعی بہائی تہے وہ بہی گئے) یہ سب لوگ آئے اور اُسکو بلایا رات کو وہ اترا اپنے بالا
خانے پر سے (عمرو کے سوا اوروں کی روایت مین یہ ہے کہ اوسکی عورت نے کہا یہ آواز تو خون کی آواز معلوم
ہوتی ہے کعب نے کہا واہ یہ تو محمد بن سلمہ مین اور ان کے رضاعی بہائی اور ابو نائلہ ہین (امام نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح یون ہے کہ محمد بن سلمہ ہین اور اون کے رضاعی بہائی ابو نائلہ بخاری کی روایت
ہین ہے کہ کعب نے کہا واہ یہ تو میرے بہائی محمد بن سلمہ ہین اور میرے دودھ بہائی ابو نائلہ ہین اور یہی
صحیح ہے جیسا سیرۃ ابن ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جوان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو زخم مارنے
کے لیے بہی اوسکو بلاوین تو چلا آوے محمد نے اپنے یاروں سے کہا جب کعب آویگا تو مین اپنا ہاتہ اُسکی
سر کیطرف بڑہاؤنگا اور جب مین اچھی طرح اوسکے سر کو تہام لون تو تم اپنا کام کرنا پہر کعب اوترا چادر

کو بغل کے تلے کیے ہوئے اُن لوگون نے کہا کیسی عمدہ خوشبو جو تم سے آرہی ہے کعب نے کہا ہان میرے پاس
فلانی عورت ہے وہ عرب کی سب عورتون سے زیادہ معطر رہتی ہے محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو مین
تمہارا سر سونگھون کعب نے کہا اچہا محمد نے اُسکا سر سونگہا پہر پکڑا پہر سونگہا پہر کہا اگر اجازت دو تو پہر سونگھون اور
زور سے اُسکا سر تہاما اور یارون سے کہا لیو اُنہون نے اُسکو تمام کیا **باب** غزوۂ خیبر کی
لڑائی کا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غزا خیبر قال فصلینا عندہا صلوۃ الغداۃ بغلس فرکب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
رکب ابو طلحۃ وانا ردیف ابی طلحۃ فاجری نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زقاق خیبر
وان رکبتی لتمس فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم حسر الازار عن فخذہ نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فانی لاری بیاض فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما دخل
القریۃ قال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین
قالہا ثلاث مرار قال وقد خرج القوم الی اعمالہم فقالوا محمد قال عبد العزیز وقال
بعض اصحابنا والخمیس قال واصبناہا عنوۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا خیبر کا تو ہم نے صبح کی نماز خیبر کے پاس پڑہی اندہیرے مین پہر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ بہی سوار ہوئے مین اون کے ساتھ سوار ہوا (ایک ہی گہوڑے
پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی گلیون مین گہوڑا دوڑایا اور میرا گہٹنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ران کو چہو جاتا اور آپ کی ران سے تہبند ہٹ گئی تہی (گہوڑا دوڑانے مین) تو مین آپ
کی ران کی سفیدی دیکہہ رہا تہا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی
ہے کہ ران ستر نہین ہے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ ستر ہے اور اس کے ثبوت مین کئی حدیثین آئی
ہین اور اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ یہان بلا اختیار ران کہل گئی دوڑانے کی وجہ سے اور
انس کی نظر یکایک اوس پر پڑہی انتہی **ف** جب آپ بستی مین پہونچے تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر خراب
ہوا خیبر ہم جب اوترین کسی قوم کے میدان مین تو برا ہے دن اون لوگون کا جو ڈرائے گئے تین بار آپ نے یہ
فرمایا اُسوقت یہودی لوگ اپنے اپنے کامون کو نکلتے تہے وہ کہنے لگے محمد آن پہونچے لشکر کے ساتھ انس
نے کہا ہم نے خیبر کو بزور شمشیر فتح کیا **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال کنت ردف

ابي طلحة رضي الله تعالى عنه يوم خيبر وقدمي تمس قدم رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال فاتيناهم حين بزغت الشمس وقد اخرجوا مواشيهم وخرجوا بفؤوسهم
ومكاتلهم ومرورهم فقالوا محمد والخميس قال وقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم خربت خيبر انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين قال فهزمهم
الله عز وجل ترجمہ انس سے روایت ہے میں ابو طلحہ کے ساتھ سوار تھا خیبر کے دن اور میرا پاؤں
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سے چھو رہا تھا پھر ہم اون کے پاس پہونچے آفتاب
نکلتے ہی اونہوں نے اپنے جانوروں کو باہر نکالا تھا اور کلہاڑیاں اور زنبیلیں اور کدالیں اور رسیاں
درخت پر چڑھنے کی لیکر نکلے تھے وہ کہنے لگے محمد آپہونچے لشکر کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا خراب ہوا خیبر ہم جب اتریں کسی قوم کی زمین میں تو بری ہی صبح اون لوگوں کی جو
ڈرائے گئے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پھر اللہ تعالی نے شکست دی اون کو عن انس بن مالك
رضي الله تعالى عنه قال لما اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر قال انا اذا نزلنا
بساحة قوم فساء صباح المنذرين ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں پہونچے تو یہ آیت پڑھی انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح
المنذرين ف یعنی اس کے اوپر گذرے اور یہ استشہاد ہے قرآن مجید سے اور وہ جائز ہے جیسے
آپ نے مکہ کی فتح میں بتوں کو کوچتے وقت فرمایا جاء الحق وزهق الباطل مگر وہ ہے روزمرہ کی باتوں
میں یا مزاح اور دل لگی میں کیونکہ خلاف ہے عظمت کے عن سلمة بن الاكوع رضي الله
تعالى عنه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى خيبر فسيرنا ليلا
فقال رجل من القوم لعامر بن الاكوع الا تسمعنا من هنيهاتك وكان عامر رجلا شاعرا
فنزل يحدو بالقوم يقول اللهم لولا انت ما اهتدينا ولا تصدقنا ولا صلينا
فاغفر فداء لك ما اقتفينا وثبت الاقدام ان لاقينا والقين سكينة علينا انا اذا
صيح بنا اتينا وبالصياح عولوا علينا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا
السائق قالوا عامر قال يرحمه الله قال رجل من القوم وجبت لولا امتعتنا به
قال فاتينا خيبر فحاصرناهم حتى اصابتنا مخمصة شديدة ثم قال ان الله تعا

فتحها عليهم فلما أمسى الناس مساء اليوم الذي فتحت عليهم أوقدوا نيرانا كثيرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذه النيران على أي شيء توقدون قالوا على لحم قال أي لحم قالوا لحم الحمر الإنسية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أهريقوها واكسروها فقال رجل أو يهريقوها ويغسلوها قال أو ذاك قال فلما تصاف القوم كان سيف عامر فيه قصر فتناول به ساق يهودي ليضربه ويرجع ذباب سيفه فأصاب ركبة عامر رضي الله تعالى عنه فمات منه قال فلما قفلوا قال سلمة وهو آخذ بيدي قال فلما رآني رسول الله صلى الله عليه وسلم ساكتا قال ما لك قلت له فداك أبي وأمي زعموا أن عامرا رضي الله تعالى عنه حبط عمله قال من قاله قلت فلان وفلان وأسيد بن حضير الأنصاري فقال كذب من قاله إن له لأجرين وجمع بين إصبعيه إنه لجاهد مجاهد قل عربي مشى بها مثله وخالف قتيبة محمدا في الحديث في حرفين وفي رواية ابن عباد وألق سكينة علينا **ترجمہ** سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کیطرف تو رات کو چلے ایک شخص ہم مین سے بولا ای عامر بن اکوع (میرے بھائی کو) کچھ اپنی شعرین نہین سناتے (تاکہ رستہ کٹے اور جی نہ گھبرادے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا شعر سب برے نہین ہوتے اوس مین اچھے اور برے دونون ہین) اور عامر شاعر تھے وہ اوترے اور لگا گرپڑھنے لگے (نووی نے کہا سفر مین مستحب ہے دل لگی کے لیے اور جانورون کے خوش کرنے کے لیے اونٹ اس گانے سے ست ہوجاتا ہے کہ اوسکو چلنے کی تکان مطلق نہین رہتی) ؎ تو ہدایت گر نہ کرتا اے خدا ٭ کب نماز و صدقہ ہم کرتے ادا ٭ ہم اہین تجھپر جان سے مالک فدا ٭ بخشدے ہمسے ہوئین جو کچھ خطا ٭ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا خدا پر فدا ہونا اس مین یہ اشکال ہے کہ فدا اوس شخص پر ہوتے ہین جسپر کوئی بلا آسکے اور خدا تعالی پر کوئی آفت نہین آسکتی اور شاید یہ لفظ بلا قصد نکل گیا جیسے کہتے ہین قاتلہ اللہ اور شاید مراد شاعر کی فدا ہونے سے یہ ہو کہ اپنی جان تیری رضامندی کے لیے صرف کرون تب بھی ایسا لفظ بدون سند شرعی کے خدا کی نسبت نہین کہہ سکتے **ت** کافرون سے جب کہ ہو وے سامنا ٭ دے ہمارے پاؤن کو وہان پر جما ٭ اور تسلی اور تشفی دے خدا ٭ ہم تو حاضر ہین بلاتے ہی سدا ٭ صبح تڑکے کافرون نے غل کیا **ف** یعنی ہمکو بلایا اور آواز دی لڑائی کے لیے اور بخاری کی روایت

یہا تیرے اور چوتھے مصرع کا یہ مضمون ہے کہ بخشدے ہمارے گناہ ہم تیرے فدا ہون جبتک جئین اور آٹھوین مصرع
کا یہ مضمون ہو کہ جب ہم کو گناہ کے لیے بلاتے ہین تو ہم انکار کرتے ہین **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یہ کون ہانکنے والا ہے لوگون نے عرض کیا عامر بن الاکوع آپنے فرمایا اللہ تعالی اوسپر رحم کرے ایک
شخص بولا اب وہ ضرور شہید ہوگا یا رسول اللہ آپنے ہم کو اوس سے فائدہ اٹھانے دیا ہوتا **ف**
صحابہ کو یہ امر معلوم تھا کہ جب آپ لڑائی کے موقع مین کسی شخص کے لیے ایسی دعا کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا
اس لیے اونھون نے ایسا کہا یہ بھی آپ کا ایک معجزہ تھا **ف** سلمہ بن اکوع نے کہا پھر ہم خیبر مین پہنچے
اور ہمنے خیبر والون کو گھیرا اور ہم کو بہت شدت کی بھوک لگی بعد اوس کے آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے فتح
کردیا خیبر کو تمھارے ہاتھون سلمہ نے کہا جب وہ رات ہوئی جس کے دن کو خیبر فتح ہوا تو لوگون نے بہت انگار
جلائے آپنے پوچھا یہ انگار کیسے ہین اور کیا پکاتے ہین انھون نے کہا گوشت پکاتے ہین آپنے فرمایا کاہیکا گوشت
اونھون نے کہا بستی کے گدھون کا آپ نے فرمایا پھادو اوسکو اور توڑ کر پھینک دو ہانڈیون کو **ف** نووی
نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدھون کا گوشت نجس ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علما
کا اور اس حدیث کا بیان مع شرح کے کتاب النکاح مین گذرا اور مالکیہ جو قائل ہین اوسکی اباحت کو وہ یہ
تاویل کرتے ہین کہ آپ نے منع فرمایا اس سے کیونکہ حاجت تھی گدھون کی سواری وغیرہ کے لیے یا تقسیم سے
پہلے اونھون نے ایسا کیا تھا **ف** ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر گوشت پھینک دین اور ہانڈیون
کو دھو ڈالین آپنے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو (تو بعد آپ کی رای بدل گئی اجتہاد سے یا وحی سے) پھر جب صف
باندھی لوگون نے تو عامر کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک یہودی کے پاؤن مین مارنے لگے خود اون کے لوٹ کر
لگی گھٹنے مین اور وہ مر گئے اوس زخم سے جب لوگ لوٹے تو سلمہ نے کہا وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو چپ چپ دیکھا آپ نے پوچھا اے سلمہ تیرا کیا حال ہے مین نے عرض کیا یا رسول
اللہ میرے مان باپ آپ پر صدقے ہون لوگ کہتے ہین کہ عامر کا عمل لغو ہوگیا (کیونکہ وہ اپنے زخم سے آپ مرا)
آپ نے فرمایا کون کہتا ہے مین نے کہا فلانا فلانا اور اسید بن حضیر انصاری آپ نے فرمایا اونھون نے
غلط کہا عامر کو دوہرا ثواب ہوا (ایک تو اسلام اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپنے اپنے دونون
انگلیون کو ملایا اور فرمایا کہ وہ جاہد ہے (یعنے کوشش کرنے والا اللہ کی اطاعت مین) اور مجاہد ہے
(یعنے جہاد کرنے والا) ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اوسکی مثل یا اوسکے مشابہ کوئی

عو، بکم سوکا

عن سلمة بن الاكوع رضي الله تعالى عنه قال لما كان يوم خيبر قاتل اخي رضي
الله تعالى عنه قتالا شديدا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فارتد عليه سيفه فقتله
فقال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك وشكوا فيه رجل مات في سلاحه
وشكوا في بعض امره قال سلمة فقفل رسول الله صلى الله عليه وسلم من خيبر فقلت يا رسول
الله ائذن لي ان ارجز لك فاذن له رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر بن الخطاب
رضي الله تعالى عنه اعلم ما تقول قال فقلت والله لولا الله ما اهتدينا + ولا تصدقنا
ولا صلينا + فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقت . وانزلن سكينة علينا + وثبت
الاقدام ان لاقينا + والمشركون قد بغوا علينا + فلما قضيت رجزي قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من قال هذا قلت قاله اخي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحمه
الله قال فقلت والله يا رسول الله ان ناسا ليهابون الصلوة عليه يقولون رجل مات
بسلاحه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مات جاهدا مجاهدا قال ابن شهاب
ثم سالت ابنا لسلمة بن الاكوع فحدثني عن ابيه رضي الله تعالى عنه مثل ذلك غير
انه قال حين قلت ان ناسا يهابون الصلوة عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
كذبوا مات جاهدا مجاهدا فله اجره مرتين واشار باصبعيه ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب خیبر کی لڑائی ہوئی تو میرا بھائی (عامر بن اکوع) خوب لڑا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکر اوسکی تلوار خود اوسپر پلٹ گئی وہ مرگیا تو آپکے اصحاب نے اسکے باب مین گفتگو
کی اور شکایت کی کہ وہ اپنے ہتیار سے آپ مرگیا اسیطرح کچھ شکایت کی اوسکے باب مین سلمہ نے کہا پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے لوٹے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجیے مجھے رجز پڑھنے کی (رجز
وہ موزون کلام ہے ایک بحر سے شعر کی) آپ نے اجازت دی حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مجھی
معلوم ہے جو تم کہوگے پھر مین نے کہا ان شعرون کو جنکا ترجمہ یہ ہے قسم اللہ تعالی کی اگر اللہ تعالی ہدایت نہ
کرتا ہمکو تو ہم کبھی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے - آپ نے فرمایا سچ کہا تو نے پھر مین نے
کہا اوتار اپنی رحمت ہمپر اور جماوے ہمارے پاوٴن کو اگر ہمارا سامنا ہو کافرون سے اور مشرکون نے ہم پر ظلم
کیا ہمپر جب مین اپنی رجز پڑھ چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کسکا کلام ہے مین نے

عرض کیا میری بھائی کا آپ نے فرمایا اللہ تعالی رحم کرے اوسپر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بعض لوگ تو اوس کی
نماز پڑھنے سے ڈرتے ہین اور کہتے ہین وہ اپنے ہتیار سے مرا آپ نے فرمایا وہ تو عابد اور مجاہد ہوکر مرا ابن شہاب
نے کہا مین نے سلمہ کے ایک بیٹے سے پوچھا تو اوس نے بھی حدیث اپنے باپ سے روایت کی صرف اوس نے یہ کہا
کہ جب مین نے یہ کہا کہ بعضے لوگ اوسپر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہین تو آپ نے فرمایا وہ جھوٹے ہین وہ تو جاہد اور
مجاہد ہوکر مرا اور اوسکو دوہرا ثواب ہے اور اشارہ کیا آپ نے اپنی اونگلی سے **باب** غزوۃ الاحزاب
وہی الخندق غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان **عن** البراء رضی اللہ تعالی عنہ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحزاب ینقل معنا التراب ولقد واری التراب
بیاض بطنہ وھو یقول — واللہ لولا انت ما اھتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + فانزلن
سکینۃ علینا + ان الاولی قد بغوا علینا + قال وربما قال — ان الملا قد ابوا
علینا + اذا ارادوا فتنۃ ابینا + ویرفع بھا صوتہ **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کے دن ہمارے ساتھ مٹی ڈھوتے تھے جب خندق
کھودی گئی مدینہ کے گرد اور مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپا لیا تھا آپ یہ فرماتے تھے قسم اللہ تعالی
کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے تو اوتار اپنی رحمت کو ہمپر اون لوگوں
نے (یعنے مکہ والوں نے) نہ مانا ہمارا کہنا (یعنے ایمان نہ لائے) اور ایک روایت مین ہے اس جماعت نے
نہ مانا ہمارا کہنا جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہین (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم نہین شریک ہوتے
اون کے اور یہ آپ بلند آواز سے فرماتے تھے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے رجز کا استحباب
نکلتا ہے محنت کیوقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہ بھی نکلتا ہے کہ امام کو بھی ان کامون مین شریک ہونا چاہیے
ضرورت کیوقت افسوس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مٹی تک ڈھونے مین عار نہ کرین اور اس زمانہ
کے بعضے بیوقوف ٹٹ پونجیے امیر جنکو کوڑی برابر اختیار نہین ہے غریب کو ساتھ کھلانے مین یا غریب
کو اپنے پاس بٹھانے مین عار کرین سلام علیک کرنے سے خفا ہون سنت کے موافق مصافحہ کرنے سے وہ
ناراض ہون پہر کہاں سے مسلمان ہین علانیہ کیون نہین کہتے کہ ہم کافر ہین مرتد ہین ملعون ہین معاذ اللہ من
ذلک **عن** ابی اسحاق قال سمعت البراء رضی اللہ تعالی عنہ فذکر مثلہ الا انہ
قال — ان الاولی قد بغوا علینا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ان لوگوں نے ظلم کیا۔

ہمارے نگو اور سرکشی کی بخاری کی روایت میں یہی ہے ۔ عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نحفر الخندق وننقل التراب علی
اکتادنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم لا عیش الا عیش الآخرۃ فاغفر للمہاجرین
والانصار ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم خندق
کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پر ڈھو رہے تھے آپ نے فرمایا یا اللہ نہیں ہے عیش مگر آخرت کا عیش
اور بخشدے تو مہاجرین اور انصار کو ف بڑی قسمت اُن مہاجرین اور انصار کی واسطے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم بعد اللہ جل جلالہ کی خدمت میں مٹی ڈھونا ہفت اقلیم کی سلطنت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے پر یہ لذت
وہی کچھ جو جانتے ہیں عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اللہم
لا عیش الا عیش الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ نہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا اور بخشدے
انصار اور مہاجرین کو عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یقول اللہم ان العیش عیش الآخرۃ قال شعبۃ او قال اللہم لا
عیش الا عیش الآخرۃ فاکرم الانصار والمہاجرۃ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ عیش آخرۃ ہی کا عیش ہے تو کرم کر انصار
اور مہاجرین پر عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانوا یرتجزون ورسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہم وہم یقولون اللہم لا خیر الا خیر الآخرۃ فانصر
الانصار والمہاجرۃ وفی حدیث شیبان بدل فانصر فاغفر ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے صحابہ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اون کے ساتھ
تھے وہ کہتے تھے یا اللہ نہیں ہے خیر مگر آخرت کی خیر تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی اور شیبان کی روایت
میں ہے بخشدے انصار اور مہاجرین کو عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اصحاب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کانوا یقولون یوم الخندق نحن الذین بایعوا محمدا علی الاسلام
او قال علی الجہاد شک حماد ما بقینا ابدا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم
ان الخیر خیر الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خندق کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہین جنہون نے بعیت کی ہے حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم سے اسلام پر یا جہاد پر جب تک ہم زندہ رہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ بھلائی
تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخشدے انصار اور مہاجرین کو **باب** غزوۃ ذی قرد وغیرہا
ذی قرد وغیرہ لڑائیون کا بیان **عن** سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالی عنہ خرجت قبل
ان یؤذن بالاولی وکانت لقاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترعی بذی قرد قال
فلقینی غلام لعبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ فقال اخذت لقاح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقلت من اخذها قال غطفان قال فصرخت ثلاث صرخات یا
صباحاہ قال فاسمعت ما بین لابتی المدینۃ ثم اندفعت علی وجہی حتی ادرکتہم
وقد اخذوا یستقون من الماء فجعلت ارمیہم بنبلی وکنت رامیا واقول انا
ابن الاکوع والیوم یوم الرضع وارتجز حتی استنقذت اللقاح منہم واستلبت منہم
ثلاثین بردۃ قال وجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم والناس فقلت یا نبی اللہ انی قد
حمیت القوم الماء وہم عطاش فابعث الیہم الساعۃ فقال یا ابن الاکوع ملکت
فاسجح قال ثم رجعنا ویردفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقتہ حتی دخلنا
المدینۃ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین صبح کی اذان سے پہلے نکلا اور
آپ کی دودہیلی اونٹنیان ذی قرد مین چرتی تہین (ذی قرد ایک پانی کا نام ہے مدینہ سے ایک دن
کے فاصلہ پر بخاری نے کہا یہ لڑائی خیبر کی جنگ سے تین دن پہلے ہوئی اور بعضون نے کہا ۶ھ
ہجری مین حدیبیہ سے پہلے) مجھے عبد الرحمن بن عوف کا غلام ملا اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی دودہیلی اونٹنیان جاتی رہین مین نے پوچھا کس نے لین اوس نے کہا غطفان نے (جو ایک
شاخ ہے قیس قبیلہ کی) یہ سنکر مین تین بار چلایا یا صباحاہ (عرب کی عادت ہے کہ یہ کلمہ اوسوقت
کہتے ہین جب کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگون کو خبردار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے
دونون جانب والون کو سنا دیا پہر مین سیدہا چلا یہان تک کہ مین نے اون لوٹیرون کو ذی قرد مین پایا
اونہون نے پانی پینا شروع کیا تہا مین نے تیر مارنا شروع کیے اور مین تیر انداز تہا اور کہتا
جاتا تہا انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع **ف** یہ رجز تہا اس کے معنی یہ ہین مین اکوع کا بیٹا ہون

جنگ مین ایسا کہنا درست ہے تاکہ دشمن پر رعب پڑے آج کمینون کی تباہی کا دن ہے یا آج پہچان ہوگی
کس نے شریف کا دودہ پیا ہے کس نے رذیل کا یا آج وہ دن ہے جسمین پہچان ہوگی اوس شخص کی جو کمینی
سے لڑائی کا دودہ پیتا رہا ہے اور جنگ مین ماہر ہے **ت** مین رجز پڑہتا رہا یہانتک کہ اونٹنیان
اون سے چہڑالین بلکہ اور تیس چادرین اون کی چہینین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ بہی آگئے
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اون لوگون کو مین نے پانی پینے نہین دیا ہے وہ پیاسے ہین اب
اونپر لشکر کو بہیجیے آپنے فرمایا اے اکوع کے بیٹے تو اپنی چیزین لے چکا اب جانے دے سلمہ نے کہا پہر
ہم لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر اپنے ساتہ مجکو بٹہلایا یہانتک کہ ہم مدینہ مین
پہونچے **عن** سلمة بن الاكوع رضي الله تعالى عنه قال قدمنا الحديبية مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم ونحن اربع عشرة مائة وعليها خمسون شاة لا ترويها قال فقعد
رسول الله صلى الله عليه وسلم على جبا الركية فاما دعا واما بسق فيها قال فجاشت فسقينا
واستقينا قال ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعانا للبيعة في اصل الشجرة قال
فبايعته اول الناس ثم بايع وبايع حتى اذا كان في وسط من الناس قال بايع يا سلمة
قال قلت قد بايعتك يا رسول الله في اول الناس قال وايضا قال ورآني رسول الله صلى
الله عليه وسلم عزلا يعني ليس معي سلاح قال فاعطاني رسول الله صلى الله عليه
وسلم حجفة او درقة ثم بايع حتى اذا كان في آخر الناس قال الا تبايعني يا سلمة
قال قلت قد بايعتك يا رسول الله في اول الناس وفي اوسط الناس قال وايضا قال
فبايعته الثالثة ثم قال لي يا سلمة اين حجفتك او درقتك التي اعطيتك قال قلت
يا رسول الله لقيني عمي عامر عزلا فاعطيته اياها قال فضحك رسول الله صلى
الله عليه وسلم وقال انك كالذي قال الاول اللهم ابغني حبيبا هو احب الي
من نفسي ثم ان المشركين راسلونا الصلح حتى مشى بعضنا في بعض واصطلحنا
قال وكنت تبيعا لطلحة بن عبيد الله اسقي فرسه واحسه واخدمه واكل
من طعامه وتركت اهلي ومالي مهاجرا الى الله تعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم
قال فلما اصطلحنا نحن واهل مكة واختلط بعضنا ببعض اتيت شجرة

فكسحت شوكها فاضطجعت في أصلها قال فأتاني أربعة من المشركين من أهل مكة فجعلوا
يقعون في رسول الله صلى الله عليه وسلم فأبغضتهم فتحولت إلى شجرة أخرى وعلقوا سلاحهم
واضطجعوا فبينما هم كذلك إذ نادى مناد من أسفل الوادي يا للمهاجرين قتل ابن زنيم قال
فاخترطت سيفي ثم شددت على أولئك الأربعة وهم رقود فأخذت سلاحهم فجعلته
ضغثا في يدي قال ثم قلت والذي كرم وجه محمد صلى الله عليه وسلم لا يرفع أحد
منكم رأسه إلا ضربت الذي فيه عيناه قال ثم جئت بهم أسوقهم إلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال وجاء عمي عامر رضي الله تعالى عنه برجل من العبلات يقال له مكرز
يقوده إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على فرس مجفف في سبعين من المشركين فنظر
إليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعوهم يكن لهم بدء الفجور وثناه فعفا
عنهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنزل الله وهو الذي كف أيديهم عنكم و
أيديكم عنهم ببطن مكة من بعد أن أظفركم عليهم الآية كلها قال ثم خرجنا
راجعين إلى المدينة فنزلنا منزلا بيننا وبين بني لحيان جبل وهم المشركون فاستغفر رسول
الله صلى الله عليه وسلم لمن رقي هذا الجبل الليلة كأنه طليعة للنبي صلى الله عليه و
سلم وأصحابه قال سلمة فرقيت تلك الليلة مرتين أو ثلاثا ثم قدمنا المدينة فبعث
رسول الله صلى الله عليه وسلم بظهره مع رباح غلام رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا
معه وخرجت معه بفرس طلحة أنديه مع الظهر فلما أصبحنا إذا عبد الرحمن الفزاري
قد أغار على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستاقه أجمع وقتل راعيه قال
فقلت يا رباح خذ هذا الفرس فأبلغه طلحة بن عبيد الله وأخبر رسول الله صلى
الله عليه وسلم أن المشركين قد أغاروا على سرحه قال ثم قمت على أكمة
فاستقبلت المدينة فناديت ثلاثا يا صباحاه ثم خرجت في آثار القوم أرميهم بالنبل
وأرتجز أقول أنا ابن الأكوع واليوم يوم الرضع فألحق رجلا منهم فأصك سهما في
رحله حتى خلص نصل السهم إلى كتفه قال قلت خذها وأنا ابن الأكوع واليوم يوم
الرضع قال فوالله ما زلت أرميهم وأعقر بهم فإذا رجع إلي فارس أتيت شجرة فجلست

أصلها ثم رميته فعقرت به حتى إذا تضايق الجبل فدخلوا في تضايقه علوت الجبل فجعلت أرديهم بالحجارة قال فما زلت كذلك أتبعهم حتى ما خلق الله من بعير من ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا خلفته وراء ظهري وخلوا بيني وبينه ثم اتبعتهم أرميهم حتى ألقوا أكثر من ثلاثين بردة وثلاثين رمحا يستخفون ولا يطرحون شيئا إلا جعلت عليه آراما من الحجارة يعرفها رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه حتى أتوا متضايقا من ثنية فإذا هم قد أتاهم فلان بن بدر الفزاري فجلسوا يتضحون يعني يتغدون وجلست على رأس قرن قال الفزاري ما هذا الذي أرى قالوا لقينا من هذا البرح والله ما فارقنا منذ غلس يرمينا حتى انتزع كل شيء في أيدينا قال فليقم إليه نفر منكم أربعة قال فصعد إلي منهم أربعة في الجبل قال فلما أمكنوني من الكلام قال قلت هل تعرفونني قالوا لا ومن أنت قال قلت أنا سلمة بن الأكوع والذي كرم وجه محمد صلى الله عليه وسلم لا أطلب رجلا منكم إلا أدركته ولا يطلبني فيدركني قال أحدهم أنا أظن قال فرجعوا فما برحت مكاني حتى رأيت فوارس رسول الله صلى الله عليه وسلم يتخللون الشجر قال فإذا أولهم الأخرم الأسدي وعلى إثره أبو قتادة الأنصاري وعلى إثره المقداد بن الأسود الكندي قال فأخذت بعنان الأخرم قال فولوا مدبرين قلت يا أخرم احذرهم لا يقتطعوك حتى يلحق رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه قال يا سلمة إن كنت تؤمن بالله واليوم الآخر وتعلم أن الجنة حق والنار حق فلا تحل بيني وبين الشهادة قال فخليته فالتقى هو وعبد الرحمن قال فعقر بعبد الرحمن فرسه وطعنه عبد الرحمن فقتله وتحول على فرسه ولحق أبو قتادة فارس رسول الله صلى الله عليه وسلم بعبد الرحمن فطعنه فقتله فوالذي كرم وجه محمد صلى الله عليه وسلم لتبعتهم أعدو على رجلي حتى ما أرى ورائي من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ولا غبارهم شيئا حتى يعدلوا قبل غروب الشمس إلى شعب فيه ماء يقال له ذو قرد ليشربوا منه وهم عطاش قال فنظروا إلي أعدو وراءهم فحليتهم عنه يعني أجليتهم عنه فما ذاقوا منه قطرة قال ويخرجون فيشتدون في ثنية قال فأعدو فألحق رجلا منهم

فَأَصُكُّهُ بِسَهْمٍ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ يَا ثَكِلَتْهُ
أُمُّهُ أَكْوَعُهُ بُكْرَةً قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ أَكْوَعُكَ بُكْرَةً قَالَ وَأَرْدَوْا فَرَسَيْنِ عَلَى ثَنِيَّةٍ
قَالَ فَجِئْتُ بِهِمَا أَسُوقُهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَحِقَنِي عَامِرٌ بِسَطِيحَةٍ فِيهَا
مَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَسَطِيحَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّأْتُهُمْ عَنْهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ
تِلْكَ الْإِبِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَنْقَذْتُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ وَإِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ
الْإِبِلِ الَّتِي اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا
وَسَنَامِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلِّنِي فَأَنْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَأَتَّبِعُ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقَى
مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فِي
ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ أَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ فَقَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ
لَيُقْرَوْنَ فِي أَرْضِ غَطَفَانَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُورًا فَلَمَّا كَشَفُوا
جِلْدَهَا رَأَوْا غُبَارًا فَقَالُوا أَتَاكُمُ الْقَوْمُ فَخَرَجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا
ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ
فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسْبَقُ شَدًّا قَالَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى
الْمَدِينَةِ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا
وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ذَرْنِي فَلِأُسَابِقَ الرَّجُلَ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ اذْهَبْ إِلَيْكَ وَثَنَيْتُ رِجْلَيَّ
فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ أَسْتَبْقِي نَفَسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي
أَثَرِهِ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ حَتَّى أَلْحَقَهُ قَالَ فَأَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ
قُلْتُ قَدْ سُبِقْتَ وَاللَّهِ قَالَ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَسَبَقْتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا لَبِثْنَا إِلَّا ثَلَاثَ
لَيَالٍ حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَرْتَجِزُ

یا لقوم — تالله لولا الله ما اهتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + ونحن عن فضلك ما
استغنینا + فثبت الاقدام ان لاقینا + وانزلن سكینة علینا + فقال رسول الله صلى
الله علیه وسلم من هذا قال انا عامر قال غفر لك ربك قال وما استغفر رسول الله
صلى الله علیه وسلم لانسان یخصه الا استشهد قال فنادى عمر بن الخطاب رضی الله
تعالى عنه وهو على جمل له یا نبی الله لولا متعتنا بعامر قال فلما قدمنا خیبر
قال خرج ملكهم مرحب یخطر بسیفه یقول قد علمت خیبر انی مرحب + شاكی السلاح
بطل مجرب + اذا الحروب اقبلت تلهب + قال وبرز له عمی عامر رضی الله تعالى عنه
فقال — قد علمت خیبر انی عامر * شاكی السلاح بطل مغامر * قال فاختلفا ضربتین
فوقع سیف مرحب فی ترس عامر وذهب عامر یسفل له فرجع سیفه على نفسه فقطع اكحله
وكانت فیها نفسه قال سلمة فخرجت فاذا نفر من اصحاب النبی صلى الله علیه وسلم یقولون
بطل عمل عامر قتل نفسه قال فاتیت النبی صلى الله علیه وسلم وانا ابكی فقلت یا رسول
الله بطل عمل عامر قال رسول الله صلى الله علیه وسلم من قال ذلك قال قلت ناس من
اصحابك قال كذب من قال ذلك بل له اجره مرتین ثم ارسلنی الى علی رضی الله تعالى
عنه وهو ارمد فقال لاعطین الرایة رجلا یحب الله تعالى ورسوله صلى الله علیه
وسلم او یحبه الله ورسوله قال فاتیت علیا رضی الله تعالى عنه فجئت به اقوده و
هو ارمد حتى اتیت به رسول الله صلى الله علیه وسلم فبسق فی عینیه فبرا واعطاه
الرایة وخرج مرحب فقال — قد علمت خیبر انی مرحب * شاكی السلاح بطل
مجرب * اذا الحروب اقبلت تلهب * فقال علی رضی الله تعالى عنه — انا الذی
سمتنی امی حیدره * كلیث غابات كریه المنظره * اوفیهم بالصاع كیل
السندره * قال فضرب راس مرحب فقتله ثم كان الفتح على یدیه رضی الله تعالى
عنه ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب ہم حدیبیہ میں پہنچے سو ہم چودہ سو آدمی
تھے یہی مشہور روایت ہے اور ایک روایت میں تیرہ سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آئے ہیں اور
وہاں پچاس بکریاں تھیں جنکو کنوے کا پانی سیر نہ کر سکتا تھا یعنے ایسا کم پانی تھا کنوے میں پھر سوا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کے مینڈہ پر بیٹہے تو آپنے دعا کی یا تہوکا کنوئیں مین وہ اوسی وقت اوبل آیا پہر ہمنے
جانورون کو پانی پلایا اور خود بہی پیا بعد اس کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بلایا بیعت
کے لیے درخت کی جڑ مین اسی درخت کو شجرۂ رضوان کہتے ہین اور اسی درخت کا ذکر قرآن شریف مین ہے
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ اخیر تک امین نے سب سے پہلے لوگون مین آپ سے بیعت
کی پہر آپ بیعت لینے لگے یہانتک کہ آدہے آدمی بیعت کر چکے اوسوقت آپنے فرمایا اے سلمہ بیعت کر مین نے
عرض کیا یا رسول اللہ مین تو آپ سے اول ہی بیعت کر چکا آپ نے فرمایا پہر سہی اور آپنے مجہے نہتا (بے ہتیار)
دیکہا تو ایک بڑی سی ڈہال یا چہوٹی سی ڈہال دی پہر آپ بیعت لینے لگے یہانتک کہ لوگ ختم ہونے لگے
اوسوقت آپنے فرمایا اے سلمہ مجہہ سے بیعت نہین کرتا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین تو آپ سے بیعت کر چکا
اول لوگون مین پہر بیچ کے لوگون مین آپ نے فرمایا پہر بہی غرض مین نے تیسری بار آپ سے بیعت کی پہر
آپنے فرمایا ای سلمہ تیری وہ بڑی ڈہال یا چہوٹی ڈہال کہان ہے جو مین نے تجہے دی تہی مین نے
عرض کیا یا رسول اللہ میرا چچا عامر مجہے ملا وہ نہتا تہا مین نے وہ سپر اوسکو دیدی یہ سنکر آپ ہنسے اور
آپنے فرمایا تیری مثال اوس اگلے شخص کے سی ہوئی جس نے دعا کی تہی یا اللہ مجہے ایسا دوست دے جس کو مین
اپنی جان سے زیادہ چاہون پہر مشرکون نے صلح کے پیام بہیجے یہانتک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسرے
طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی سلمہ نے کہا مین طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت مین تہا اون کے گہوڑے
کو پانی پلاتا اون کی پیٹہ کہجاتا اونکی خدمت کرتا اونہی کے ساتہہ کہانا کہاتا اور مین نے اپنا گہر بار دہن
دولت سب چہوڑ دیا تہا اللہ اور رسول کیطرف ہجرت کرکے جب ہماری اور مکہ والون کی صلح ہو گئی
اور ہر ایک ہم مین کا دوسرے سے ملنے لگا تو مین ایک درخت کے پاس آیا اوس کے تلے سے کانٹے جہاڑے
اور جڑ کے پاس لیٹا اتنے مین چار آدمی مشرکون مین سے آئے مکہ والون مین سے اور لگے جناب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے مجہے غصہ آیا مین دوسرے درخت کے تلے چلا گیا اونہون نے اپنے
ہتیار لٹکائے اور لیٹ رہے وہ اوسیحال مین تہے کہ یکایک ایک آدمی نے نشیب سے آواز دی دوڑو
ای مہاجرین ابن زنیم (صحابی) مارے گئے یہ سنتے ہی مین نے اپنی تلوار سونتی اور اون چارون
آدمیون پر حملہ کیا وہ سو رہے تہے اون کے ہتیار مین نے لے لیے اور گٹہا بنا کر ایک ہاتہہ مین رکہے پہر
مین نے کہا قسم اوس کی جس نے عزت دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم مین سے جس نے سر اوٹہایا

مین ایک مار ڈالون گا اُس عضو جسمین اوس کی دونون آنکھین ہین پہر مین اوسکو کہینچتا ہوا لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرا چچا عامر عبلات (ایک شاخ ہے قریش کی) مین سے ایک شخص کو لایا جس کو مکرز کہتے تہے وہ اوسکو کہینچتا ہوا لایا ایک گھوڑے پر جسپر جھول پڑی تہی اور ستر آدمیون کے ساتہہ مشرکون مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکہا پہر فرمایا چہوڑ دو ان کو مشرکون کیطرف سے عہد شکنی شروع ہونے دو پہر دوبارہ بہی اونہی کیطرف سے ہونے دو (یعنے ہم اگر ان لوگون کو مارین تو صلح کے بعد ہماری طرف سے عہد شکنی ہوگی یہ مناسب نہین پہلے کافرون کیطرف سے عہد شکنی ہو ایک بار نہین دوبار تب ہمکو بدلا لینا برا نہین) آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کو معاف کردیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ اخیر تک یعنی اوس خدا نے اون کے ہاتہون کو روکا تم سے اور تمہارے ہاتہون کو روکا اون سے مکہ کی سرحد مین جب فتح دی چکا تہا تمکو اونپر۔ پہر ہم لوٹے مدینہ کو راہ مین ایک منزل پر اوترے جہان ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکون کے بیچ مین ایک پہاڑ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اوس شخص کے لیے جو اُس پہاڑ پر چڑہ جاوے رات کو اور پہرہ دیوے آپ کا اور آپ کے اصحاب کا سلمہ نے کہا مین رات کو اُس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑہا (اور پہرہ دیتا رہا) پہر ہم مدینہ مین پہنچے تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنیان رباح غلام کو اپنے دین اور مین بہی اوس کے ساتہہ تہا طلحہ کا گھوڑا لیے ہوئے چراگاہ مین پہنچانے کے لیے اون اونٹنیون کے ساتہہ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمن فزاری (رہزن) نے آپ کی اونٹنیون کو لوٹ لیا اور سب کو ہانک لے گیا اور چرواہے کو مار ڈالا مین نے کہا اے رباح تو یہ گہوڑا لے اور طلحہ پاس پہونچا دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر کہ کافرون نے آپ کی اونٹنیان لوٹ لین پہر مین ایک ٹیلے پر کہڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے مین نے تین بار آواز دی یا صباحاہ بعد اوس کے مین اُن لٹیرون کے پیچہے روانہ ہوا تیر مارتا ہوا اور رجز پڑہتا ہوا أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ یعنے مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینون کی تباہی کا دن ہے پہر مین کسی کے قریب ہوتا اور ایک تیر اوسکی کاٹہی مین مارتا جو اوس کے کاندہے تک پہنچ جاتا (کاٹہی کو چیر کر) اور کہتا یہ لے اور مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینون کی تباہی کا دن ہے پہر قسم خدا تعالے کی مین برابر اونکو تیر مارتا رہا اور زخمی کرتا رہا جب اون مین کا کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو مین درخت کے تلے آکر اوس کی جڑ مین بیٹہ جاتا اور ایک تیر مارتا وہ سوار زخمی ہو جاتا یہانتک کہ وہ پہاڑ کے تنگ

رستے مین گہسی اور مین پہاڑ پر چڑہ گیا اور وہان سے پتہر مارنا شروع کیے اور برابر اونکا پیچہا کرتا رہا یہان تک کہ کوئی اونٹ جسکو اسہ تعالی نے پیدا کیا تہا اور وہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کی سواری کا تہا نہ بچا جو میرے پیچہے نہ رہ گیا ہو اور لوٹیرون نے اسکو نہ چہوڑ دیا ہو (تو سب اونٹ سلمہ بن اکوع نے اون سے چہین لیے) سلمہ نے کہا پہر مین اون کے پیچہے چلا تیر مارتا ہوا یہانتک کہ تیس چادرون سے زیادہ اور تیس بہالون سے زیادہ اون سے اور چہینین وہ اپنے تئین ہلکا کرتے تہے (بہاگنے کے لیے) اور جو چیز وہ پہینکتے مین اوس پر ایک نشان رکہہ دیتا پتہر کا تاکہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اوسکو پہچان لین (کہ یہ غنیمت کا مال ہے اور اوسکو لے لیوین) یہانتک کہ وہ ایک تنگ گہاٹی مین آگئے اور وہان اون کو بدر فزاری کا بیٹا ملا وہ سب بیٹہ کر صبح کا ناشتہ کرنے لگے اور مین ایک چہوٹی ٹیکری کے چوٹی پر بیٹہا فزاری نے کہا یہ کون شخص ہے وہ بولے اس شخص نے ہمکو تنگ کر دیا قسم خدا کی اندہیری رات سے ہمارے ساتہہ ہے برابر تیر مارے جاتا ہے یہانتک کہ جو کچہ ہمارے پاس تہا سب چہین لیا فزاری نے کہا تم مین سے چار آدمی اوسکو جا کر مارلین یہ سنکر چار آدمی میری طرف چڑہے پہاڑ پر جب وہ اتنے دور آگئے کہ میری بات سن سکین تو مین نے کہا تم مجہے جانتے ہو اونہون نے کہا نہین مین نے کہا مین سلمہ ہون اکوع کا بیٹا (اکوع اون کے دادا تہے لیکن دادا کی طرف اپنی کو منسوب کیا بوجہ شہرت کے اور سلمہ کے باپ کا نام عمرو تہا اور عامر اون کے چچا تہے کیونکہ وہ اکوع کے بیٹے تہے) قسم اوس شخص کی جسنے بزرگی دی حضرت محمد صلی اسہ علیہ وسلم کے مونہہ کو مین تم مین سے جسکو چاہون گا مار ڈالون گا (تیر سے) اور تم مین سے کوئی مجہے نہین مار سکتا اون مین سے ایک شخص بولا یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پہر وہ سب لوٹے مین وہان سے نہین چلا تہا کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کے سوار نظر آئے جو درختون مین گہہر رہے تہے سب کے آگے اخرم اسدی تہے اون کے پیچہے ابو قتادہ اون کے پیچہے مقداد بن اسود کندی مین نے اخرم کے گہوڑے کی باگ تہام لی یہ دیکہکر وہ لوٹیرے بہاگے مین نے کہا ای اخرم تم اون سے بچے رہنا ایسا نہ ہو یہ تم کو مار ڈالین جب تک رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نہ آلین اونہون نے کہا ای سلمہ اگر تجہکو یقین ہے اسہ تعالی کا اور پچہلے دن کا اور تو جانتا ہے کہ جنت سچ ہے اور جہنم سچ ہے تو مت روک مجہکو شہادت سے (یعنی بہت ہوگا تو یہی کہ مین اون لوگون کے ہاتہہ سے شہید ہونگا اس سے کیا بہتر ہے) مین نے انکو چہوڑ دیا اونکا مقابلہ ہوا عبد الرحمن فزاری سے اخرم نے اوس کے

گھوڑے کو زخمی کیا اور عبدالرحمن نے برچھی سے اخرم کو شہید کیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا اتنے مین
حضرت ابوقتادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسوار آن پہونچے اور اونہون نے عبدالرحمن کو برچھہ مار کر
قتل کیا تو قسم اوس کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو مین انکا پیچھا کیے گیا مین
اپنے پاؤن سے ایسا دوڑ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھلائی دیا نہ اون کا غبار یہانتک
کہ وہ لٹیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گھاٹی مین پہونچے جہان پانی تھا اور اُسکا نام ذی قرد تھا وہ اُترے
پانی پینے کو پیاسے تھے پھر مجھے دیکھا مین اون کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا آخر مین نے اون کو پانی پر سے ہٹا دیا
وہ ایک قطرہ بھی نہ پی سکے اب وہ دوڑتے چلے کسی گھاٹی کی طرف مین بھی دوڑا اور اُن مین سے کسی کو پاکر
ایک تیر لگا دیا اوس کے شانے کی ہڈی مین اور مین نے کہا لے اسکو اور مین بیٹا ہون اکوع کا اور یہ دن
کمینون کی تباہی کا ہے وہ بولا (خدا کرے اکوع کا بیٹا مرے اور) اُسکی مان اوسپر روئے کیا وہی اکوع ہے
جو صبح کو میرے ساتھ تھا مین نے کہا ہان اے دشمن اپنی جان کے وہی اکوع ہے جو صبحکو تیرے ساتھ تھا
سلمہ بن اکوع نے کہا ان لوٹیرون کے دو گھوڑے سقط ہو گئے (دوڑتے دوڑتے) اونہون نے اون کو
چھوڑ دیا ایک گھاٹی مین مین اون گھوڑون کو کھینچتا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا وہان
مجھکو عامر ملے ایک چھاگل دودہ کی پانی ملا ہوا اور ایک چھاگل پانی کے بھری ہوئی مین نے وضو کیا اور دودہ پیا
(اللہ اکبر سلمہ بن اکوع کی ہمت صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گھوڑے تھک گئے اونٹ تھک
گئے لوگ مر گئے اسباب رہ گیا پر سلمہ نہ تھکے اور دن بھر مین نہ کچھ کھایا نہ پیا یا اللہ جل جلالہ کی امداد تھی)
پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اُس پانی پر تھے جہان سے مین نے لوٹیرون کو بھگایا تھا
مین نے دیکھا تو آپ نے سب اونٹ لے لیے ہین اور سب چیزین جو مین نے مشرکون سے چھینی تھین سب
برچھی اور چادرین اور بلال رضی اللہ عنہ نے اون اونٹون مین سے جو مین نے چھینے تھے ایک اونٹ نحر کیا
ہے اور وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اوسکی کلیجی اور کوہان بھون رہے ہین مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ مجھکو اجازت دیجیے لشکر مین سے سو آدمی چن لینے کی پھر مین ان لوٹیرون کا پیچھا کرتا ہون
اور اون مین سے کوئی شخص باقی نہین رکھتا جو خبر دیوے (اپنی قوم کو جا کر یعنی سب کو مار ڈالتا ہون) یہ سنکر
آپ ہنسے یہانتک کہ داڑہین آپ کی کھل گئین انگارون کی روشنی مین آپ نے فرمایا اے سلمہ تو یہ کر سکتا ہے مین نے
کہا ہان قسم اوسکی جس نے آپ کو بزرگی دی آپ نے فرمایا وہ تو اب غطفان کی سرحد مین پہونچ گئے وہان

اون کی مہمانی ہو رہی ہے اتنے مین ایک شخص آیا غطفان مین سے وہ بولا فلان شخص نے اون کے لیے ایک
اونٹ کاٹا تہا وہ اوسکی کہال نکال رہی تہی اتنے مین اون کو گرد معلوم ہوئی وہ کہنے لگی لوگ آگئے تو
تو وہان سے بہی بہاگ کہڑے ہوے جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا آج کے دن ہمارے سوارون مین بہتر سوار ابو قتادہ
ہین اور پیادون مین سب سے بڑہکر سلمہ بن الاکوع ہین سلمہ نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دو حصے
دیے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا اور دونون مجہی کو دیدیے بعد اوس کے آپنے مجہے اپنے ساتہہ بٹہلا
عضبا پر مدینہ کو لوٹتے وقت ہم چل رہے تہے کہ ایک انصاری جو دوڑنے مین کسی سے پیچہے نہین رہتا تہا کہنے
لگا کوئی ہے جو مدینہ کو مجہسے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تہا جب مین نے اسکا کہنا سنا تو اوس سے
کہا تو بزرگ کی بزرگی نہین کرتا اور بزرگ سے نہین ڈرتا وہ بولا نہین البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بزرگی کرتا ہون مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون مجہے چہوڑ دیجیے مین اس مرد سے
آگے بڑہ نکلا دوڑ مین آپ نے فرمایا اچہا اگر تیرا جی چاہے تب مین نے کہا مین آتا ہون تیری طرف اور مین نے
اپنا پاؤن ٹیڑہا کیا اور کود پڑا پہر مین دوڑا اور جب ایک یا دو چڑہاؤ باقی رہے تو مین نے اپنے دم کو
روکا پہر اوس کے پیچہے دوڑا اور جب ایک دو چڑہاؤ باقی رہے تو دم کو سنبہالا پہر جو دوڑا تو اوس سے ملگیا
یہانتک کہ ایک گہونسا دیا مین نے اوس کے دونون مونڈہون کے بیچ مین اور مین نے کہا قسم خدا کی اب مین آگے
بڑہا پہر اوس سے آگے پہونچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ مسابقت درست ہے بلا عوض اور بعوض مین خلاف
ہے) پہر قسم خدا کی ہم صرف تین رات ٹہیرے بعد اوس کے خیبر کیطرف نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتہہ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑہنا شروع کیا قسم اللہ تعالی کی اگر خدا تعالے ہدایت نکرتا تو ہم راہ نہ پاتے
اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑہتے اور ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہین ہوے تو جما رکہہ ہمارے پاؤن کو اگر ہم
کافرون سے ملین اور اپنی رحمت اور تسلی اوتار ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون
ہے لوگون نے کہا عامر آپنے فرمایا خدا تعالے بخشے تجہ کو سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
کسی کے لیے خاص طور پر استغفار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور وہ
اپنی اونٹ پر تہے یا نبی اللہ آپنے ہمکو فائدہ کیون نہ اٹہانے دیا عامر سے سلمہ نے کہا پہر جب ہم خیبر مین
آئے تو اوسکا بادشاہ مرحب تلوار لہراتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑہتا تہا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ +
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ + إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ یعنے خیبر کو معلوم ہے کہ مین مرحب

ہون پورا ہتیار بند بہادر آزمودہ کار جب لڑائیان آوین شعلے اُڑاتی ہوئین یہ سنکر میرے چچا عامر نکلے اُس
کے مقابلہ کے لیے اور اُنہون نے یہ رجز پڑہا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّیْ عَامِرٌ * شَاكِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ * یعنی
خیبر جانتا ہے کہ مین عامر ہون ۔ پورا ہتیار بند لڑائی مین گھسنے والا + پہر دونون کا ایک ایک ہاتھ ہوا تو
مرحب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈہال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو اونکی تلوار اُنہی
کو لگی اور شہ رگ کٹ گئی اوسی سے مر گئے سلمہ نے کہا پہر مین نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
چند اصحاب کو دیکہا وہ کہہ رہے ہین عامر کا عمل لغو ہوگیا اوس نے اپنے تئین آپ مار ڈالا یہ سنکر مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ عامر کا عمل لغو ہوگیا
آپ نے فرمایا کون کہتا ہے مین نے کہا آپکے بعض اصحاب کہتے ہین آپ نے فرمایا جہوٹ کہا جس نے کہا
بلکہ اوسکو دوہرا ثواب ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس
بہیجا اُنکی آنکہین دکہہ رہی تہین آپ نے فرمایا مین ایسے شخص کو نشان دونگا جو دوست رکھتا ہے اللہ
اور اُس کے رسول کو یا اللہ تعالی اور رسول اوسکو دوست رکھتے ہین اور ابن ہشام کی روایت مین اتنا زیادہ
ہے کہ اللہ تعالی فتح دیگا اوس کے ہاتہون پر اور وہ بہاگنے والا نہین سلمہ نے کہا پہر مین حضرت علی پاس
گیا اور اُنکو لایا کہینچتا ہوا اون کی آنکہین دکہہ رہی تہین یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے آیا آپ نے اُنکی آنکہون مین اپنا تہوک ڈالدیا وہ اوسیوقت اچہی ہوگئین پہر آپ نے اون کو نشان
دیا اور مرحب نکلا اور کہنے لگا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّیْ مَرْحَبٌ * شَاكِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ * اِذَا
الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اُسکے جواب مین یہ کہا اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ
اُمِّیْ حَیْدَرَهْ + كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ + اُوْفِيْهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ + یعنے
مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکھا **ف** حیدر کہتے ہین شیر کو اور جب حضرت
علی رضی اللہ تعالی عنہ پیدا ہوئے تہے تو اُن کی مان نے اُنکا نام اسد رکھا تہا اسد کہتے ہین شیر
کو اور مرحب نے خواب مین دیکہا تہا کہ ایک شیر آیا اور اوسے مار ڈالا تو حضرت علی نے یہ ذکر کیا تاکہ اوس
کے دل مین ڈر پیدا ہو اور بعض علما نے کہا ہے کہ حضرت علی کی مان نے جب وہ پیدا ہوئے تو اون کا
نام اسد رکہا جو اُن کے نانا کا نام تہا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابو طالب سفر مین تہے جب
لوٹ کر آئے تو اُنہون نے علی نام رکہا اور اسد کو حیدر کہتے ہین کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے جب

حادر سے ہے اور حادر کے معنی سخت اور بزرور مراد حضرت علی کی یہ ہے کہ مین شیر کی مانند جرأت اور قوت اور
بہادری رکھتا ہون تیری کیا حقیقت ہے **ت** مثل اوس شیر کے جو جنگلون مین ہوتا ہے رینے شیر ببر
نہایت ڈراونی صورت (کہ اوس کے دیکھنے سے خوف پیدا ہو) مین لوگون کو ایک صاع کے بدلے سندرہ
دیتا ہون (سندرہ صاع سے بڑا پیمانہ ہے یعنے وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے ہین اور مین اون کا
کام ہی تمام کر دیتا ہون) پھر حضرت علی نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ اوسیوقت جہنم کو روانہ ہوا
بعد اوس کے اللہ تعالی نے فتح دی اون کے ہاتھون پر **ف** سیرۃ ابن ہشام مین باسناد ابو رافع سے جو
مولی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھے جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اپنا نشان دیکر قلعہ فتح کرنے کے لیے بھیجا حضرت علی جب قلعہ کے قریب ہوئے تو قلعہ
والے باہر نکلے اور اونہون نے لڑنا شروع کیا ایک یہودی نے اون پر وار کیا اور اون کی سپر گرا دی اونہون
نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس تھا اوٹھا لیا اور اوسکو سپر کر لیا پھر وہ دروازہ لڑائی فتح ہونے
تک اون کے ہاتھ ہی مین رہا جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو اونہون نے وہ دروازہ پھینک دیا ابو رافع نے
کہا مین اور سات آدمی ہم اور تھے آٹھون نے کوشش کی اوس دروازہ کو اولٹنے کی تو نہ اولٹ سکے سبحان اللہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اور ہمت خداداد تھی بڑے بڑے بہادرون کو جنکا عرب
مین شہرہ تھا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ تعجب مین رہ گئے نووی نے
کہا صحیح یہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے مرحب کو قتل کیا اور بعضون نے یہ کہا ہے کہ مرحب کو
محمد بن مسلمہ نے قتل کیا ابن عبد البر نے اپنی کتاب درر فی مختصر السیر مین لکھا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا
کہ مرحب کے قاتل محمد بن مسلمہ تھے اور اور لوگون نے کہا کہ قاتل اوس کے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ تھے ابن عبد البر
نے کہا ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے پھر روایت کیا اونہون نے اپنی اسناد سے سلمہ اور بریدہ سے ایسا
ہی ابن اثیر نے کہا صحیح قول جسپر اکثر اہل الحدیث اور اہل سیر ہین یہ ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علی تھے رضی
اللہ تعالی عنہ انتہی سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ
بن سہل نے اونہون نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون نکلتا ہے
مرحب سے لڑنے کے لیے محمد بن مسلمہ نے کہا مین جاؤن گا کل میرا بھائی مارا گیا ہے اور قسم اللہ کی مجھے جوش
آرہا ہے آپ نے فرمایا اچھا جا اور دعا کی یا اللہ محمد بن مسلمہ کی مدد کر جب ایک دوسرے سے نزدیک ہوئے تو ایک

درخت بیچ مین آگیا اور ہر ایک اوس درخت کی آڑ لینے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے لیکن ہر ایک نے تلوار سے
اوس درخت کو کاٹنا شروع کیا یہانتک کہ دونون کہل گئے آمنے سامنے اور اُس درخت کی صرف جڑ
کہڑی رہ گئی پہر مرحب نے محمد پر حملہ کیا اونہون نے سپر پر روکا لیکن تلوار سپر پر گہس گئی اور اوسی مین اٹک رہی
پہر محمد نے ایک ضرب لگائی اور مرحب مارا گیا ابن اسحاق نے کہا مرحب کے بعد اوسکا بہائی یاسر نکلا اور
اُس نے پکارا کون آتا ہے مجہہ سے لڑنے کو زبیر بن عوام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہوپہی زاد بہائی
اوس کے مقابلہ کو نکلے صفیہ بنت عبد المطلب زبیر کی مان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول
اللہ وہ میرے بیٹے کو مار ڈالیگا آپ نے فرمایا نہین تیرا بیٹا خدا چاہے تو اوسکو مار ڈالیگا پہر ایسا ہی ہوا کہ زبیر
نے اُس مردود کو واصل جہنم کیا **نووی** نے کہا اس حدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار معجزے
منقول ہین ایک تو حدیبیہ کا پانی بڑہ جانا دوسرے حضرت علی کی آنکہہ دفعۃً اچہی ہو جانا تیسرے خبر دینا
حضرت علی کے فتح کی جیسے دوسری روایت مین تصریح موجود ہے چوتہی خبر دینا کہ وہ لوٹیرے اب غطفان
مین ہین انتہی **عن** عکرمة بن عمار **عن** عکرمة بن عمار بهذا الحدیث بطوله
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** قول الله وهو الذی کف ایدیهم عنکم الایة آیت
وهو الذی کف ایدیهم عنکم کے اُترنے کا بیان **عن** انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه
ان ثمانین رجلا من اهل مکة هبطوا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم من جبل
التنعیم متسلحین یریدون غرة النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه فاخذهم
سلما فاستحیاهم فانزل الله عز وجل وهو الذی کف ایدیهم عنکم وایدیکم
عنهم ببطن مکة من بعد ان اظفرکم علیهم **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے اسی آدمی مکہ والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اوترے تنعیم کے پہاڑ سے وہ چاہتے
تہے آپ کو دہوکا دین اور غفلت مین حملہ کرین پہر آپ نے اون کو پکڑ لیا اور قید کیا بعد اوس کے آپ نے چہوڑ دیا
اون کو تب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اوتارا وهو الذی کف ایدیهم عنکم یعنے خدا وہ ہے جس نے روکا
اون کے ہاتہون کو تم سے (اور اُن کا فریب کچہ نہ چلا) اور تمہارے ہاتہون کو اون سے (تمنے اُن کو
قتل نہ کیا) مکہ کی سرحد مین تمہارے فتح ہو جانے کے بعد **باب** غزوة النساء مع الرجال
عورتون کا مردون کے ساتہہ لڑائی مین شریک ہونا **عن** انس ان ام سلیم اتخذت

يَوْمَ حُنَيْنٍ خِنْجَرًا فَكَانَ مَعَهَا فَرَآهَا أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْخِنْجَرُ قَالَتِ اتَّخَذْتُهُ إِنْ دَنَا مِنِّي أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بِهِ بَطْنَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوا بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے ام سلیم (اون کی ماں) نے حنین کے دن ایک خنجر لیا وہ اون کے پاس تہا یہ ابو طلحہ نے دیکہا تو عرض کیا یارسول اللہ یہ ام سلیم ہے اور اون کے پاس ایک خنجر ہے آپنے پوچہا یہ خنجر کیسا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ اگر کوئی کافر میرے پاس آویگا تو اس خنجر سے اسکا پیٹ پہاڑ ڈالونگی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے پہر ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ ہماری سوا جو لوگ چہوٹے ہین (فتح مکہ کے روز) اون کو مار ڈالیے اونہون نے شکست پائی آپ سے اسوجہ سے مسلمان ہوگئے اور دل سے مسلمان نہین ہوئے) آپ نے فرمایا اے ام سلیم کافرون کے شر کو خدا تعالے کفایت کر گیا اور اُس نے ہمپر احسان کیا (اب تیری خنجر باندہنے کی ضرورت نہین) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قِصَّةِ أُمِّ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم اور چند انصار کی عورتون کو جہاد مین اپنے ساتہہ رکہتے وہ پانی پلاتین اور زخمیون کی دوا کرتین **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتون کو جہاد مین نکلنا درست ہے اور اُن سے کام لینا پانی پلانے یا دوا کرنے وغیرہ کا درست ہے اور یہ دوا وہ اپنے محرمون کی کرین یا خاوند کی اور غیرون کی بہی کر سکتے ہین بشرطیکہ بے ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہہ جائز ہے انتہی **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ

وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ لَا يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا مِنَ النُّعَاسِ

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو چند لوگوں نے شکست پاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور ابو طلحہ آپکے سامنے تھے اور سپر کی اوٹ آپ پر کیے ہوئے تھے اور ابو طلحہ بڑے تیر انداز تھے اون کے اوس دن دو یا تین کمانین ٹوٹ گئین تو جب کوئی شخص تیرون کا ترکش لیکر نکلتا آپ اوس سے فرماتے یہ تیر رکھدے ابو طلحہ کے لیے اور آپ گردن اٹھا کر کافرون کو دیکھتے تو ابو طلحہ کہتے اے نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ گردن مت اٹھایئے ایسا نہ ہو کہ کافرون کا کوئی تیر آپکے لگ جاوے میرا گلا آپکے گلے کے برابر ہے (یعنے ابو طلحہ نے اپنا گلا آگے کیا تھا کہ اگر کوئی تیر وغیرہ آوے تو مجھکو لگے) **ف** اس سے ابو طلحہ کی جان نثاری اور وفاداری بخوبی ثابت ہوتی ہے سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ ابو دجانہ نے اپنی پیٹھ کافرون کیطرف کرکے آپ پر آڑ کرلی تھی اور تیر اون کی پیٹھ پر برابر پڑتے تھے اور سعد بن ابی وقاص بھی کافرون کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو تیر دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے مارا سے سعد فدا ہون تجپر ماں باپ میرے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے یہان تک کہ اوسکا ایک کنارہ ٹوٹ گیا پھر وہ کمان قتادہ بن النعمان نے لے لی اون کے پاس رہی اور قتادہ کی آنکھہ کافرون کی ضرب سے نکلکر رخسارے پر گری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھہ سے اوسکو اپنی جگہہ کر دیا وہ بالکل درست ہو گئی بلکہ اوس آنکھہ سے خوب کھائی دیتا تھے **ف** انس نے کہا مین نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا وہ دونون کپڑے اٹھائی ہوئے تھیں (جیسے کام کے وقت کوئی اٹھاتا ہے) اور مین اون کی پنڈلی کی پازیب کو دیکھہ رہا تھا **ف** احد کے دن تک حجاب کا حکم نہین اترا تھا تو دیکھنے مین کوئی قباحت نہ تھی یا یہ کہ اونہون نے قصدًا نہین دیکھا بلکہ اون کی نظر پڑ گئی (نووی) **ف** وہ دونون مشکین لاتی تھین اپنی پیٹھ پر پھر ڈالدیتین اونکو لوگون کے منہ

مین پہر جاتین اور پہر کر لاتین پہر لوگون کے مونہہ مین ڈالتین اور ابو طلحہ کے سامنے دو تین بار تلوار گر پڑی
اونگہہ سے

باب النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم والنهي عن قتل صبيان اهل الحرب

جو عورتین جہاد مین شریک ہون اون کو انعام ملے گا اور حصہ نہین ملے گا اور بچون کو قتل
کرنا منع ہے عن يزيد بن هرمز ان نجدة كتب الى ابن عباس رضي الله تعالى عنه يسأله
عن خمس خلال فقال ابن عباس رضي الله تعالى عنه لولا ان اكتم علما ما كتبت اليه
كتب اليه نجدة اما بعد فاخبرني هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء
وهل كان يضرب لهن بسهم وهل كان يقتل الصبيان ومتى ينقضي يتم اليتيم وعن
الخمس لمن هو فكتب اليه ابن عباس رضي الله تعالى عنهما كتبت تسألني هل كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وقد كان يغزو بهن فيداوين الجرحى و
يحذين من الغنيمة واما بسهم فلم يضرب لهن وان رسول الله صلى الله عليه وسلم
لم يكن يقتل الصبيان فلا تقتل الصبيان وكتبت تسألني متى ينقضي يتم اليتيم
فلعمري ان الرجل لتنبت لحيته وانه لضعيف الاخذ لنفسه ضعيف العطاء منها فاذا
اخذ لنفسه من صالح ما ياخذ الناس فقد ذهب عنه اليتم وكتبت تسألني عن
الخمس لمن هو وانا نقول هو لنا فابى علينا قومنا ذاك ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے
نجدہ حروری خارجیون کے سردار نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کو لکہا پانچ باتین پوچہین
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اگر علم کے چہپانے کی سزا نہ ہوتی تو مین اوسکو جواب نہ لکہتا
(کیونکہ وہ مردود خارجی بدعتیون کا سردار تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی شان مین فرمایا کہ
وہ دین مین سے ایسا نکل جاوینگے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے) نجدہ نے یہ لکہا تہا بعد حمد وصلوۃ
کے تم بتلاؤ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین عورتون کو ساتہہ رکہتے تہے اور کیا اونکو کوئی حصہ دیتے
تہے (غنیمت کے مال مین سے) اور کیا آپ بچون کو بہی مارتے تہے اور یتیم کی کب یتیمی ختم ہوتی ہے اور خمس
کسکا ہے عبد اللہ بن عباس نے جواب لکہا تو نے لکہا مجہسے پوچہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد
مین عورتون کو ساتہہ رکہتے تہے تو بیشک ساتہہ رکہتے تہے وہ دوا کرتی تہین زخمیون کی اور اون کو کچہ انعام
ملتا اور حصہ تو اون کا نہین لگایا گیا (ابو حنیفہ اور ثوری اور لیث اور شافعی اور جمہور علما کا یہی قول ہے

لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگا یا جاوے گا اگر وہ لڑے یا زخمیوں کا علاج کرے اور مالک کے نزدیک
اوسکو انعام بھی نہ ملیگا اور یہ دونوں مذہب مردود ہیں اس حدیث صحیح سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بچون کو کافروں کے انہیں مارتے تھے تو بھی بچوں کو مت مار یو اسیطرح عورتوں کو لیکن اگر بچے اور
عورتین لڑین تو انکا مارنا جائز ہے اور تونے لکھا مجھسے پوچھتا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو
قسم میری عمر کی بعضا آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی ڈاڑھی نکل آتی ہے پر وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے
نہ دینے کا تو وہ یتیم ہے یعنے اُسکا حکم یتیموں کا سا ہے پھر جب اپنے فائدے کے لیے وہ اچھی باتین کرنے
لگے جیسے لوگ کرتے ہیں تو اُسکی یتیمی جاتی رہی **ف** نووی نے کہا مراد اس سے یتیمی کا حکم ہے
ورنہ یتیمی بلوغ سے جاتی رہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے یتیمی بعد احتلام کے اور
اس میں دلیل ہے شافعی اور مالک اور جمہور علما کی کہ یتیمی کا حکم بلوغ سے نہیں جاتا اور نہ سن زیادہ ہونے
سے بلکہ یہ ضرور ہے کہ لین دین میں ہوشیار ہو جاوے اور ابو حنیفہ نے کہا جب وہ پچیس برس کا ہو جاوے
تو اُسکا مال اوس کے سپرد کر دین کیونکہ اس عمر میں آدمی دادا ہو سکتا ہے اب بھی اگر عقل نہ آوے تو کب
آویگی انتہے مع زیادۃ **ف** اور تونے لکھا مجھسے پوچھتا ہے خمس کو کس کا ہے تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ خمس
ہمارے لیے ہے پر ہماری قوم نے نہ مانا **ف** نووی نے کہا مراد خمس سے خمس کا جو قرآن سے حق ہے
ذوی القربی کا اور علما نے اس میں اختلاف کیا ہے شافعی کا وہی قول ہے جو ابن عباس کا ہے کہ
وہ ذوی القربی کا حق ہے یعنے بنی ہاشم اور بنی مطلب کا اور قوم سے مراد امراے بنو امیہ ہیں جنہوں نے
یہ خمس بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزوں اور سیدوں کو نہ دیا آپ دبا لیا **عن** يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ
أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ
ابْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ حَاتِمٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ
الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ وَزَادَ
إِسْحَاقُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ وَتُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ **ترجمہ** یزید بن ہرمز
سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کو لکھا اور کئی پوچھتا تھا کئی باتین پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح اس
روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکوں کو نہیں مارتے تھے تو بھی لڑکوں کو مت مار مگر تجھکو
ایسا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا جب اونہوں نے ایک لڑکے کو مار ڈالا تھا **ف** اور ظاہر

ہے کہ حضرت خضر نے یہ کام اپنی راے سے نہین کیا تہا کیونکہ خود قرآن مین موجود ہے وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي بلکہ اللہ
تعالی کے حکم سے تہا اور تجہہ کو یہ حکم پہونچ نہین سکتا پس لڑکون کا قتل کرنا بہی تجہکو ناجائز ہے **ف**
اسحاق کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ تو تمیز کرے مومن کی پہر قتل کرے کافر کو اور چہوڑ دیوے مومن کو یعنی
تو پہچان لیوے کہ کونسا بچہ بڑا ہوکر مومن ہوگا اور کونسا کافر اور یہ محال ہے اس لیے قتل بہی بچون کا ناجائز ہی
عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ
وَعَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ فَقَالَ لِيَزِيدَ اكْتُبْ إِلَيْهِ
فَلَوْلَا أَنْ يَقَعَ فِي أُحْمُوقَةٍ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ اكْتُبْ إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْمَرْأَةِ
وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ وَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا وَ
كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمْ
وَأَنْتَ لَا تَقْتُلْهُمْ إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
مِنَ الْغُلَامِ الَّذِي قَتَلَهُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ وَإِنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ حَتَّى
يَبْلُغَ وَيُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ وَإِنَّا زَعَمْنَا أَنَّاهُمْ
فَأَبَى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا **ترجمہ** یزید بن ہرمز سے روایت ہی نجدہ بن عامر حروری نے ابن عباس کو
لکہا پوچہتا تہا ان سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد مین شریک ہون تو ان کو حصہ ملیگا یا نہین اور بچون
کا قتل کیسا ہے اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوی القربی جنکا ذکر قرآن شریف مین ہے کہ
پانچوین حصہ مین سے انکو دیا جاوے گا کون ہین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے یزید سے کہا تو
لکہہ جواب اسکو اور اگر وہ حماقت مین پڑنے والا نہ ہوتا تو مین اسکو جواب نہ لکہتا (یعنے مجہکو اس بات
کا خیال ہے کہ اگر مین ان سئلون کا جواب اسکو نہ دون تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر
بیٹہے) لکہہ یہ کہ تو نے مجہکو لکہکر پوچہا عورت اور غلام کو حصہ ملیگا یا نہین جب وہ جہاد مین شریک
ہون تو انکو حصہ نہین ملے گا البتہ انعام ملسکتا ہے (حقیقتاً امام مناسب جانے شافعی اور ابو حنیفہ اور
جمہور علماء کا یہی قول ہے اور مالک کے نزدیک غلام کو انعام بہی نہ ملیگا جیسے عورت کو اور حسن اور
ابن سیرین اور نخعی اور حکم کے نزدیک اگر غلام لڑے تو اسکو بہی حصہ دیے گے) اور تو نے لکہکر

پوچھا مجھ سے بچون کے قتل کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچون کو قتل نہین کیا اور تو بھی قتل مت کر
مگر تجھے ایسا علم ہو جیسے حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھی (حضرت خضر علیہ السلام) کو تھا اور تو نے لکھکر
پوچھا یتیم کو اسکی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اُس سے نہ جاویگا جب تک بالغ نہ ہو اور اُسکو
عقل نہ آوے اور تو نے لکھکر پوچھا ذوی القربی کو یہ ہم لوگ ہین ہماری سمجھ مین پر ہماری قوم نے نہ مانا عَنْ
يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ
قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِيْنَ قَرَاَ كِتَابَهٗ وَحِيْنَ كَتَبَ جَوَابَهٗ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنْ اَرُدَّهٗ عَنْ نَتْنٍ يَقَعُ فِيْهِ مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ
قَالَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنَّكَ سَاَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ مَنْ هُمْ وَاِنَّا كُنَّا
نَرٰى اَنَّ قَرَابَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ نَحْنُ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَ
سَاَلْتَ عَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَضِيْ يُتْمُهٗ وَاِنَّهٗ اِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَاُوْنِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَدُفِعَ اِلَيْهِ
مَالُهٗ فَقَدِ انْقَضٰى يُتْمُهٗ وَسَاَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ
الْمُشْرِكِيْنَ اَحَدًا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ اَحَدًا وَاَنْتَ
فَلَا تَقْتُلْ مِنْهُمْ اَحَدًا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلَامِ حِيْنَ قَتَلَهٗ وَ
سَاَلْتَ عَنِ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُوْمٌ اِذَا حَضَرُوا الْبَاْسَ وَاِنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ
لَهُمْ سَهْمٌ مَعْلُوْمٌ اِلَّا اَنْ يُحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ
بن عامر نے ابن عباس کو لکھا مین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس موجود تھا جب اُنہون نے نجدہ
کی کتاب پڑہی اور جب اُسکا جواب لکھا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا قسم خدا کی اگر مجھے یہ خیال نہ
ہوتا کہ وہ نجاست مین گر جاویگا (یعنے حماقت کی بات کر بیٹھیگا) تو مین اُسکو جواب نہ لکھتا اور خدا کرے
اوسکی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو (یعنے خوشی نصیب نہ ہو) پھر یہ لکھا تو نے مجھ سے پوچھا ذوی القربے کا حصہ
جنکا ذکر اللہ تعالی نے کیا ہے وہ کون ہین تو ہم خیال کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت
والے ہم لوگ ہین لیکن ہماری قوم نے نہ مانا اور تو نے پوچھا یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو جب وہ نکاح

کے قابل ہوجاوی اور اسکو عقل آجاوی اور اُسکا مال اوس کے سپرد ہوجاوے اوسکی یتیمی ختم ہوگئی اور تونے
پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون کے بچون کو مارتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون
کے کسی بچے کو نہین مارتے تھے اور تو بھی مت مار البتہ اگر تجھے اتنا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا
جسکے سبب اونہون نے لڑکے کو مار ڈالا تھا تو خیر اور تو نے پوچھا عورت اور غلام کا کوئی حصہ لگیگا اگر وہ لڑائی میں
شریک ہون تو انکو کوئی حصہ نہین ملتا تھا مگر انعام کے طور پر غنیمت مین سے عَنْ یَزِیْدَ بْنِ
هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ وَ
لَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ كَاِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيْثَهُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَابُ عَدَدِ غَزْوَاتِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ
الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ
غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى
ترجمہ ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
سات لڑائیون مین رہی ہین مردون کے ٹہیرنے کی جگہہ مین رہتی اور انکا کھانا پکاتے اور زخمیون کی دوا
کرتی اور بیمارون کی خدمت کرتی عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ اسْتَسْقٰى قَالَ فَلَقِيْتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ اَوْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ
رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ
غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا اَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَا قَالَ ذَاتُ الْعُسَيْرِ اَوِ
الْعُشَيْرِ ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے عبد اللہ بن یزید استسقا کی نماز کے لیے نکلے تو لوگون کے ساتھ دو
رکعتین پڑہین پہر دعا مانگی پانی کے لیے اوس دن مین زید بن ارقم سے ملا میرے اور اون کے بیچ مین
صرف ایک شخص تھا مین نے پوچھا اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے ہین اونہون
نے کہا انیس مین نے پوچھا تم کتنے جہادون مین آپ کے ساتھ شریک تھے اُنہون نے کہا سترہ مین
مین نے پوچھا پہلا جہاد کون سا تھا اونہون نے کہا ذات العسیر یا ذات العشیر (جو ایک مقام کا نام
ہے سیرۃ ابن ہشام مین اسکو غزوۃ العشیرہ لکھا ہے اس مین لڑائی نہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عشیرہ تک جاکر مدینہ کو بلٹ آے یہ واقعہ ۲ سنہ ہجری مین ہوا ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوہ ودان
ہوا مدینہ مین آنے کے ایک سال کے اخیر پر اس مین بھی لڑائی نہین ہوئی ؀ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً
وَحَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اونیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد صرف ایک ہی حج کیا جسکو حجۃ الوداع کہتے ہین
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ جَابِرٌ لَمْ أَشْهَدْ بَدْرًا وَلَا أُحُدًا مَنَعَنِي أَبِي فَلَمَّا
قُتِلَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَطُّ ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اونیس جہاد کیے اور مین بدر اور احد مین نہ گیا کیونکہ میرے باپ نے
مجھے نہین جانے دیا پھر جب میرا باپ مارا گیا احد کے دن تو مین کسی لڑائی مین رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو چھوڑکر نہین رہا عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ مِنْهُنَّ وَ
قَالَ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونیس جہاد کیے اون مین سے آٹھہ مین لڑے ف نووی نے کہا اہل مغازی نے اختلاف
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادون کے شمار مین تو ابن سعد نے الکا شمار مفصلا ترتیب وار
کیا ہے اور اون کی تعداد ستائیس غزوہ اور چھپن سریہ تک پہونچتی ہے (سریہ وہ جس مین آپ خود
تشریف نہین لے گئے) ان غزوات مین سے تو مین لڑائی ہوئی ہے وہ بدر اور احد اور مریسیع
اور خندق اور قریظہ اور خیبر اور فتح اور حنین اور طائف مین اور بریدہ نے جو آٹھہ بیان کیے تو
شاید غزوہ فتح کو نکال ڈالا کیونکہ اون کا مذہب امام شافعی کا سا ہوگا جو کہتے ہین مکہ صلح سے فتح ہوا اور
باقی علما یہ کہتے ہین کہ مکہ بزور شمشیر فتح ہوا (مترجم کہتا ہے باقی علما کا قول صواب ہے اور یہی تاریخ سے
ثابت ہوتا ہے عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ
غَزْوَةً ترجمہ بریدہ سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سولہ جہاد کیے

عن سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات وخرجت فیما یبعث من البعوث تسع غزوات مرۃ علینا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومرۃ علینا اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ترجمہ** سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سات جہاد کیے اور جو لشکر آپ بہیجا کرتے تہے اون مین نو بار مین نکلا ایک بار تو ہماری سردار ابوبکر تہے اور دوسری بار اسامہ بن زید تہے **عن** حاتم بھذا الاسناد غیر انہ قال فی کلتیہما سبع غزوات **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا مگر اس روایت مین دونون جگہہ سات کا عدد مذکور ہے **باب** غزوۃ ذات الرقاع ذات الرقاع کے جہاد کا بیان

عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ ونحن ستۃ نفر بیننا بعیر نعتقبہ قال فنقبت اقدامنا فنقبت قدماے وسقطت اظفاری فکنا نلف علی ارجلنا الخرق فسمیت غزوۃ ذات الرقاع لما کنا نعصب علی ارجلنا من الخرق قال ابوبردۃ فحدث ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بھذا الحدیث ثم کرہ ذاک قال کانہ کرہ ان یکون شیئا من عملہ افشاہ قال ابواسامۃ زادنی غیر برید واللہ یجزی بہ **ترجمہ** ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے جہاد مین اور ہم چہہ آدمیون مین ایک اونٹ تہا باری باری اوسپر چڑہتے تہے آخر ہماری پاؤن زخمی ہو گئے تو میرے دونون پاؤن زخمی ہو گئے اور ناخون گر پڑے ہم نے اون زخمون پر چیتہڑے پلیٹے اسوجہ سے اُس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع ہوا کیونکہ ہم اپنے پاؤن پر رقاع یعنی چیتہڑے باندہتے تہے **ف** نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا یہی وجہ التسمیہ صحیح ہے اور بعضون نے کہا وہان ایک پہاڑ تہا جس مین سفید سیاہ سرخ مختلف رنگ تہے اور بعضون نے کہا ذات الرقاع ایک درخت تہا وہان پر اور بعضون نے کہا اونکے جہنڈون مین رقاع یعنے چیتہڑے لگے تہے واللہ اعلم **ت** ابوموسیٰ نے اس حدیث کو بیان کیا پہر برا جانا اسکا بیان کرنا کیونکہ اونکو ناگوار تہا اپنا عمل ظاہر کرنا **ف** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال صالحہ کا چہپانا بہتر ہے تاکہ ریا نہو **ت** ابواسامہ نے کہا برید کے سوا اور دیگر راویون نے اس حدیث مین اتنا اور بڑہایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدلہ دیگا اسکا (یعنے ہماری محنت اور تکلیف کا) **باب** کراھۃ الاستعانۃ فی الغزو

بكافرٍ الا لحاجةٍ اوكونه حسن الراى في المسلمين کافر سے جہاد مین مدد لینا منع ہے مگر
ضرورت سے جائز ہے عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت خرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل بدرٍ فلما كان بحرة الوبرة ادركه رجل
قد كان يذكر منه جرأة ونجدة ففرح اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حين
رأوه فلما ادركه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم جئت لاتبعك واصيب معك
قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تؤمن بالله ورسوله قال لا قال فارجع فلن
استعين بمشركٍ قالت ثم مضى حتى اذا كنا بالشجرة ادركه الرجل فقال له كما
قال اول مرة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم كما قال اول مرة قال فارجع فلن
استعين بمشركٍ قال ثم رجع فادركه بالبيداء فقال له كما قال اول مرة تؤمن
بالله ورسوله قال نعم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلق ترجمہ ام المؤمنین
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کیطرف
نکلے جب حرۃ الوبرہ (ایک مقام مدینہ سے چار میل پر ہے) مین پہونچے تو ایک شخص ملا آپ سے جسکی بہادری اور
اور اصالت کا شہرہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اوسکو دیکہکر خوش ہوئے جب آپسے
ملا تو اُس نے کہا مین اس لیے آیا کہ آپ کے ساتھ چلون اور جو ملے اُسمین حصہ پاؤن آپنے فرمایا تجہے یقین
ہے اللہ اور اُس کے رسول کا وہ بولا نہین آپنے فرمایا تو لوٹ جا مین مشرک کی مدد نہین چاہتا پہر آپ چلے جب
شجرہ پہونچے تو وہ شخص پہر آپسے ملا اور وہی کہا جو پہلے اُس نے کہا تہا آپنے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تہا
اور فرمایا کہ لوٹ جا مین مشرک کی مدد نہین چاہتا پہر وہ لوٹ گیا بعد اوس کے پہر آپ سے ملا بیدا مین
آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تہا تو یقین رکھتا ہے اللہ اور اُس کے رسول پر اب وہ شخص بولا ہان مین
یقین رکھتا ہون آپ نے فرمایا تو خیر چل **ف** نووی نے کہا دوسری حدیث مین ہے کہ آپنے صفوان
بن امیہ سے مدد لی جنگ مین اور وہ مسلمان نہین ہوئے تہے تو بعض علما نے مطلقاً مشرک سے مدد لینے
کو منع کیا ہے اور شافعی کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کافر خیر خواہ ہو مسلمانون کا تو اُس سے مدد لینا
جائز ہے ورنہ مکروہ ہے اس صورت مین جب کافر لڑائی مین شریک ہو اوسکو انعام ملیگا اور حصہ نہ ملیگا
مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کا یہی قول ہے اور زہری اور اوزاعی کے نزدیک اوسکو حصہ ملیگا

معظمہ مین جو شریف کہلاتے ہین وہ سید ہین اور قریشی لیکن اونکو کچھ اختیار نہین وہ سلطان کے تابع
فرمان ہین حدیث مین جو آیا ہے کہ ہمیشہ خلافت قریش مین رہی گی یہ صحیح ہے کس لیے کہ ان سلاطین
کو جو قریشی نہین ہین خلافت شرعی نہین ہو سکتی البتہ حاکم اسلام ہین اور بمنطوق اطیعوا اللہ والرسول
واولی الامر منکم اور علیکم بالسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا اور السلطان ظل اللہ فی الارض و
غیرہ اون کی اطاعۃ بشرطیکہ مخالفت شریعت نہو واجب ہی اسیطرح وہ قریشی جس سے چند مسلمانون نے بیعت
کر لی ہو گو اوس کی جماعت قلیل ہو خلیفہ ہو سکتا ہے اور اوس کی اطاعت واجب ہے اور اوس کے ساتھ
ہو کر کفار سے جہاد درست ہی اور ایسی خلافت اقطاع عرب اور اطراف ہند وغیرہ مین شاید اب
تک موجود ہو گی اور جہان نہ ہو وہان کے مسلمان سر دست ایسے شخص کو جو قریشی ہو خلیفہ بنا سکتے ہین
عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال دخلت مع ابی علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فسمعتہ یقول ان ہذا الامر لا ینقضی حتی یمضی فیہم اثنا عشر خلیفۃ قال
ثم تکلم بکلام خفی علی قال فقلت لابی ما قال قال کلہم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے
روایت ہی مین اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا مین نے سنا آپ فرماتے تھے
یہ خلافت تمام نہ ہو گی جب تک کہ مسلمانون مین بارہ خلیفہ نہ ہو لین پھر آپ نے آہستہ سے کچھ فرمایا مین نے اپنے
باپ سے پوچھا کیا فرمایا اونہون نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ سب خلیفہ قریش مین سے ہونگے **عن** جابر
ابن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال امر الناس ماضیا
ما ولیہم اثنا عشر رجلا ثم تکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکلمۃ خفیت علی فسألت ابی
ماذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کلہم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہی مین نے سنا
رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ لوگون کا کام چلتا رہیگا یہانتک کہ اونکی حکومت کرین بارہ آدمی پھر آپنے ایک بات
کہی چپکے سے جو مین نے نہین سنی مینے اپنے باپ سے پوچھا کیا کہا رسول اللہ صلعم نے اونہون نے کہا آپنے فرمایا یہ سب
آدمی قریش مین سے ہونگے **عن** جابر بن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا الحدیث ولم یذکر لا یزال امر
الناس ماضیا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن سمرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول لا یزال
الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ ثم قال کلمۃ لم افہمہا فقلت لابی ما
قال فقال کلہم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے

سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ اسلام غالب رہیگا بارہ خلیفوں کی خلافت تک پھر آپ نے ایک بات فرمائی جس کو میں نہ سمجھا میں نے اپنے باپ کو پوچھا کیا فرمایا انہوں نے کہا سب قریش میں سے ہوں گے **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي أَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَنِيعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّتَنِيهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ **ترجمہ**
حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے باپ بھی تھے میں نے سنا آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہیگا بارہ خلیفوں کی خلافت تک پھر آپ نے کچھ ارشاد فرمایا جو لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا (یعنی انکی باتوں نے مجھے سننے نہ دیا بہرا کر دیا) اسکو سننے سے میں نے اپنے باپ سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا انہوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

ف قاضی عیاض نے کہا یہاں دو اشکال ہیں ایک تو یہ کہ دوسری حدیث میں آیا ہے خلافت میرے بعد تیس برس تک ہے اور اس تیس برس میں تو صرف پانچ خلیفہ ہوئے امام حسن علیہ السلام سمیت اسکا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ خلیفوں سے خلافت عام دوسرے یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گذرے ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث میں بارہ کا حصر نہیں ہے کہ سوا ان کے اور خلیفہ نہ ہوگا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہوں گے تو زیادہ ہونا کچھ خلاف نہیں ہے (نووی) **عن** عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَنْ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رُجِمَ الْأَسْلَمِيُّ فَقَالَ لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عُصَيْبَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الْأَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرَى أَوْ آلِ كِسْرَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ

وسمعته يقول اذا اعطى الله تعالى احدكم خيرا فليبدا بنفسه واهل بيته وسمعته يقول
انا الفرط على الحوض ترجمہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے مین نے جابر بن سمرہ کو لکھا اور
نافع غلام کے ہاتھ بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے جواب
مین لکھا مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جمعہ کے دن شام کو جسدن ماعز
اسلمی سنگسار کیے گیے (اون کا قصہ کتاب الحدود مین گذرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہانتک کہ قیامت
قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہون اور وہ سب قریش ہونگے (شاید یہ واقعہ بھی قیامت کے قریب ہوگا کہ بارہ
خلیفہ بارہ ٹکڑیون پر مسلمانون کے ہون گے ایک ہی وقت مین) اور سنا مین نے آپ فرماتے تھے ایک
چھوٹی سی جماعت مسلمانون کی کسرے کے سفید محل کو فتح کرین گے (یہ معجزہ تھا آپ کا ایسا ہی ہوا
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت مین) اور مین نے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے قریب جھوٹے
پیدا ہون گے اون سے بچنا اور مین نے سنا آپ فرماتے تھے جب اللہ تم مین سے کسی کو دولت دیوے تو
پہلے اپنے اوپر اور اپنے گھر والون پر خرچ کرے (اون کو آرام سے رکھے پھر فقیرون کو دیوے) اور
مین نے سنا آپ فرماتے تھے مین تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر یعنی تمہارے پانی پلانے کے
لیے وہان بندوبست کرون گا اور تمہارے آنیکا منتظر رہون گا۔ عن عامر بن سعد انه ارسل
الى ابن سمرة العدوى رضى الله تعالى عنه حدثنا ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه و
سلم فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فذكر نحو حديث حاتم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ **باب** الاستخلاف وتركه خلیفہ بنانا اور نہ بنانا **عن**
ابن عمر رضى الله تعالى عنهما قال حضرت ابى حين اصيب فاثنوا عليه وقالوا جزاك
الله خيرا فقال راغب وراهب قالوا استخلف فقال اتحمل امركم حيا وميتا
لوددت ان حظى منها الكفاف لا على ولا لى فان استخلف فقد استخلف من هو
خير منى يعنى ابا بكر رضى الله تعالى عنه وان اترككم فقد ترككم
من هو خير منى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبد الله فعرفت انه حين
ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم غير مستخلف ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے میرے باپ (عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ) جب زخمی ہوئے

تو مین اون کے پاس موجود تہا لوگون نے اون کی تعریف کی اور کہا خدا تعالی تمکو نیک بدلہ دیوے
اونہون نے کہا لوگ دو طرح کے ہین بعضے تو امید وار ہین مجہ سے کچہ حاصل کرنے کے اور بعضے ڈرتے ہین مجہ
سے یا مین امیدوار ہون اللہ تعالی کی رحمت کا اور ڈرتا ہون اوس کے عذاب سے لوگون نے کہا آپ خلیفہ
کر جایے کسی کو اونہون نے کہا مین تمہارا کام کرون زندگی مین بہی اور مرنے کے بعد بہی مین چاہتا ہون
کہ خلافت سے اتنا ہی مجہکو ملے کہ نہ میرے اوپر کچہ وبال ہو نہ مجہے کچہ ثواب ہو (یعنے حکومت اور خلافت
ایسی خوفناک چیز ہے کہ اسمین سے انسان صاف ہوکر چہوٹ جاوے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے
جاوے تو بہی بہت ہی اجر اور ثواب تو نہایت مشکل ہے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو باوصف
اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شرع کے ایسا تردد تہا تو اور حاکمون کا کیا حال ہوگا) اور اگر مین
خلیفہ کر جاؤن کسی کو تو بہی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ کر گئے مجہ کو جو مجہہ سے بہتر تہے (یعنے حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالی عنہ) اور اگر مین کسی کو خلیفہ نہ کر جاؤن تو بہی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ نہین کر
گئے کسیکو جو مجہسے بہتر تہے یعنے رسول اللہ صلعم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جب اونہون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو مجہے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کرین گے **ف**
نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا مسلمانون نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اوس کو درست
ہے کہ کسی اور کو خلیفہ کر جاوے اور یہ بہی درست ہے کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانون کی راے پر چہوڑ
جاوے جیسے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو نہین کیا تہا پہر اگر کسی کو خلیفہ کر جاوے
تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کی پیروی کی اور جو نہ کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی پیروی کی اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور جو لوگ صاحب
الراے ہون اون کے اتفاق سے بہی ہو جاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک جماعت پر
چہوڑنا درست ہے مسلمانون کے مشورے پر رکہکر جیسے حضرت عمر نے کیا چہ آدمیون کے لیے اور
اجماع ہے کہ مسلمانون پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اسیلیے مقدم رکہا اسکو صحابہ کرام
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز اور دفن پر اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے صراحۃً کسی کو خلیفہ نہین کیا اور اسپر اجماع ہے اہل سنت کا قاضی عیاض نے
کہا اس مین صرف بکر بن اخت عبد الواحد نے خلاف کیا جو کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے نص کر دیا تھا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت کے لیے اور ابن راوندی نے کہا کہ عباس کی
خلافت کے لیے آپنے نص کیا تھا اور شیعہ اور رافضہ کہتے ہین کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
خلافت کے لیے نص کیا تھا اور یہ سب دعاوی باطلہ ہین کیونکہ اگر ایسا کیا ہوتا تو صحابہ خلافت کے باب
مین اُسکا خلاف نہ کرتے اور ابوبکر کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پہر اون کے کہنے سے حضرت عمر کی
خلافت قبول نہ کرتے اور پہر حضرت عمر کی راے جو چہ آدمیون مین سے کسی کے لیے تہی اسکو نافذ نہ
کرتے اور کسی نے ان موقعون پر خلاف نہین کیا نہ حضرت علی اور عباس اور ابوبکر نے حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کی وصیت کا دعوی کیا پہر جو کوئی یہ دعوی کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مین کسی کے
لیے خلافت کی وصیت کی تہی اوس نے ساری امت محمدی کو خطا کے طرف منسوب کیا اور یہ کسی
اہل قبلہ کو جائز نہین ہے کہ صحابہ کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دیوے انتہے **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال دخلت علی حفصة رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقالت أعلمت
أن أباک غیر مستخلف قال قلت ما کان لیفعل قالت إنه فاعل قال فحلفت أنی
أکلمه فی ذلک فسکت حتی غدوت ولم أکلمه قال فکنت کأنما أحمل بیمینی
جبلا حتی رجعت فدخلت علیه فسألنی عن حال الناس وأنا أخبره قال ثم قلت
له إنی سمعت الناس یقولون مقالة فآلیت أن أقولها لک زعموا أنک غیر مستخلف وإنه
إنه لو کان لک راعی إبل أو راعی غنم ثم جاءک وترکها رأیت أن قد ضیع فرعایة
الناس أشد قال فوافقه قولی فوضع رأسه ساعة ثم رفعه إلی فقال إن الله عز وجل
یحفظ دینه وإنی لئن لا أستخلف فإن رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یستخلف و
إن أستخلف فإن أبا بکر رضی الله تعالی عنه قد استخلف قال فوالله ما هو إلا أن
ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم وأبا بکر رضی الله تعالی عنه فعلمت أنه
لم یکن لیعدل برسول الله صلی الله علیه وسلم أحدا وأنه غیر مستخلف **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
پاس گیا اونہون نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہین کرین گے مین نے کہا ایسا
نہین کرنے کے اونہون نے کہا وہ ایسا ہی کرینگے مین نے قسم کہائی کہ مین اُن سے اسکا ذکر

۱۹۶۹

کرونگا پہر مین چپ رہا دوسرے دن صبح کو بہی مین نے اون سے نہین کہا لیکن میرا حال ایسا تہا جیسے کوئی پہاڑ کو ہاتھ مین لیے ہو (قسم کا بوجہہ تہا) آخر مین لوٹا اور ان کے پاس گیا اونہون نے لوگون کا حال پوچہا مین بیان کرتا رہا پہر مین نے کہا مین نے لوگون سے ایک بات سنی تو قسم کہائی کہ آپ سے ضرور اوسکا ذکر کرونگا وہ کہتے ہین کہ آپ کسی کو خلیفہ نہین کرینگے اور اگر آپ کا کوئی چرانے والا ہو اونٹون کا یا بکریون کا پہر وہ آپ پاس چلا آوے اون اونٹون یا بکریون کو چہوڑ کر تو آپ یہ سمجہین گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے اس صورت مین آدمیون کا خیال بہت ضرور ہے میرے اس کہنے سے اون کو خیال ہوا اور ایک گھڑی تک وہ سر جہکائے رہے (فکر کیا کیے) پہر سر اٹہایا اور کہا کہ اللہ جل جلالہ اپنے دین کی حفاظت کریگا اور مین اگر خلیفہ نہ کرون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہین کیا اور اگر خلیفہ کرون تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کیا ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا پہر قسم خدا کی جب انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق کا ذکر کیا تو مین سمجہ گیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو نہین کرنیوالے اور وہ خلیفہ نہین کرنے کے **ف** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید ابو بکر صدیق کی تقلید سے مقدم ہے گو حضرت ابو بکر کا فعل بہی خلاف شرع نہ تہا مومن کا یہی کام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق رہے اور جب آپکا قول یا فعل بصحت پہنچ جاوے پہر اوسکے خلاف مین دوسرے کسی صحابی یا امام یا مجتہد یا پیر یا ولی یا بادشاہ یا حاکم کے قول اور فعل کی کچہ پرواہ نہ کرے اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلے یا اللہ تو ہم کو عاشق اور پیرو کردے اپنے حبیب اکرم رسول معظم صلے اللہ علیہ وسلم کا

باب فِي النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا

حکومت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا **ترجمہ** عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا اے عبد الرحمن مت درخواست کر عہدے اور حکومت کی کیونکہ اگر درخواست سے تجہکو ملے تو خدا تجہے چہوڑ دیگا اور جو بغیر سوال کے ملے تو خدا تعالی تیری مدد کرے گا **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بن سمرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث جرير ترجمه
وہی جو اوپر گذرا **عن** ابي موسى رضي الله تعالى عنه قال دخلت على النبي صلى الله عليه
وسلم انا ورجلان من بني عمي فقال احد الرجلين يا رسول الله امرنا على بعض ما ولاك
الله عز وجل وقال الآخر مثل ذلك فقال انا والله لا نولي على هذا العمل احدا ساله
ولا احدا حرص عليه **ترجمه** ابو موسى سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا
اور میرے ساتھ دو میرے چچا زاد بھائی تھے اون میں سے ایک بولا یا رسول اللہ ہمکو حکومت دیجیے کسی
ملک کی اون ملکوں میں سے جو اللہ تعالی نے آپ کو دیے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا آپنے فرمایا
قسم خدا کی ہم نہیں دیتے خدمت اوس شخص کو جو اوسکی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کرے
عن ابي موسى رضي الله تعالى عنه اقبلت الى النبي صلى الله عليه وسلم و
معي رجلان من الاشعريين احدهما عن يميني والآخر عن يساري فكلاهما سال
العمل والنبي صلى الله عليه وسلم يستاك فقال ما تقول يا ابا موسى او يا عبد الله
بن قيس قال فقلت والذي بعثك بالحق ما اطلعاني على ما في انفسهما وما شعرت
انهما يطلبان العمل قال وكاني انظر الى سواكه تحت شفته وقد قلصت فقال لن
او لا نستعمل على عملنا من اراده ولكن اذهب انت يا ابا موسى او يا عبد الله بن قيس
فبعثه على اليمن ثم اتبعه معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه فلما قدم عليه
قال انزل والقى له وسادة واذا رجل عنده موثق قال ما هذا قال هذا كان يهوديا
فاسلم ثم راجع دينه دين السوء فتهود قال لا اجلس حتى يقتل قضاء الله ورسوله
صلى الله عليه وسلم فقال اجلس نعم قال لا اجلس حتى يقتل قضاء الله ورسوله
ثلاث مرات فامر به فقتل ثم تذاكرا القيام من الليل فقال احدهما معاذ
اما انا فانام واقوم وارجو في نومتي ما ارجو في قومتي **ترجمه** ابو موسی سے روایت
ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے ایک داہنی طرف اور ایک
بائیں طرف دونوں نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور آپ مسواک کر رہے تھے آپنے فرمایا
اے ابو موسی یا عبد اللہ بن قیس (ابو موسے کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو میں نے کہا یا رسول اللہ

قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بہیجا اونہون نے اپنے دل کی بات مجہ سے نہین کہی اور مجہے
معلوم نہ تہا کہ یہ کام (عہدہ خدمت) کی درخوست کرینگے گویا مین آپ کی مسواک کو دیکہہ رہا ہون وہ
نیچے ہونٹ کی طرف سرکی ہوئی تہی آپ نے فرمایا ہم اوسکو کام کبہی نہین دیتے جو کام کی درخوست کرے
ف یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہی کہ اگر اوس پر اس زمانہ کے حکام عمل کرین تو ہزارون خرابیون
سے محفوظ رہین اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخوست کرتے ہین جن کو عاقبت کا ڈر بالکل نہین
ہوتا اور رشوتین لینا اور خلق اللہ کو ستانا اون کا کام ہوتا ہے پس ایسون کی سزا یہ ہی کہ اون کو کوئی
کام نہ دیا جاوے **ف** لیکن تم جاؤ ای ابو موسی یا عبد اللہ بن قیس پہر اون کو یمن کا صوبہ کرکے
بہیجا بعد اوسکے معاذ بن جبل کو روانہ کیا (تاکہ وہ بہی شریک رہین اوس کے) جب معاذ وہان پہونچے
تو حضرت ابو موسی نے کہا اوترو اور ایک گدہ اون کے لیے بچہایا اتفاق سے وہان ایک شخص قید میں
جکڑا ہوا تہا معاذ نے کہا یہ کیا ہے ابو موسی نے کہا یہ یہودی تہا پہر مسلمان ہوا پہر کم بخت یہودی
ہوگیا اپنا برا دین اختیار کیا معاذ نے کہا مین نہین بیٹہون گا جب تک یہ قتل نہ ہوگا اللہ اور اوس کے رسول
کے حکم کے موافق تین بار یہی کہا پہر ابو موسی نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اوس کے دونون نے شب
بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا مین تو سوتا بہی ہون اور عبادت بہی کرتا ہون رات کو اور مجہے امید ہے
کہ سونے مین بہی مجکو وہی ثواب ملیگا جو عبادت مین ملتا ہے **ف** نووی نے کہا مرتد کے
قتل پر اجماع ہے لیکن اختلاف ہی کہ اوس سے توبہ کرانا واجب ہی یا مستحب ہی مالک اور شافعی اور احمد
کے نزدیک توبہ کراوینگے اور ابن قصار نے اسپر اجماع صحابہ کا نقل کیا ہے اور طاؤس اور حسن اور
ماجشون مالکی اور ابو یوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کراوینگے اور جو وہ توبہ کرے تو عند اللہ
فائدہ ہوگا پر دنیا مین وہ قتل سے نہین بچے گا اور عطا نے کہا اگر وہ مسلمان پیدا ہو تو اوس سے
توبہ نہ کراوینگے اور اگر کافر پیدا ہوا پہر مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا تو توبہ کراوینگے اب شافعی اور
اون کے اصحاب کے نزدیک توبہ کرانا واجب ہی اور فی الفور توبہ کرانا چاہیے اور ایک روایت مین تین
دن کی مہلت دینگے اور یہی قول ہی مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی رضی
اللہ تعالی عنہ سے ایک مہینہ کی مہلت منقول ہی اور عورت بہی اگر مرتد ہو تو اوسکا بہی حکم جمہور کے
نزدیک مثل مرد کی ہے یعنے وہ بہی قتل کیجاوے گی جب توبہ نہ کرے اور اوسکو لونڈی بنانا درست

نہین اور ابوحنیفہ کے نزدیک عورت کو قید کرین گے اور حسن اور قتادہ کے نزدیک اوسکو لونڈی بنا وینگے
انتہے **باب** کراہیۃ الامارۃ بغیر ضرورۃ بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہین ہے **عن**
ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ قال قلت یا رسول اللہ الا تستعملنی قال فضرب بیدہ علی
منکبی ثم قال یا اباذر انک ضعیف وانہا امانۃ وانہا یوم القیامۃ خزی وندامۃ
الا من اخذہا بحقہا وادی الذی علیہ فیہا **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول
اسد آپ مجھے خدمت نہین دیتے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے مونڈھے پر مارا اور فرمایا اے ابوذر
تو ناتوان ہے اور یہ امانت ہے (یعنے بندون کے حقوق اور خدا تعالے کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے
ہوتے ہین) اور قیامت کے دن خدمت سے رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہین مگر جو اس کے
حق ادا کرے اور راستی سے کام کرے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جتنے لمقدور
حکومت سے پرہیز کرنا چاہیے اور جس سے نہ ہو سکے اوسکو قبول نہ کرنا چاہیے البتہ جو کر سکے اور یقین ہو
انصاف اور معدلت کا وہ قبول کرے پھر اگر انصاف کرے اور سب کے حق ادا کرے تو اوسکا ثواب بھی
بڑا ہے **عن** ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا
اباذر انی اراک ضعیفا وانی احب لک ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولین
مال یتیم **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر مین تجھکو
ناتوان پاتا ہون اور مین تیرے لیے وہی پسند کرتا ہون جو اپنے لیے پسند کرتا ہون مت حکم کر دو
آدمیون کے بیچ مین اور مت بندوبست کر یتیم کے مال کا (کیونکہ احتمال ہے کہ یتیم کا مال بیچ اوٹھ
جاوے یا اپنی صرف مین آجاوے اور مواخذہ مین گرفتار ہو) **باب** فضیلۃ الامیر
العادل وعقوبۃ الجائر حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی **عن** عبد اللہ بن
عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المقسطین عند اللہ علی منابر من
نور عن یمین الرحمن عز وجل وکلتا یدیہ یمین الذین یعدلون فی حکمہم
واہلیہم وما ولوا **ترجمہ** عبد اسد بن عمرو سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے
فرمایا جو لوگ انصاف کرتے ہین وہ اسد عزوجل کے پاس منبرون پر ہون گے پروردگار کے داہنی
طرف اور اوس کے دونون ہاتھ داہنے ہین (یعنے بائین ہاتھ مین جو داہنے سے قوت کم ہوتی ہے

یہ بات اللہ تعالی مین نہین کیونکہ وہ ہر عیب سے پاک ہے اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہین جو حکم
کرتے وقت انصاف کرتے ہین اور اپنے بال بچون اور عزیزون مین انصاف کرتے ہین اور جو کام
اون کو دیا جاوے اوس مین انصاف کرتے ہین **ف** یعنے انصاف کچھ اسی مین منحصر نہین کہ آدمی
کہین کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچون اور بی بیون اور کنبے والون مین بھی انصاف کرنا چاہیے
اور ہر ایک کو حقوق موافق شریعت کے ادا کرنا چاہیے نووی علیہ الرحمہ نے کہا یہ حدیث احادیث صفات
مین سے ہے اور انکا بیان اوپر گذرا اور علما کا اختلاف ایسی حدیثون مین بیان ہو چکا بعضون نے
یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہین اور انکی تاویل کے لیے گفتگو نہین کرتے اور ان کے معنی
ہم نہین جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ ان کا ظاہری معنی مراد نہین ہے بلکہ انکا معنے ایسا
ہے جو اللہ جل جلالہ کے شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور ایک طائفہ متکلمین کا
اور دوسرا قول یہ ہے کہ اون کی تاویل کیجاوے اور اکثر متکلمین اسی طرف ہین اور اسی بنا پر قاضی
عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگون کی داہنی طرف ہونے سے اچھی حالت اور بلند درجہ پر ہونا ہے ابن عرفہ
نے کہا عرب لوگ کہتے ہین وہ داہنی طرف سے آیا جب اچھی جانب سے آوے اور عرب اچھے کام اور احسان کو
کو داہنی طرف منسوب کرتے ہین اور بری کو بائین طرف اور یمین ماخوذ ہے یمن سے جس کے معنے برکت اور
خوبی کے ہین اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونون ہاتھ اوسکے داہنے ہین اس سے مقصود
تنبیہ ہے اس امر پر کہ یمین سے مراد عضو نہین ہے کیونکہ وہ محال ہے اللہ تعالی کے حق مین انتہے ما قال اکثر
مترجم کہتا ہے سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالی کے جو صفات قرآن اور حدیث مین مذکور
ہین وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہین اور اون مین تاویل یا تحریف جائز نہین ہے اور یہ پروردگار
کے ہاتھ ایسے ہی ہین جیسے اوسکی ذات مبارک ہے اور ہاتھ سے نعمت یا قدرت کی تاویل کرنا معتزلہ اور
قدریہ کا مذہب ہے خذلہم اللہ تعالی اس صورت مین نووی کا یہ قول کہ اوس کے ظاہری
معنے مراد نہین ہین محمول ہے ظاہر متعارف پر یعنی اللہ تعالے کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کا سا نہین
اور یہ صحیح ہے بلا شبہ لیس کمثلہ شیئ جیسے اوسکی ذات معظم ہماری ذات کی سی نہین ہے کیونکہ
اوس کے جوڑ کا کوئی نہین ہے فقط **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ اَتَیْتُ عَائِشَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَسْئَلُهَا عَنْ شَیْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ

فقالت كيف كان صاحبكم لكم في غزاتكم هذه فقال ما نقمنا عليه شيئا
ان كان ليموت للرجل منا البعير فيعطيه البعير والعبد فيعطيه العبد ويحتاج الى
النفقة فيعطيه النفقة فقالت اما انه لا يمنعني الذي فعل في محمد بن ابي بكر اخي
ان اخبرك ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في بيتي هذا اللهم
من ولي من امر امتي شيئا فشق عليهم فاشقق عليه ومن ولي من امر امتي شيئا
فرفق بهم فارفق بہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن شماسہ سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس گیا کچھ پوچھنے کو اونہوں نے پوچھا کہ تو کون سی لوگوں میں سے
ہے میں نے کہا مصر والوں میں سے اونہوں نے کہا تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی
میں (یعنے محمد بن ابی بکر کا جنکو حضرت علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ نے حاکم کیا تھا مصر کا قیس بن
سعد کو معزول کر کے) میں نے کہا اون کی تو کوئی بات ہمنے بری نہیں دیکھی ہم میں سے کسی کا اونٹ
مرجاتا تو وہ اوسکو اونٹ دیتے اور غلام مرجاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی تو خرچ دیتے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا محمد بن ابی بکر میرے بہائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور
لاش مرداروں میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس کوٹھری میں یا اللہ جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ انپر
سختی کرے تو بہی اسپر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ انپر نرمی کرے تو بہی اسپر نرمی کر
عن عائشة رضي الله تعالى عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالامير الذي
على الناس راع وهو مسئول عن رعيته والرجل راع على اهل بيته وهو مسئول
عنهم والمراة راعية على بيت بعلها وولده وهي مسئولة عنهم والعبد راع
على مال سيده وهو مسئول عنه الا فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اوسکی رعیت کا (حاکم سے مراد

منتظم اور نگران کار اور محافظ ہے اپنی جو کوئی بادشاہ ہو وہ لوگون کا حاکم ہے اور اُس سے سوال ہوگا اوس
کی رعیت کا (کہ تُم نے اپنی رعیت کے حق ادا کیے اون کی جان ومال کی حفاظت کی یا نہین) اور آدمی حاکم ہے اپنے
گھروالون کا اوس سے سوال ہوگا اون کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کی گھر کی اور بچون کی اس سے انکا
سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کے مال کا اس سے اسکا سوال ہوگا غرض یہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک
شخص حاکم ہے اور تم مین سے ہر ایک سے سوال ہوگا اوسکی رعیت کا **ف** یہانتک کہ جو شخص مجرد ہے وہ
حاکم ہے اپنے نوکرون اور غلام لونڈیون کا اگر مالدار ہو اور جو مفلس ہے تو حاکم ہے اپنے نفس اور اپنے اعضا
کا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بهذا مثل حدیث اللیث عن نافع **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر وزاد فی حدیث الزهری قال وحسبت انہ قد
قال الرجل راع فی مال ابیہ ومسئول عن رعیتہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ آدمی
اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اُسکا **عن** عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بهذا المعنی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الحسن قال عاد عبید اللہ
بن زیاد معقل بن یسار المزنی فی مرضہ الذی مات فیہ فقال معقل انی محدثک
حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو علمت ان لی حیاۃ ما حدثتک انی
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ یموت
یوم یموت وهو غاش لرعیتہ الا حرم اللہ علیہ الجنۃ **ترجمہ** حسن سے روایت ہے عبید اللہ
بن زیاد معقل بن یسار کے پوچھنے کو آیا جب بیماری مین وہ مرگئے تو معقل نے کہا مین ایک حدیث تجھ سے بیان
کرتا ہون جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اگر مین جانتا کہ ابھی زندہ رہون گا تو
تجھ سے بیان نہ کرتا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہین جسکو اللہ
تعالی ایک رعیت دیوی پھر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ خیانت کرتا ہوا اپنی رعیت کے حقوق مین مگر خدا
تعالی حرام کردیگا اوس پر جنت کو **ف** یہ حدیث مع فائدہ کے کتاب الایمان صفحہ ۲۶۰ مین
گذرچکی **عن** الحسن قال دخل ابن زیاد علی معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ وهو
وجع بمثل حدیث ابی الاشهب وزاد قال الا کنت حدثتنی هذا قبل الیوم قال ما

حَدَّثْتُكَ اَوْلَمْ اَكُنْ لِاُحَدِّثَكَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ابن زیاد نے پوچھا تم نے یہ حدیث مجھ سے پہلے کیون نہین بیان کی اونہون نے کہا مین نے نہین بیان کی یا مین تجھ سے کیون بیان کرتا عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰہِ بْنَ زِیَادٍ دَخَلَ عَلٰی مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ مَرَضِہٖ فَقَالَ لَہٗ مَعْقِلٌ اِنِّیْ مُحَدِّثُکَ بِحَدِیْثٍ لَوْلَا اَنِّیْ فِی الْمَوْتِ لَمْ اُحَدِّثْکَ بِہٖ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ اَمِیْرٍ یَلِیْ اَمْرَ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ لَا یَجْھَدُ لَھُمْ وَیَنْصَحُ اِلَّا لَمْ یَدْخُلْ مَعَھُمُ الْجَنَّۃَ ترجمہ کتاب الایمان جلد اول کے صفحہ ۲۱۸ مین گذر چکا عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ یَسَارٍ مَرِضَ فَاَتَاہُ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ زِیَادٍ یَعُوْدُہٗ نَحْوَ حَدِیْثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَۃُ فَاِیَّاکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ فَقَالَ لَہٗ اِجْلِسْ فَاِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَۃِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَھَلْ کَانَتْ لَھُمْ نُخَالَۃٌ اِنَّمَا کَانَتِ النُّخَالَۃُ بَعْدَھُمْ وَفِیْ غَیْرِھِمْ ترجمہ حسن سے روایت ہے عائذ بن عمرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تہے وہ عبید اللہ بن زیاد پاس گئے اور اُس سے کہا اے بیٹے میرے مین نے سنا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے سب سے برا چرواہا ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کر دے) تو ایسا نہ ہونا عبید اللہ نے کہا بیٹھ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی بہوسی ہے ف یعنی تو فضلا صحابہ سے نہین ہے بلکہ صحابیون مین ادنے درجہ کا ہے جیسے بہوسا آٹے مین سے نکلتا ہے یہ ابن زیاد مردود کی ایک گستاخی اور بے ادبی تہی جو اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ف عائذ نے کہا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین بہی بہوسی تہی بہوسی تو بعد والون مین ہے اور غیر لوگون مین ف اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور فضل تہے بَابُ غِلَظِ تَحْرِیْمِ الْغُلُوْلِ غنیمت مین چوری کرنا کیسا گناہ ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَذَکَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَہٗ وَعَظَّمَ اَمْرَہٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ بَعِیْرٌ

لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ
يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ
لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ
يَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ
فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ
تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ
فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے ہم کو نصیحت کرنے کو) تو بیان فرمایا آپ نے غنیمت
کے مال میں سے چوری کرنے کا اور بڑا گناہ فرمایا اوسکو پہر فرمایا میں نہ پاؤں تم میں سے کسی کو وہ قیامت
کے دن آوے اور اسکی گردن پر ایک اونٹ بربڑا رہا ہو وہ کہتا ہو یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں
مجہے کچہ اختیار نہیں ہے (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یعنی میں بغیر خدا کے حکم کے نہ مغفرت کر سکتا ہوں نہ
شفاعت اور شاید پہلے آپ غصہ سے ایسا فرماویں پہر شفاعت کریں بشرطیکہ وہ موحد ہو جیسے کتاب الایمان
میں گذرا) نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک گہوڑا لیے ہوئے جو ہنہناتا
ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجہے کچہ اختیار نہیں ہے میں تو تجہ سے کہہ چکا تہا (یعنے
دنیا میں اللہ تعالی کا حکم پہونچا دیا تہا کہ چوری کی سزا بہت بڑی ہے پہر تو نے کاہیکو چوری کی) نہ
پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک بکری لیے ہوئے جو میں میں
کر رہی ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجہے کچہ اختیار نہیں ہے میں نے تجہے خدا
تعالی کا حکم پہونچا دیا تہا۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کوئی
جان لیے ہوئے جو چلا رہی ہو (جسکا اوس نے دنیا میں خون کیا ہو) پہر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے
میں کہوں مجہے کچہ اختیار نہیں ہے میں نے تجہے اللہ تعالی کا حکم پہونچا دیا تہا نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے وہ
قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کپڑے لیے ہوئے جو اوڑ رہے ہوں (جنکو اوس نے چرایا تہا دنیا
میں) یا چند پارے کاغذ کے جو اوڑ رہے ہوں (جن میں اوسکے اوپر کے حقوق لکہے ہوں) یا اور چیزیں جو ہل
رہی ہوں (جنکو اوس نے دنیا میں چرایا تہا) **ف** یہ تینوں ترجمے رقاع تخفق کے ہیں **ت**

پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھے خبر کر چکا تھا نہ پاؤں میں تم میں
سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر سونا چاندی پیسہ وغیرہ لیے ہوئے اور کہے یا رسول اللہ
میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تو تجھے خبر کر دی تھی **ف** نووی نے
کہا مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال میں سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے
اگر چراوے تو اس مال کو پھیر دے اگر لشکر متفرق ہو جاوے اور پھر اس مال کا پہونچانا ہر ایک حق والے
کو ممکن نہ ہو تو اس میں علما کا اختلاف ہے شافعی اور ایک طائفہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد
کرے مثل اور اموال ضائعہ کی اور حضرت ابن مسعود اور ابن عباس اور معاویہ اور حسن اور زہری اور
اوزاعی اور مالک اور ثوری اور لیث اور احمد اور جمہور کے نزدیک خمس اسکا امام کو دیوے اور باقی تصدق
کر دیوے اور چرانے والے کو امام جیسا مناسب سمجھے سزا دیوے لیکن اسکا اسباب نہ جلاوے مالک اور شافعی
اور ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور مکحول اور حسن اور اوزاعی کے نزدیک اسکا گھر اور اسباب سب جلا دیا جاوے
صرف ہتیار اور جو کپڑے پہنے ہو وہ چھوڑ دیے جاویں اور حسن نے کہا کہ جانور اور مصحف کو چھوڑ دیں اور
دلیل انکی حدیث ہے عبد اللہ بن عمر کی جمہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ منفرد ہوا اسکی ساتھ
صالح بن محمد سالم سے اور وہ ضعیف ہے طحاوی نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو محمول ہے اس زمانے پر جب
سزای مالی درست تھی جیسے زکوۃ نہ دینے والے کا آدھا مال لے لینا پھر منسوخ ہو گئی (یعنی اب ہماری
شریعت میں تعزیر بالمال جائز نہیں ہے اور جرمانہ کرنا مال سے بالکل خلاف شرع ہے) **عن** ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ بمثل حدیث اسمعیل عن ابی حیان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغلول
فعظمه واقتص الحدیث قال حماد ثم سمعت یحیی یقول بعد ذلک یحدثه فحدثنا بنحو
ما حدثنا عنه ایوب **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیثهم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تحریم هدایا
العمال جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لیوے **عن** ابی حمید الساعدی رضی اللہ
تعالی عنہ قال استعمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من الاسد یقال له ابن اللتبیة
قال عمرو وابن ابی عمر علی الصدقة فلما قدم قال هذا لکم وهذا اهدی لی قال

فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فحمد الله واثنى عليه وقال ما بال
عامل ابعثه فيقول هذا لكم وهذا اهدى لي افلا قعد في بيت ابيه او في بيت
امه حتى ينظر ايهدى اليه ام لا والذي نفس محمد بيده لا ينال احد منكم منها شيئا
الا جاء به يوم القيمة يحمله على عنقه بعير له رغاء او بقرة لها خوار او شاة تيعر
ثم رفع يديه حتى راينا عفرتي ابطيه قال اللهم هل بلغت مرتين ترجمہ ابو حمید
ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو جسکو ابن لتبیہ
کہتے تھے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھی تحفہ کے
طور پر ملا آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالی کی تعریف کی اور ستایش کی پھر فرمایا کیا حال ہے
اس تحصیلدار کا جسکو میں مقرر کرتا ہوں پھر وہ کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا وہ اپنے
باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتے کہ اسکو ہدیہ ملتا یا نہیں (یعنے اگر اوسوقت بھی جب
سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیا کرتا ہو تو اسکا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اوس
نے ہدیہ دباو سے دیا ہے یا کسی غرض سے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے) قسم اوسکی جسکے ہاتھ میں محمد
کی جان ہے کوئی تم میں سے ایسا مال نہ لیگا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لاد کر اوسکو لاوے گا
اونٹ ہوگا تو وہ بڑبڑاتا ہوگا گائے ہوگی تو وہ چلاتی ہوگی بکری ہوگی تو وہ ہمیں ہمیں کرتی ہوگی
پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپکی بغلوں کی سفیدی ہمکو نظر آئی اور آپ
نے فرمایا یا اللہ میں نے (تیرا حکم) پہونچا دیا عن ابی حمید الساعدی رضی الله تعالى
عنه قال استعمل النبي صلى الله عليه وسلم ابن اللتبية رجلا من الازد على
الصدقة فجاء بالمال فدفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال هذا مالكم وهذه
هدية اهديت لي فقال له النبي صلى الله عليه وسلم افلا قعدت في بيت
ابيك وامك فتنظر ايهدى لك ام لا ثم قام النبي صلى الله عليه وسلم خطيبا
ثم ذكر نحو حديث سفين ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص قبیلہ ازد
سے تھا عن ابی حمید الساعدی رضی الله تعالى عنه قال استعمل رسول الله
صلى الله عليه وسلم رجلا من الاسد على صدقات بني سليم يدعى ابن اللتبية

فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ اَبِيكَ وَاُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ
خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى
الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللّٰهُ فَيَأْتِينِي فَيَقُولُ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِي اَفَلَا
جَلَسَ فِي بَيْتِ اَبِيهِ وَاُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ اِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللّٰهِ لَا يَأْخُذُ اَحَدٌ
مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَاعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ
اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُؤِيَ بَيَاضُ
اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ اُذُنِي **ترجمہ** ابو حمید ساعدی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو جسے ابن اتبیہ کہتے تھے نبی صلعم
کے صدقے تحصیل کرنے کے لیے مقرر کیا جب وہ آیا تو آپ نے اوس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپ کا مال
ہے اور یہ ہدیہ ہے (جو لوگوں نے مجھ کو دیا) آپ نے فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھا ہوتا
تیرا ہدیہ تیرے پاس آجاتا اگر تو سچا ہے پھر آپ نے خطبہ سنایا ہم کو اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور
ستایش کی بعد اوس کے فرمایا میں تم میں سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہوں ان کاموں میں سے جو
اللہ تعالیٰ نے مجکو دیے پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجکو ہدیہ ملا بھلا وہ اپنی باپ
یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر اوسکا ہدیہ اوس کے پاس آجاتا اگر وہ سچا ہے قسم خدا کی کوئی تم میں سے
کوئی چیز ناحق نہ لیوے مگر وہ اللہ تعالیٰ سے ملیگا اوسکو لادے ہوا اور میں پہچانوں گا تم میں سے جو
کوئی اللہ تعالیٰ سے ملیگا اونٹ اٹھائے ہوئے اور وہ بڑبڑا رہا ہوگا یا گائے اوٹھائے ہوئے وہ آواز
کرتی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوئے وہ چلاتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہانتک کہ
آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دے اور آپ نے فرمایا یا اللہ میں نے پہونچا دیا ابو حمید کہتے ہیں
میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ
عَبْدَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ كَمَا قَالَ اَبُو اُسَامَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ
تَعْلَمُنَّ وَاللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يَأْخُذُ اَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ
قَالَ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ اُذُنَايَ وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِي **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ ابو حمید نے کہا زید بن ثابت سی پوچھو وہ بہی اس
وقت میرے ساتھ موجود تھے **عن** اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيْرٍ فَجَعَلَ يَقُوْلُ هٰذَا
لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ اِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَسَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ فِيْهِ اِلٰى
اُذُنِيْ **ترجمہ** ابو حمید ساعدی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صدقہ وصول
کرنے کے لیے مقرر کیا وہ بہت سی چیزین لیکر آیا اور کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے یہ مجہو ہدیہ ملا آگے
پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری عروہ نے کہا مین نے ابو حمید ساعدی سے پوچہا
یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اونہون نے کہا بیشک آپ کے منہ سے میرے
کان نے سنی **عن** عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا
فَوْقَهٗ كَانَ غُلُوْلًا يَاْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مِنَ الْاَنْصَارِ
كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ
تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُهُ الْاٰنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيْلِهٖ
وَكَثِيْرِهٖ فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى **ترجمہ** عدی بن عمیرہ کندی سے
روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جس شخص کو تم مین سے ہم کسی کام
پر مقرر کرین پہر وہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چہپا رکہے تو وہ غلول ہے قیامت کے دن اسکو لیکر آوے گا
یہ سنکر ایک سانولا انصاری کہڑا ہوا گویا مین اسکو دیکہہ رہا ہون اور بولا یا رسول اللہ اپنا کام مجہہ سے لے
لیجیے آپ نے فرمایا تجہے کیا ہوا وہ بولا مین نے سنا آپ فرماتے تہے ایسا ایسا (یعنے ایک سوئی کا
بہی مواخذہ ہوگا) آپ نے فرمایا مین کہتا ہون اب بہی ہم جس کو ہم کام پر مقرر کرین وہ تہوڑی بہت
سب چیزین لیکر آوے پہر جو اوسکو ملے وہ لے لیوے اور جو نہ ملے اوس سے باز رہے اس صورت مین
کوئی مواخذہ نہین) **عن** عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ الْكِنْدِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**

وجوب طاعة الامراء في غير معصية وتحريمها في المعصية بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے
ان کاموں میں جو گناہ نہ ہوں اور گناہ میں اطاعت کرنا حرام ہے **عن** حجاج بن محمد قال قال
ابن جريج نزل يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم نزل في عبد الله
بن حذافة بن قيس بن عدي السهمي رضي الله تعالى عنه بعثه النبي صلى الله عليه
وسلم في سرية اخبرنيه يعلى بن مسلم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله تعالى
عنهما **ترجمہ** حجاج بن محمد سے روایت ہے ابن جریج نے کہا یہ آیت اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی
اور اس کے رسول کی اور ان کی جو حاکم ہوں تمہارے عبداللہ بن حذافہ کے باب میں اتری
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک فوج کا سردار کرکے بھیجا ابن جریج نے کہا بیان کیا مجھ سے
یعلی بن مسلم نے انہوں نے سنا سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے
ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ اولی الامر سے حاکم اور امیر مراد ہیں مسلمانوں کے یہی قول ہے جمہور
سلف اور خلف کا مفسرین اور فقہا میں سے اور بعضوں نے کہا علما مراد ہیں بعضوں نے کہا امرا
اور علما دونوں اور جس نے کہا صرف صحابہ مراد ہیں اوس نے غلطی کی (نووی) **عن** ابي هريرة
رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اطاعني فقد اطاع الله
ومن يعصني فقد عصى الله ومن يطع الامير فقد اطاعني ومن يعص الامير فقد عصاني
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
نے میری اطاعت کی اوس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اوس نے اللہ تعالی
کی نافرمانی کی اور جو کوئی اطاعت کرے حاکم کی (جسکو میں نے مقرر کیا) اوس نے میری اطاعت کی
اور جس نے اوس کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی **عن** ابي الزناد بهذا الاسناد
ولم يذكر ومن يعص الامير فقد عصاني **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ نہیں ہے
کہ جس نے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال من اطاعني فقد اطاع الله ومن عصاني فقد
عصى الله ومن اطاع اميري فقد اطاعني ومن عصى اميري فقد عصاني **ترجمہ**
حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت

کی اور جسنے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور جسنے میری نافرمانی کی اور جسنے اللہ تعالی کی نافرمانی کی اور جسنے
میرے امیر کی اطاعت کی اوسنے میری اطاعت کی اور جسنے میرے امیر کی نافرمانی کی اوسنے میری نافرمانی
کی **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ
سواء **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیثہم
عن ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیثہم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنہ یقول عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بذلک وقال من اطاع الامیر ولم یقل امیری وکذلک فی حدیث
همام عن ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی هریرة
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیک السمع والطاعة
فی عسرک ویسرک ومنشطک ومکرہک واثرۃ علیک **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی
سے روایت ہی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجپر لازم ہے سننا اور اطاعت کرنا
(حاکم کی بات کا) تکلیف اور راحت مین اور خوشی اور رنج مین اور جسوقت تیرا حق اور کسی کو دیں
(یعنی اگرچہ حاکم تمہاری حق تلفی بہی کرین اور جو شخص تم سے کم حق رکھتا ہو اوسکو تمہارے
اوپر مقدم کرین تب بہی صبر اور اطاعت کرنا چاہیے اور فساد کرنا اور فتنہ پہیلانا منع ہے نووی نے
کہا یہ اطاعت اوسی صورت مین ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہ ہو اور اگر شرع کے خلاف ہو
تو اطاعت نکرے) **عن** ابی ذر قال ان خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم اوصانی ان اسمع
واطیع وان کان عبدا مجدع الاطراف **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے میرے دوست جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے وصیت کی سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ
ایک غلام ہاتہہ پاؤن کٹا حاکم ہو **ف** نووی نے کہا غلام کی امارت اس صورت مین صحیح ہے
جب اوسکو کسی امام نے حکومت دی ہو یا اپنے زور اور شوکت سے سلطنت حاصل کر لیوے اور
ابتداً اوسے حکومت دینا درست نہین بلکہ اوس کی شرط آزادی ہے انتہے **عن** ابی عمران
بہذا الاسناد وقال فی الحدیث عبدا حبشیا مجدع الاطراف **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا اس مین یہ ہے کہ غلام حبشی ہو ہاتہہ پاؤن کٹا **عن** ابی عمران بہذا الاسناد کما

قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُولُ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُودُكُمْ
بِكِتَابِ اللَّهِ اسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا ترجمہ یحییٰ بن حصین سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنی دادی سے
وہ حدیث بیان کرتی تھین اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ پڑھ رہے تھے حجۃ الوداع
مین آپ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ایک غلام حاکم کیا جاوے جو حکومت کرے اللہ کی کتاب کی موافق
تو اوسکی اطاعت کرو اور اوسکا حکم مانو عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَنْ
شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین حبشی ہاتھ پاؤن کٹے کا لفظ نہین ہے اتنا زیادہ
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہے منا مین سنا یا عرفات مین عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ
عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا كَثِيرًا
ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ
اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا ترجمہ ام الحصین یحییٰ بن حصین کی دادی سے روایت ہے مین نے حج کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج وداع تو آپ نے بہت سی باتیں فرمائین پھر مین نے سنا آپ فرماتے
تھے اگر تمہارے اوپر ہاتھ پاؤن کٹا کالا غلام بھی امیر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تمکو چلانا
چاہے تو اوسکی اطاعت کرو اور اوسکی بات سنو **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حاکم
اسلام قریشی نہ ہو تب بھی اوسکی اطاعت اون باتون مین جو شریعت کے خلاف نہون واجب ہے
اور اوس سے بغاوت بلا وجہ حرام ہے اور اوسکے ساتھ ہوکر کافرون سے لڑنا درست ہے عَنْ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ
الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ
فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر سننا اور ماننا واجب ہے (حاکم کی بات کا) خواہ اوسکو پسند ہو

نہ ہو مگر جب حکم کیا جاوے گناہ کا تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا **عن** عُبَیْدِ اللّٰهِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم بَعَثَ جَیْشًا وَاَمَّرَ عَلَیْهِمْ رَجُلًا فَاَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوْهَا
فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ یَّدْخُلُوْهَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ صلعم فَقَالَ لِلَّذِیْنَ اَرَادُوْا اَنْ یَّدْخُلُوْهَا
لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا لَمْ تَزَالُوْا فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَقَالَ لِلْاٰخَرِیْنَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ
اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ **ترجمہ** امیر المؤمنین حضرت علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا اور اُسپر حاکم کیا ایک شخص کو اُس نے انگار جلائے
اور لوگون سے کہا اس مین گہس جاؤ بعضون نے چاہا اوس مین گہس جاوین اور بعضون نے کہا
کہ ہم انگار سے بہاگ کر تو مسلمان ہوئے (اور کفر چہوڑا جہنم سے ڈر کر اب پہر انگار ہی مین گہسین یہ
ہم سے نہ ہوگا) پہر اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا آپنے فرمایا ان لوگون سے جنہون نے
گہسنے کا قصد کیا تہا اگر تم گہس جاتے تو ہمیشہ اسی مین رہتے (کیونکہ یہ خودکشی ہے اور وہ شریعت
مین حرام ہے) قیامت تک اور جو لوگ گہسنے پر راضی نہ ہوئے اون کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کی
نافرمانی مین کسی کی اطاعت نہین ہے بلکہ اطاعت اُسمین ہے جو دستور کی بات ہو **ف**
یعنے شرع کے خلاف جو بات ہو اُسکو ہرگز نہ ماننا چاہیے بادشاہ نہین بادشاہ کا باپ حکم دیوے بلکہ سب
ملکر ایسے بادشاہ کو سمجہاوین اور اوسکو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکہین اگر نہ مانے تو اُسکو معزول
کرین اور اسکی جگہہ کسی اور کو خلیفہ مقرر کرین جو اللہ کی کتاب پر چلے پس لیکن اطاعت بادشاہ یا خلیفہ
کی بالذات نہین ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بہی اور آدمیون کیطرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت
کے موافق چلتا ہے تو اسکی اطاعت بالذات نہین ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہان وہ شریعت کے
خلاف ہوا اوسکی اطاعت ضرور نہ رہی **عن** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَرِیَّةً وَّاسْتَعْمَلَ عَلَیْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَمَرَهُمْ اَنْ
یَّسْمَعُوْا لَهٗ وَیُطِیْعُوْهُ فَاَغْضَبُوْهُ فِیْ شَیْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوْا لِیْ حَطَبًا فَجَمَعُوْا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَوْقِدُوْا
نَارًا فَاَوْقَدُوْا نَارًا ثُمَّ قَالَ اَلَمْ یَاْمُرْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَسْمَعُوْا لِیْ
وَتُطِیْعُوْا قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَادْخُلُوْهَا قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ فَقَالَ اِنَّمَا فَرَرْنَا اِلٰی رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَكَانُوْا كَذٰلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهٗ وَطُفِئَتِ النَّارُ

فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا
اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک لشکر بہیجا اور اوسپر ایک انصاری کو حاکم کیا (نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص
عبد اللہ بن حذافہ نہ تہے) اور حکم کیا لوگون کو اُس کی اطاعت کرنیکا اور اُسکی بات سننے کا پہر اون
لوگون نے اُسکو غصے کیا کسی بات مین اُس نے کہا لکڑیان جمع کرو لوگون نے لکڑیان جمع کین پہر
اوس نے کہا انگار جلاؤ اونہون نے انگار جلائے تب وہ شخص بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
تم کو حکم نہین دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا وہ بولے بیشک آپنے ایسا حکم
دیا ہے اوس نے کہا تو اس انگار مین گہس جاؤ یہ سنکر لوگ ایکدوسرے کیطرف دیکہنے لگے اور
انہون نے کہا ہم تو انگار ہی سے (جہنم کے) بہاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
پہر وہ اسی حال مین رہے یہانتک کہ اُسکا غصہ فرو ہوگیا اور انگار بجہا دیے گئے جب وہ لوٹ
کر آئے تو اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر انگار مین گہس
جاتے تو پہر اُس مین سے نہ نکلتے اطاعت کرنا اوسی بات مین لازم ہے جو اچہی ہو (یعنی شریعت
کی رو سے منع نہ ہو نووی نے کہا اس نے یہ بات امتحان کے لیے کہی تہی یا مذاق سے اور ہر حال مین
خلاف شرع بات مین سردار کی اطاعت نہین کرنا چاہیے) **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ
بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ وَالْمَنْشَطِ
وَالْمَکْرَهِ وَعَلٰی اَثَرَةٍ عَلَیْنَا وَعَلٰی اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَعَلٰی اَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ
اَیْنَمَا کُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم نے بیعت
کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور بات ماننے پر سختی اور رحت مین اور خوشی
اور ناخوشی مین اور گو ہمارے حق کا خیال نرکہا جاوے اور اس امر پر کہ ہم جہگڑا نہ کرینگے اُس
شخص کو سرداری مین جو اُسکے لائق ہے اور ہم سچ بات کہین گے جہان ہون گے اللہ کی راہ مین
ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہین ڈرین گے **ف** ایسی باتین اسلام کی ہین
اور جو مسلمان دنیا ساز خوشامد باز حق بات کا چہپانے والا دنیا دارون کی ملامت سے ڈرنیوالا

فائدہ

ہو وہ پورا مسلمان نہین ہے بلکہ اوس مین کفار کی خصلتین موجود ہین اوسکو چاہیے توبہ کرے اور راستبازی اور جرأت اور بہادری اور حق گوئی اور وفاداری اختیار کرے عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ اِدْرِيْسَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ بِحَدِيْثٍ يَنْفَعُ اللّٰهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَكَانَ فِيْمَا اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْ مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ قَالَ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ **ترجمہ** جنادہ بن امیہ سے روایت ہے ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے ہمنے کہا بیان کرو ہمسے خدا تمکو اچھا کرے ایسی کوئی حدیث جس سے اللہ فائدہ دیوے اور جسکو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے کہا ہمکو بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمنے آپ سے بیعت کی اور آپنے جو عہد لیے اون مین یہہ تہا کہ ہم بیعت کرتے ہین بات سننے اور اطاعت کرنے پر خوشی اور ناخوشی مین اور سختی اور آسانی مین اور ہماری حق تلفیان ہونے مین اور ہم جھگڑا نہ کرینگے اس شخص کی خلافت مین جو اوسکے لائق ہو مگر جب کھلا کھلا کفر دیکھین جو اللہ تعالی کے پاس حجت ہے

فائدہ نووی نے کہا کفر سے مراد معاصی ہین اور مطلب یہہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اوسوقت چپ نہ ہو بلکہ اوس سے کہدو اور حق بات بیان کردو پر مسلمان حاکم سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی حدیثین ہین اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام فسق کیوجہ سے معزول نہین ہوتا مگر ہمارے صحاب کی بعض کتابون مین ہے کہ وہ معزول ہوجاتا ہے اور معتزلہ کا بہی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے اجماع کے اور سبب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے مین فساد اور خونریزی کا ڈر ہے۔ قاضی عیاض نے کہا علماء کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کافر کی صحیح نہین ہے اور جب امام کافر ہوجاوے تو وہ معزول ہوجاوے گا اسیطرح اگر نماز ترک کردے یا بدعت شروع کرے جمہور کا یہی قول ہے پہر اگر کافر ہوجاوے یا شرع کے احکام بدلدے یا بدعت نکالے تو اوس کی ولایت جاتی رہی

اور رائس کی اطاعت ساقط ہوجاویگی اور مسلمانون پر واجب ہے کہ اوسکو معزول کرین اور اوسکی جگہہ ایک
امام عادل کو مقرر کرین اور بدعت نکالنے کی صورت مین اوسکا معزول کرنا واجب نہین الا اس صورت
مین کہ مسلمانون کو قدرت ہو اوسکے عزل کی پر اوسکے ملک سے ہجرت کرنا چاہیے اور اپنی دین کو بچانا چاہیے اور فاسق کی بہی
امامت ابتدا صحیح نہین لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہوجاوے تو بعضون کے نزدیک اوسکا معزول
کرنا واجب ہے اگر بغیر فساد اور لڑائی کے معزول ہو سکے اور جمہور اہلسنت کا فقہا اور محدثین اور متکلمین
مین سے یہ قول ہے کہ وہ فسق یا ظلم یا حق تلفی کیوجہ سے معزول نہ ہوگا اور معزول نہ کیا جاویگا اور اوس سے
لڑنا یا بغاوت کرنا درست نہین ہے بلکہ اوسکو نصیحت کرنا اور ڈرانا واجب ہے قاضی عیاض نے کہا
ابن مجاہد نے اسپر اجماع کا دعوی کیا ہے لیکن رد کیا ہے بعضون نے اس دعوی کو اسلیے کہ امام حسن
علیہ السلام اور عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالے عنہ اور اہل مدینہ بنی امیہ کے خلاف اوٹھہ کھڑے
ہوئے اور ایک جماعت عظیمہ تابعین اور صدر اول کی ابن اشعث کے ساتھہ ہوگئی حجاج سے لڑنے کو
لیے قاضی نے کہا شاید یہ اختلاف پہلے تہا پہر اوسکے بعد اجماع ہوگیا واللہ اعلم انتہے مختصراً **باب**
الْاِمَامُ جُنَّةٌ امام مسلمانون کی سپر ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَیُتَّقٰی بِهٖ فَاِنْ
اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَعَدَلَ کَانَ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرٌ وَّاِنْ یَّاْمُرْ بِغَیْرِهٖ کَانَ عَلَیْهِ مِنْهُ
ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام
سپر ہے اوس کے پیچھے مسلمان لڑتے ہین (کافرون سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہین تکلیف
سے (ظالمون اور لوٹیرون کے) پہر اگر وہ حکم کرے اللہ سے ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اسکو ثواب ہوگا
اور جو اوس کے خلاف حکم دیوے تو اوسپر وبال ہوگا **باب** وُجُوْبِ الْوَفَاءِ بِبَیْعَةِ الْخَلِیْفَةِ
الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اوسی کو قائم رکہنا چاہیے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتْ
بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ کُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَّاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَ
سَتَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَتَکْثُرُ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَیْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ وَاَعْطُوْهُمْ
حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی

روایت ہی بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر مرتا تو دوسرا پیغمبر اُس کے جگہہ
ہوتا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین ہے بلکہ خلیفہ ہونگے اور بہت ہونگے لوگون نے عرض کیا پھر آپ ہم کو
کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا جس سے پہلے بیعت کرلو اوسی کی بیعت پوری کرو اور اون کا حق ادا کرو
اللہ تعالی اون سے سمجہ لیگا جو اُس نے انکو دیا ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہہ
ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہوجاوے پھر اوس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت ہو تو اول کی بیعت
صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت باطل ہے اوسکو پورا کرنا حرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہونے
ہوئے کی ہو یا بیخبری مین کی ہو خواہ ایک شہر مین ہو یا دو شہرون مین اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ ایک
زمانہ مین دو خلیفہ نہین ہوسکتے اگرچہ دار الاسلام بہت وسیع ہو مگر امام الحرمین نے کہا کہ جب دو ملک
بہت فاصلہ پر ہون اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور ہو تو احتمال ہے کہ تعدد جائز ہو نووی نے کہا
یہ قول مخالف ہے سلف اور خلف کے اور ظاہر احادیث کے **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون بعدی اثرۃ و امور تنکرونہا قالوا یا رسول اللہ
کیف تامر من ادرک منا ذلک قال تؤدون الحق الذی علیکم و تسئلون اللہ الذی
لکم **ترجمہ** حضرت عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد حق تلفی ہوگی اور
ایسی باتین ہونگی جنکو تم برا جانوگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ایسے وقت مین جو رہے اوسکو آپ
کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا ادا کرو اُس حق کو جو تمپر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا
حق ہے اوسکو پروردگار سے مانگو (کہ خدا اوسکو ہدایت کرے یا اوسکو بدلکر دوسرا عادل حاکم تمکو دیوے)
عن عبد الرحمن بن عبد رب الکعبۃ قال دخلت المسجد فاذا عبد اللہ بن
عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما جالس فی ظل الکعبۃ والناس مجتمعون علیہ
فاتیتهم فجلست الیہ فقال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فنزلنا
منزلا فمنا من یصلح خباءہ ومنا من ینتضل ومنا من هو فی جشرہ اذ نادی منادی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ جامعۃ فاجتمعنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
انہ لم یکن نبی قبلی الا کان حقا علیہ ان یدل امتہ علی خیر ما یعلمہ لهم
وینذرهم شر ما یعلمہ لهم وان امتکم هذہ جعل عافیتها فی اولها

وَسَيُصِيبُ اٰخِرَهَا بَلَاءٌ وَّ اُمُورٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ
فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ هٰذِهٖ
فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ
وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ فَدَنَوْتُ
مِنْهُ فَقُلْتُ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اَاَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْوٰى
اِلٰى اُذُنَيْهِ وَقَلْبِهٖ بِيَدَيْهِ وَقَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ فَقُلْتُ لَهٗ هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَاْمُرُنَا اَنْ نَّاْكُلَ اَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ اَنْفُسَنَا وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
يَقُوْلُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ
وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اَطِعْهُ فِيْ طَاعَةِ
اللّٰهِ وَاعْصِهٖ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ عبد الرحمن بن عبد رب الکعبہ سے روایت ہے مین مسجد مین
گیا وہان عبد اللہ بن عمرو بن العاص کعبے کے سایہ مین بیٹھے تہے اور لوگ اون کے پاس جمع تہے مین بہی
گیا اور بیٹھا اونہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے ایک سفر مین تو ایک جگہہ
اوترے کوئی اپنا ڈیرہ درست کرنے لگا کوئی تیر مارنے لگا کوئی اپنے جانورون مین تہا اتنے مین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پکارنیوالے نے آواز دی نماز کے لیے اکٹھا ہو جاؤ ہم سب آپ کے پاس جمع ہوئے
آپ نے فرمایا مجھسے پہلے کوئی نبی ایسا نہین گذرا جسپر ضرور نہ ہوا اپنی امت کو جو بہتر بات اوسکو معلوم ہو
بتانا اور جو بری بات معلوم ہو اس سے ڈرانا اور تمہاری یہ امت اسکے پہلے حصے مین سلامتی ہے اور
اخیر حصے مین بلا ہے اور وہ باتین ہین جو تمکو بری لگین گی اور ایسے فتنے آوینگے کہ ایک فتنہ دوسرے
کو ہلکا اور پتلا کر دیگا (یعنی بعد کا فتنہ پہلے سے ایسا بڑہکر ہوگا کہ پہلا فتنہ اوسکے سامنے کچہ حقیقت نہ
رکھیگا) اور ایک فتنہ آوے گا تو مومن کہے گا اس مین میری تباہی ہے پہر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا
آوے گا مومن کہے گا اسمین تباہی ہے پہر جو کوئی چاہے کہ جہنم سے بچے اور جنت
مین جاوے اوس کو چاہیے کہ مرے اللہ تعالے اور پچھلے دن پر یقین رکھہ کر
اور لوگون سے وہ سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہو کہ لوگ اوس سے کرین

اور جو شخص کسی امام سے بیعت کرے اور اُسکو اپنا ہاتھ دیدیوے اور دل سے نیت کر لے اوسکی تابعداری کی تو
اوسکی اطاعت کرے اگر طاقت ہو اب اگر دوسرا امام اوس سے لڑنے کو آوے تو اوسکو منع کرو اگر نہ مانے
بغیر لڑائی کے تو) اوسکی گردن مار دو یہ سنکر مین عبداللہ کے پاس گیا اور اون سے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون اللہ
کی تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہون نے اپنے کانون اور دل کیطرف اشارہ کیا ہاتھ
سے اور کہا میرے کانون نے سنا اور دل نے یاد رکھا مین نے کہا تمہارے چچا کے بیٹے معاویہ ہمکو حکم کرتے ہین
ایک دوسریکا مال ناحق کہانے کے لیے اور اپنی جانون کو تباہ کرنے کے لیے اور اللہ تعالی فرماتا ہے اے
ایمان والو مت کہاؤ اپنے مال ناحق مگر راضی سے سوداگری کر کے اور مت مارو اپنی جانون کو بیشک
اللہ تعالی تُمپر مہربان ہے **ف** عبدالرحمن کا مطلب یہ تہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے
امام کے مارنے کا حکم دیا جو پہلے امام سے لڑنا جہگڑنا چاہے تو معاویہ کی خلافت باطل ٹہیری کس لیے کہ
لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیعت کر چکے تہے اب معاویہ جو لڑائی کی طیاری کرتے ہین تو گویا لوگون
کا مال ناحق کہاتے ہین اور اُن کی جانین مفت گنواتے ہین **ت** یہ سنکر عبداللہ بن عمرو بن العاص
تہوڑی دیر تک چپ رہے پہر کہا معاویہ کی اطاعت کر اوس کام مین جو اللہ کے حکم کے موافق ہو اور جو
کام اللہ تعالے کے حکم کے خلاف ہو اوسمین معاویہ کا کہا نہ مان **عَن** الاَعمَشِ بِهٰذَا الاِسنَادِ
نَحوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَن** عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ عَبدِ رَبِّ الكَعبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ
رَأَيتُ جَمَاعَةً عِندَ الكَعبَةِ فَذَكَرَ نَحوَ حَدِيثِ الاَعمَشِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا +
عَن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ عَن اُسَيدِ بنِ حُضَيرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ
الاَنصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَستَعمِلُنِي كَمَا استَعمَلتَ
فُلَانًا فَقَالَ اِنَّكُم سَتَلقَونَ بَعدِي اَثَرَةً فَاصبِرُوا حَتّٰى تَلقَونِي عَلَى الحَوضِ **ترجمہ** اسید بن
حضیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک انصاری نے علیحدہ ہو کر کہا مجکو حاکم کر دیجیے جیسے آپنے
فلان شخص کو حکومت دی ہے آپنے فرمایا میرے بعد تمہاری حق تلفی ہوگی تو صبر کرنا یہانتک کہ مجہسے
ملو حوض کوثر پر **عَن** اُسَيدِ بنِ حُضَيرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الاَنصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِمِثلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَن** شُعبَةَ بِهٰذَا الاِسنَادِ وَلَم يَقُل
خَلَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ اسمین علیحدہ ہونیکا

عن علقمة بن وائل الحضرمي عن ابيه رضي الله تعالى عنه قال سأل سلمة بن
يزيد الجعفي رضي الله تعالى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله
أرأيت إن قامت علينا أمراء يسألونا حقهم ويمنعونا حقنا فما تأمرنا فأعرض عنه
ثم سأله فأعرض عنه ثم سأله في الثانية أو في الثالثة فجذبه الأشعث بن قيس وقال اسمعوا وأطيعوا فإنما
عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم **ترجمہ** علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے اونہوں نے
سنا اپنے باپ سے کہا کہ سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا نبی اللہ اگر ہمارے امیر
ایسے مقرر ہوں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے جواب نہ دیا پھر
پوچھا پھر جواب نہ دیا پھر پوچھا تو اشعث بن قیس نے سلمہ کو گھسیٹا اور کہا سنو اور اطاعت کرو کیونکہ اون کے
عملوں کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارے اعمال کا **عن** سماك بهذا الاسناد مثله وقال فجذبه
الأشعث بن قيس رضي الله تعالى عنه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمعوا
وأطيعوا فإنما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم **ترجمہ** اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو انکے عمل ان کے ساتھ ہیں اور تمہارے عمل تمہارے ساتھ
ہونگے

باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن وفي كل حال

فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا

عن حذيفة بن اليمان رضي الله تعالى عنه يقول كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه و
سلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني فقلت يا رسول الله إنا كنا
في جاهلية وشر فجاءنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير شر قال نعم فقلت
هل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه قال قوم يستنون بغير
سنتي ويهدون بغير هديي تعرف منهم وتنكر فقلت هل بعد ذلك الخير من
شر قال نعم دعاة على أبواب جهنم من أجابهم إليها قذفوه فيها فقلت يا رسول
الله صفهم لنا قال نعم هم قوم من جلدتنا ويتكلمون بألسنتنا قلت يا رسول الله
فما ترى إن أدركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وإمامهم فقلت فإن لم يكن لهم
جماعة ولا إمام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو أن تعض على أصل شجرة حتى

يُدْرِكُنِّيَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ **ترجمہ** حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہلی باتون کو پوچھا کرتے اور مین بری بات کو پوچھتا اس ڈر سے کہ کہین برائی مین نہ پڑ جاؤن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور برائی مین تہے پہر اللہ تعالی نے ہمکو یہ بہلائی دی (یعنے اسلام) اب اس کے بعد بہی کچہ برائی ہے آپ نے فرمایا ہان مین نے عرض کیا اوس برائی کے بعد پہر بہلائی ہے آپنے فرمایا ہان لیکن اسمین دہبہ ہے مین نے کہا وہ دہبہ کیا آپنے فرمایا ایسے لوگ ہون گے جو میری سنت پر نہین چلینگے اور میرے طریقہ کے سوا اور راہ پر چلین گے اون مین اچھی باتین بہی ہونگی اور بری بہی مین نے عرض کیا پہر اسکے بعد برائی ہوگی آپنے فرمایا ہان ایسے لوگ پیدا ہون گے جو جہنم کے دروازے کیطرف لوگون کو بلادین گے جو اون کی بات مانے گا اوسکو جہنم مین ڈالدین گے مین نے کہا یا رسول اللہ اون لوگون کا حال ہم سے بیان فرمایئے آپنے فرمایا اون کا رنگ ہمارا سا ہی ہوگا اور ہماری ہی زبان بولینگے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اس زمانہ کو مین پاؤن تو کیا کرون آپنے فرمایا مسلمانون کی جماعت کے ساتہہ رہ اور انکے امام کے ساتہہ رہیے کہا اگر جماعت اور امام نہون آپنے فرمایا تو سب فرقون کو چہوڑ دے اور کاش ایک درخت کی جڑ دانت سے چبا تا رہے مرتے دم تک **ف** یعنی جنگل مین چلا جاوے اور کچہ کہانے کو نہ ملے تو درخت کی جڑ ہی چبا کر رہے پہر ان بے دینون سے نہ ملے اور ساتہہ رہے اس حدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی پیشین گوئی فرمائی خوارج اور قرامطہ وغیرہ کی جو گمراہ فرقے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے اور بہلائی سے جسمین دہبہ ہے بعضون نے کہا عمر بن عبد العزیز کا زمانہ مراد ہے اور مین نے ایک باخدا محدث سے سُنا کہ یہ زمانہ وہ تہا جو بنی امیہ کی خلافت کے بعد ہوا اوس مین اگرچہ بہلائی تہی پر بدعات بہی پہیل گئی تہی اور اسکے بعد نری برائی کا زمانہ اب ہے جسکہ نیچریت اور بے دینی اور کہلم کہلا کفر ہی پہیل رہی ہے اور جہنم کیطرف بلانے والے یہ وہ لوگ ہین جو سید احمد خان اور النبا چپہ کے پیرو اور اون کی راہ پر چلنے والے ہین۔ اسوقت مین جماعت اسلام کا ساتہہ دینا ہر مسلمان کو ضرور ہے اور ان بے دین متکلمینون سے علیحدہ رہنا واللہ اعلم

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيْهِ فَهَلْ مِنْ وَّرَاءِ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَيْفَ قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ

جُنْمَانِ اِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ **ترجمہ** حذیفہ بن الیمان سے روایت ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم برائی مین تھے پہر اللہ تعالی نے بہلائی دی اب اسکے بعد بہی کچہ برائی ہے آپنے فرمایا ہان مین نے کہا پہر اوس کے بعد بہلائی ہے آپ نے فرمایا ہان مین نے کہا پہر اوس کے بعد برائی ہے آپ نے فرمایا ہان مین نے کہا کیسے آپ نے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہون گے جو میری راہ پر نہین چلینگے اور میری سنت پر عمل نہین کرینگے اور ان مین ایسے لوگ ہون گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیون کے سے ہون گے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اسوقت مین کیا کرون آپنے فرمایا اگر تو ایسے زمانہ مین ہو تو سن اور مان حاکم کی بات کو اگرچہ وہ تیری پیٹھ پھوڑے اور تیرا مال لے لے پر اوسکی بات سنی جا اور اسکا حکم مانتا رہ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُوْ اِلٰى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جاوے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دیوے پہر وہ مرے تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندہی جہنڈے کے تلے لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہ ہو) غصہ ہو قوم کے لحاظ سے یا بلاتا ہو قوم کیطرف یا مدد کرتا ہو قوم کی اور خدا کے رضامندی مقصود نہ ہو) پہر وہ مارا جاوے تو اسکا مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہوگا اور جو شخص میری امت پر دست درازی کرے اور اچھے اور برے دونون کو اون مین سے قتل کرے اور مومن کو بہی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو اوسکا عہد پورا نہ کرے تو وہ مجہہ سے علاقہ نہین رکھتا اور مین اوس سے تعلق نہین رکھتا (یعنے وہ مسلمان نہین ہے) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَقَالَ لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ

ثم مات مات میتۃ جاہلیۃ ومن قتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب للعصبۃ ویقاتل
للعصبۃ فلیس من امتی ومن خرج من امتی علی امتی یضرب برہا وفاجرہا لا یتحاشی
من مؤمنہا ولا یفی لذی عہدہا فلیس منی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جاوے اور جماعت چھوڑ دے پھر مری
تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھا دھند جھنڈے کے تلے مارا جاوے جو غصہ ہوتا ہو قوم
کے پاس سے اور لڑتا ہو قوم کے خیال پر وہ میرے امت میں سے نہیں ہے اور جو میری امت پر نکل مارتا ہوا اچھے
نیکوں اور بدوں کو مومن کو بھی نہ چھوڑے جس نے عہد ہو وہ بھی پورا نہ کرے تو وہ میری امت میں نہیں
ہے **عن** غیلان بن جریر بہذا الاسناد اما ابن مثنی فلم یذکر النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی الحدیث واما ابن بشار فقال فی روایتہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
بنحو حدیثہم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
یرویہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای من امیرہ شیئا یکرہہ فلیصبر
فانہ من فارق الجماعۃ شبرا فمات فمیتۃ جاہلیۃ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر
کرے اسلیے کہ جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہو جاوے اوسکی موت جاہلیت کی موت ہوگی **عن**
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کرہ من
امیرہ شیئا فلیصبر علیہ فانہ لیس احد من الناس یخرج من السلطان شبرا فمات
علیہ الا مات میتۃ جاہلیۃ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی بادشاہ سے
بالشت بھر جدا ہو پھر مرے اوسی حال میں اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی **عن** جندب بن عبد اللہ
البجلی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل تحت
رایۃ عمیۃ یدعو عصبیۃ او ینصر عصبیۃ فقتلۃ جاہلیۃ **ترجمہ** جندب بن عبد اللہ
بجلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اندھی جھنڈے کے تلے مارا جاوے
اور ... بلاتا ہو تعصب اور قومی طرف داری کیطرف یا مدد کرتا ہو قومی تعصب کی تو اسکا قتل جاہلیت

کا سا ہوگا **عن** نافع قال جاء عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنه الی عبد الله بن
مطیع رضی الله تعالی عنه حین کان من امر الحرة ما کان زمن یزید بن معاویة فقال
اطرحوا لابی عبد الرحمن وسادة فقال انی لم آتك لاجلس اتیتك لاحدثك حدیثا سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من خلع یدا من طاعة لقی الله یوم القیمة لا
حجة له ومن مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عبد اللہ بن مطیع پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے
زمانہ مین (اوس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ مین جو ایک مقام ہے مدینہ سے ملا ہوا
قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والون پر ہوئے خدا اس یزید مردود کو اسکا بدلہ دیوے) عبد اللہ
بن مطیع نے کہا ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) اسکے لیے تو تکیہ بچھاؤ اونہون نے کہا مین
اس لیے نہین آیا کہ بیٹھون بلکہ ایک حدیث مجھکو سنانے کے لیے جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنی ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا ہاتھ نکال لے اطاعت سے وہ قیامت کے دن خدا سے
ملیگا اور کوئی دلیل اوس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مر جاوے اور کسی سے اوس نے بیعت نہ کی ہو
تو اوس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانون پر امام کا مقرر
کرنا واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا خوب نہین ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی پس اپنا خاتمہ بالخیر
کرنے کے لیے اور اس وعید سے بچنے کے لیے کسی کو بھی جو مستحق ہو اپنا امام مقرر کر لیں اور اس سے بیعت
کر لیں **عن** ابن عمر انه اتی ابن مطیع فذکر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه
وسلم بمثل حدیث نافع عن ابن عمر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** حکم من
فرق امر المسلمین وهو مجتمع جو شخص مسلمانون کے اتفاق مین خلل ڈالے **عن** عرفجة رضی
الله تعالی عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انه ستکون هنات و
هنات فمن اراد ان یفرق امر هذه الامة وهی جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان
ترجمہ عرفجہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہے فتنے
اور فساد ہیں جو کوئی چاہے اس امت کا اتفاق کر بگاڑنا تو اسکو تلوار سے مار و چاہے جو کوئی ہو **ف**

اگر وہ بازنہ آوے انپر کام سے بجہانے سے تو اسکا خون ہدر ہوگا **عن** عرفجۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر ان فی حدیثہم جمیعا فاقتلوہ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** عرفجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او
یفرق جماعتکم فاقتلوہ **ترجمہ** عرفجہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تہے جو شخص تمہارے پاس آوے اور تم سب ایک شخص کے اوپر جمع ہو وہ چاہے تم مین پہوٹ
ڈالنا اور جدائی کرنا تو اوس کو مار ڈالو **باب** اذا بویع الخلیفتین جب دو خلیفہ سے بیعت ہو
عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
بویع الخلیفتین فاقتلوا الاخر منہما **ترجمہ** حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو خلیفہ سے بیعت کیجاوے تو جس سے اخیر مین بیعت
ہوئی ہو اسکو مار ڈالو (اس لیے کہ اوسکی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہی) **باب** وجوب
الانکار علی الامراء فیما یخالف الشرع اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اوسکو برا جاننا
چاہیے **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ستکون امراء فتعرفون وتنکرون فمن عرف برئ ومن انکر سلم ولکن من رضی
وتابع قالوا افلا نقاتلہم قال لا ما صلوا **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہی کہ تم پر امیر مقرر ہون تم اون کے اچہے کام بہی
دیکہوگے اور برے کام بہی پہر جو کوئی برے کام کو پہچان لیوے وہ بری ہوا (اگر اوسکو روکے ہاتہ
یا زبان یا دل سے) اور جس نے برے کام کو برا جانا وہ بہی بچ گیا لیکن جو راضی ہوا برے کام سے اور
پیروی کی اوس کی (وہ تباہ ہوا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسے امیرون
سے لڑائی نہ کرین آپ نے فرمایا نہین جب تک وہ نماز پڑہا کرین اور جو نماز بہی چہوڑ دین تو انکو مارو
اور امارت سے موقوف کردو) **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یستعمل علیکم امراء
فتعرفون وتنکرون فمن کرہ فقد برئ ومن انکر فقد سلم ولکن من رضی وتابع

قالوا یا رسول اللہ الا نقاتلھم قال لا ما صلوا ای من کرہ بقلبہ وانکر بقلبہ ترجمہ ام سلمہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر ایسے امیر مقرر ہون گے جن کے
تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے بھی پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے وہ گناہ سے بچا اور جس نے برا کہا وہ
بھی بچا لیکن جو راضی ہوا اور اسکی پیروی کی وہ تباہ ہوا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ان
سے لڑین آپ نے فرمایا نہین جب تک وہ نماز پڑھتے رہین (برا کہا یعنے دل مین برا کہا گو زبان سے نہ کہہ سکے)
عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنحو ذلک غیر انہ
قال فمن انکر فقد بری ومن کرہ فقد سلم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ام سلمۃ
رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر مثلہ الا قولہ
ولکن من رضی وتابع لم یذکرہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب خیار الائمۃ وشرارھم اچھے اور برے حاکمون کا بیان

عن عوف بن مالک عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم ویصلون علیکم و
تصلون علیھم وشرار ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم قیل
یا رسول اللہ افلا ننابذھم بالسیف فقال لا ما اقاموا فیکم الصلوۃ واذا رایتم من ولاتکم
شیئا تکرھونہ فاکرھوا عملہ ولا تنزعوا یدا من طاعۃ ترجمہ عوف بن مالک کی روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر حاکم تمہارے وہ ہین جنکو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہین
وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہین اور تم ان کے لیے دعا کرتے ہو اور برے حاکم تمہارے وہ ہین جن کے تم
دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہین تم انپر لعنت کرتے ہو وہ تمپر لعنت کرتے ہین لوگون نے عرض کیا یا
رسول اللہ ہم ایسے برے حاکمون کو تلوار سے نہ دفع کرین آپ نے فرمایا نہین جب تک وہ نماز کو تم مین
قائم کرتے رہین اور جب تم کوئی بری بات اپنے حاکمون سے دیکھو تو دل سے اسکو برا جانو لیکن ان کی
اطاعت سے باہر نہ ہو (یعنے بغاوت نہ کرو) **عن** عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالی
عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیار ائمتکم الذین تحبونھم
ویحبونکم وتصلون علیھم ویصلون علیکم وشرار ائمتکم الذین تبغضونھم و
یبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم قالوا یا رسول اللہ افلا ننابذھم عند ذلک قال لا

مَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ اِلَّا مَنْ وُّلِیَ عَلَیْہِ وَالٍ فَرَاٰہُ یَاْتِیْ شَیْئًا مِّنْ مَّعْصِیَۃِ اللّٰہِ فَلْیَکْرَہْ مَا یَاْتِیْ مِنْ مَّعْصِیَۃِ اللّٰہِ وَلَا یَنْزِعَنَّ یَدًا مِّنْ طَاعَۃٍ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ یَعْنِیْ لِرُزَیْقٍ حِیْنَ حَدَّثَنِیْ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ آٰللّٰہِ یَا اَبَا الْمِقْدَامِ لَحَدَّثَکَ بِھٰذَا اَوْ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرَظَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِکٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَثَا عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَقَالَ اِیْ وَاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَسَمِعْتُہٗ مِنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرَظَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عوف بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بہتر حاکم تمہارے وہ ہین جنکو تم چاہتے ہو وہ تم کو چاہتے ہین تم اون کے لیے دعا کرتے ہو وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہین اور بری حاکم تمہارے وہ ہین جن کے تم دشمن ہو وہی تمہارے دشمن ہین تم اون پر لعنت کرتے ہو وہ تمپر لعنت کرتے ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے برے حاکم کو ہم دور نہ کرین آپ نے فرمایا نہین جب تک نماز پڑھتے رہین لیکن جب کوئی کسی حاکم کو گناہ کی بات کرتے دیکھے تو اُس کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو - ابن جابر نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا مین نے رزیق بن حیان سے کہا جب انہون نے یہ حدیث بیان کی اے ابو المقدام تم سے مسلم بن قرظہ نے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے تھے مین نے عوف سے سُنی وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی یہ سنکر رزیق اپنے گھٹنون کے بل جھکے اور قبلہ کیطرف منہ کیا اور کہا بیشک قسم اللہ کی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہین ہے مین نے اس حدیث کو مسلم بن قرظہ سے سنا وہ کہتے تھے مین نے عوف بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب اِسْتِحْبَابِ مُبَایَعَۃِ الْاِمَامِ الْجَیْشَ عِنْدَ اِرَادَۃِ الْقِتَالِ لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے

عَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَۃٍ فَبَایَعْنَاہُ وَعُمَرُ اٰخِذٌ بِیَدِہٖ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ وَھِیَ سَمُرَۃٌ وَقَالَ بَایَعْنَاہُ عَلٰی اَنْ لَّا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَایِعْہُ عَلَی الْمَوْتِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے

روایت ہی ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تہے تو ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی
اور حضرت عمر آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرہ رضوان کے تلے تہے اور وہ سمرہ کا درخت تہا (سمرہ ایک جنگلی درخت
ہے جو ریگستان مین ہوتا ہے) اور ہمنے بیعت کی آپ سی اس شرط پر کہ نہ بہاگین گے اور بیعت نہین کی
کہ مرجاوین گے **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال لم نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی الموت انما بایعناہ علی ان لا نفر **ترجمہ** جابر سے روایت ہی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے مرجانے پر بیعت نہین کی بلکہ نہ بہاگنے پر **عن** ابی الزبیر انہ سمع جابرا رضی
اللہ تعالی عنہ یسأل کم کانوا یوم الحدیبیۃ قال کنا اربع عشرۃ مائۃ فبایعناہ و
عمر اخذ بیدہ تحت الشجرۃ وھی سمرۃ فبایعناہ غیر جد بن قیس الانصاری اختبی
تحت بطن بعیرہ **ترجمہ** ابو الزبیر نے جابر سے سنا اون سے پوچھا گیا کہ حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تہے
اونہون نے کہا ہم چودہ سو آدمی تہے تو ہم نے آپ سے بیعت کی اور حضرت عمر آپکا ہاتھ پکڑے
ہوئے سمرہ کے درخت کے تلے تہی پہر ہم سب نے آپ سی بیعت کی مگر جد بن قیس انصاری نے بیعت
نہین کی وہ اپنی اونٹ کے پیٹ کے سبب چہپ رہا **عن** ابی الزبیر انہ سمع جابرا یسأل
ھل بایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذی الحلیفۃ فقال لا ولکن صلی بہا ولم یبایع عند
شجرۃ الا الشجرۃ التی بالحدیبیۃ قال ابن جریج واخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالی عنہما یقول دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بئر الحدیبیۃ **ترجمہ**
ابو الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ نے جابر سے سنا اون سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت
لی ذو الحلیفہ مین اونہون نے کہا نہین لیکن آپ نے وہان نماز پڑہی اور کسی درخت کے پاس بیعت نہین لی مگر حدیبیہ
کے درخت کے پاس ابن جریج نے کہا مجھے ابو الزبیر نے بیان کیا اونہون نے سنا جابر رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی حدیبیہ کے کنوے پر اور اوسکا پانی بڑہ گیا اور یہہ
قصہ اوپر گذر چکا **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا یوم الحدیبیۃ الفا و
اربع مائۃ فقال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتم الیوم خیر اھل الارض وقال
جابر لو کنت ابصر لاریتکم موضع الشجرۃ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا آج کے دن تم سب زمین والون سے بہتر ہو اور جابر نے کہا اگر میری بینائی ہوتی تو مین تم کو اوس درخت کا مقام دکھلا دیتا **ف** کیونکہ وہ درخت باقی نہین رہا تھا اوسکو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کٹوا ڈالا تھا جب سُنا کہ لوگ اوس کے پاس جمع رہتے ہین **عَنْ** سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لَوْ کُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَکَفَانَا کُنَّا اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ **ترجمہ** سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے مین نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا اصحاب شجرہ کتنے آدمی تھے اونہون نے کہا اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تب بھی وہان کا کنوا ہمکو کافی ہوجاتا (کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اسکا پانی بہت بڑھ گیا تھا ہم پندرہ سو آدمی تھے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَوْ کُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَکَفَانَا کُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ کَمْ کُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ قَالَ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ **ترجمہ** سالم بن ابی الجعد نے کہا مین نے جابر سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے اوسدن اونہون نے کہا چودہ سو آدمی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ الشَّجَرَةِ اَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَکَانَتْ اَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِیْنَ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اصحاب شجرہ تیرہ سو آدمی تھے اور اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھوان حصہ تھے **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ یَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُبَایِعُ النَّاسَ وَاَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ اَغْصَانِهَا عَنْ رَاْسِهٖ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَایِعْهُ عَلَی الْمَوْتِ وَلٰکِنْ بَایَعْنَاهُ عَلٰی اَنْ لَا نَفِرَّ **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہے مینے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیعت لے رہے تھے لوگون سے اور مین ایک شاخ کو درخت کے آپ کے سر سے اٹھائے تھا ہم چودہ سو آدمی تھے اور ہمنے آپ سے مرنے پر بیعت نہین کی بلکہ نہ بھاگنے پر **عَنْ** یُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ کَانَ اَبِیْ مِمَّنْ بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِیْ قَابِلٍ حَاجِّیْنَ فَخَفِیَ عَلَیْنَا مَکَانُهَا فَاِنْ کَانَتْ تَبَیَّنَتْ لَکُمْ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ **ترجمہ** سعید بن مسیب نے کہا میرے باپ اون لوگون مین سے تھے جنہون نے بیعت کی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے شجرہ رضوان کے پاس اونہون نے کہا جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس درخت کی
جگہہ معلوم نہیں ہوئی اگر تم کو معلوم ہو جاوے تو تم زیادہ جانتے ہو **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ
الشَّجَرَةِ قَالَ فَنَسُوهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے شجرہ رضوان کی جس سال بیعت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس
درخت کو بھول گئے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا **ترجمہ** سعید بن مسیب کے باپ نے کہا میں نے شجرہ
رضوان دیکھا تھا لیکن پھر جو میں اوسکے پاس آیا تو پہچان نہ سکا **ف** نووی نے کہا اس درخت
کے چھپ جانے میں یہ مصلحت تھی کہ جاہل لوگ جا کر اوس کی پرستش نہ کرنے لگیں تو اسکا چھپ جانا اللہ
تعالی کی رحمت ہے **عَنْ** يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ **ترجمہ** یزید بن ابی عبید نے کہا
میں نے سلمہ سے پوچھا تم نے کس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اونہون نے کہا مرجانے
پر **عَنْ** سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ هَا ذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلَى مَاذَا قَالَ
عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أُبَايِعُ عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ**
عبد اللہ بن زید کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا یہ حنظلہ کا بیٹا ہے جو لوگوں سے بیعت لے رہا ہے مرنے
پر اونہون نے کہا میں ایسی بیعت کسی سے کرنے والا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
فائدہ نووی نے کہا موت پر بیعت کرنا یا نہ بھاگنے پر دونو کا مطلب ایک ہی ہے اور پہلے شروع اسلام میں دس گنے کافرون کے مقابلے سے
بھاگنا منع تھا پھر اللہ تعالے نے آسانی کر دی اب دوگنے کافرون سے بھاگنا منع ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے **باب**
تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى الِاسْتِيطَانِ وَطَنَهُ جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جاوے پھر اوسکو
وہاں اپنا وطن بنانا حرام ہے **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ
عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس گئے

وہ بولا اے اکوع کے بیٹے تو مرتد ہو گیا۔ پھر جنگل مین رہنے لگا۔ سلمہ نے کہا نہین بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اجازت دی جنگل مین رہنے کی **ف** قاضی عیاض نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا اُسکو وطن بنانے کے لیے حرام ہے۔ اور اسی لیے حجاج نے اعتراض کیا سلمہ پر۔ اور سلمہ نے جواب دیا کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ایسا کرتا ہون اور شاید وہ اپنے وطن کو نہ گئے ہون بلکہ اور کہین جنگل مین رہتے ہون دوسرے یہ کہ ہجرت سے جو غرض تھی وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد تھی۔ اور یہ مکہ کے فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی اسی واسطے آپ نے فرمایا مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی (انتھے مختصراً) **باب**

الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنٰى لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنے **عَنْ** مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ ترجمہ مجاشع بن مسعود سلمی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپنے فرمایا ہجرت تو گذر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر **عَنْ** مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جِئْتُ بِاَخِيْ اَبِيْ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِاَهْلِهَا قُلْتُ فَبِاَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ فَلَقِيْتُ اَبَا مَعْبَدٍ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ ترجمہ مجاشع سے روایت ہے مین اپنے بھائی

ابو معبد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا مکہ فتح ہونے کے بعد اور مین نے کہا یا رسول اللہ ان سے
بیعت لیجیے ہجرت پر آپ نے فرمایا ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی مین نے کہا پھر کس چیز پر آپ بیعت لین گے
ان سے آپ نے فرمایا اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر۔ ابو عثمان نے کہا مین ابو معبد سے ملا ان سے مجاشع کا
کہنا بیان کیا انہون نے کہا مجاشع نے سچ کہا **عَنْ** عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيْتُ اَخَاهُ
فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا مَعْبَدٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا
هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہین رہی لیکن جہاد ہے اور نیک نیت ہے
اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو **ف** نووی نے کہا ہمارے اصحاب نے کہا
ہے کہ ہجرت دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب
یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ مکہ دار الاسلام ہو گیا یا اس درجہ کی ہجرت جو فتح سے پہلے تھی اب
نہ رہی نہ اب اوتنا ثواب ہے **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہین رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے
اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ
وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤْتِيْ صَدَقَتَهَا
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا **ترجمہ**
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک جنگلی نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنے اپنا وطن چھوڑنا
اور مدینہ مین میرے ساتھ رہنا اور یہ آپ نے اسلیے فرمایا کہ کہین اوس سے نہ ہو سکے پھر

ہجرت توڑنا پڑے) تیری پاس اونٹ ہین وہ بولا ہان ہین آپ نے فرمایا تو اونکی زکوۃ دیتا ہے وہ بولا ہان آپ نے
فرمایا تو سمندر ون کے اوس پار سے عمل کرتا رہ اللہ تعالی تیرے کسی عمل کو ضایع نہین کرنے کا **عن**
الاوزاعی بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال ان اللہ لن یترک من عملک شیئا و زاد فی الحدیث
قال فھل تحتلبھا یوم وردھا قال نعم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اللہ تعالی تیرے
کسی عمل کو نہین چھوڑیگا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو انکا دودہ دوہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہین
اوس نے کہا ہان

باب كيفية بيعة النساء عورتین کیونکر بیعت کرین

عن عائشة
رضي الله تعالى عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان المومنات اذا هاجرن
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يمتحن بقول الله تعالى يا ايها النبي اذا جاءك المومنات
يبايعنك على ان لا يشركن بالله شيئا ولا يسرقن ولا يزنين الى اخر الاية قالت عائشة
رضي الله تعالى عنها فمن اقر بهذا من المومنات فقد اقر بالمحنة وكان رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذا اقررن بذلك من قولهن قال لهن رسول الله صلى الله عليه وسلم
انطلقن فقد بايعتكن ولا والله ما مست يد رسول الله صلى الله عليه وسلم يد امراة
قط غير انه يبايعهن بالكلام قالت عائشة رضي الله تعالى عنها والله ما اخذ رسول
الله صلى الله عليه وسلم على النساء قط الا بما امره الله تعالى وما مست كف رسول الله
صلى الله عليه وسلم كف امراة قط وكان يقول لهن اذا اخذ عليهن قد بايعتكن كلاما

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے مسلمان عورتین جب ہجرت
کرتین تو آپ اون کا امتحان لیتے اس آیۃ کے موافق اے نبی جب تمہارے پاس مسلمان عورتین بیعت
کرنیکو آوین اس بات پر کہ شریک نہ کرین گے اللہ کا کسی کو چوری نہ کرین گی زنا نہ کرینگی اخیر تک پہر جو
کوئی عورت ان باتون کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنے بیعت ہو جاتی)
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ اقرار کرلیتین اپنی زبان سے تو فرماتے جاؤ مین تم سے بیعت
لے چکا قسم اللہ تعالی کی آپ کا ہاتہہ کسی عورت کے ہاتہہ سے نہین چھوا البتہ زبان سے آپ اون سے بیعت
لیتے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون سے کوئی اقرار
نہین لیا مگر جسکا اللہ تعالی نے حکم دیا اور آپ کی ہتہیلی کسی عورت کی ہتہیلی سے کبہی

نہین لگی بلکہ آپ صرف زبان سے فرما دیتے جب وہ اقرار کرلیتین مین تم سے بیعت کرچکا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے اون کا ہاتھ پکڑنا درست نہین اور مردون سے زبان سے ہاتھ پکڑکر اور یہ بھی نکلا کہ اجنبی عورت سے ضرورت کیوقت بات کرنا درست ہے اور عورت کی آواز ستر نہین ہے البتہ اُسکا بدن بغیر ضرورت کے جیسے معالجہ یا فصد یا حجامت یا دانت نکلانے یا سرمہ لگانے کے چھونا نادرست ہے اور یہ ضرورتین بھی اُسوقت ہین جب عورت یہ کام کرنے والی نہ ملے انتہے **عَنْ** عُرْوَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَخْبَرَتْہُ عَنْ بَیْعَۃِ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ امْرَاَۃً قَطُّ اِلَّا اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْہَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَیْہَا فَاَعْطَتْہُ قَالَ اذْھَبِیْ فَقَدْ بَایَعْتُکِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عورتون کی بیعت کو بیان کیا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہین لگا البتہ آپ زبان سے اُس سے بات کرتے پھر جب وہ زبان سے قول دیدیتے تو آپ فرماتے جا مین نے تجھ سے بیعت کرلی **بَابُ** الْبَیْعَۃِ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ فِیْمَا اسْتَطَاعَ بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہان تک ہو سکے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ کُنَّا نُبَایِعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ یَقُوْلُ لَنَا فِیْمَا اسْتَطَعْتُمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم آپ سے بیعت کرتے تھے بات سننے اور حکم ماننے پر آپ فرماتے تھے یہ بھی کہو جتنا مجھ سے ہو سکیگا (یہ آپکی شفقت تھی اپنی امت پر کہ جو کام نہ ہو سکے اوس کے نہ کرنے مین گنہگار نہ ہون) **بَابُ** بیان سِنِّ الْبُلُوْغِ آدمی کب جوان ہوتا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ فِی الْقِتَالِ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ سَنَۃً فَلَمْ یُجِزْنِیْ وَعَرَضَنِیْ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً فَاَجَازَنِیْ قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَھُوَ یَوْمَئِذٍ خَلِیْفَۃٌ فَحَدَّثْتُہٗ ھٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَا لَحَدٌّ بَیْنَ الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ فَکَتَبَ اِلٰی عُمَّالِہٖ اَنْ یَّفْرِضُوْا لِمَنْ کَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً وَمَنْ کَانَ دُوْنَ ذٰلِکَ فَاجْعَلُوْہُ فِی الْعِیَالِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین پیش ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احد کے دن لڑائی مین اور مین چودہ برس کا تہا آپ نے مجہے منظور نہ کیا (یعنی لڑنے

دالرون مین داخل نہ کیا پہر مین پیش ہوا خندق کے دن جب مین پندرہ برس کا تہا تو آپ نے منظور کرلیا
نافع نے کہا مین نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی اون کے پاس آکر وہ ان دنون خلیفہ تہے
اونہون نے کہا یہی حد ہے نابالغ اور بالغ کی اور اپنے عاملونکو لکہا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہو اوسکا حصہ
لگا دین اور جو پندرہ سے کم ہو اوسکو بال بچون مین شریک کرین **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاسْتَصْغَرَنِيْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
اسمین یہ ہے کہ مین چودہ برس کا تہا آپ نے مجہے چہوٹا سمجہا **بَابُ** النَّهْيِ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ
اِلٰى اَرْضِ الْكُفَّارِ اِذَا خِيْفَ وُقُوْعُهٗ بِاَيْدِيْهِمْ قرآن شریف کافرون کے ملک مین لیجانا
منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ اون کے ہاتہہ لگ جاوے گا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ **ترجمہ** حضرت
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمن کے ملک مین لیے
جانے سے سفر مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰى اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تہے قرآن
کو سفر مین دشمن کے ملک مین لیجانے سے اس ڈر سے کہ کہین دشمن کے ہاتہہ نہ پڑ جاوے **عَنْ**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ
فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ وَقَالَ اَيُّوْبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوْكُمْ بِهٖ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لیجاؤ سفر مین قرآن شریف کو کیونکہ مجہے ڈر
ہے دشمن کے ہاتہہ مین پڑ جاویگا ایوب نے کہا دشمن اسکے ہاتہہ مین پڑ گیا اور وہ لگے جہگڑا کرنے تم سے ✤
ف نووی نے کہا ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتہہ بے ادبی نہ کرین اور اگر یہ ڈر نہ
ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اوسوقت منع نہین ہے اور مالک کے نزدیک ہر حال مین منع ہے اور مالک نے مکروہ رکہا
ہے وہ روپیہ یا اشرفیان کافرون کو دینا جنپر اللہ تعالی کا نام لکہا ہو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ فَاِنِّيْ اَخَافُ
وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَحَدِيْثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا گھوڑدوڑ کا بیان اور گھوڑون
کو تیار کرنا شرط کے لیے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِيْ قَدْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ
الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دوڑ کی اون گھوڑون کی جو تیار کیے گئے تھے حفیا سے ثنیۃ الوداع تک (ان دونون مقامون
مین پانچ یا چھہ میل کا فاصلہ ہے اور بعضون نے کہا چھہ یا سات میل کا) اور جو طیار نہین کیے گئے
تھے اون کی دوڑ ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک مقرر کی اور ابن عمر اون لوگون مین تھے جنہون نے
دوڑ کی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ
مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَ بِيَ الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ عبداللہ نے کہا مین آگے آیا تو گھوڑا مجکو لیکر مسجد پر چڑہ گیا
ف نووی نے کہا اس حدیث سے گھوڑدوڑ کا جواز نکلا اور یہ بھی نکلا کہ اون کو طیار کرنا یعنے
تضمیر کرنا دوڑ کے لیے درست ہو اور تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانہ چارہ کم کردین پھر اسکو گرم جھول پہنا کر
ایک بند کوٹھری مین باندہ دین تاکہ پسینا کرے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے مین تیز ہو جاوے اور
اختلاف کیا ہے علما نے کہ گھوڑدوڑ جائز ہے یا مستحب ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک وہ مستحب ہو اور
بغیر عوض تو بالاجماع درست ہی اور بالعوض جب درست ہو کہ شخص ثالث عوض دیوے یا شخص ثالث
درمیان مین ہو جاوے اور وہ کچھ نہ دلیوے اور حدیث مین عوض کا ذکر نہین ہے انتہے **بَابُ**
فَضِيْلَةِ الْخَيْلِ وَاَنَّ الْخَيْلَ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا گھوڑون کی فضیلت **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑون کی پیشانی مین برکت ہو اور خوبی قیامت تک **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِيْ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِاِصْبَعِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ
بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال انگلی سے مل رہے تھے اور
فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں سے برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت
(اسم دنیا اور ہم آخرت) **عَنْ** يُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ
مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک یعنی ثواب اور
غنیمت **عَنْ** عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُوْصٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَ ذَاكَ قَالَ الْاَجْرُ
وَالْمَغْنَمُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا ثواب ہے اور غنیمت قیامت تک (کیونکہ جہاد قائم رہے گا قیامت تک) **عَنْ**
حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ
سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْاَجْرَ وَ
وَالْمَغْنَمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں ثواب اور غنیمت کا ذکر نہیں ہے **عَنْ**
اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَرَكَةُ فِيْ
نَوَاصِي الْخَيْلِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت گھوڑوں
کی پیشانیوں میں ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان حدیثوں
سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت جہاد کے لیے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ نحوست

گھوڑی مین ہوتی ہے مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو یا بعضا گھوڑا مبارک ہوتا ہے بعضا منحوس

باب مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ گھوڑے کی کون سی قسمین بری ہین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم برا جانتے تھے اشکل گھوڑے کو (اس کی تفسیر آگے آتی ہے) **عن** سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشِّكَالُ اَنْ يَكُوْنَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرٰى اَوْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ اشکل وہ گھوڑا ہے جسکا داہنا پاؤن اور بایان ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بایان پاؤن سفید ہو **ف** اور اکثر اہل لغت کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤن سفید ہون اور ایک ہمرنگ یا تین ہمرنگ اور ایک سفید ابن درید نے کہا اشکل وہ ہے کہ ایک طرف کا ہاتھ اور پاؤن سفید ہون یا ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤن واسد اعلم **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَفِي رِوَايَةِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِيَّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيْلِي وَاِيْمَانًا بِي وَتَصْدِيْقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيْلِ اللهِ تَعَالٰى اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِيْنَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيْحُهُ مِسْكٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِي سَبِيْلِ اللهِ اَبَدًا وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي اَغْزُوْ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا اسد تعالی ضامن ہے اسکا جو نکلا اوسکی راہ مین اور نہ نکلا مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہو اسد تعالی پر اور سچ جانتا ہو اوسکے پیغمبرون کو اسد تعالی

نے فرمایا ایسا شخص میری حفاظت مین ہے یا تو مین اُسکو جنت مین لیجاؤن گا یا اُسکو پھیر دون گا اوس کے گھر کیطرف ثواب یا غنیمت حاصل کرکے قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین محمدؐ کی جان ہے کوئی زخم ایسا نہین ہے جو خدا تعالی کی راہ مین لگے مگر وہ قیامت کے دن اوسی شکل پر آوے گا جیسا دنیا مین تھا اُسکا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین محمدؐ کی جان ہے اگر مسلمانون پر دشوار نہ ہوتا تو مین کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا جو اللہ تعالی کی راہ مین جہاد کرتا ہے کبھی لیکن میرے پاس اتنی گنجایش نہین سواریون وغیرہ کی اور مسلمانون پر دشوار ہوگا میرے ساتھ نہ جانا قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین محمدؐ کی جان ہے مین یہ چاہتا ہون کہ جہاد کرون اللہ تعالی کی راہ مین پھر مارا جاؤن پھر جہاد کرون پھر مارا جاؤن پھر جہاد کرون پھر مارا جاؤن یعنی بار بار خدا کی راہ مین شہید ہون پھر زندہ ہون پھر شہید ہون اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ جہاد ایسی عبادت ہے کہ اُس کے برابر دوسری کوئی عبادت نہین ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا نہایت شوق تھا اور آپ یہ چاہتے تھے کہ ہر ایک لڑے کے ساتھ خود بھی جہاد کو نکلین پر خرچ کی وقت سے آپ مجبور تھے اور جو آپ نکلتے تو اور بھی سب مسلمان نکلتے اور اتنے آدمیون کا سامان سر وقت مشکل تھا

عَنْ عُمَارَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ مِنْ بَیْتِهٖ اِلَّا جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهٖ وَتَصْدِیْقُ كَلِمَتِهٖ بِاَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ یُرْجِعَهٗ اِلٰی مَسْكَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ضامن ہے اوس کا جو کوئی جہاد کرے اوسکی راہ مین اور نہ نکلا اپنے گھر سے مگر خدا کی راہ مین جہاد کرنے کے واسطے اور اوس کی کلام کا یقین کرکے اس بات کا کہ لیجاوے گا اوسکو جنت مین یا پھیر دیگا اوس کے گھر کو جہان سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُكْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّكْلَمُ فِیْ سَبِیْلِهٖ اِلَّا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَجُرْحُهٗ یَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّیْحُ رِیْحُ مِسْكٍ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی

ایسا نہین جو زخمی ہو خدا کی راہ مین اور اللہ تعالی جانتا ہے جو زخمی ہوا اوس کی راہ مین مگر قیامت کے
دن وہ آوے گا اوس کا زخم بہتا ہوگا رنگ تو خون کا ہوگا پر خوشبو مشک کی ہوگی **عَنْ** هَمَّامِ
ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلْمٍ
يُكْلَمُهُ مُسْلِمٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ تَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهَا اِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اَللَّوْنُ
لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَلٰكِنْ لَّا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَتَّبِعُوْنِيْ وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّقْعُدُوْا
بَعْدِيْ **ترجمہ** ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابوہریرہ نے رسول اللہ صلعم
سے سنکر پھر بیان کیا کئی حدیثون کو اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زخم مسلمان
کو لگے اللہ تعالی کی راہ مین وہ قیامت کے دن اوسی شکل پر آوے گا جیسے نیا لگا تھا خون بہتا ہوا رنگ
تو خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی اور فرمایا آپ نے قسم اوسکی جس کے ہاتھ مین محمد کی جان ہے
اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانون پر تو مین ہر لشکر کے ساتھ جاتا جو جہاد کرتا ہے اللہ عزوجل کی راہ مین
لیکن اتنی گنجائش نہین ہے کہ مین سب کو سواریان دون اور نہ اون کو اتنی طاقت ہے کہ وہ سب میرے
ساتھ رہین اور نہ اون کے دلون کو بھلا لگیگا میرے ساتھ نہ چلنا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ
اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ
الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ زُرْعَةَ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانون کو
تو مین ہر لشکر کے ساتھ جاتا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ قسم اوسکی جس کے ہاتھ مین
میری جان ہے مین یہ چاہتا ہون کہ خدا کی راہ مین مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن اوسیطرح جیسے
اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم لولا ان اشق على امتي لاحببت ان لا اتخلف خلف سرية نحو حديثهم **ترجمہ**
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دشواری نہ ہوتی میری
امت پر تو مین چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑون جیسے اوپر گذرا **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تضمن الله لمن خرج في سبيله الى قوله ما تخلفت
خلاف سرية تغزو في سبيل الله تعالى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** فضل
الشهادة في سبيل الله اللہ کی راہ مین شہید ہونے کی فضیلت **عن** انس رضي الله تعالى
عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من نفس تموت لها عند الله خير يسرها
انها ترجع الى الدنيا ولا ان لها الدنيا وما فيها الا الشهيد يتمنى ان يرجع فيقتل في
الدنيا لما يرى من فضل الشهادة **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو کوئی مرجاتا ہے اور اللہ تعالی کے پاس اوسکی بھلائی ہوتی ہے وہ راضی
نہین ہوتا کہ پھر دنیا مین آوے اگرچہ ساری دنیا اور جو کچھ اوس مین ہے وہ سب اوسکو ملے مگر شہید وہ آرزو
کرتا ہے کہ پھر دنیا مین آوے اور مارا جاوے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کو **ف**
نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اسلیے کہتے ہین شہید
کو کہ وہ شاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت مین اور اور مسلمان قیامت کے دن جنت مین جاوینگے اور ابن
انباری نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالی اور فرشتے گواہ ہین جنت کے اوس کے واسطے بعضون نے کہا اس
لیے کہ وہ جان نکلتے ہی مشاہدہ کر لیتا ہے اپنے اجر اور درجہ کا بعضون نے کہا اس لیے کہ فرشتے
رحمت کے اوس کے پاس حاضر ہوتے ہین یا اس لیے کہ اوسکا حال گواہ ہے اوس کے حسن خاتمہ کا یا اس لیے
کہ اوسکا زخم اوسکا گواہ ہے یا اس لیے کہ وہ گواہ ہوگا اور امتون پر قیامت کے دن انتہی ملخصا **عن**
انس بن مالك رضي الله تعالى عنه يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من
احد يدخل الجنة يحب ان يرجع الى الدنيا وان له ما على الارض من شيء غير
الشهيد فانه يتمنى ان يرجع فيقتل عشر مرات لما يرى من الكرامة **ترجمہ** انس رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت مین جاوے گا اوسکو
پھر دنیا مین آنے کی آرزو نرہے گی اگرچہ اوسکو ساری زمین کی چیزین دی جاوین پر شہید آرزو کریگا

پہر آنے کی اور دس بار قتل ہونے کی کیونکہ وہ دیکہیگا شہادت کے درجہ کو **عن** اِبی ھُریرۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَا یَعْدِلُ الْجِھَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ
قَالَ لَا تَسْتَطِیْعُوْہُ قَالَ فَاَعَادُوْا عَلَیْہِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا کُلَّ ذٰلِکَ یَقُوْلُ لَا تَسْتَطِیْعُوْنَہٗ
قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ مَثَلُ الْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ کَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰیَاتِ اللہِ
لَا یَفْتُرُ مِنْ صِیَامٍ وَّلَا صَلٰوۃٍ حَتّٰی یَرْجِعَ الْمُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ تَعَالٰی **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا اللہ کی راہ مین جہاد کرنے
کے برابر کون سی عبادت ہے آپ نے فرمایا تم اوسکی طاقت نہین رکہتے پہر اونہون نے پوچہا دو یا
تین بار اور آپ ہر بار یہی فرماتے تہے کہ تم اوسکی طاقت نہین رکہتے آخر تیسری بار مین آپ نے
فرمایا اللہ کی راہ مین جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار ہو کر نماز مین کہڑا رہے
اللہ تعالیٰ کی آیتون کا مطیع ہو نہ روزے سے تہکے نہ نماز سے یہانتک کہ لوٹے جہاد سے **ف**
اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہین کرسکتا تو جہاد کے برابر دوسری عبادت بہی نہین ہوسکتی **عن**
سُھَیْلٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رضی
اللہ تعالیٰ عنہما قَالَ کُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَجُلٌ
مَا اُبَالِیْ اَنْ لَا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اُسْقِیَ الْحَاجَّ وَقَالَ اٰخَرُ مَا اُبَالِیْ اَنْ
لَا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ اٰخَرُ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ
اللہِ اَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَھُمْ عُمَرُ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ عِنْدَ
مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَھُوَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَلٰکِنْ اِذَا صَلَّیْتُ الْجُمُعَۃَ دَخَلْتُ
فَاسْتَفْتَیْتُہٗ فِیْمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْہِ فَاَنْزَلَ اللہُ تَعَالٰی اَجَعَلْتُمْ سِقَایَۃَ الْحَاجِّ وَعِمَارَۃَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ کَمَنْ اٰمَنَ بِاللہِ الْاٰیَۃَ اِلٰی اٰخِرِھَا **ترجمہ** نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پاس بیٹہا تہا ایک شخص بولا مجہے پرواہ نہین مسلمان
ہوئے پر کسی عمل کی جب مین پانی پلاؤن گا حاجیون کو دوسرا بولا مجہے کیا پرواہ ہے کسی عمل کی
اسلام کے بعد مین تو مسجد حرام کی مرمت کرتا تیسرا بولا ان چیزون سے تو جہاد افضل ہے حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکو ڈانٹا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے سامنے جمعہ کے دن مت

پکارا کرو لیکن مین جمعہ کی نماز کے بعد آپ سے پوچھونگا اوس بات کو جس مین تم نے اختلاف کیا تب اللہ
تعالی نے یہ آیت اتاری اَجَعَلْتُم سِقَايَةَ الحَاجِّ یعنے کیا تم نے حاجیون کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت
کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کر دیا ہرگز نہین اللہ تعالی کے سامنے برابر نہین **ف** نووی نے کہا اِس
حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد مین آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہانتک کہ جب نمازی جمع ہون اُسوقت ذکر اسکا یا
تعلیم دین بہی بلند آواز سے نہ کرے کیونکہ نمازیون کو نماز مشکل ہو جاتی ہے **عَنِ** النُّعمَانِ بنِ
بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهُ قَالَ كُنتُ عِندَ مِنبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ
بِمِثلِ حَدِيثِ اَبِي تَوبَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** فَضلِ الغَدوَةِ وَالرَّوحَةِ
فِي سَبِيلِ اللهِ اللہ تعالی کی راہ مین صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت **عَن** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَغَدوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ اَو رَوحَةٌ خَيرٌ مِّنَ
الدُّنيَا وَمَا فِيهَا **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ مین صبح
کو یا شام کو چلنا دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہے **عَن** سَهلِ بنِ سَعدٍ السَّاعِدِيِّ عَن رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالغَدوَةُ يَغدُوهَا العَبدُ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيرٌ مِّنَ الدُّنيَا وَمَا فِيهَا
ترجمہ سہل نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو جو بندہ چلتا ہے اللہ کی راہ مین وہ
ساری دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے **عَن** سَهلِ بنِ سَعدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدوَةٌ اَو رَوحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيرٌ مِّنَ الدُّنيَا وَمَا فِيهَا
ترجمہ یہ ہے کہ صبح یا شام کو چلنا اللہ تعالی کی راہ مین دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے **عَن**
اَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَولَا اَنَّ رِجَالًا
مِّن اُمَّتِي وَسَاقَ الحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَلَرَوحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ اَو غَدوَةٌ خَيرٌ مِّنَ الدُّنيَا وَمَا فِيهَا
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَن** اَبِي اَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ غَدوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ اَو رَوحَةٌ خَيرٌ مِّمَّا طَلَعَت عَلَيهِ الشَّمسُ وَغَرَبَت
ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح یا شام کو چلنا خدا کی راہ مین
بہتر ہے اُن سب چیزون سے جنپر آفتاب نکلا اور ڈوبا **عَن** اَبِي اَيُّوبَ الاَنصَارِيِّ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِثلَهُ سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو اوپر

گذرا **باب** بیان ما اعدّہ اللہ تعالیٰ للمجاہد فی الجنۃ من الدرجات **ترجمہ** جہاد کرنے والے کے درجوں کا بیان **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا سعید من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا وجبت لہ الجنۃ فعجب لھا ابو سعید فقال اعدھا علی یا رسول اللہ ففعل ثم قال واخری یرفع بھا العبد مائۃ درجۃ فی الجنۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض قال وما ھی یا رسول اللہ قال الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو سعید جو راضی ہوا اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے اوس کے لیے جنت واجب ہے یہ سنکر ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعجب کیا اور کہا پھر فرمایے یا رسول اللہ آپ نے پھر فرمایا اور فرمایا کہ ایک اور عمل ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملینگے جنت مین اور ہر ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین مین ہے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے آپ نے فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ مین جہاد کرنا اللہ کی راہ مین جہاد کرنا اللہ کی راہ مین **عن** ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سمعہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قام فیھم فذکر لھم ان الجہاد فی سبیل اللہ والایمان باللہ افضل الاعمال فقام رجل فقال یا رسول اللہ ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ یکفر عنی خطایای فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ان قتلت فی سبیل اللہ وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف قلت قال ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ اتکفر عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبرئیل علیہ السلام قال لی ذلک **ترجمہ** ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوے صحابہ مین اور بیان کیا اون سے کہ تمام عملون مین افضل جہاد ہے اللہ تعالیٰ کی راہ مین اور ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالیٰ کی راہ

مین تو میرے گناہ معاف ہو جاوین گے آپنے فرمایا ہان اگر تو مارا جاوے اللہ کی راہ مین صبر کرکے
اور تیری نیت خالص ہو خدا کے لیے اور تو سامنے رہے پیٹھہ نہ موڑے پھر آپنے فرمایا تونے کیا کہا
وہ بولا اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالی کی راہ مین تو میرے گناہ معاف ہو جاوین گے آپنے فرمایا
ہان اگر تو مارا جاوے صبر کرکے خالص نیت سے اور منہ تیرا سامنے ہو پیٹھہ نموڑے مگر قرض معاف
نہوگا کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا مجھہ سے اسکو **ف** نووی نے کہا نیت خالص
ہونیسے خاص اللہ تعالے کیواسطے لڑے نہ ملک اور مال اور دولت کے لیے نہ قوم کی ناموری یا عزت
کے واسطے اور قرض معاف نہ ہوگا اسیطرح تمام حقوق العباد معاف نہ ہون گے اور پہلے آپنے
قرض کو مستثنے نہین کیا پھر جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو اوسی وقت جتایا آپنے
بیان کردیا **عن** ابی قتادۃ ...... رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء رجل الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارأیت ان قتلت فی سبیل اللہ بمعنی حدیث اللیث
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی قتادۃ ...... رضی اللہ تعالی عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزید احدھما علی صاحبہ ان رجلا اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر فقال ارأیت ان ضربت بسیفی بمعنی حدیث
المقبری **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ایک شخص آیا اور آپ منبر پر تھے **عن**
عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قال یغفر اللہ للشھید کل ذنب الا الدین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی شہید کا ہر گناہ بخشدیگا لیکن قرض نہین بخشیگا
عن عبد اللہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال القتل فی سبیل اللہ یکفر کل شیء الا الدین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن
العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کی
راہ مین مارا جانا مٹا دیتا ہے سب گناہون کو مگر قرض کو **باب** فی بیان ان ارواح
الشھداء فی الجنۃ وانھم احیاء عند ربھم یرزقون شہیدون کی روحین جنت مین
ہین اور یہ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہین رزق دیے جاتے ہین **عن** مسروق قال

سألنا عبد الله رضي الله تعالى عنه عن هذه الآية ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل
الله أمواتا بل أحياء عند ربهم يرزقون قال أما إنا قد سألنا عن ذلك فقال أرواحهم في
جوف طير خضر لها قناديل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حيث شاءت ثم تأوي
إلى تلك القناديل فاطلع إليهم ربهم اطلاعة فقال هل تشتهون شيئا قالوا أي شيء
نشتهي ونحن نسرح من الجنة حيث شئنا ففعل ذلك بهم ثلاث مرات فلما رأوا أنهم
لن يتركوا من أن يسألوا قالوا يا رب نريد أن ترد أرواحنا في أجسادنا حتى نقتل في سبيلك
مرة أخرى فلما رأى أن ليس لهم حاجة تركوا **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے ہم نے
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اس آیت کو ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء
عند ربہم یرزقون یعنے مت سمجھ ان لوگوں کو جو قتل کیے گئے اسکی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے
پروردگار کے پاس روزی دیے جاتے ہیں عبداللہ نے کہا ہمنے اس آیت کو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے آپ نے) فرمایا شہیدوں کی روحیں سبز چڑیوں کے قالب میں قندیلوں کے اندر ہیں جو
عرش مبارک سے لٹک رہی ہیں اور جہاں چاہتی ہیں جنت میں چرتی پھرتی ہیں پھر اپنی قندیلوں میں
آرہتی ہیں ایک بار ان کے پروردگار نے ان کو دیکھا اور فرمایا تم کچھ چاہتی ہو انہوں نے کہا اب
ہم کیا چاہیں گی ہم تو جنت میں جگہتی پھرتی ہیں جہاں چاہتی ہیں پروردگار جل وعلا نے پھر پوچھا
پھر پوچھا جب انہوں نے دیکھا کہ بغیر پوچھے ہمارے رہا نہیں (یعنی پروردگار جل شانہ برابر پوچھے
جاتا ہے) تو انہوں نے کہا اے پروردگار ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہماری روحوں کو پھیر دے ہمارے بدنوں میں
(یعنے دنیا کے بدنوں میں) تاکہ ہم مارے جاویں دوبارہ تیری راہ میں جب پروردگار جل جلالہ نے
دیکھا کہ اب ان کو کوئی خواہش نہیں تو چھوڑ دیا انکو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ
نکلا کہ جنت موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہلسنت کا اور وہیں سے آدم علیہ الصلوۃ والسلام اتارے
گئے تھے اور وہیں مومن عیش کریں گے اور معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے
بعد پیدا کیجاوے گی اور آدم علیہ السلام کی جنت اور تھی اور یہ بھی نکلا کہ روح کو فنا نہیں اور روح
کی حقیقت میں بہت اختلاف ہے اکثر علما یہ کہتے ہیں کہ بندوں کو اسکی حقیقت معلوم نہیں ہے اور
فلاسفہ کہتے ہیں روح کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ روح ایک بخار لطیف ہے

بدن میں اور بعض مشائخ نے کہا کہ روح حیوۃ کا نام ہے یا اجسام لطیفہ کا یا بعض جسم کا یا جسم لطیف کا جو صورت انسان رکہتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل اور خارج کا یا خون کا اور اصح یہ ہے کہ روح اجسام لطیفہ ہیں جو بدن میں سمائے ہوئے ہیں جب وہ جدا ہو جاتے ہیں تو آدمی مر جاتا ہے انتہے مختصرا

باب جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت

فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ

عن اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا کون شخص افضل ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جو جہاد کرے اللہ تعالی کی راہ میں اپنے مال اور جان سے اوس نے کہا پھر کون آپ نے فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گہاٹی میں اللہ کو پوجے اور لوگوں کو بچا دے اپنی شر سے **ف** نووی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عزلت (تنہائی اور گوشہ نشینی) افضل ہے صحبت اور اختلاط سے اور شافعی اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے بشرطیکہ فتنوں سے حفاظت ہو سکے اور نہیں کوئی شک نہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں عزلت افضل ہے اور حدیث اسی پر محمول ہے

عن اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْاِسْنَادِ قَالَ رَجُلٌ فِي شِعْبٍ وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ رَجُلٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ اَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَاْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَاْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِي خَيْرٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں کی زندگی سے اوس شخص کی زندگی بہتر ہے جو جہاد میں اپنے گہوڑے کی باگ تہامے ہوئے دوڑتا پہرتا ہے اوسکی پیٹھ پر جب کہ

شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے کو اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا
پھرتا ہے یا اُس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریاں لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے
میں سے یا پہاڑ کی کسی نالی میں انہیں نالوں میں سے رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور
اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیوں سے کوئی شخص خیر میں نہیں سوا اس کے **ف**
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں دو شخصوں کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے
عابد درکنار کو اور حقیقت میں جب فساد کا زمانہ ہو جیسے یہ زمانہ تو گوشہ گیری سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے
الا وہ جب کہ لوگوں میں رہنے سے دین کا فائدہ ہو اور اُس کے لیے نقصان کا ڈر نہ ہو **عن** ابی
حَازِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ فِيْ شُعْبَةٍ مِنْ
هٰذِهِ الشِّعَابِ خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ فِيْ شِعْبٍ
مِنَ الشِّعَابِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ
يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ قاتل اور مقتول دونوں کب جنت میں جاویں گے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ
كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوْا كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ
فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل ہنستا ہے دو شخصوں کو دیکھ کر ایک نے دوسرے کو قتل
کیا پھر دونوں جنت میں گئے لوگوں نے عرض کیا کیسے ہوگا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ایک شخص لڑا
خدا تعالی کی راہ میں پھر شہید ہوا اب جس نے اوسکو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہوا اور لڑا اللہ تعالی کی
راہ میں اور شہید ہوا **ف** تو قاتل اور مقتول دونوں جنتی ہوئے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
اللہ تعالے کے ہنسنے سے استعارہ مقصود ہے کیونکہ وہ ہنسی جو ہمارے لیے متعارف ہے اللہ تعالی کے لیے
جائز نہیں ہو سکتی اس لیے کہ وہ خاصہ ہے جسم کا اور متغیرات کا اور اللہ جل جلالہ اون سے پاک ہے تو
مراد ہنسی سے رضا ہے یا ثواب اور تعریف اون کے فعل کی یا فرشتوں کا ہنسنا ہے انتہی **مترجم**
کہتا ہے کہ اور صفات کیطرح ضحک بھی ہنسنا یہ بھی اللہ کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر اور نزول اور استوا

اور محبی وغیرہ اور اوسکی سب صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہین اور تاویل کی کوئی ضرورت نہین البتہ
یہ نہین کہنا چاہیے کہ اوسکی کوئی صفت مشابہ ہو مخلوق کی صفات کے اور یہی طریقہ ہے سلف امت
کا رحمہم اللہ تعالی **عَنْ** اَبِی الزِّنَادِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَيْنِ
يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوْا كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُقْتَلُ هٰذَا
فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْاٰخَرِ فَيَهْدِيْهِ اِلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَيُسْتَشْهَدُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ یہ قتل کیا جاوے اور جنت مین جاوے پھر اللہ
تعالی دوسرے پر رحم کرے اوسکو ہدایت کرے اسلام کی وہ جہاد کرے اللہ تعالی کی راہ مین اور شہید ہو

باب مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اور اوسکا مارنیوالا (مسلمان) دونو جہنم مین ایک جا نہین جاوینگے
اور کافر کو یہ موقع نہ ملے گا کہ مسلمان پر ہنسے اور اوسکو الزام دیوے کہ تجھکو ایمان سے کیا فائدہ ہوا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونون جہنم مین اسطرح اکٹھا نہ ہونگے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچاوے
لوگون نے عرض کیا وہ کون لوگ ہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا جو مسلمان کافر کو قتل کرے پھر نیکی پر
قائم رہے **ف** نووی نے کہا اس مین یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان تو جہنم مین جائیگا نہین
پھر نیکی نہ ہونے سے کیا غرض ہے خواہ وہ کافر کو قتل کرے یا نہ کرے اور اسکا جواب یہ دیا ہے کہ
شاید راویون سے اس حدیث مین غلطی ہوگئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مومن جسکو کافر قتل کرے بعد اوسکے
وہ کافر ایمان لاوے تو اسکا مضمون وہی ہوگا جو حدیث یضحک اللہ کا ہے یا سدد سے یہ غرض ہے

کہ ایمان پر قائم رہے لیکن اور گناہون سے نہ بچے تو ایسا مومن جہنم مین جا سکتا ہے پر وہ کافر کے ساتھ
نرہے گا انتہی مع زیادۃ

باب فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ اللہ کی راہ مین صدقہ دینے کا ثواب

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ **ترجمہ** ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص ایک اونٹنی لایا نکیل سمیت اور کہنے لگا یہ اللہ تعالی کی راہ مین دیتا ہون آپ نے فرمایا اوس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنیان ملینگی نکیل پڑی ہوئین **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا +

باب فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهٖ غازی کی مدد کرنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا أَدُلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهٖ **ترجمہ** حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا جانور جاتا رہا اب مجھے سواری دیجیے آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہین ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ مین اسے بتلا دون اوس شخص کو جو سواری دیوے اسکو آپ نے فرمایا جو کوئی نیکی کی راہ بتا دے اوسکو اوتنا ہی ثواب ہے جتنا نیکی کرنے والے کو **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا أَتَجَهَّزُ قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهٖ قَالَ يَا فُلَانَةُ أَعْطِيهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهٖ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللهِ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيهِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک جوان اسلم قبیلے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا یا رسول اللہ مین جہاد کا ارادہ رکھتا ہون اور میرے پاس سامان نہین آپ نے فرمایا فلانے پاس جا اوس نے سامان کیا تھا جہاد کا پر وہ بیمار ہو گیا وہ شخص اوس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھکو سلام

کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ وہ سامان مجکو دیدے اوس نے (اپنی لہنا یا لونڈی سے) کہا اے فلانی وہ سب
سامان اسکو دیدے اور کوئی چیز مت رکھ قسم خدا کی جو چیز تو رکھ لے گی اوس مین برکت نہ ہوگی **عن**
زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا **ترجمہ** زید بن
خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سامان کر دیا کسی غازی کا اللہ تعالیٰ
کی راہ مین اوس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گہر بار کی خبر رکہی اوس نے بہی جہاد کیا (یعنے ثواب جہاد
کا اوس نے کمایا) **عن** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَىٰ بَنِي لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ
رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی لحیان کیطرف بہیجا جو ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے اور
فرمایا دو مردون مین ایک مرد نکلے ہر گہر مین سے اور ثواب دونون کو ہوگا (ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو مجاہد
کے گہر بار کی خبر گیری کا) **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا بِمَعْنَاهُ **عن** يَحْيَىٰ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَىٰ بَنِي لِحْيَانَ لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ
أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ جو گہر بار کی خبر گیری رکہے اوسکو مجاہد کا آدہا ثواب ملیگا **باب**
حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ وَإِثْمِ مَنْ خَانَ فِيهِنَّ مجاہدین کی عورتون کی حرمت کا بیان اور
انکی خیانت والے کے گناہ کا بیان **عن** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ
وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ

لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَآءَ فَمَا ظَنُّكُمْ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مجاہدین کی عورتون کی حرمت گھر مین رہنے والون پر ایسی ہے جیسے اُنکی ماؤن کی حرمت
اور جو شخص گھر مین رہکر کسی مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری رکھے پہر اوس مین خیانت کرے تو وہ قیامت کے
دن کھڑا کیا جاویگا اور مجاہد سے کہا جاویگا کہ اسکے عمل مین سے جو تو چاہے وہ لے لے **عَنْ** عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ
عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ
فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَا شِئْتَ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ ۔
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جاویگا تو اوسکی نیکیون مین سے جو چاہے لے لے
یہ فرماکر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکہا اور فرمایا پہر تم کیا خیال کرتے ہو (یعنے وہ
مجاہد کوئی نیکی چھوڑنیوالا نہین سب ہی لے لیگا) **بَابُ** سُقُوْطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُوْرِيْنَ
معذور پر جہاد فرض نہین ہے **عَنْ** الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لَا
يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَآءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا فَشَكٰى اِلَيْهِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهٗ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدٍ
فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَقَالَ
ابْنُ بَشَّارٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ **ترجمہ**
براء نے کہا یہ آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ کے باب مین (یعنی برابر نہین ہین گھر بیٹہنیوالے
مسلمان اور لڑنے والے مسلمان یعنے لڑنیوالون کا درجہ بہت بڑا ہے) جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی لیکر آئے اور اوسپر یہ آیت لکھی تب عبد اللہ بن ام مکتوم نے
شکایت کی اپنی نابینائی کی (یعنے مین اندہا ہون اسلیے جہاد مین نہین جا سکتا تو میرا درجہ گھٹا رہے گا)
اُسوقت غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ کا لفظ اوترا یعنے وہ لوگ جو معذور نہین ہین اور معذور تو درجے مین مجاہدین کے
برابر ہین **عَنْ** الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ كَلَّمَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَنَزَلَتْ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ **ترجمہ** براء رضی اللہ تعالی عنہ نے

کہا عجب یہ آیت اوتری لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ تو ابن ام مکتوم نے گفتگو کی تب غیر اولی الضرر اوترا

بَاب ثُبُوْتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِیْدِ شہید کے لیے جنت ہونا

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ اَیْنَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِی الْجَنَّةِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ كُنَّ فِیْ یَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ وَفِیْ حَدِیْثِ سُوَیْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں کہاں ہونگا اگر مارا جاؤں آپ نے فرمایا جنت میں یہ سنکر اوس نے چند کہجوریں جو اوس کے ہاتھ میں تھیں رکھانے کے لیے پھینک دیں اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا اور سوید کی روایت میں ہے کہ احد کے دن ایک شخص نے کہا

عَنْ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِی النَّبِیْتِ قَبِیْلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ هٰذَا یَسِیْرًا وَّاُجِرَ كَثِیْرًا **ترجمہ** براء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی نبیت کا (جو انصار کا ایک قبیلہ ہے) آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اُس کے بندے اور اوس کے پیغام پہونچانے والے ہیں پھر آگے بڑھا اور لڑتا رہا یہانتک کہ مارا گیا آپ نے فرمایا اس نے عمل تھوڑا کیا پر ثواب بہت پایا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُسَیْسَةَ عَیْنًا یَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِیْرُ اَبِیْ سُفْیَانَ فَجَاءَ وَمَا فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ غَیْرِیْ وَغَیْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَدْرِیْ مَا اسْتَثْنٰی بَعْضَ نِسَائِهٖ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِیْثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا فَلْیَرْكَبْ مَعَنَا فَجَعَلَ رِجَالٌ یَسْتَاْذِنُوْنَهٗ فِیْ ظُهْرَانِهِمْ فِیْ عُلْوِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ لَا اِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی سَبَقُوا الْمُشْرِكِیْنَ اِلٰی بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ اِلٰی شَیْءٍ حَتّٰی اَكُوْنَ اَنَا دُوْنَهٗ فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ یَقُوْلُ عُمَیْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ

يا رسول جنة عرضها السموات والارض قال نعم قال بخ بخ فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما يحملك على قولك بخ بخ قال لا والله يا رسول الله الا رجاءة ان اكون من اهلها
قال فانك من اهلها قال فاخرج تمرات من قرنه فجعل ياكل منهن ثم قال لئن
انا حييت حتى آكل تمراتي هذه انها لحيوة طويلة قال فرمى بما كان معه من التمر ثم
قاتلهم حتى قتل **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بسیسہ (ایک شخص کا نام ہے) کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابو سفیان کے قافلہ کی خبر لاوے وہ لوٹ کر آیا
اوس وقت گھر میں میرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہ تھا راوی نے کہا مجھے یاد نہیں
آپ کی کس بی بی کا انس رضی اللہ تعالی عنہ نے ذکر کیا پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باہر نکلے اور فرمایا ہمیں کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو ہمارے ساتھ یہ سنکر چند آدمی
آپ سے اجازت مانگنے لگے اپنی سواریوں میں جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی میں تھیں آپ نے فرمایا نہیں
صرف وہ لوگ جاویں جن کی سواریاں موجود ہوں آخر آپ چلے اپنے اصحاب کے ساتھ یہانتک کہ مشرکین
سے پہلے بدر میں پہونچے اور مشرک بھی آگئے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی چیز کیطرف نہ بڑھے جبتک
میں اوس کے آگے نہ ہوں پھر مشرک قریب پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھو جنت میں
جانے کے لیے جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے عمیر بن حمام انصاری نے کہا یا رسول
اللہ جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے آپ نے فرمایا ہاں اوس نے کہا واہ سبحان اللہ آپ نے
فرمایا ایسا کیوں کہتا ہے وہ بولا کچھ نہیں یا رسول اللہ میں نے اس امید کہا کہ جنت کے لوگوں میں سے میں بھی
ہوں آپ نے فرمایا تو جنت والوں میں سے ہے یہ سنکر اوس نے چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکالیں اور
انکو کھانے لگا پھر بولا اگر میں جیوں اپنی کھجوریں کھانے تک تو بڑی لمبی زندگی ہوگی اور جتنی
کھجوریں باقی تھیں وہ پھینک دیں اور لڑا کافروں سے یہانتک کہ شہید ہوا **ف** نووی نے
کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو لڑائی کا چھپانا درست ہے تاکہ خبر فاش نہ ہو اور نقصان نہ پہونچے اور یہ
بھی معلوم ہوا کہ کافروں میں گھس جانا شہادت کے لیے درست ہے بلا کراہت جمہور علما کا یہی قول
ہے **عن** عبد الله بن قيس رضي الله تعالى عنه عن ابيه قال سمعت ابي رضي
الله تعالى عنه وهو بحضرة العدو يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابواب

الجنة تحت ظلال السيوف فقام رجل رث الهيئة فقال يا ابا موسى انت سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا قال نعم قال فرجع الى اصحابه فقال اقرا عليكم
السلام ثم كسر جفن سيفه فالقاه ثم مشى بسيفه الى العدو فضرب به حتى قتل ؏
ترجمہ عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ دشمن کے سامنے تھے اور
کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے تلے
ہیں یہ سنکر ایک شخص اٹھا غریب میلا کچیلا اور کہنے لگا اے ابو موسی تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے سنا ہے آپ ایسا فرماتے تھے اونہوں نے کہا ہاں یہ سنکر وہ اپنے یاروں کیطرف گیا اور کہا
میں تمکو سلام کرتا ہوں اور اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا پھر تلوار لیکر دشمن کیطرف گیا اور مارا دشمن کو یہاں
تک کہ شہید ہوا **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء ناس الی النبي صلى الله عليه
وسلم فقالوا ان ابعث معنا رجالا يعلمونا القران والسنة فبعث اليهم سبعين رجلا
من الانصار يقال لهم القراء فيهم خالي حرام يقرؤن القران ويتدارسون بالليل
يتعلمون وكانوا بالنهار يجيئون بالماء فيضعونه في المسجد ويحتطبون فيبيعونه ويشترون
به الطعام لاهل الصفة وللفقراء فبعثهم النبي صلى الله عليه وسلم اليهم فعرضوا
لهم فقتلوهم قبل ان يبلغوا المكان فقالوا اللهم بلغ عنا نبينا انا قد لقيناك فرضينا
عنك ورضيت عنا قال واتى رجل حراما خال انس رضي الله تعالى عنهم من خلفه
فطعنه برمح حتى انفذه فقال حرام فزت ورب الكعبة فقال رسول الله صلى الله
وسلم لاصحابه ان اخوانكم قد قتلوا وانهم قالوا اللهم بلغ عنا نبينا انا قد لقيناك
فرضينا عنك ورضيت عنا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کچھ لوگ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیجیے جو ہم کو
قرآن اور حدیث سکھلاویں آپ نے اون کے ساتھ ستر انصاری آدمیوں کو کر دیا جنکو قرا ر (قاری
کی جمع یعنے قرآن پڑھنے والے) کہتے تھے اون میں میرے ماموں حرام بھی تھے وہ لوگ قرآن مجید
پڑھا کرتے اور رات کو قرآن مجید کی تحقیق کرتے سیکھتے اور دن کو پانی لا کر مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں
اکٹھا کرتے پھر اوسکو بیچتے اور کھانا خریدتے صفہ والوں اور فقیروں کے لیے (صفہ مسجد میں ایک مقام

تہا پیاسا ہوا اوس مین ستر آدمی رہا کرتے تہے جو محض بے معاش اور متوکل تہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون لوگون کو اُن کے ساتہہ کر دیا اُنہون نے رستہ مین اُنکا مقابلہ کیا اور اُنکو قتل کیا (یعنے اُن لوگون کو
جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ کر دیا تہا) اپنے ٹہکانے پر پہونچنے سے پہلے اُنہون نے مرتے
وقت کہا یا اللہ ہمارے نبی کو پہونچا دے کہ ہم تجہہ سے مل گئے اور راضی ہین تجہہ سے اور تو ہم سے
راضی ہے ایک شخص کافرون مین سے حرام پاس آیا (جو ماموں تہے انس بن مالک کے) اور برچہا مارا
اون کے ایسا کہ پار ہو گیا حرام نے کہا مین مراد کو پہونچ گیا قسم ہے کعبہ کے مالک کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تمہارے بہائی مارے گئے اور اونہون نے یہ کہا کہ یا اللہ ہمارے
نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجہہ سے مل گئے اور تجہہ سے راضی ہین اور تو ہم سے راضی ہے یہ خبر حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی اور آپ نے صحابہ کو خبر دی **عَنْ** اَنَسٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ عَمَّہُ الَّذِیْ سُمِّیْتُ بِہٖ لَمْ یَشْہَدْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَدْرًا قَالَ
فَشَقَّ عَلَیْہِ قَالَ اَوَّلُ مَشْہَدٍ شَہِدَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِبْتُ عَنْہُ وَاِنْ اَرَانِیَ
اللّٰہُ مَشْہَدًا فِیْمَا بَعْدُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَرَانِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَا اَصْنَعُ قَالَ فَہَابَ
اَنْ یَّقُوْلَ غَیْرَہَا قَالَ فَشَہِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ
سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ لَہٗ اَنَسٌ یَا اَبَا عَمْرٍو اَیْنَ
فَقَالَ وَاہًا لِرِیْحِ الْجَنَّۃِ اَجِدُہٗ دُوْنَ اُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلَہُمْ حَتّٰی قُتِلَ قَالَ فَوُجِدَ فِیْ جَسَدِہٖ
بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ بَیْنِ ضَرْبَۃٍ وَّطَعْنَۃٍ وَّرَمْیَۃٍ قَالَ فَقَالَتْ اُخْتُہٗ عَمَّتِی الرُّبَیِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ
فَمَا عَرَفْتُ اَخِیْ اِلَّا بِبَنَانِہٖ وَنَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاہَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَمِنْہُمْ
مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْہُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا قَالَ فَکَانُوْا یَرَوْنَ اَنَّہَا نَزَلَتْ فِیْہِ
وَفِیْ اَصْحَابِہٖ **ترجمہ** انس نے کہا میرے چچا جنکے نام پر میرا نام رکہا گیا (یعنے اون کا بہی نام انس تہا)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ بدر کی لڑائی مین شریک نہین ہوئے یہ امر اون پر بہت دشوار
گذرا اور انہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی لڑائی مین غائب رہا اب اگر اللہ تعالی
دوسری کوئی لڑائی مین مجہے آپکے ساتہہ کرے گا تو اللہ تعالی دیکہے گا مین کیا کرتا ہون اور ڈرے
اس کے سوا اور کچہہ کہنے سے (یعنے اور کچہہ دعوے کرنے سے کہ مین ایسا کرونگا ایسا کرونگا کیونکہ شاید نہ ہو سکے

اور چھوٹے ہون اپیر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تہی احد کی لڑائی مین تو سعد بن معاذ اون کے
سامنے آئے اور اُنہون نے کہا اے انس ابو عمرو (کنیت تہی انس بن النضر بن ضمضم انصاری کے جو چچا تہے
انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کے) کہان جاتے ہو اونہون نے کہا افسوس جنت کی ہوا احد کیطرف
سے مجہکو آرہی ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پہر وہ لڑے کافرون سے یہانتک کہ شہید ہوئے لڑائی
کے بعد دیکہا تو اون کے بدن پر اسی پر کئی زخم تہے تلوار اور برچہی اور تیر کے اون کی بہن یعنے میری
پہوپہی ربیع بنت النضر نے کہا مین نے اپنے بہائی کو نہین پہچانا مگر اون کی پورین انگلیون کی دیکہکر
(کیونکہ سارا بدن زخمون سے چور چور ہو گیا تہا) اور یہ آیت رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه یعنے وہ مرد جنہون
نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے یعضے تو اپنا کام کر چکے اور یعضے انتظار کر رہے ہین
صحابہ کہتے تہے اون کے اور آپکے ساتہیون کے باب مین اوتری **باب** من قاتل لتكون
كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله جو شخص لڑے اس لیے کہ اللہ تعالی کا دین غالب ہو وہ
اللہ تعالی کی راہ مین لڑتا ہے **عن** ابي موسى الاشعري رضي الله تعالى عنه ان رجلا
اعرابيا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله الرجل يقاتل للمغنم والرجل يقاتل
ليذكر والرجل يقاتل ليرى مكانه فمن في سبيل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من قاتل لتكون كلمة الله اعلى فهو في سبيل الله **ترجمہ** ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالے عنہ سے
روایت ہے ایک گنوار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آدمی لڑتا ہے
لوٹ کے لیے اور آدمی لڑتا ہے نام کے لیے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرتبہ دکہانے کو تو اللہ تعالی کی راہ مین
لڑتا کون سا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لڑے اسلیے کہ اللہ کا کلمہ یعنے دین بلند ہو تو وہ اللہ کی
راہ مین ہے **عن** ابي موسى رضي الله تعالى عنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن الرجل يقاتل شجاعة ويقاتل حمية ويقاتل رياء اي ذلك في سبيل الله فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله **ترجمہ**
ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا اوس شخص کو جو لڑتا ہی
بہادری دکہلانے کو یا اپنی قوم اور کنبے کی عزت کے لیے یا لڑتا ہے نمایش کے لیے کون سا لڑنا اللہ کی
راہ مین ہے آپ نے فرمایا جو اس لیے لڑے کہ اللہ تعالی کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ مین ہے **عن**

ابی موسیٰ قال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ الرجل یقاتل منا شجاعۃ

تذکر مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا

سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القتال فی سبیل اللہ فقال الرجل یقاتل غضبا و یقاتل

حمیۃ قال فرفع راسہ الیہ وما رفع راسہ الیہ الا انہ کان قائما فقال من قاتل لتکون

کلمۃ اللہ ہی العلیا فہو فی سبیل اللہ **ترجمہ** ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک

شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اللہ کی راہ مین لڑائی کون سی ہے تو کہا کہ آدمی لڑتا ہے غصے

سے اور لڑتا ہے اپنی قوم کی طرفداری مین پھر آپ نے اپنا سر اوٹھایا اور سوجہ سے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا اور آپ

بیٹھے تھے) آپ نے فرمایا جو لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ غالب ہو یعنے توحید غالب ہو شرک پر

اور شرک اور کفر مٹے) تو وہ لڑائی اللہ کی راہ مین ہے **باب** من قاتل للریاء والسمعۃ استحق

النار جو شخص لڑے نمایش اور دکھلانے کے لیے وہ جہنمی ہے **عن** سلیمان بن یسار قال تفرق

الناس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ ناتل اہل الشام ایہا الشیخ حدثنی حدیثا

سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یقول ان اول الناس یقضی یوم القیامۃ علیہ رجل استشہد فاتی بہ فعرفہ نعمتہ فعرفہا

قال فما عملت فیہا قال قاتلت فیک حتی استشہدت قال کذبت ولکنک قاتلت لان

یقال جری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی النار ورجل تعلم العلم

وعلمہ وقرا القران فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفہا قال فما عملت فیہا قال تعلمت العلم

وعلمتہ وقرات فیک القران قال کذبت ولکنک تعلمت العلم لیقال عالم وقرات

القران لیقال ہو قاری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی النار ورجل

وسع اللہ علیہ واعطاہ من اصناف المال کلہ فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفہا قال

فما عملت فیہا قال ما ترکت من سبیل تحب ان ینفق فیہا الا انفقت فیہا لک قال

کذبت ولکنک فعلت لیقال ہو جواد فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ ثم

القی فی النار **ترجمہ** سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے لوگ ابو ہریرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے پاس سے جدا ہوئے تو ناتل نے کہا جو شام والون مین سے تھا (ناتل بن قیس حزامی

فلسطین کا رہنے والا تہا اور یہ تابعی ہے اُسکا باپ صحابی تہا اے شیخ مجہہ سے ایک حدیث بیان کر جو تو نے حضرت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اچہا مین نے سُنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے پہلے قیامت مین جسکا فیصلہ ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو شہید
ہوا جب اوسکو اللہ تعالی کے پاس لا دینگے تو اللہ تعالی اپنی نعمت اوسکو بتلا دیگا وہ پہچانے گا اللہ تعالی
پوچہے گا تو نے اُسکے لیے کیا عمل کیا ہے وہ بولیگا مین لڑا تیری راہ مین یہانتک کہ شہید ہوا اللہ تعالے
فرماوے گا تو نے جہوٹ کہا تو لڑا تہا اسلیے کہ لوگ کہا کہین تجہے بہادر سو کہا گیا پہر حکم ہوگا اوسکو اوندہے منہ گہسیٹتے ہوئے
جہنم مین ڈالدین گے اور ایک شخص ہوگا جسنے دین کا علم سیکہا اور سکہلایا اور قرآن پڑہا اوسکو اللہ
تعالے کے پاس لادین گے وہ اپنی نعمتین دکہلاویگا وہ شخص پہچان لے گا تب کہا جاوے گا تو نے اُس کے
لیے کیا عمل کیا ہے وہ کہیگا مین نے علم پڑہا اور پڑہایا اور قرآن پڑہا اللہ تعالی فرماوے گا تو جہوٹ بولتا
ہے تو نے اسلیے علم پڑہا تہا کہ لوگ تجہے عالم کہین قرآن اسلیے پڑہا تہا کہ لوگ قاری کہین تجہے عالم اور قاری دنیا مین کہا گیا پہر حکم
ہوگا اوسکو منہ کے بل گہسیٹتے ہوئے جہنم مین ڈالدین گے اور ایک شخص ہوگا جسکو اللہ تعالی نے مال دیا
تہا اور سب قسم کے مال دیے تہے وہ اللہ تعالے کے پاس لایا جاویگا اللہ تعالی اوسکو اپنی نعمتین دکہلادیگا
وہ پہچان لیگا اللہ تعالی پوچہے گا تو نے اوس کے لیے کیا عمل کیے وہ کہے گا مین نے کوئی راہ مال خرچ کرنے
کی جسمین تو خرچ کرنا پسند کرتا تہا نہین چہوڑی تیرے واسطے اللہ تعالی فرماویگا تو جہوٹا ہے تو نے اسلیے خرچ کیا
کہ لوگ سخی کہین تو تجہے لوگون نے سخی کہدیا دنیا مین پہر حکم ہوگا منہ کے بل کہینچکر جہنم مین ڈالدینگے **ف** توجہاد اور علم اور صدقہ اور
تلاوت قرآن اتنی بڑی بڑی عبادتین ضائع ہوجاوین گی اسلیے بچاوے ریا اور نمایش سے کیا بری بلا ہے
سب محنت اور مشقت اکارت کردیتی ہے بقول شخصے نیکی برباد گناہ لازم مومن کو چاہیے کہ جو عمل کرے تہوڑا
ہو یا بہت خاص اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے کرے دکہلاوے کے خیال سے ہرگز نہ کرے بعض
اہل اللہ نے ریا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظاہر مین ایسے کام کرتے ہین کہ لوگ اُنکو فاسق یا فاجر
سمجہین پر حقیقت مین وہ فسق نہین ہوتا وہ یہ چاہتے ہین کہ لوگ انکو اچہا نہ سمجہین اب جو وہ عمل کرتے
ہین خدا ہی اوسکو جانتا ہے اور ایسے ہی عمل کا ثواب ملیگا غرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگون کے سامنے
کیا جاوے تو بہی برا نہین بشرطیکہ نیت لوگون کو دکہلانے کی نہ ہو اور خالص خدا کی رضامندی مقصود
ہو اور حتی المقدور اپنے عمدہ اعمال کو چہپانا بہتر ہے بشرطیکہ اون کے چہپانے مین کوئی قباحت نہو

مثلاً فرض نماز کو نہین چھپا سکتا کیونکہ اوس مین جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز صدقہ تہجد اور عبادت
چھپا کر سکتا ہے اور صدقہ وہی عمدہ ہے کہ بائین ہاتھ کو بھی داہنی ہاتھ کی خبر نہو **عن** سُلیمان
ابنِ یسارٍ قال تفرج الناسُ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ ناتِلُ الشامیُّ
واقتص الحدیث بمثل حدیث خالد بن الحارث **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
بیانِ قدرِ ثوابِ من غزا فغنم ومن لم یغنم جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کماوے اسکا ثواب
اوس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کماوے **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ
عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من غازیۃ تغزو فی سبیل اللہ فیصیبوا
الغنیمۃ الا تعجلوا ثلثی اجرہم من الآخرۃ ویبقی لہم الثلث وان لم یصیبوا غنیمۃ
تم لہم اجرہم **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو لشکر لڑے اللہ کی راہ مین اور لوٹ کا مال کماوے اوسکو دو حصے ثواب کر دنیا مین مل گئے اب آخرت
مین ایک ہی حصہ ملیگا اور جو لوٹ نہ کماوے تو پورا ثواب آخرت مین ملے گا **عن** عبد اللہ
ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من غازیۃ
او سریۃ تغزو فتغنم وتسلم الا کانوا قد تعجلوا ثلثی اجورہم وما من غازیۃ او
سریۃ تخفق وتصاب الا تم اجورہم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کوئی لشکر یا فوج کا ٹکڑا جہاد کرے پھر غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو اوسکو
آخرت کے ثوابین سے دو حصے دنیا مین ملگئے اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتھ آوے اور نقصان
اوٹھاوے (یعنے زخمی ہو یا مارا جاوے) تو اوسکو آخرت مین پورا ثواب ملیگا **ف** نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جب سلامت رہین اور لوٹ حاصل کرین تو اون کا ثواب
بہ نسبت اون مجاہدین کے کم ہوگا جو سلامت نرہین یا سلامت رہین پر لوٹ حاصل نہ کرین اور لوٹ گویا بدل
ہے ثواب کا ایک حصہ کا تو لوٹ بھی اجر مین داخل ہے اور یہ موافق ہے احادیث صحیحہ کے اور اسکے خلاف
کوئی حدیث صحیح اور صریح نہین آئی **باب** قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیۃ ہر عمل کا ثواب نیت
سے ہوتا ہے **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیۃ وانما لامرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ

فهجرته الى الله ورسوله ومن كانت هجرته لدنيا يصيبها او امرأة يتزوجها فهجرته الى
ما هاجر اليه **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ عملوں کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے واسطے وہی ہے جو اوس نے نیت کی ہے جس کی ہجرت اللہ اور رسول
کے واسطے ہے تو اوس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی کے لیے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت
کے بیاہنے کے لیے ہے تو اوسکی ہجرت اوسی کے لیے ہے **ف** اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے
ایک عورت کیواسطے جسکا ام قیس نام تہا مدینہ کیطرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال آپ سے عرض کیا تب آپ
نے یہ حدیث فرمائی نووی نے کہا کہ اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علماء نے اتفاق کیا ہے امام
شافعی نے کہا کہ یہ حدیث ثلث ہے اسلام کی اور شافعی نے کہا کہ فقہ کے ستر بابون مین اس حدیث کو
دخل ہے اور بعضون نے ربع اسلام کہا ہے اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا جو شخص کوئی کتاب تصنیف
کرے تو اس حدیث کو شروع مین لکہے تا کہ طالب کو انتباہ ہو نیت صحیح کرنے کے لیے اور بخاری نے ایسا ہی
کیا ہے اور اس حدیث کو اپنی کتاب مین سات جگہہ نقل کیا ہے حفاظ نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمر رض سے صحیح ہے
اور حضرت عمر رض سے بہی کسی نے نقل نہین کیا سوا علقمہ بن وقاص کے اور علقمہ سے بہی کسی نے نقل نہین کیا سوا محمد بن ابراہیم
کے اور محمد سے بہی کسی نے نقل نہین کیا سوا یحیی بن سعید انصاری کے البتہ یحیی سے یہ حدیث پہیلی اور دو
سو آدمیون سے زیادہ نے اس حدیث کو یحیی سے نقل کیا اور اسلیے اکثر امامون نے اس حدیث کو متواتر
نہین کہا اگرچہ مشہور ہے خاص اور عام مین کیونکہ شروع اسناد مین تواتر نہین ہے اور اس حدیث مین ایک
لطف یہ ہے کہ تین تابعی اوسکو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہین یحیی اور محمد اور علقمہ جمہور علماء نے
کہا کہ انما حصر کے لیے ہے تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ عمل اوسی صورت مین معتبر ہونگے جب نیت ہو اور بغیر نیت کے
لغو ہونگے اور اس مین دلیل ہے کہ وضو اور غسل اور تیمم بغیر نیت کے صحیح نہین ہین ایسے ہی نماز اور زکوۃ
اور روزہ اور حج اور اعتکاف اور تمام عبادتین لیکن نجاست کو دہونے مین نیت شرط نہین ہے انتہی
مختصرا **عن** يحيى بن سعيد باسناد مالك ومعنى حديثه وفي حديث سفيان سمعت
عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه على المنبر يخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ مین نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا وہ منبر پر بیان کرتے
تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** استحباب طلب الشهادة في سبيل الله

کی راہ مین شہادت مانگنے کا ثواب **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب الشہادۃ صادقا اعطیہا ولو لم تصبہ **ترجمہ** انس
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت مانگے
اوسکو شہادت کا ثواب ملجاوے گا گو شہادت نہ ملے **عن** سہل بن حنیف حدثنہ
عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
سال اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ
ولم یذکر ابو الطاہر فی حدیثہ بصدق **ترجمہ** سہل بن حنیف سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچائی سے شہادت مانگے خدا سے اللہ اسکو شہیدون کا درجہ دے گا
اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر مرے **باب** ذم من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بالغزو
جو شخص مرجاوے بغیر جہاد کیے۔ بے نیت جہاد کے اوسکی برائی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ
مات علی شعبۃ من نفاق قال ابن سہم قال عبد اللہ بن المبارک فنری ان ذلک کان
علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
مرجاوے اور جہاد نہ کرے نہ نیت کرے جہاد کرنے کی وہ منافقون کے طور پر
مرا عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم خیال کرتے ہین کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ سے متعلق ہے **فقط** اور لوگون نے کہا کہ یہ حدیث
عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقون کے مشابہ ہو گیا
جیسے منافق جہاد سے بیٹھہ رہتے ہین ایسا ہی اوسنے بھی کیا اور
جہاد کا ترک کرنا منافقی ہے انتہی **باب** ثواب من حبسہ من الغزو
مرض او عذر آخر جو شخص جہاد نہ کر سکے بیماری یا عذر سے اوسکا ثواب **عن** جابر رضی
اللہ تعالی عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فقال ان بالمدینۃ
لرجالا ما سرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم حبسہم المرض **ترجمہ**

جابر سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک لڑائی مین تو آپ نے فرمایا مدینہ مین چند لوگ ہین جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طی کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہین یعنی انکو وہی ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے) وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آسکے **عن** الاعمش بھذا الاسناد غیر ان فی حدیث وکیع الا شرکوکم فی الاجر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب فضل الغزو فی البحر دریا مین جہاد کرنے کی فضیلت **عن** انس ابن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدخل علی ام حرام بنت ملحان فتطعمہ وکانت ام حرام تحت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالی عنہما فدخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فاطعمتہ ثم جلست تفلی راسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وھو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ھذا البحر ملوکا علی الاسرۃ او مثل الملوک علی الاسرۃ یشک ایہما قال قالت فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم فدعا لہا ثم وضع راسہ فنام ثم استیقظ وھو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ کما قال فی الاولی قالت فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال انت من الاولین فرکبت ام حرام بنت ملحان البحر فی زمان معاویۃ فصرعت عن دابتہا حین خرجت من البحر فہلکت **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان پاس جاتے (کیونکہ وہ آپ کی محرم تھین یعنے رضاعی خالہ یا آپ کے والد یا دادا کی خالہ) وہ آپ کو کہانا کہلاتین اور ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح مین تہین ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے اونہون نے آپ کو کہانا کہلایا پہر بیٹہین آپکے سر کی جوئین دیکہتین ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پہر آپ جاگے ہنستے ہوے ام حرام نے پوچہا کہ آپ کیون ہنستے ہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا میری امت کے چند لوگ سامنے لائے گئے میرے وہ اللہ تعالی کی راہ مین جہاد کے واسطے اس دریا کے بیچ مین سوار ہو رہے ہے جیسے بادشاہ تخت پر چڑہتے ہین یا بادشاہون کیطرح تخت پر ہین مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالے سے دعا کیجیے خدا تعالی مجہکو بہی اون مین سے

کر ری آپنے دعا کی پہر سر رکہا اور آپ سو رہے پہر جاگے ہنستے ہوئے مین نے پوچہا آپ کیون ہنستے ہین آپنے فرمایا
چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لیے جاتے تہے اور بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا
مین نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالی سے اللہ تعالی مجکو بہی اُن لوگون مین کرے آپنے فرمایا تو پہلے لوگون
مین سی ہو چکی پہر ام حرام بنت ملحان معاویہ کے زمانہ مین سوار ہوئین دریا مین (جزیرہ قبرس فتح کرنے کے لیے
جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزون کے حوالے کر دیا) اور جانور سے گر کر مر گئین جب دریا سے نکلین
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جون کا مارنا جائز ہے ایسیطرح محرم کا سر چہونا اس
کے ساتہہ خلوت کرنا اوس کے پاس سونا اور اس حدیث مین آپ کی کئی معجزے مذکور ہین **ایک** تو اپنی امت
کی ترقی کی پیشین گوئی **دوسری** یہ کہ وہ دریا مین جہاد کرین گے **تیسری** یہ کہ ام حرام جب تک زندہ
رہین گی اور اُن کے ساتہہ شہید ہون گی اور یہ جہاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت مین ہوا
معاویہ کی سرداری مین یا معاویہ کی حکومت مین ہوا مگر اکثر اہل سیر پہلے قول کو اختیار کرتے ہین اس حدیث
سے یہ بہی نکلا کہ عورت اور مرد دونون دریا مین سوار ہو سکتے ہین انتہے مختصرا **عَنْ** اُمِّ حَرَامٍ وَّ
هِيَ خَالَةُ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ قَالَتْ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا
فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ اُرِيْتُ قَوْمًا مِّنْ
اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَی الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ فَاِنَّكِ
مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ اَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَقُلْتُ ادْعُ
اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُمْ بَعْدُ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهٗ فَلَمَّا اَنْ جَاءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا
فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا **ترجمہ** ام حرام بنت ملحان سے روایت ہے جیسے اوپر گذری یہ مختصر ہے اس مین
یہ ہے کہ اون سے نکاح کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ نے بعد اوس کے اور لوگون نے جہاد کیا
سمندر مین عبادہ اُن کو بہی لے گئے اپنے ساتہہ جب وہ آئین تو ایک خچر سامنے لایا گیا اوس پر چڑہین لیکن
اوس نے گرا دیا اون کی گردن ٹوٹ گئی (اور شہید ہوئین) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ خَالَتِهٖ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيْبًا مِّنِّيْ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا

أُضحكك قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ **ترجمہ** حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے سنا اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ایک دفعہ مجہسے قریب سوگئے پہر جاگے تو آپ ہنستے تہے مین نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہین آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو سوار ہوتے تہے اس بحر اخضر پر پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتَ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا خَالَةَ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابٌ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اللہ کی راہ مین چوکی پہرہ دینے کی فضیلت

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ **ترجمہ** سلمان سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اللہ کی راہ مین ایک دن رات پہرہ چوکی دینا ایک مہینے بہر روزہ رکہنے سے اور عبادت کرنے سے افضل ہے جو مر جاویگا تو اوسکا یہ کام برابر جاری رہیگا (یعنے اوسکا ثواب مرنے کے بعد بہی موقوف نہو گا بڑہتا ہی چلا جاویگا یہ خاص ہے اس عمل سے) اور اوسکا رزق جاری ہوجاویگا (جو شہیدون کو ملتا ہے) اور بچ جاوے گا قبر کے فتنہ سے **عَنْ** سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابٌ بَيَانِ الشُّهَدَاءِ شہیدون کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ وَقَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جارہا تہا اوسنے راہ مین ایک کانٹے کی ڈالی دیکہی وہ ہٹادی اللہ تعالیٰ نے اوسکا بدلہ دیا اور اوسکو بخشدیا اور آپنے فرمایا شہید پانچ ہین جو طاعون (وبا یعنے جو مرض عام ہوجاوے اوس زمانہ مین

طاعون کی دست سے ہوتا ہے اسے مری یعنے پیٹ کی عارضہ سے مرے جیسے اسہال یا پیچش یا استسقا سے جو پانی مین ڈوب کر مرے جو مکان گر کر مرے جو اللہ کی راہ مین مارا جاوے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان کے سوا اور لوگ بھی دوسری حدیثون مین مذکور ہین جو ذات الجنب سے مرے جو جلکر مرے جو عورت زچگی کے عارضہ مین مرے جو مرد اپنے مال بچانے مین مارا جاوے جو مرد اپنے بال بچون بی بی کے بچانے مین مارا جاوے اور مراد ان کی شہادت سے یہ ہے کہ آخرت مین انکو ثواب شہیدونکا ملیگا لیکن انکو غسل دیا جاوے گا اور انپر نماز پڑہی جاوے گی البتہ اللہ تعالی کی راہ مین جو شہید ہو اسکو غسل ندین گے اور اسکا بیان کتاب الایمان مین گذرا **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِیْدَ فِیْکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ قَالَ اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِیْلٌ قَالُوْا فَمَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ اَشْهَدُ عَلٰی اَبِیْکَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهُ قَالَ وَالْغَرِیْقُ شَهِیْدٌ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو سمجھتے ہو انہون نے کہا یا رسول اللہ جو اللہ تعالی کی راہ مین مارا جاوے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا جب تو میری امت مین بہت کم شہید ہون گے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ پہر شہید کون کون لوگ ہین آپ نے فرمایا جو اللہ کی راہ مین مارا جاوے وہ شہید ہے جو اللہ تعالی کی راہ مین مر جاوے (مثلاً حج یا جہاد کو جاتے ہوئے) وہ بہی شہید ہے جو طاعون (وبا) مین مرے وہ بہی شہید ہے جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ بہی شہید ہے جو ڈوب کر مرے وہ بہی شہید ہے **عَنْ** سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ سُهَیْلٌ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ اَشْهَدُ عَلٰی اَخِیْکَ اَنَّهُ زَادَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِیْدٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَزَادَ فِیْهِ وَالْغَرِقُ شَهِیْدٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ قَالَتْ قَالَ لِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِمَ مَاتَ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُوْنِ

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ شَہَادَۃٌ لِکُلِّ مُسْلِمٍ **ترجمہ** حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھ سے پوچھا یحییٰ بن ابی عمرہ کس عارضے مین مرے مین نے کہا طاعون سے مرے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لیے **ف** میرے تینون بہائیون نے یعنے مولوی حاجی واعظ مشہور مولوی بدیع الزمان صاحب نے اور مولوی حافظ حاجی فرید الزمان اور مولوی حاجی سعید الزمان نے شہر حیدرآباد مین طاعون سے انتقال کیا مطعون بہی مرے مبطون بہی اللہ تعالی انکو شہادت کا اجر دیوے اور ہمارے اونکی ملاقات جنت مین نصیب کرے جو بہائی مسلمان اس ترجمہ کو پڑہین وہ ہم چارون بہائیون کو اپنی دعاے خیر سے فراموش نہ فرماوین **عَنْ** عَاصِمٍ فِیْ ہٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ فَضْلِ الرَّمْیِ تیر مارنے کا ثواب

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ وَاَعِدُّوْا لَہُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّۃٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منبر پر فرماتے تہے اللہ تعالی فرماتا ہے تیار کرو کافرون کے لیے زور کو زور سے مراد تیر اندازی ہے زور سے مراد تیر اندازی ہے زور سے مراد تیر اندازی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جہاد کے لیے تیر اندازی سیکہنے کی فضیلت اس حدیث سے نکلتی ہے اور اسپر قیاس کر لینا چاہیے ہر ایک ہتہیار کی مشق کو اور گہوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہون **عَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَیْکُمْ اَرْضُوْنَ وَیَکْفِیْکُمُ اللّٰہُ فَلَا یَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّلْہُوَ بِاَسْہُمِہٖ **ترجمہ** حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے چند زمین کہی ملک تمہارے ہاتہ پر فتح ہون گے اور اللہ تمہارے لیے کافی ہے پر کوئی تم مین سے اپنی تیر کا کہیل نہ چہوڑے (یعنے تیر نشانہ پر لگانا سیکہے) **عَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَۃَ اَنَّ فُقَیْمًا اللَّخْمِیَّ قَالَ لِعُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تَخْتَلِفُ بَیْنَ ہٰذَیْنِ الْغَرَضَیْنِ وَاَنْتَ کَبِیْرٌ

يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اُعَانِهِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شُمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ اِنَّهُ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰى **ترجمہ** عبد الرحمن بن شماسہ سے روایت ہے فقیم لخمی نے عقبہ بن عامر سے کہا تم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو بوڑھے ضعیف ہو کر تمپر مشکل ہوتا ہوگا عقبہ نے کہا اگر میں نے ایک بات نہ سنی ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا حارث نے کہا میں نے ابن شماسہ سے پوچھا وہ کیا بات تھی انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جو کوئی تیر مارنا سیکھے پھر چھوڑ دیوے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا گنہگار ہے

باب قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا

عن ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ وَهُمْ كَذٰلِكَ

ترجمہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی انکو نقصان نہ پہونچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالی کا حکم آوی (یعنے قیامت) اور وہ اسیحال میں ہونگے **عن** الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَّزَالَ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا (اسحدیث کا بیان کتاب الایمان میں گذرا) **ف** اللہ تعالی کے حکم سے یا قیامت مراد ہے یا وہ ہوا جس سے ہر مومن مرجاوے گا اور یہہ گروہ امام بخاری نے کہا اہل علم ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ گروہ اگر اہلحدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا اور کون ہیں قاضی عیاض نے کہا مراد اہل سنت اور جماعت ہیں اور جو اہلحدیث کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں مترجم کہتا ہے کہ اس زمانہ میں اہل سنت اور جماعت بہت کم رہ گئے ہیں اب اہل بدعت اور ضلالت کا وہ ہجوم ہے کہ خدا کی پناہ پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا خلاف نہیں ہو سکتا اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی لقب سے مشہور ہے اور اہل توحید اور اہلحدیث اور موحد یہ سب اونکے نام ہیں یہ فرقہ قرآن اور حدیث پر قائم ہے اور باوجود صدما نزاع

فتنون کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک نکلا ہوا ہے اور اس زمانہ مین یہی لوگ اس حدیث کے مصداق ہین عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ سَوَاءً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دین برابر قائم رہے گا اور اوس کے اوپر لڑتی رہیگی ایک جماعت (کافرون اور مخالفون) سے مسلمانون کی قیامت ہونے تک عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہے گا غالب رہیگا قیامت تک عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةً بِأَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ ترجمہ عمیر بن ہانی سے روایت ہی مین نے معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا منبر پر وہ کہتے تھے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا اللہ تعالی کی حکم پر قائم رہے گا جو کوئی انکو بگاڑنا چاہے وہ کچھ بگاڑ نہ سکے گا یہانتک کہ اللہ تعالی کا حکم آن پہونچے گا اور وہ غالب رہین گے لوگون پر عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِنْبَرِهِ حَدِيثًا غَيْرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی اللہ تعالی بھلائی چاہتا ہے اوسکو دین مین سمجھ دیتا ہے اور ہمیشہ ایک جماعت مسلمانون کی حق پر لڑتی رہے گی اور غالب رہیگی اونپر جو اون سے

رہین قیامت تک **عن** عبد الرحمن بن شماسة المهري قال كنت عند مسلمة بن مخلد
وعنده عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنه فقال عبد الله لا تقوم الساعة
الا على شرار الخلق هم شر من اهل الجاهلية لا يدعون الله بشيء الا رده عليهم
فبيناهم على ذلك اقبل عقبة بن عامر رضي الله تعالى عنه فقال له مسلمة يا عقبة
اسمع ما يقول عبد الله فقال عقبة هو اعلم واما انا فسمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول لا تزال عصابة من امتي يقاتلون على امر الله قاهرين لعدوهم لا يضرهم
من خالفهم حتى تاتيهم الساعة وهم على ذلك فقال عبد الله اجل ثم يبعث الله ريحا
كريح المسك مسها مس الحرير فلا تترك نفسا في قلبه مثقال حبة من الايمان الا قبضته
ثم يبقى شرار الناس عليهم تقوم الساعة **ترجمہ** عبدالرحمن بن شماسہ مہری سے روایت ہے
مین مسلمہ بن مخلد کے پاس بیٹھا تھا اون کے پاس عبداللہ بن عمرو بن العاص تھے عبداللہ رضی اللہ عنہ
نے کہا قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق اللہ پر وہ بدتر ہون گے جاہلیت والون سے اللہ تعالی سے
جس بات کی دعا کرینگے اللہ تعالی اونکو دیدے گا لوگ اوسی حال مین تھے کہ عقبہ بن عامر آئے مسلمہ نے اون
سے کہا اے عقبہ عبداللہ کیا کہتے ہین عقبہ نے کہا وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہین پر مین نے تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمیشہ میری امت کی ایک جماعت اللہ تعالی کے حکم پر لڑتی رہے
گی اور اپنے دشمن پر غالب ہوگی جو کوئی اونکا خلاف کرے گا اونکو کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گا یہان تک
کہ قیامت آجاوےگی اور وہ اوسی حال مین ہونگے عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا بے شک آنحضرت نے
ایسا فرمایا لیکن پھر اللہ تعالی ایک ہوا بھیجے گا جس مین مشک سی بو ہوگی اور ریشم کیطرح بدن پر لگے گی
وہ نہ چھوڑے گی کسی شخص کو جس کے دل مین ایک دانے برابر بھی ایمان ہوگا بلکہ اوسکو مار ڈالے گی بعد اوسکے
کے سب بد ذات لوگ رہجاوینگے اونہی پر قیامت قائم ہوگی **عن** سعد بن ابی وقاص رضی
الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال اهل الغرب ظاهرين
على الحق حتى تقوم الساعة **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ مغرب والے (یعنے عرب یا شام والے) حق پر غالب رہینگے یہانتک
کہ قیامت قائم ہو **باب** مراعاة مصلحة الدواب في السير والنهي عن

التعریس فی الطریق جانورون کے بہلائی کا خیال رکہنا سفر مین اور رات کو رستہ مین اوترنے سی ممانعت

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظہا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فاسرعوا علیہا السیر واذا عرستم باللیل فاجتنبوا الطریق فانہا ماوی الہوام باللیل **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرو چارا اور پانی کے زمانے مین یعنے اچہے موسم مین جب جانورون کو پانی اور چارہ بافراط ہو تو اونٹون کو آنکا حصہ لینے دو زمین سے جب سفر کرو قحط مین تو جلدی چلے جاؤ اور نہ ٹہرو تاکہ قحط زدہ ملک سے جلد پار ہو جاوین اور جب رات کو تم اوترو تو راہ سے بچکر اوترو **ف** کیونکہ راہ مین اکثر جانور ہی آتے ہین اور رات کو کیڑے مکوڑے سانپ وغیرہ ہی اودہر سے گذرتے ہین کچہ کہانا وغیرہ چننے لینے کے لیے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظہا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فبادروا بہا نقیہا واذا عرستم فاجتنبوا الطریق فانہا طرق الدواب وماوی الہوام باللیل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ جب قحط مین سفر کرو تو جانورون کے مغز جاتے رہنے سے پہلے انکو جلد لے جاؤ اس لیے کہ اگر قحط زدہ ملک مین زیادہ قیام ہوگا تو جانور چارہ نہ پاکر بالکل لٹ جاوینگے اور انمین صرف ہڈیان رہجاوینگی مغز نہ رہیگا

باب

السفر قطعۃ من العذاب سفر ایک عذاب ہی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال السفر قطعۃ من العذاب یمنع احدکم نومہ وطعامہ وشرابہ فاذا قضی احدکم نہمتہ من وجہہ فلیعجل الی اہلہ قال نعم **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تمکو سونے اور کہانے اور پینے سے یعنے اپنے وقت پر یہ چیزین نہین ملتین اکثر تکلیف ہو جاتی ہے ا تو جب کوئی تم مین سے اپنا کام سفر مین پورا کرے تو جلد اپنے گہر کو چلا آوے

باب

کراہۃ الطروق لیلا مسافر اپنے گہر مین رات کو نہ لوٹے **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے اپنے گھر مین رات کو نہ آتے بلکہ صبح یا شام کو آتے (تاکہ عورت کو آراستہ ہونے کا موقع ملے) **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ لَا يَدْخُلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد مین جب مدینہ مین آئے تو ہم اپنے گھرون کو جانے لگے آپ نے فرمایا ٹھیرو ہم رات کو جاوین گے تاکہ جو عورت سر پریشان ہے وہ کنگھی کرے اور جسکا خاوند غائب تھا وہ پاکی کرے (یعنے بال لیوے) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو بھی گھر مین جانا درست ہے بشرطیکہ پہلے سے گھر والون کو خبر ہو جاوے کہ فلان شخص آج آنیوالے ہین اور ناگہان جانا مکروہ ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ أَهْلَهُ طُرُوقًا حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی رات کو آوے تو اپنے گھر مین گھس نہ چلا آوے (بلکہ ٹھیر رہے) یہانتک کہ پاکی کرے وہ عورت جس کا خاوند سفر مین تھا اور کنگھی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہون **عَنْ** سَيَّارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ طُرُوقًا

ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی مدت سے سفر مین ہو تو ایک ہی ایکا رات کو اپنے گھر مین نہ آوے (اور جو ایک دو روز سے غائب ہو تو مضائقہ نہین) **عَنْ** شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَطْلُبُ عَثَرَاتِهِمْ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو

اپنے گھر مین آنے سے گھروالون کی چوری یا خیانت پکڑنے کو یا اون کا قصور ڈھونڈھنے کو کیونکہ اس مین ایک تو گمان بد ہی جو شریعت مین منع ہی دوسری عورت کی دل شکنی کا باعث ہی اور اوس مین صدہا قباحتین ہین سے خدانخواستہ اگر کچھ ہو تو اپنی جان کا خوف ہی ا عن سفیان لا ادری ھذا فی الحدیث ام لا یعنی یتخونھم او یلتمس عثراتھم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکراھۃ الطروق ولم یذکر یتخونھم ویلتمس عثراتھم

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین خیانت پکڑنیکا ذکر نہین ہے

کتاب الصید والذبائح وما یوکل من الحیوان

کتاب شکار اور ذبیحون کے بیان مین اور جن جانورون کا گوشت حلال ہے

باب الصید بالکلاب المعلمۃ سدہائے ہوئے کتون سے شکار کرنیکا بیان **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ قال قلت یا رسول اللہ انی ارسل الکلاب المعلمۃ فیمسکن علی واذکر اسم اللہ فقال اذا ارسلت کلبک المعلم وذکرت اسم اللہ علیہ فکل قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم یشرکھا کلب لیس معھا قلت لہ فانی ارمی بالمعراض الصید فاصیب فقال اذا رمیت بالمعراض فخزق فکلہ وان اصابہ بعرضہ فلا تاکلہ

ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین چھوڑتا ہون اپنے سکھلائے ہوئے کتون کو وہ جا کر شکار کو تہام لیتے ہین اور مین اللہ کا نام لیتا ہون اوسپر **ف** نووی نے کہا شکار کی اباحت پر علماء کا اتفاق ہے جو شکار کرے کسب یا حاجت یا منفعت کے لیے اور جو بے ضرورت کھیل کے طور پر کرے تو وہ مکروہ ہے مالک کے نزدیک اور لیث اور ابن عبد الحکم کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ ذبح کی اور اوس سے منفعت لینے کی نیت ہو اور جو یہ نیت نہ ہو تو حرام ہے بے ضرورت جان لینا اور فساد کرنا +

ف آپ نے فرمایا جب تو اپنا سکہا ہوا کتا چھوڑے اور اللہ تعالی کا نام لیوے تو کہا جو شکار کرے مین نے کہا اگر وہ مار ڈالے آپ نے فرمایا اگرچہ مار ڈالے جب تک دوسرا کتا اوس کے ساتھ شریک نہ ہو جو اوس کے ساتھ نہین چھوڑا گیا تہا مین نے کہا مین معراض پھینکتا ہون اوس سے شکار مارتا ہون آپ نے فرمایا اگر معراض پھینکے پھر وہ گھس جاوے (نوک کیطرف سے) تو کھالے اوس جانور کو اور جو پٹ لگے (یعنی عرض

مین اتو مت کہا اور اسکو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جب کتا شکار پر چھوڑین یا ذبح یا نحر کرنے لگین تو
بسم اللہ کہنا بالاجماع چاہیے اب یہ واجب ہی یا سنت اس مین اختلاف ہی شافعی کے نزدیک سنت ہی اگر سہوًا
یا عمدًا چھوڑ دی تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہی مالک اور احمد سی اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر بسم اللہ
چھوڑ دے عمدًا ہو یا سہوًا تو وہ جانور حلال نہ ہوگا اور یہی صحیح روایت ہی احمد سی اور یہی مروی ہے ابن سیرین
اور ابی ثور سے (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اللہ کے) اور ابو حنیفہ اور مالک اور ثوری اور جمہور
علما کا یہ قول ہے کہ اگر سہوًا چھوڑ دے تو جانور حلال ہے اور جو قصدًا چھوڑ دی تو حرام ہے اور اس حدیث سی یہ نکلتا
ہے کہ ہر شکاری کتے کا شکار حلال ہی اگرچہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ
اور جمہور علما کا اور حسن البصری اور نخعی اور قتادہ اور احمد اور اسحاق کے نزدیک کالے کتے کا شکار درست نہین
کیونکہ وہ شیطان ہی اور یہ ضرور ہی کہ کتا شکاری یعنے سدھا یا ہوا ہو پھر اگر کتا سدھا یا ہوا نہ ہو تو اُسکا شکار بالاجماع
حرام ہے اور جو سدھا یا ہو مگر بن چھوڑی شکار کرے تو اُسکا شکار حرام ہے ہماری نزدیک اور اکثر علما کے نزدیک
پر اصم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطا اور اوزاعی سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور دوسرا کتا اگر
شریک ہو اس کتے کے ساتھ تو اگر وہ کتا بن چھوڑی شریک ہوا یا اس کا چھوڑنے والا مشرک ہی یا مجوسی ہی تو وہ
شکار حرام ہے ورنہ حلال ہی اور معراض کہتے ہین اُس لکڑی کو جس کی نوک پر لوہا لگا ہو یا لوہا نہ ہو اور بعضون نے
کہا معراض وہ تیر ہے بغیر پھل اور پر کے اور ابن درید نے کہا کہ معراض ایک لنبا تیر ہے اور بعضون نے کہا وہ ایک
لکڑی ہے جس کے دو کنارے پتلے اور بیچ سے موٹی ہوتی ہے اور مکحول اور اوزاعی کے نزدیک معراض کا شکار
ہر حال مین درست ہی اور یہ خلاف ہی اس حدیث کے اسیطرح ان لوگون نے اور ابن ابی لیلے نے کہا ہے کہ غلیل
کا شکار بھی درست ہی اور سعید بن المسیب اور جمہور علما سے منقول ہے کہ گولی کا شکار یعنے غلیل کا مطلقًا درست
نہین ہے جبتک اُس جانور کو زندہ پا کر ذبح نہ کرین انتہے مختصرًا **عن** عدیّ بن حاتم رضی اللہ
تعالی عنہ قال سألتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلتُ انّا قومٌ نصید بهذه الکلاب فقال
اذا ارسلتَ کلابک المعلّمة وذکرتَ اسم اللہ علیها فکل مما امسکن علیک وان قتلن
الا ان یاکل الکلب فان اکل فلا تاکل فانی اخاف ان یکون انما امسک علی نفسه و
ان خالطها کلابٌ من غیرها فلا تاکل **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی مین نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگ شکار کیا کرتے ہین ان کتون سے آپ نے فرمایا جب تو اپنے شکاری کتون کو

چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیکر چھوڑے تو کھا اون جانوروں میں سے جنکو وہ پکڑ لیں اگرچہ وہ مار ڈالیں مگر
جس صورت میں کتا بھی اُس جانور میں سے کھالے تو اوسکو مت کھا کیونکہ مجھکو ڈر ہے کہیں کتے نے اوسکو اپنے
لیے نہ پکڑا ہو اسیطرح اگر اُس کتے کے ساتھ اور غیر کتے شریک ہو جاویں تب بھی مت کھا **ف** نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا سنن ابوداود میں یہ حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کھالے اوس جانور میں سے اگرچہ کتا بھی اُس
میں سے کھالے اور اس میں اختلاف ہے علماء کا شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق کا یہ قول ہے کہ
وہ حرام ہے اور سعد اور سلمان اور ابن عمر اور مالک کے نزدیک حلال ہے اور یہی حکم ہے پرندے شکاری کا بھی
لیکن سوا شافعی کے اور علماء نے اوسکا کھانا جائز رکھا ہے انتہے مختصراً **عن** عدی بن حاتم رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض فقال اذا اصاب
بحدہ فکل واذا اصاب بعرضہ فقتل فانہ وقیذ فلا تاکل وسألت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن الکلب فقال اذا ارسلت کلبک وذکرت اسم اللہ فکل فان اکل منہ
فلا تاکل فانہ انما امسک علی نفسہ قلت فان وجدت مع کلبی کلبا آخر فلا ادری ایہما
اخذہ قال فلا تاکل فانما سمیت علی کلبک ولم تسم علی غیرہ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے
روایت ہے میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا جب نوک سے
معراض لگے تو کھالے اور جب پٹ لگے اور مرجاوے تو وہ وقید ہے (یعنے موقوذہ ہے جو پتھر یا لکڑی سے
مارا جاوے اور وہ قرآن مجید میں حرام ہے) مت کھا اوسکو اور میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے کتے کو آپ نے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر تو کھالے لیکن اگر کتا شکار میں
سے کھالے تو مت کھا کیونکہ اوس نے شکار کیا اپنے لیے میں نے کہا اگر میں اپنے کتے کے ساتھ دوسرے
کتے کو پاؤں اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس کتے نے اوسکو پکڑا ہے آپ نے فرمایا مت کھا اوسکو اس لیے کہ تو نے
بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر **عن** عدی بن حاتم یقول سألت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض فذکر مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن المعراض بمثل ذلک **ترجمہ** وہی جو آگے گذرا **عن** عدی بن حاتم رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صید المعراض فقال

مَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْهُ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَاِنَّ ذَكٰوتَهٗ اَخْذُهٗ فَاِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهٗ كَلْبًا اٰخَرَ فَخَشِيْتَ اَنْ يَّكُوْنَ اَخَذَهٗ مَعَهٗ وَقَدْ قَتَلَهٗ فَلَا تَاْكُلْ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهٖ **ترجمہ** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا اگر نوک سے لگے تو کھا لے اوسکو اور جو پٹ لگے تو وہ وقیذ ہے (یعنی مردار ہے) اور میں نے پوچھا آپ سے کتے کے شکار کو آپنے فرمایا جس جانور کو کتا پکڑ لے اور اسمیں سے کھا دے نہیں تو اُسکو کھا لے اسلیے کہ اوسکی ذکوۃ یہی ہے کتے کا پکڑنا اگر تو اوس کے ساتھہ دوسرا کتا پاوے اور تجھے یہ ڈر ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اوسکے ساتھہ پکڑا ہوگا اور مار ڈالا ہوگا تو مت کھا اوسکو اس لیے کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے نہ دوسرے کتے پر **عَنْ** زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَّدَخِيْلًا وَّرَبِيْطًا بِالنَّهْرَيْنِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرْسِلُ كَلْبِىْ فَاَجِدُ مَعَ كَلْبِىْ كَلْبًا قَدْ اَخَذَ فَلَا اَدْرِىْ اَيُّهُمَا اَخَذَ قَالَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے شعبی نے کہا وہ ہمارا ہمسایہ اور شریک اور نوکر تھا نہرین میں (جو ایک مقام کا نام ہے) اوسنے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اوس کے ساتھہ دوسرا کتا پاتا ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ شکار کس نے پکڑا آپنے فرمایا مت کھا اوسکو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر **عَنْ** عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهٗ قَدْ قُتِلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَاِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهٗ وَقَدْ قُتِلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِىْ اَيُّهُمَا قَتَلَهٗ وَاِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَهٗ غَرِيْقًا فِى الْمَاۤءِ فَلَا تَاْكُلْ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ روک لے تیرے شکار کو اور تو اُسے زندہ پاوے تو ذبح کر اسکو اور جو مار ڈالے اسکو کھاوے

نہین اوس مین سے تو بہی کہا اوسکو اور جو تیرے کتے کے ساتہہ دوسرا کتا ملے اور جانور مارا گیا ہو تو مت کہا
اوس کو کیونکہ معلوم نہین کس نے مارا اُسکو اور جو تو تیر مارے تو اللہ تعالی کا نام لے پہر اگر تیرا شکار رہے کہین کسی
ایک دن تک غائب رہی بعد اوس کے تو اس مین سوا اپنے تیر کے اور کسی ہار کا نشان نہ پاوے تو کہا اوسکو اگر
تیرا جی چاہے اور جو تو اوسکو پانی مین ڈوبا ہوا پاوے تو مت کہا **عن** عدی بن حاتم رضی
اللہ تعالی عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصید قال اذا رمیت بسہمک
فاذکر اسم اللہ فان وجدتہ قد قتل فکل الا ان تجدہ قد وقع فی ماء فانک لا تدری الماء
قتلہ او سہمک **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا
شکار کو آپ نے فرمایا جب تو تیر مارے تو اللہ تعالی کا نام لے پہر اگر تو اوسکو مرا ہوا پاوے تو کہا اسکو مگر جب صورت
مین پانی مین پڑا ہو تو مت کہا اس لیے کہ معلوم نہین وہ ڈوب کر مرا یا تیرے تیر سے مرا **عن** ابی ثعلبۃ
الخشنی رضی اللہ تعالی عنہ یقول اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول
اللہ انا بارض قوم من اہل الکتاب ناکل فی آنیتہم وارض صید اصید بقوسی واصید
بکلبی المعلم او بکلبی الذی لیس بمعلم فاخبرنی ما الذی یحل لنا من ذلک قال اما ما ذکرت
انکم بارض قوم اہل کتاب تاکلون فی آنیتہم فان وجدتم غیر آنیتہم فلا تاکلوا
فیہا وان لم تجدوا فاغسلوہا ثم کلوا فیہا واما ما ذکرت انک بارض صید فما
اصبت بقوسک فاذکر اسم اللہ ثم کل وما اصبت بکلبک المعلم فاذکر اسم اللہ ثم
کل وما اصبت بکلبک الذی لیس بمعلم فادرکت ذکوتہ فکل **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اہل کتاب
(یعنے یہود یا نصاری) کے ملک مین رہتے ہین اون کے برتنون مین کہانا کہاتے ہین اور ہمارا ملک شکار
کا ملک ہے تو مین شکار کرتا ہون اپنی کمان سے اور شکار کرتا ہون سکہلائے ہوئے کتے سے اور شکار کرتا
ہون اس کتے سے جو سکہایا نہین گیا تو بیان کیجیے مجہہ سے جو حلال ہوا ان مین آپ نے فرمایا تونے جو کہا
مین اہل کتاب کے ملک مین ہون اون کے برتنون مین کہاتا ہون تو اگر تمکو اور برتن مل سکین تو مت کہاؤ اون کے
برتنون مین اور جو اور برتن نہ ملین تو دہو لو ان کو پہر کہاؤ ان مین **ف** نووی نے کہا ابو داود کی
روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنے اہل کتاب اپنی ہانڈیون مین سور پکاتے ہین اور اپنے برتنون مین

شراب پیتے ہیں تب آپ نے یہی فرمایا کہ اگر اور برتن ملیں تو اون میں کہاؤ پیو اگر نہ ملیں تو دہو ڈالو
اُن کو پہر کہاؤ پیو اون میں اور یہ حدیث مخالف ہے فقہا کے قول کے جو کہتے ہیں مشرکون کے برتن کا استعمال
درست ہے دہو ڈالنے کے بعد اوس میں کوئی کراہت نہیں اگرچہ دوسرا برتن ملسکتا ہو اور اس حدیث سے
جب دوسرا برتن ملسکتا ہے تو اوسکی استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور دہونے سے یہ کراہت نہیں جاتی
اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وہ برتن مراد ہیں جن میں سور کا گوشت پکایا جاتا ہو یا شراب پیا جاتا ہو اور
فقہا کی مراد وہ برتن ہیں جن میں نجاستون کا استعمال نہ ہوتا ہو انتہے مختصراً **عَنْ** حَيْوَةَ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ صَيْدَ
الْقَوْسِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ **ترجمہ** ابو ثعلبہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو تیر مارے پہر شکار غائب ہو جاوے بعد اوس کے ملے
تو کہا اوسکو جب تک بدبودار نہ ہو **عَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْ يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ **ترجمہ** ابو ثعلبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے وہ کہاوے
اسکو اگر سڑ نہ گیا ہو **عَنْ** ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدِيْثَهُ فِي الصَّيْدِ **عَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ
الْعَلَاءِ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نُتُوْنَتَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ اِلَّا اَنْ يُنْتِنَ
فَدَعْهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ایک روایت میں کتے کے شکار میں بہی یہی ہے کہ تین دن کے
بعد اگر ملے تو کہا مگر جب سڑ جاوے تو چھوڑ دے اوسکو

بَابُ تَحْرِيْمِ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ

ہر دانت والے درندے اور ہر پنجے والے پرندے کی حرمت کا بیان

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ زَادَ اِسْحَاقُ وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ
فِيْ حَدِيْثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى قَدِمْنَا الشَّامَ **ترجمہ** حضرت ثعلبہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے

کے کھانے سے زہری نے کہا ہم نے نہیں سُنا اس حدیث کو جب تک شام کے ملک میں آئے **عَنْ**
اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ عُلَمَائِنَا بِالْحِجَازِ حَتّٰى
حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ وَكَانَ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الشَّامِ **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر دانت والے درندے کے کھانے سے ابن شہاب نے کہا ہم نے یہ حدیث
حجاز میں اپنے علماء سے نہیں سُنی یہاں تک کہ مجھ سے ابو ادریس نے بیان کیا اور وہ شام کے فقیہوں
میں سے تھے **عَنْ** اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الزُّهْرِيِّ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَعَمْرٍو كُلُّهُمْ ذَكَرَ الْاَكْلَ اِلَّا صَالِحًا وَيُوْسُفَ
فَاِنَّ حَدِيْثَهُمَا نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ
فَاَكْلُهُ حَرَامٌ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا سر دانت والے درندہ کا کھانا حرام ہے **عَنْ** مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ
الطَّيْرِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سر دانت والے درندے اور سر پنجہ والے پرندے سے **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمہ تعالی نے
کہا جمہور علماء جیسے شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد کا یہ مذہب ہے کہ ہر درندہ دانت سے شکار کرنے
والا اسی طرح ہر پرندہ پنجہ سے شکار کرنیوالا حرام ہے اور امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے

باب إباحة ميتات البحر دریا کے مردے کا مباح ہونا

عن جابر رضي الله تعالیٰ عنه قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وأمر علينا أبا عبيدة نتلقى عيرا لقريش وزودنا جرابا من تمر لم يجد لنا غيره فكان أبو عبيدة يعطينا تمرة تمرة قال فقلت كيف كنتم تصنعون بها قال نمصها كما يمص الصبي ثم نشرب عليها من الماء فتكفينا يومنا إلى الليل وكنا نضرب بعصينا الخبط ثم نبله بالماء فنأكله قال وانطلقنا على ساحل البحر فرفع لنا على ساحل البحر كهيئة الكثيب الضخم فأتيناه فإذا هي دابة تدعى العنبر قال قال أبو عبيدة ميتة ثم قال لا بل نحن رسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي سبيل الله وقد اضطررتم فكلوا قال فأقمنا عليه شهرا ونحن ثلاث مائة حتى سمنا قال ولقد رأيتنا نغترف من وقب عينه بالقلال الدهن ونقتطع منه الفدر كالثور أو كقدر الثور فلقد أخذ منا أبو عبيدة ثلاثة عشر رجلا فأقعدهم في وقب عينه وأخذ ضلعا من أضلاعه فأقامها ثم رحل أعظم بعير معنا فمر من تحتها وتزودنا من لحمه وشائق فلما قدمنا المدينة أتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرنا ذلك له فقال هو رزق أخرجه الله لكم فهل معكم من لحمه شيء فتطعمونا قال فأرسلنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم منه فأكله

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا اور ہمارا سردار ابو عبیدہ بن الجراح کو کیا تاکہ ہم ملیں قریش کے قافلہ سے اور ہمارے توشہ کے لیے ایک تھیلا کھجور کا دیا اور کچھ آپ کو نہ ملا تو ابو عبیدہ ہم کو ایک ایک کھجور (ہر روز) دیا کرتے تھے ابو الزبیر نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم ایک کھجور میں کیا کرتے تھے اونہوں نے کہا اسکو چوس لیتے تھے بچہ کی طرح پھر اوسپر تھوڑا پانی پی لیتے تھے وہ ہم کو ساری دن کو رات تک کافی ہو جاتی اور ہم اپنی لکڑیوں سے پتے جھاڑتے پھر اوسکو پانی میں تر کرتے اور کھاتے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی سے پست ہمت نہ ہوتے تھے دوسری روایت میں یہ ہے کہ ہم اپنے توشے اپنی گردنوں پر لیے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب توشہ ہو چکا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشے جو باقی تھے جمع کیے اور ہر روز ہم کو ایک ایک کھجور اوس میں سے دیتے تھے **ف** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم گئے سمندر کے کنارے

وہان ایک لمبی سی موٹی چیز نمودار ہوئی ہم اوس کے پاس گئے دیکہا تو وہ ایک جانور ہے جس کو عنبر کہتے ہین
ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہے پہر کہنے لگے نہین ہم اللہ کے رسول کے بہیجے ہوئے ہین اور اللہ کی راہ مین
نکلے ہین اور تم بیقرار ہو رہے ہو (بہوک کے مارے) تو کہاؤ اوسکو جابر نے کہا ہم وہان ایک مہینہ ہی
اور ہم تین سو آدمی تہے (اوسیکا گوشت کہایا کیے یہانتک کہ ہم موٹے ہوگئے جابر نے کہا تم دیکہو ہم
اوس کی آنکہ کے حلقہ مین سے چربی کے گہڑے کے گہڑے بہرتے تہے اور اس مین سے بیل کے برابر
گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تہے آخر ابو عبیدہ نے ہم مین سے تیرہ آدمیون کو لیا تو وہ سب اوسکی آنکہ کے
حلقے کے اندر بیٹہ گئے اور ایک پسلی اوس کی پسلیون مین سے اٹہا کر کہڑی کی پہر سب سے بڑے اونٹ
پر پالان باندہی اُن اونٹون مین سے جو ہمارے ساتہ تہے وہ اوس کے تلے سے نکل گیا اور ہم نے اوس کے
گوشت مین سے وشائق بنا لیے توشہ کے واسطے (وشائق جمع ہے وشیقہ کی وشیقہ وہ اُبلا ہوا گوشت جو سفر
کے لیے رکہتے ہین) جب ہم مدینہ مین آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان
کیا آپنے فرمایا وہ اللہ تعالی کا رزق تہا جو تمہارے لیے اوس نے نکالا تہا اب تمہارے پاس کچہ ہے اُسکا
گوشت تو ہمکو بہی کہلاؤ جابر نے کہا ہم نے اُسکا گوشت آپکے پاس بہیجا آپ نے اوسکو کہایا **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا۔ پہلے ابو عبیدہ نے اپنے اجتہاد سے اوسکو مردار کہا پہر انکا اجتہاد بدل
گیا اور انہون نے کہا کہ یہ حلال ہے گو مردار ہو کیونکہ وہ مضطر تہے اور مضطر کے لیے مردار بہی حلال
ہے اور حضرت صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے جو اسکا گوشت مانگا تو اون کے دل کو خوش کرنے
کے لیے کیونکہ وہ حلال تہا یا اسلیے کہ وہ خاص اللہ تعالی کا بہیجا ہوا تہا تو آپ نے اُسکو متبرک
سمجہا اور اسمین دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے دوست سے کوئی شے مانگنا درست ہے اور یہ سوال
حرام نہین ہے اور اجتہاد جائز ہونے کی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
مین بہی اور اس امر کی کہ دریا کا مردہ حلال ہے خواہ خود مر جاوے خواہ شکار سے مر جاوے اور اجماع
کیا ہے اہل اسلام نے مچہلی کی حلت پر اور ہمارے اصحاب نے مینڈک کو حرام کہا ہے اور مینڈک
کے سوا اور دریائی جانورون مین تین قول ہین سب مین صحیح زیادہ یہ ہے کہ وہ حلال ہین اور
امام مالک کے نزدیک مینڈک بہی درست ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سوا مچہلی کے
اور کوئی دریا کا جانور درست نہین ہے اسیطرح وہ مچہلی جو خود مر کر پانی کے اوپر تیر آوے ہمارے

اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے اور حرمت کی دلیل میں جو جابر کی حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہے استدلال کے لائق نہیں ہے اور ہماری دلیل یہ حدیث صحیح ہے انتہی مختصراً

عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه يقول بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن ثلاث مائة راكب أميرنا أبو عبيدة بن الجراح نرصد عير قريش فأقمنا بالساحل نصف شهر فأصابنا جوع شديد حتى أكلنا الخبط فسمي جيش الخبط فألقى لنا البحر دابة يقال لها العنبر فأكلنا منها نصف شهر وادهنا من ودكها حتى ثابت أجسامنا قال فأخذ أبو عبيدة ضلعا من أضلاعه فنصبه ثم نظر إلى أطول رجل في الجيش وأطول جمل فحمله عليه فمر تحته قال وجلس في حجاج عينه نفر قال وأخرجنا من وقب عينه كذا وكذا قلة ودك قال وكان معنا جراب من تمر فكان أبو عبيدة يعطي كل رجل منا قبضة قبضة ثم أعطانا تمرة تمرة فلما فني وجدنا فقده **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح تھے ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے تو ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوکے ہوئے یہانتک کہ پتے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام بھی ہو گیا پتوں کا لشکر پھر سمندر نے ہمارے لیے ایک جانور پھینکا جسکو عنبر کہتے ہیں اوس میں سے ہم آدھے مہینے تک کھایا کیے اور اوسکی چربی بدن پر ملا کیے یہانتک کہ ہم زوردار ہو گئے پھر ابو عبیدہ نے اوسکی ایک پسلی لیکر کھڑی کی اور سب سے زیادہ لنبا آدمی لشکر میں دیکھا اور سب سے زیادہ لنبا اونٹ اوس آدمی کو اوس اونٹ پر سوار کیا وہ اوسکی پسلی کے تلے سے نکل گیا اور اوسکی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے جابر نے کہا ہم نے اوسکی آنکھ کے حلقہ میں سے اتنے گھڑے چربی کے نکالے اور ہمارے ساتھ (اوس جانور کے ملنے سے پہلے) ایک بورا تھا کھجور کا تو ابو عبیدہ ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک مٹھی کھجور دیا کرتے پھر ایک ایک کھجور دینے لگے جب وہ بھی نہ ملی تو ہمکو معلوم ہوا اسکا نہ ملنا (یعنے ایک کھجور سے کیا ہوتا ہے پھر جب وہ بھی نہ رہی اوس وقت معلوم ہوا کہ ایک کھجور بھی غنیمت تھی)

عن جابر رضي الله تعالى عنه يقول في جيش الخبط إن رجلا نحر ثلاث جزائر ثم ثلاثا ثم ثلاثا ثم نهاه أبو عبيدة **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے پتوں کے لشکر میں ایک شخص نے ایکبار تین اونٹ کاٹے پھر تین اونٹ پھر تین اونٹ پھر ابو عبیدہ نے منع کر دیا (اونٹوں کے کاٹنے سے اس خیال سے کہ کہیں اونٹ تمام ہو جاویں اور

جہاد مین خلل واقع ہو۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال بعثنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن ثلاث مائۃ نحمل ازوادنا علی رقابنا **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا ہم تین سو آدمی تھے اور ہمارا توشہ ہماری گردنون پر تہا۔

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ اخبرہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ ثلاث مائۃ وامر علیہم ابا عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ ففنی زادہم فجمع ابو عبیدۃ زادہم فی مزود فکان یقوتنا حتی کان یصیبنا کل یوم تمرۃ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تین سو آدمیون کا اور اُن کا سردار ابو عبیدہ کو کیا اونکا توشہ تمام ہوگیا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشے ایک توشہ دان مین اکٹھا کیے اور ہر روز ہمکو ایک کہجور دیا کرتے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ انا فیہم الی سیف البحر وساقوا جمیعا بقیۃ الحدیث کنحو حدیث عمرو بن دینار وابی الزبیر غیر ان فی حدیث وہب بن کیسان فاکل منہا الجیش ثمان عشرۃ لیلۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا مین بھی اوس مین تہا سمندر کے کنارے پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح اس مین یہ ہے کہ لوگون نے اٹھارہ دن تک اوس جانور کا گوشت کہایا **عن** جابر بن عبد اللہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثا الی ارض جہینۃ واستعمل علیہم رجلا وساق الحدیث بنحو حدیثہم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب تحریم اکل لحم الحمر الانسیۃ

بستی کے گدہون کا گوشت حرام ہے **ف** جمہور علماء کے نزدیک اور ابن عباس نے کہا حرام نہین ہے اور مالک کے تین قول مین سب مین مشہور یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور صحیح حرمت ہے انتہی نووی مختصراً **عن** علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن متعۃ النساء یوم خیبر وعن لحوم الحمر الانسیۃ **ترجمہ** امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورتون کے ساتھ متعہ کرنے سے خیبر کے دن اور بستی کے گدہون کے گوشت سے **عن** الزہری بہذا الاسناد وفی حدیث یونس وعن اکل لحوم الحمر الانسیۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**

ابی ثعلبۃ قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الحمر الاھلیۃ **ترجمہ**
ابی ثعلبہ سے روایت ہے حرام کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت اون گدہون کے جو بستی مین رہتے
ہین (اور جنگل کا گدہا یعنے گورخر باتفاق حلال ہے) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل لحوم الحمر الاھلیۃ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدہون کے گوشت سے
عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل
الحمار الاھلی یوم خیبر وکان الناس احتاجوا الیھا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدہے کہانے سے خیبر کے دن حالانکہ لوگون کو حاجت
تہی **عن** الشیبانی قال سالت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ عن
لحوم الحمر الاھلیۃ فقال اصابتنا مجاعۃ یوم خیبر ونحن مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وقد اصبنا للقوم حمرا خارجۃ من المدینۃ فنحرناھا فان قدورنا
لتغلی اذ نادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اکفؤا القدور ولا تطعموا
من لحوم الحمر شیئا فقلت حرمھا تحریم ماذا قال تحدثنا بیننا فقلنا حرمھا البتۃ وحرمھا
من اجل انھا لم تخمس **ترجمہ** شیبانی سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی
عنہ سے پوچہا بستی کے گدہون کے گوشت کو انہون نے کہا ہم خیبر کے دن بہوکے ہوے اور ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے اور ہم نے یہود کے گدہے جو شہر سے نکل رہے تہے پکڑ لیے تہے پہر ہم
نے اون کو کاٹا اور ہماری ہانڈیون مین ان کا گوشت ابل رہا تہا اتنے مین جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے منادی نے پکارا ہانڈیان اولٹ دو اور گدہون کا گوشت مت کہاو مین نے کہا آپ نے
گدہون کا گوشت کیسے حرام کیا یہ باتین ہم نے آپس مین کین بعضون نے کہا آپ نے انکو قطعی حرام کر دیا بعضون
نے کہا اسوجہ سے کہ اون کا خمس نہین نکلا تہا (یعنے تقسیم سے پہلے انہون نے گدہے کاٹ ڈالے اس وجہ
سے آپ نے حرام کیا) **عن** سلیمان الشیبانی رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت
عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ یقول اصابتنا مجاعۃ لیالی خیبر قال
فلما کان یوم خیبر وقعنا فی الحمر الاھلیۃ فانتحرناھا فلما غلت بھا القدور

نَادٰی مُنَادِی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِ اَکْفَؤُا الْقُدُوْرَ وَلَا تَاْکُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ
الْحُمُرِ شَیْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ اِنَّمَا نَھٰی عَنْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّھَا لَمْ
تُخَمَّسْ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ نَھٰی عَنْھَا اَلْبَتَّۃَ **ترجمہ** سلیمان شیبانی سے روایت ہی مین نے عبد اللہ
بن ابی اوفی سی سنا وہ کہتے تھے ہم خیبر کی راتون کو بہوکے ہوئے جب دن ہوا تو ہم بستی کے گدہون پر
گرے اور ان کو کاٹا جب دیگین اُبلنے لگین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا
اوندہا دو دیگیون کو اور گدہون کے گوشت مین سے کچھ مت کہاؤ سو فقت بعضون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے اسلیے
کہ گدہون کی تقسیم نہین ہوئی اور بعضون نے کہا نہین آپنے اسکو حرام کردیا **عَنِ** الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلَانِ اَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاھَا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْفَؤُا الْقُدُوْرَ
ترجمہ برا اور عبد اللہ بن ابی اوفے سی روایت ہے ہمنے گدہون کو پکڑا اور انکو پکایا پھر آپکے منادی
نے آواز دی اولٹ دو ہانڈیون کو **عَنْ** اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَصَبْنَا یَوْمَ خَیْبَرَ حُمُرًا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِ اَکْفَؤُا الْقُدُوْرَ
ترجمہ حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی برا نے کہا ہمنے خیبر کے دن گدھے
پکڑے پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ اولٹ دو ہانڈیون کو **عَنِ**
الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ نُھِیْنَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ **ترجمہ** برا سے
روایت ہے ہم منع کیے گئے بستی کے گدہون کے گوشت سے **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُلْقِیَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ
الْاَھْلِیَّۃِ نِیْئَۃً وَنَضِیْجَۃً ثُمَّ لَمْ یَاْمُرْنَا بِاَکْلِہٖ **ترجمہ** برا ابن عازب رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہی حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدہون کا گوشت پہینکدینے
کا کچا ہو یا پکا ہو پھر نہین حکم دیا اوس کے کہانیکا **عَنْ** عَاصِمٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَا اَدْرِیْ اِنَّمَا
نَھٰی عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ اَنَّہٗ کَانَ حَمُوْلَۃَ النَّاسِ فَکَرِہَ
اَنْ تَذْھَبَ حَمُوْلَتُھُمْ اَوْ حَرَّمَہٗ فِیْ یَوْمِ خَیْبَرَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ **ترجمہ**
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سی روایت ہی اونہون نے کہا مین نہین جانتا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے منع کیا گدہوں کے گوشت سے اس وجہ سے کہ وہ لادنے کے کام میں آتے ہیں تو برا جانا آپ نے
انکا نقصان کرنا یا حرام کیا خیبر کے دن بستی کے گدہوں کا گوشت **عن** سلمة بن الاكوع رضي الله
تعالى عنه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى خيبر ثم ان الله فتحها عليهم
فلما امسى الناس اليوم الذي فتحت عليهم اوقدوا نيرانا كثيرة فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ما هذه النيران على اي شيء توقدون قالوا على لحم قال على اي لحم
قالوا على لحم حمر انسية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهريقوها واكسروها فقال
رجل يا رسول الله او نهريقها ونغسلها قال او ذاك **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف پھر اللہ تعالی نے فتح کردیا خیبر کو جسدن فتح ہوا اوس کی
شام کو لوگوں نے بہت انگار جلائے آپ نے فرمایا یہ انگار کیسے ہیں اور کیا چیز پکاتے ہیں لوگوں نے
عرض کیا گوشت پکاتے ہیں آپ نے فرمایا کاہیکا گوشت لوگوں نے کہا بستی کے گدہوں کا آپ نے فرمایا
گوشت بہادو اور ہانڈیاں توڑ ڈالو ایک شخص بولا ہم گوشت بہادیں اور ہانڈیاں دہوڈالیں آپ نے
فرمایا اچھا ایسا ہی کرو **عن** يزيد بن ابي عبيد بهذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔
عن انس رضي الله تعالى عنه قال لما فتح رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر
اصبنا حمرا خارجا من القرية فطبخنا منها فنادى منادي رسول الله صلى الله عليه
وسلم الا ان الله ورسوله ينهيانكم عنها فانها رجس من عمل الشيطان فاكفئت القدور بما
فيها وانها لتفور بما فيها **ترجمہ** انس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح
کیا تو گاؤں سے جو گدہے نکل رہے تھے ہم نے اون کو پکڑا پھر اُن کا گوشت پکایا اتنے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی خبردار ہوجاؤ اللہ تعالی اور اسکا رسول دونوں تم کو منع کرتے
ہیں گدہوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے شیطان کا کام ہے اسکا کہانا پھر سب ہانڈیاں اولٹی
گئیں اور گوشت اونمیں اوبل رہا تہا **عن** انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال لما كان
يوم خيبر جاء جاء فقال يا رسول الله اكلت الحمر ثم جاء آخر فقال يا رسول الله
افنيت الحمر فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا طلحة فنادى ان الله ورسوله
ينهيانكم عن لحوم الحمر فانها رجس او نجس من عمل الشيطان فاكفئت القدور بما فيها

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنیوالا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ گدہے
کہالیے گئے پہر دوسرا آیا اور بولا گدہے فنا ہو گئے تب آپ نے ابو طلحہ کو حکم کیا انہون نے پکارا
اللہ اور رسول اوسکا تمکو منع کرتے ہین گدہون کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہین یا ناپاک ہین ۔ انس رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا پہر ہانڈیان اولٹی گئین **باب** اباحۃ اکل لحم الخیل گھوڑون
کا گوشت حلال ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مین اختلاف ہے تو شافعی اور جمہور سلف اور
خلف کا یہ قول ہے کہ گھوڑے کا گوشت مباح ہے بلا کراہت اور امام مالک اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما
کے نزدیک مکروہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نہی یوم خیبر عن لحوم الحمر الاھلیۃ واذن فی لحوم الخیل **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے
دن بستی کے گدہون کے گوشت سے اور اجازت دی گھوڑون کا گوشت کہانے کی **عن**
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول اکلنا زمن خیبر الخیل وحمر
الوحش ونہانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الحمار الاھلی **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہمنے خیبر کے زمانہ مین گھوڑون کا اور گورخرون کا گوشت کہایا اور
منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدہے سے **عن** ابن جریج بہذا
الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اسماء قالت نحرنا فرسا علی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاکلناہ **ترجمہ** اسماء رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہم نے ایک
گھوڑا کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پہر اوسکا گوشت کہایا **عن** ہشام بہذا
الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** اباحۃ الضب گوہ کا گوشت حلال ہے
(یعنے سوسمار کا) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یقول سئل النبی صلی
اللہ علیہ وسلم عن الضب فقال لست باکلہ ولا محرمہ **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا گوہ کا گوشت
آپ نے فرمایا نہ مین اوسکو کہاتا ہون نہ حرام کہتا ہون **ف** آپ نے نہین کہایا کیونکہ وہ آپ
کے ملک مین نہین ہوتا تہا تو آپ کو اوس سے کراہت ہوئی چنانچہ دوسری روایت ہے پر صحابہ نے

کہایا آپکے سامنے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہوا سپر اجماع ہے مسلمانون کا پر ابوحنیفہ سے منقول ہے
کہ اونہون نے مکروہ کہا نووی عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گوہ کہانے کو آپ نے فرمایا
نہ مین اوسکو کہاتا ہون نہ حرام کہتا ہون عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ منبر پر تہے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الضَّبِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ
اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَيُّوبَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ
وَلَمْ يُحَرِّمْهُ وَفِي حَدِيثِ أُسَامَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
الْمِنْبَرِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ وَأُتُوا بِلَحْمِ ضَبٍّ فَنَادَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا
فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے کئی اصحاب تہے اون مین سعد بہی تہے وہ گوہ کا گوشت لائے گئے
ایک عورت نے آپ کی بی بیون مین سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گوہ کا گوشت ہے آپ نے صحابہ سے
فرمایا تم کہاؤ وہ حلال ہے لیکن وہ میرا کہانا نہین ہے یعنے مجہے اوس کے کہانیکا اتفاق نہین ہوا
اس وجہ سے کراہت آتی ہے عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ
الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدٌ
بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بيت ميمونة فأتي بضب محنوذ فاهوى اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده فقال بعض النسوة
اللاتي في بيت ميمونة رضي الله تعالى عنها اخبروا رسول الله صلى الله عليه وسلم بما
يريد ان يأكل فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده فقلت احرام هو يا رسول الله قال
لا ولكنه لم يكن بارض قومي فاجدني اعافه قال خالد فاجتررته فاكلته ورسول الله صلى
الله عليه وسلم ينظر **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں اور خالد بن الولید رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین میمونہ کے گھر میں گئے وہاں ایک گوہ لایا گیا بھنا ہوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوس پر جھکایا بعضی عورتوں نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کے
گھر میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا جس کو آپ کھانیوالے تھے (یعنی کہدیا کہ یہ گوہ ہے)
یہ سنتے ہی آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا میں نے کہا کیا وہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں وہ میری ملک میں
نہ تھا اسوجہ سے مجھکو کراہت ہوئی خالد نے کہا میں نے اسکو اپنی طرف کھینچا اور کھایا اور آپ دیکھ
رہے تھے **عن** عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنه ان خالد بن الوليد
الذي يقال له سيف الله اخبره انه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ميمونة
رضي الله تعالى عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم وهي خالته وخالة ابن عباس فوجد
عندها ضبا محنوذا قدمت به اختها حفيدة بنت الحارث من نجد فقدمت الضب
لرسول الله صلى الله عليه وسلم وكان قل ما يقدم اليه الطعام حتى يحدث به
ويسمى له فاهوى رسول الله صلى الله عليه وسلم يده الى الضب فقالت امرأة من النسوة
الحضور اخبرن رسول الله صلى الله عليه وسلم بما قدمتن له قلن هو الضب يا رسول
الله فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده فقال خالد بن الوليد رضي الله تعالى
عنه احرام الضب يا رسول الله قال لا ولكنه لم يكن بارض قومي فاجدني اعافه
قال خالد فاجتررته فاكلته ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر فلم ينهني
ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے خالد بن الولید جنکو سیف اللہ کہتے تھے وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین میمونہ کے پاس گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بی بی تھیں اور خالہ تھیں خالد اور ابن عباس کی اون کے پاس گوہ دیکھا بھنا ہوا جو لائی تھیں میمونہ

کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے عیرہ گوہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہا گیا او کم ایسا ہوتا کہ آپکے سامنے کوئی کہانا کہا جاوے اور بیان
نہ کیا جاوے اور نام نہ لیا جاوے کہ وہ کیا کہانا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑہایا گوہ کیطرف
ایک عورت عورتوں میں سے جو موجود تھیں بول اٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہہ یا جو
آپکے سامنے لائی تھیں وہ گہنی لگین یہ گوہ ہے یا رسول اللہ یہ سنکر آپ نے اپنا ہاتھ کہینچ لیا خالد بن الولید
نے کہا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میرے ملک میں نہیں ہوتا اسوجہ
سے مجکو نفرت ہوتی ہے خالد نے کہا پھر مین نے اوسکو کہینچا اور کہا یا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے
تھے تو نہیں منع کیا مجکو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ انہ اخبرہ ان خالد بن الولید
رضی اللہ تعالی عنہ اخبرہ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
میمونۃ بنت الحارث رضی اللہ تعالی عنہا وھی خالتہ فقدم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لحم ضب جاءت بہ ام حفید بنت الحارث رضی اللہ تعالی عنہا من نجد و
کانت تحت رجل من بنی جعفر و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاکل شیئا
حتی یعلم ما ھو ثم ذکر بمثل حدیث یونس و زاد فی اخر الحدیث وحدثہ ابن الاصم
عن میمونۃ وکان فی حجرھا **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے خالد بن
الولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ بنت حارث کے گہر مین گئے وہ خالد کی خالہ تھیں تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا اوسکو ام حفید بنت حارث نجد سے لائے تھین اور
وہ بنی جعفر میں سے ایک شخص کے نکاح مین تھین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہین کہاتے
تھے جب تک آپ کو معلوم نہ ہوجاتا کہ وہ کیا چیز ہے پہر بیان کیا اوسیطرح **عن** ابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہما قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی بیت میمونۃ رضی اللہ
تعالی عنہا بضبین مشویین بمثل حدیثھم ولم یذکر یزید بن الاصم عن میمونۃ رضی
اللہ تعالی عنہا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ دو گوہ آئے بہنے ہوئے **عن**
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی بیت
میمونۃ وعندہ خالد بن الولید بلحم ضب فذکر بمعنی حدیث الزھری **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ یقول اھدت خالتی ام حفید

رضی اللہ تعالیٰ عنہما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمنا واقطا واضبا فاکل من السمن والاقط وترک الضب تقذرا واکل علی مائدۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو کان حراما ما اکل علی مائدۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میری خالہ ام حفید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھی اور پنیر اور گوہ بھیجی آپ نے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ سے نفرت کرکے چھوڑ دیا اور گوہ آپ کے دسترخوان پر کھایا گیا اور جو حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا **عن** یزید بن الاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعانا عروس بالمدینۃ فقرب الینا ثلاثۃ عشر ضبا فاکل وتارک فلقیت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما من الغد فاخبرتہ فاکثر القوم حولہ حتی قال بعضہم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اکلہ ولا انہی عنہ ولا احرمہ فقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بئسما قلتم ما بعث نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا محلا ومحرما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ہو عند میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعندہ الفضل بن عباس وخالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہم وامراۃ اخری اذ قرب الیہم خوان علیہ لحم فلما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یاکل قالت لہ میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہ لحم ضب فکف یدہ وقال ہذا لحم لم اکلہ قط وقال لہم کلوا فاکل منہ الفضل وخالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہم والمراۃ وقالت میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لا اکل من شیء الا شیئا یاکل منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** یزید بن اصم سے روایت ہے ہم کو ایک دولہہ نے بلایا مدینہ میں تو تیرہ گوہ ہمارے سامنے رکھے بعضوں نے کھائی بعضوں نے نہ کھائی پھر میں دوسرے دن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملا اور اون سے یہ حال بیان کیا لوگوں نے اون کے سامنے بہت باتیں کہیں بعضوں نے یہانتک کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ میں اسکو کہاتا ہوں نہ منع کرتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم نے برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اسی لیے بھیجے گئے کہ ہر ایک چیز کو حلال کہیں یا حرام (چنانچہ قرآن مجید میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت یہی آئی ہے یحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث) بلکہ آپ ایک روز میمونہ کے پاس تھے اور فضل بن عباس اور خالد بن الولید

بہی تہے ایک عورت اور بہی تہی اتنے مین اُن لوگون کے سامنے ایک خوان لایا گیا اوس مین گوشت
بہی تہا جب رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اوس کے کہانیکا قصد کیا تو میمونہ نے کہدیا وہ گوہ کا گوشت
ہے یہ سنکر آپ نے ہاتہہ کہینچ لیا اور فرمایا اس گوشت کو مین نے کبہی نہین کہایا اور اُن لوگون سے فرمایا
تم کہاؤ تو فضل اور خالد بن الولید اور اُس عورت نے وہ گوشت کہایا اور میمونہ نے کہا مین تو نہی
چیز کہاؤن گی جس مین سے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کہاوین گے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
يَقُوْلُ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَأَبَى أَنْ يَّأْكُلَ مِنْهُ وَقَالَ لَا أَدْرِيْ
لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُوْنِ الَّتِيْ مُسِخَتْ **ترجمہ** جابر بن عبداسد رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم کے پاس گوہ لایا گیا آپ نے انکار کیا اوس کے کہانے سے اور فرمایا مجہے معلوم نہین
ہے یہ اون قومون مین سے ہے جو مسخ ہوگئین (گویا عذاب کی صورت ہے اگرچہ یہ گوہ جانور ہے اور جو مسخ
ہوے تہے وہ مرگئے) **عَنْ** أَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ
فَقَالَ لَا تَطْعَمُوْهُ وَقَذِرَهُ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمْهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْفَعُ بِهٖ غَيْرَ وَاحِدٍ فَإِنَّمَا طَعَامُ
عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِيْ طَعِمْتُهُ **ترجمہ** ابو الزبیر سے روایت ہے مین نے جابر بن
عبداسد انصاری سے گوہ کو پوچہا اونہون نے کہا مت کہاؤ اوسکو اور ناپاک سمجہا اوسکو اور کہا کہ حضرت
عمر نے فرمایا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے گوہ کو حرام نہین کیا اور اسد تعالی فائدہ دیتا ہے اُس
سے بہتون کو کیونکہ اکثر چرواہے وہی کہاتے ہین اور جو میرے پاس ہوتا تو مین بہی کہاتا **عَنْ**
أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضٍ مَضَبَّةٍ فَمَا تَأْمُرُنَا
أَوْ فَمَا تُفْتِيْنَا قَالَ ذُكِرَ لِيْ أَنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ فَلَمْ يَأْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ قَالَ
أَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِنَّ اللّٰهَ لَيَنْفَعُ بِهٖ غَيْرَ
وَاحِدٍ وَإِنَّهٗ لَطَعَامُ عَامَّةِ هٰذِهِ الرِّعَاءِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِيْ لَطَعِمْتُهُ إِنَّمَا عَافَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابو سعید رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول
اسد ہم ایسے ملک مین ہین جہان گوہ بہت مین تو آپ کیا حکم دیتے ہین آپ نے فرمایا بنی اسرائیل
کا ایک گروہ مسخ ہوگیا تہا پہر آپ نے نہ حکم دیا گوہ کہانے کا نہ منع کیا اوس سے ابو سعید رضہ نے

کہا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ اوس سے فائدہ دیتا ہے بہتون کو اور وہی غذا
ہے اکثر چرواہون کی اور جو میرے پاس گوہ ہوتا تو مین کہاتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے
نفرت ہوئی **عن** اَبِی سَعِیدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّی فِی غَائِطٍ مَضَبَّۃٍ وَاِنَّہٗ عَامَّۃُ طَعَامِ اَھْلِی قَالَ فَلَمْ یُجِبْہُ فَقُلْنَا
عَاوِدْہُ فَعَاوَدَہٗ فَلَمْ یُجِبْہُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الثَّالِثَۃِ
فَقَالَ یَا اَعْرَابِیُّ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَنَ اَوْ غَضِبَ عَلٰی سِبْطٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَمَسَخَھُمْ دَوَابَّ
یَدِبُّوْنَ فِی الْاَرْضِ فَلَا اَدْرِی لَعَلَّ ھٰذَا مِنْھَا فَلَسْتُ اٰکُلُھَا وَلَا اَنْھٰی عَنْھَا **ترجمہ**
ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا ہم
ایسی زمین مین رہتے ہین جہان گوہ بہت ہین اور وہی اکثر کہانا ہے میرے گہر والون کا آپ نے اسکو
جواب نہ دیا ہمنے کہا پہر پوچہہ اوس نے پہر پوچہا آپ نے تین بار جواب نہ دیا پہر تیسری بار کے بعد
آپنے اوسکو آواز دی اور فرمایا اے دیہاتی اللہ جل جلالہ نے لعنت کی یا غصہ کیا بنی اسرائیل کے
ایک گروہ پر تو انکو جانور کر دیا وہ زمین پر چلتے تہے مین نہین جانتا گوہ اونہین جانورون مین سے
ہے یا کیا اس لیے مین اسکو نہین کہاتا نہ اوسکو حرام کہتا ہون **باب** اِبَاحَۃِ الْجَرَادِ
ٹڈی کہانا درست ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہمنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سات لڑائیان کین اور ٹڈیان کہاتے رہے **عن** اَبِیْ یَعْفُوْرٍ
بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَقَالَ اِسْحَاقُ سِتَّ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ
سِتَّ اَوْ سَبْعَ **ترجمہ** ابو یعفور سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری اسحاق نے چہہ لڑائیان
روایت کین ہین اور ابن ابی عمر نے شک کے ساتہہ چہہ یا سات **عن** اَبِیْ یَعْفُوْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ
وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ٹڈی کے
حلال ہونے پر مسلمانون کا اجماع ہے اب شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ٹڈی
ہر حال مین حلال ہے خواہ ذبح کیجاوے یا نہ کی جاوے مسلمان شکار کرے یا مجوسی یا خود مر جاوے
اور مالک نے کہا کہ وہ حلال نہین ہے اگر خود مر جاوے البتہ اگر کسی سبب سے مرے مثلاً کوئی ٹکڑا

اوسکا کھانا یہین آیا اوسکو مارین یا زندہ انگارہ مین ڈالین یا بھونین تو حلال ہی انتہی **باب** اباحۃ
الارنب خرگوش حلال ہی **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال مررنا فاستنفجنا
ارنبا بمر الظہران فسعوا علیہ فلغبوا قال فسعیت حتی ادرکتہا فاتیت بہا ابا طلحۃ
فذبحہا فبعث بورکہا وفخذیہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیت بہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقبلہ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ ہم جا رہی تھے
ہمنے مر الظہران مین (جو ایک مقام ہے قریب مکہ کے) ایک خرگوش کا پیچھا کیا پہلے لوگ اوسپر دوڑی لیکن
تھک گئے پہر مین دوڑا تو مینے پکڑ لیا اور ابو طلحہ کے پاس لایا اونہون نے اوسکو ذبح کیا اور اوسکا پٹھہ اور
دونون رانین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجین مین لیکر آیا آپنے لیلیا انکو **عن** شعبۃ بہذا
الاسناد وفی حدیث یحیی بورکہا او فخذیہا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ
نے کہا خرگوش حلال ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علما کے نزدیک مگر عبد اللہ بن
عمرو بن العاص اور ابن ابی لیلی سے اوسکی کراہت منقول ہی اور کسی حدیث سے ممانعت اوسکی ثابت
نہین ہے انتہی **باب** اباحۃ ما یستعان بہ علی الاصطیاد والعدو وکراہۃ
الخذف شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضرور ہو وہ درست ہی لیکن چھوٹی کنکریان
پھینکنا مکروہ ہی **عن** ابن بریدۃ قال رای عبد اللہ بن المغفل رجلا من
اصحابہ یخذف فقال لہ لا تخذف فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ
او قال ینہی عن الخذف فانہ لا یصاد بہ الصید ولا ینکا بہ العدو ولکنہ یکسر
السن ویفقا العین ثم راہ بعد ذلک یخذف فقال لہ اخبرک ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یکرہ او ینہی عن الخذف ثم اراک تخذف لا اکلمک کلمۃ کذا او
کذا **ترجمہ** ابن بریدہ سے روایت ہی عبد اللہ بن مغفل نے ایک شخص کو دیکھا اپنے یارون مین سے
خذف کرتے ہوئے (خذف کنکری مارنا یا گٹھلی مارنا یا گولی اور چیزون کے مانند دو انگلیون کے بیچ
مین رکھکر یا انگلی اور انگوٹھے کے بیچ مین رکھکر) عبد اللہ نے اوس سے کہا تو خذف مت کر اسلیے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تھے یا منع کرتے تھے خذف کو کیونکہ نہ اوس سے شکار ہوتا ہی
نہ دشمن مرتا ہے بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے (جب وہ کسی کے لگ جاتا ہے)

پہر عبد اللہ نے اوسکو دیکہا خذف کرتے ہوئے تو کہا مین تجہہ سے حدیث بیان کرتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مکروہ رکہتے تہے یا منع کرتے تہے خذف سے اور پہر مین دیکہتا ہون تو خذف کیے جاتا ہے اب مین تجہہ
سے بات نہ کرون گا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسقون
کی ملاقات ترک کرنا چاہیے اسیطرح اون لوگون کی جو جان بوجہکر حدیث پر عمل نہ کرین اور ایسے لوگون کی
ترک ملاقات ہمیشہ کے لیے درست ہے اور وہ جو تین دن سے زیادہ ترک منع ہے وہ جب ہے کہ اپنے حظ نفس یا
دنیاوی امور کے لیے ترک کرے لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ ترک ملاقات چاہیے اور اسحدیث کی موید اور
حدیثین ہین جیسے حدیث کعب بن مالک وغیرہ کی انتہے **مترجم** کہتا ہے کہ حدیث پر عمل نہ کرنا اور اپنی خواہش
نفس پر اصرار کرنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ ایسے شخص سے ہمیشہ کے لیے ترک ملاقات جائز ہے اور داخل ہین اس
مین وہ لوگ جو حدیث صحیح کو کسی مجتہد یا عالم یا درویش یا پیر یا مرشد کے قول یا فعل کے خلاف مین واجب
العمل نہ جانین بلکہ اون کا گناہ سخت ہے اوس شخص کے گناہ سے جو صرف شامت نفس سے حدیث پر عمل نہ
کر سکے لیکن حدیث پر عمل کرنا اچہا سمجہتا ہے **عَنْ** كَهْمَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِیْ حَدِيْثِهٖ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْكَاُ الْعَدُوَّ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ
وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ وَقَالَ ابْنُ مَهْدِیٍّ اِنَّهَا لَا تَنْكَاُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْقَاُ الْعَيْنَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ قَرِيْبًا لِعَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ قَالَ فَنَهَاهُ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْخَذْفِ
وَقَالَ اِنَّهَا لَا تَصِيْدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَاُ عَدُوًّا وَلٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَاُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ
فَقَالَ اُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ
اَبَدًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ عبد اللہ بن مغفل کے ایک رشتہ دار نے خذف کیا۔
عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** الْاَمْرِ
بِاِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْدِيْدِ الشَّفْرَةِ ذبح یا قتل اچہی طرح کرنا چاہیے اور چہرے کو تیز کرنا
چاہیے **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوْا

الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ ترجمہ
شداد بن اوس سے روایت ہے دو باتیں ہیں نے یاد رکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ
تعالی نے ہر کام میں بھلائی فرض کی ہے جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب ذبح کرو
تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم میں سے جو کوئی ذبح کرنا چاہے وہ چھری کو تیز کر لیوے اور
اپنے جانور کو آرام دیوے اور یہ بھی مستحب ہے کہ چھری جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور نہ ایک
جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح کرے اور نہ ذبح کرنے کے لیے کھینچکر لے جاوے عَنْ خَالِدٍ
الْحَذَّاءِ بِاِسْنَادِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب
النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ جانوروں کو باندھکر مارنا منع ہے عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّيْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ
اَيُّوْبَ فَاِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا قَالَ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَهٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ ترجمہ ہشام بن زید بن انس بن مالک
سے روایت ہے میں اپنے دادا انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر میں گیا وہاں کچھ لوگوں نے
ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اسپر تیر مار رہے تھے انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
جانوروں کو باندھکر مارنے سے ف اور یہ ممانعت تحریمی ہے کیونکہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی
ہے اور مال تلف ہوتا ہے نووی نے کہا عربی میں اسکو صبر کہتے ہیں یعنے جانور کو باندھ دینا اور وہ
زندہ ہو پھر اسکو تیروں وغیرہ سے مارنا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ عَنْ
شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَتَرَامَوْنَهَا فَلَمَّا رَاَوْا ابْنَ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَفَرَّقُوْا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا ترجمہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ گذرے چند لوگون پر جنہون نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تہا
اور سب تیر چلا رہے تہے جب اون لوگون نے ابن عمر کو دیکہا تو وہان سے الگ ہوگئے ابن عمر نے کہا یہ کام
کس نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لعنت کی ہے اوس پر جو ایسا کام کرے **عن** سعید بن
جبیر رضی اللہ تعالی عنہ قال مر ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بفتیان من قریش قد
نصبوا طیرا وهم یرمونه وقد جعلوا لصاحب الطیر کل خاطئة من نبلهم فلما راوا
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ تفرقوا فقال ابن عمر من فعل هذا لعن الله من فعل هذا
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن من اتخذ شیئا فیه الروح غرضا **ترجمہ**
سعید بن جبیر سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قریش کے چند جوانون پر گذرے اونہون نے ایک
پرندہ لگایا تہا نشانے پر اور اوسکو تیر مار رہے تہے اور جسکا پرندہ تہا اوس سے یہ ٹہرایا تہا کہ جو تیر نشانے
پر نہ لگے اوس تیر کو وہ لیوے جب اون لوگون نے عبد اللہ بن عمر کو دیکہا تو الگ ہوگئے ابن عمر نے کہا
لعنت کی اللہ تعالی نے اوس پر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے
اوس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بناوے **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالی
عنہ یقول نهی رسول الله صلی الله ان یقتل شیء من الدواب صبرا **ترجمہ** جابر بن
عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو باندہکر مارنے سے +

کتاب الاضاحی

کتاب قربانیون کے بیان مین +

باب وقتها قربانی کا وقت کیا ہے **عن** جندب بن سفیان رضی الله عنه قال
شهدت الاضحی مع النبی صلی الله علیه وسلم فلم یعد ان صلی وفرغ من صلوته سلم
فاذا هو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلاته فقال من کان ذبح
اضحیته قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح مکانها اخری ومن کان لم یذبح فلیذبح باسم الله
ترجمہ جندب بن سفیان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین عید اضحی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ موجود تھا آپ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی اور نماز سے فارغ نہیں ہوئے تھے اور سلام نہیں پھیرا تھا کہ
دیکھا قربانیوں کا گوشت اور وہ ذبح ہو چکی تھیں نماز سے فارغ ہونے کے اول ہی تو آپ نے فرمایا جس
شخص نے قربانی کاٹی اپنی نماز سے پہلے یا ہماری نماز سے پہلے (یہ شک ہے راوی کا) وہ دوسری قربانی
کرے (کیونکہ پہلے قربانی درست نہیں ہوئی) اور جس نے نہیں کاٹی وہ اللہ تعالی کا نام لیکر کاٹے +

ف نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ مالدار پر قربانی واجب ہے یا نہیں جمہور علماء کے
نزدیک تو قربانی سنت ہے اگر ترک کریگا تو گنہگار نہ ہوگا نہ قضا لازم ہوگی اور یہی مذہب ہے مالک اور
احمد اور ابو یوسف اور اسحاق اور ابو ثور اور مزنی اور داؤد وغیرہم کا اور ربیعہ اور اوزاعی اور
ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک مالدار پر قربانی واجب ہے اور نخعی نے کہا مالدار پر واجب ہے بشرطیکہ وہ
منا میں حاجی نہ ہو اور محمد بن حسن نے کہا شہر والوں پر واجب ہے اور وقت قربانی کا یہ ہے کہ امام کے
ساتھ نماز پڑھنے کے بعد قربانی کرے اور اجماع ہے اس پر کہ طلوع فجر سے پہلے دسویں تاریخ کی قربانی
درست نہیں ہے اور اختلاف ہے اوس کے بعد میں تو شافعی اور داؤد اور ابن منذر وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ
جب آفتاب نکلا دسویں تاریخ اور اتنا وقت گذر گیا کہ عید کی نماز اور دو خطبے جتنی دیر میں ہوتے ہیں
تو قربانی کا وقت آگیا اب اگر قربانی کرے گا تو کافی ہے گو امام کے ساتھ عید کی نماز نہ پڑھے یا عید کی نماز ہی نہ پڑھے
خواہ شہر والا ہو یا دیہاتی یا مسافر خواہ امام نے اپنی قربانی اوسوقت تک کاٹی ہو یا نہ کاٹی ہو اور
عطا اور ابو حنیفہ نے کہا کہ گاؤں اور جنگل والوں کے لیے قربانی کا وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق
کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لیے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک نہیں
ہوتا تو اس سے پہلے قربانی درست نہ ہوگی اور امام مالک نے کہا کہ جب تک امام نماز اور خطبہ اور قربانی
کے ذبح سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک قربانی درست نہیں ہے اور امام احمد نے کہا کہ امام کی نماز سے
پہلے درست نہیں اور اوسکی نماز کے بعد درست ہے گو اوس نے ابھی قربانی نہ کی ہو اور دیہاتی اور شہری
اون کے نزدیک برابر ہیں اور ثوری نے کہا کہ امام جب تک خطبہ سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک درست
نہیں ہے اور ربیعہ نے کہا جہاں امام نہیں ہے وہاں آفتاب نکلنے سے پہلے قربانی درست نہیں ہے اور
اوسکے بعد درست ہے اب اخیر وقت قربانی کا تیرھویں کی شام تک ہے اور یہی قول ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ
اور مالک اور احمد کے نزدیک بارھویں کی شام تک اور رات کو بھی قربانی درست ہے لیکن مکروہ ہے اور

مالک کے نزدیک درست نہیں انتہے مختصرا **عن** جندب بن سفیان قال شهدت الاضحی مع
رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما قضی صلاته بالناس نظر الی غنم قد ذبحت فقال من
ذبح قبل الصلوة فلیذبح شاة مکانها ومن لم یکن ذبح فلیذبح علی اسم الله **ترجمہ**
جندب بن سفیان سے روایت ہے میں عید ضحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ نماز پڑھ
چکے تو بکریوں کو دیکھا وہ کٹ گئیں آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور
جسنے ذبح نہیں کیا ہو وہ اللہ کا نام لیکر ذبح کرے **عن** الاسود بن قیس بھذا الاسناد وقال علی اسم الله کحدیث ابی الاحوص
وہی جو اوپر گذرا **عن** جندب البجلی رضی الله تعالی عنه قال شهدت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یوم اضحی ثم خطب فقال من کان ذبح قبل ان یصلی
فلیعد مکانها ومن لم یکن ذبح فلیذبح باسم الله **ترجمہ** جندب بجلی سے روایت ہے میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا عید اضحے کے دن آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر فرمایا جس نے
نماز سے پہلے قربانی کی ہو وہ دوبارہ پھر کرے اور جس نے نہیں کی وہ اللہ تعالے کے نام پر کاٹے **عن**
شعبة بھذا الاسناد مثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** البراء رضی الله تعالی عنه
قال ضحی خالی ابو بردة رضی الله تعالی عنهما قبل الصلوة فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم تلک شاة لحم فقال یا رسول الله ان عندی جذعة من المعز فقال ضح بها
ولا تصلح لغیرک ثم قال من ضحی قبل الصلوة فانما ذبح لنفسه ومن ذبح بعد الصلوة
فقد تم نسکه واصاب سنة المسلمین **ترجمہ** براء سے روایت ہے میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے
پہلے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت کی بکری ہوئی (یعنے قربانی کا ثواب نہیں ہے)
ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک چھ مہینے کا بچہ ہے بکری کا آپ نے فرمایا اوسی کی قربانی
کر اور تیرے سوا اور کسی کے لیے یہ درست نہیں (بلکہ بکری ایک برس یا زیادہ کی ضرور ہو) پھر آپ
نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اوس نے اپنی ذات کے لیے کاٹا (یعنے گوشت کہانے کے
لیے قربانی کا ثواب نہیں ملتا) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اوسکی قربانی پوری ہو گئی
اور وہ پا گیا مسلمانوں کی سنت کو **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالی عنه ان
خاله ابا بردة بن نیار رضی الله تعالی عنه ذبح قبل ان یذبح النبی صلی الله علیه

فقال یا رسول اللہ ان ھذا یوم اللحم فیہ مکروہ و انی عجلت نسیکتی لاطعم اھلی وجیرانی واھل داری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعد نسکا فقال یا رسول اللہ ان عندی عناق لبن ھی خیر من شاتی لحم فقال ھی خیر نسیکتیک ولا تجزی جذعۃ عن احد بعدک **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی سے پہلے قربانی کر لی تو کہنے لگا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس مین گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے (یعنی قربانی نہ کرنا اور بال بچون کے دل مین گوشت کی خواہش باقی رکھنا اس دن برا ہے اور بعض نسخون مین مکروہ کے بدلے مقروم ہے تو ترجمہ یہ ہوگا یہ وہ دن ہے جسمین گوشت کی طلب ہوتی ہے) اور مین نے اپنی قربانی جلد کی تاکہ کھلاؤن مین اپنے بال بچون اور ہمسایون اور گھروالون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر قربانی کر وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دودھ والی کم سن بکری ہے (ایک برس سے کم کی اوسکو عربی مین عناق کہتے ہین) اور وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریون سے بہتر ہے آپنے فرمایا یہ بہتر ہے تیری دونون قربانیون مین (اگرچہ پہلی بکری قربانی نہ تھی مگر چونکہ ابو بردہ نے اوسکو نیت خیر سے کاٹا تھا اسوجہ سے اُس مین بھی ثواب ہوا) اور اب تیرے بعد ایک برس سے کم کی بکری کسی کے لیے درست نہ ہوگی (البتہ بھیڑ درست ہے)

عن البراء ابن عازب رضی اللہ تعالی عنہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال لا یذبحن احد حتی یصلی قال فقال خالی یا رسول اللہ ان ھذا یوم اللحم فیہ مکروہ ثم ذکر بمعنی حدیث ھشیم **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا کوئی قربانی نہ کرے نماز سے پہلے میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس مین گوشت کی خواہش باقی رکھنا برا ہے پھر بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا **عن** البراء رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوتنا و وجہ قبلتنا و نسک نسکنا فلا یذبح حتی یصلی فقال خالی یا رسول اللہ قد نسکت عن ابن لی فقال ذاک شیء عجلتہ لاھلک قال ان عندی شاۃ خیر من شاتین فقال ضح بھا فانھا خیر نسیکۃ **ترجمہ** براء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری

طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کیطرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنے مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے
جب تک ہم نماز نہ پڑھ لین میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ مین تو اپنے بیٹے کیطرف سے قربانی کر چکا آپ نے
فرمایا اس مین تو نے جلدی کی اپنے گھر والون کے لیے اور نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے جو
دو بکریون سے بہتر ہے (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ قربانی مین گوشت کی کثرت افضل نہین
ہے بلکہ گوشت کی عمدگی تو ایک فربہ بکری دو دبلی بکریون سے بہتر ہے) آپنے فرمایا قربانی کر اوس کی
وہ تیری دونون قربانیون مین بہتر ہے **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما نبدأ به فی یومنا هذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن
فعل ذلك فقد اصاب سنتنا ومن ذبح فانما هو لحم قدمه لاهله ليس من النسك فی
شیء وكان ابو بردة بن نيار رضی الله تعالیٰ عنه قد ذبح فقال عندی جذعة خير
من مسنة فقال اذبحها ولن تجزی عن احد بعدك **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہین وہ یہ ہے کہ نماز پڑھتے ہین (عید کی
پھر (گھر کو) لوٹ کر قربانی کرتے ہین تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریقہ پر چلا اور جو نماز سے پہلے (ذبح
کرے تو وہ گوشت ہے جسکو اوس نے تیار کیا اپنے گھر والون کے لیے قربانی نہ ہوگی اور ابو بردہ بن نیار نے
ذبح کر لیا تھا پھر بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے (ایک برس سے کم کا) جو بہتر ہے مسنہ سے (ایک برس سے زیادہ
عمر کا) آپ نے فرمایا تو ذبح کر اوسکو اور تیرے بعد اور کسی کو درست نہین **عن** البراء بن عازب
عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** البراء بن عازب
قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم النحر بعد الصلوة ثم ذكر نحو حديثهم
ترجمہ وہی جو اوپر گذر چکا **عن** البراء بن عازب قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه
وسلم فی یوم نحر فقال لا یضحین احد حتی یصلی قال رجل عندی عناق لبن هی خیر
من شاتی لحم قال فضح بها ولا تجزی جذعة عن احد بعدك **ترجمہ** براء بن عازب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا نماز
سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے ایک شخص بولا میرے پاس ایک دودھ والی (یعنے کمسن ابھی دودھ پیتی
تھی) ایک برس سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریون سے بہتر ہے آپنے فرمایا اوسی کی قربانی کر

اور تیرے بعد پہر کسی کو جذعہ کی قربانی درست نہوگی (یعنے بکری کا جذعہ) **عن** البرآء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ذبح ابو بردۃ قبل الصلوٰۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابدلہا فقال یا رسول اللہ لیس عندی الا جذعۃ قال شعبۃ واظنہ قال وہی خیر من مسنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلہا مکانہا ولن تجزی عن احد بعدک **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی روایت ہی ابو بردہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بدل دوسرے قربانی کردہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس تو جذعہ کے سوا اور کچہ نہین شعبہ نے کہا مین سمجہتا ہون اوس نے یہ بہی کہا کہ وہ جذعہ مسنہ سی بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچہا اوسی کو ذبح کر اور تیرے بعد کسی کو کافی نہوگا **عن** شعبۃ بہذا الاسناد ولم یذکر الشک فی قولہ ہی خیر من مسنۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر من کان ذبح قبل الصلوٰۃ فلیعد فقام رجل فقال یا رسول اللہ ہذا یوم یشتہی فیہ اللحم وذکر ہنۃ من جیرانہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ قال وعندی جذعۃ ہی احب الی من شاتی لحم افاذبحہا قال فرخص لہ فقال لا ادری ابلغت رخصتہ من سواہ ام لا قال وانکفا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی کبشین فذبحہما فقام الناس الی غنیمۃ فتوزعوہا او قال فتجزعوہا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دسوین تاریخ) یوم النحر کو فرمایا جس نے نماز سی پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ ذبح کرے ایک شخص بولا یا رسول یہ وہ دن ہی جس مین گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایون کی محتاجی کا حال بیان کیا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو سچا کہا پہر وہ شخص بولا میرے پاس ایک بکری ہے ایک برس سے کم کی (یعنے جذعہ) جو گوشت کی دو بکریون سے زیادہ مجکو پسند ہی کیا مین اوسکو ذبح کرون آپ نے اوسکو اجازت دی راوی نے کہا اب یہ نہین معلوم کہ یہ اجازت اورون کو بہی ہوئی یا نہین پہر آپ جہکے دو مینڈہون پر اونکو ذبح کیا (اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اپنے ہاتہ سے قربانی کرنا افضل ہے) پہر لوگ کہڑے ہوئے اور بکریون کو بانٹ لیا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی ثم خطب فامر من کان ذبح قبل

الصَّلٰوةِ اَنْ يُّعِيْدَ ذَبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اَضْحٰى قَالَ فَوَجَدَ
رِيْحَ لَحْمٍ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَّذْبَحُوْا قَالَ مَنْ كَانَ ضَحّٰى فَلْيُعِدْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید اضحیٰ کے روز پھر گوشت
کی بو پائی اور منع کیا انکو ذبح کرنے سے (نماز سے پہلے) اور فرمایا جو ذبح کر چکا ہو وہ پھر ذبح کرے
پھر بیان کیا حدیث کو اسیطرح جیسے اوپر گذری **باب** سِنِّ الْاُضْحِيَةِ قربانی کی عمر کا بیان
عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا
اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ذبح کرو قربانی میں مگر مسنہ (جو ایک برس
کا ہو کر دوسرے میں لگا ہو) البتہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ کرو (جو چھ مہینے کا ہو کر ساتویں
میں لگا ہو) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ دنبہ کے سوا اور جانور کا جذعہ
درست نہیں اور اسپر اجماع ہے مگر اوزاعی سے یہ منقول ہے کہ ہر جانور کا جذعہ درست ہے اور دنبہ کا
جذعہ ہمارے اور اکثر علماء کے نزدیک درست ہے اور ابن عمر اور زہری کے نزدیک درست نہیں ہے اور
جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سوا اونٹ اور گائے اور بکری کے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں اور
حسن سے منقول ہے کہ بیل گائے بھی سات آدمیوں کیطرف سے اور ہرن ایک آدمی کیطرف سے درست
ہے اور دنبہ کا جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو اور بعضوں نے کہا چھ مہینے کا اور بعضوں نے کہا
سات کا اور بعضوں نے کہا آٹھ کا اور بعضوں نے کہا دس کا اور افضل قربانی کے لیے ہمارے نزدیک
اونٹ ہے پھر گائے بیل پھر دنبہ بہتر ہے پھر بکری اور مالک کے نزدیک بکری افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی
کا جانور موٹا تندرست عمدہ ہو انتہی مختصرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِيْنَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوْا وَظَنُّوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهٗ اَنْ
يُّعِيْدَ بِنَحْرٍ اٰخَرَ وَلَا يَنْحَرُوْا حَتّٰى يَنْحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یوم النحر کو مدینہ میں تو کئی آدمیوں نے آگے ہی

سے قربانی کر لی اور یہ سمجھے کہ آپ بھی قربانی کر لی ہے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جسنے آپ سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کرین وہ بھی نہ کرین (اس سے امام مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب تک امام قربانی نہ کرے لوگ بھی نہ کرین)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى اَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ اَنْتَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَلٰى صَحَابَتِهٖ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو بکریان دین اپنے یارون کو بانٹنے کے لیے قربانی کے لیے پھر ایک برس کا بچہ رہا بکری کا اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اوسکی قربانی کر۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا ضَحَايَا فَاَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قربانی کی بکریان بانٹین تو میری حصہ مین ایک جذعہ آیا (ایک برس کا بچہ) مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میری حصہ مین ایک جذعہ آیا آپ نے فرمایا اوسکی قربانی کر

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ اَصْحَابِهٖ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَاب اِسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيْلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسیطرح بسم اللہ اللہ اکبر کہنا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو مینڈہون کی جو سفید تھے یا سفید اور سیاہ سینگ دار آپنے ذبح کیا اون دونون کو اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی اور پاؤن رکھا اون کی گردن پر کاٹتے وقت تاکہ جانور اپنا سر نہ ہلا سکے اور تکلیف نہ پاوے **ف** نووی نے کہا اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی مین بے سینگ جانور یعنے جسکا سینگ اوگا ہی نہ ہو درست ہے اور جسکا سینگ ٹوٹ گیا ہو اوس مین خلاف ہے تو شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ بیمار اور دبلی اور کانے

اور لنگڑے جانور کی قربانی درست نہین اور ایسا ہی اندہے یا لنجے کی اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ افضل رنگ قربانی مین سفید ہر پہر زرد پہر خاکی پہر چت کبلا پہر کالا اور مستحب ہے اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا اور جائز ہے کسی اور کو وکیل کرنا عذر سے اُس حالت مین مستحب ہر کہ ذبح کے وقت خود بہی موجود رہے اور اگر وکیل کرے یہودی یا نصرانی کو تو مکروہ ہے اور جائز ہے وکیل کرنا لڑکے یا حائضہ عورت کو انتہے مختصراً **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ قَالَ فَرَاَيْتُهٗ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ قَالَ وَرَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَمْ **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپنے کاٹتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِيْ سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ فَقَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک مینڈہا سینگ دار لانیکا جو چلتا ہو سیاہی مین اور بیٹھتا ہو سیاہی مین اور دیکھتا ہو سیاہی مین (یعنے پاؤن اور پیٹ اور آنکھون کے گرد سیاہ ہو) پہر لایا گیا ایک ایسا ہی مینڈہا قربانی کے لیے آپنے فرمایا اے عائشہ چہری لا پہر فرمایا تیز کر لے اوسکو پتھر سے مین نے تیز کر دی پہر آپ نے چہری لی اور مینڈہے کو پکڑا اوسکو لٹایا پہر اوسکو ذبح کیا پہر فرمایا بسم اللہ یا اللہ قبول کر محمدؐ کیطرف سے اور محمدؐ کی آل کیطرف سے اور محمدؐ کی امت کی طرف سے پہر قربانی کی اوس کی **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اجماع ہے اسپر کہ جانور کو بائین کروٹ پر لٹا دے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہو داہنے ہاتھ مین چہری پکڑے اور بائین ہاتھ سے اوسکا سر تہامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک آدمی اور اوسکے گہر والون کیطرف سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملیگا ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے

اور ثوری اور ابو حنیفہ نے اسکو مکروہ رکہا ہے اور طحاوی نے کہا ہو کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا مخصوص اور
علمانے کہا ہے کہ طحاوی کا قول غلط ہے کیونکہ نسخ اور تخصیص صرف دعوی سے نہین ہو سکتی انتہے

باب جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَائِرَ الْعِظَامِ ذبح ہر چیز
سے درست ہی جو خون بہادے سوا دانت اور ناخون اور ہڈی کے **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ أَعْجِلْ
أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ
فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ قَالَ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ
بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ
فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے مین نے عرض
کیا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے لڑنے والے ہین اور ہمارے پاس چہریاں نہین ہین آپنے فرمایا
جلدی کر یا ہوشیاری کر جو خون بہادے اور اللہ کا نام لیا جاوے اوسکو کہا سوا دانت اور ناخون کے
اور مین تجہسے کہونگا اوسکی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخون حبشیون کی چہریان ہین راوی نے
کہا ہمکو لوٹ مین ملے اونٹ اور بکری پہر اون مین سے ایک اونٹ بگڑ گیا ایک شخص نے اوسکو تیر سے
مارا وہ ٹہیر گیا تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا ان اونٹون مین بہی بعضے بگڑ جاتے ہین اور بہاگ نکلتے ہین
جیسے جنگلی جانور بہاگتے ہین پہر جب کوئی جانور ایسا ہو جاوے تو اوس کے ساتہ یہی کرو **ف** یعنی تیر
برچہی وغیرہ سے اوسکو مار لو اللہ تعالی کا نام لیکر اگر وہ اوس زخم سے مر جاوے تو اوسکو کہا لو وہ حلال ہے
اور جو نہ مرے تو ذبح کر ڈالو جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور یہی صحیح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخون اور
دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہین باقی ہر تیز چیز سے جیسے تلوار چہری نیزہ پتہر لکڑی کانچ نرکل
ٹہیکری تانبے وغیرہ سے درست ہی اگر دہار دار ہون اور ابو حنیفہ کے نزدیک جو دانت بدن سے جدا ہو گیا ہو
اسیطرح جو ہڈی جدا ہو گئی ہو اوس سے ذبح کرنا درست ہی اور مالک کے نزدیک ہڈی سے درست ہی اور یہ
دونون مذہب باطل ہین اور خلاف ہین سنت کے (نووی مختصرا) **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا
غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ

بجزو ذکر کس باقی الحدیث نحو حدیث یحیی بن سعید **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ مین جو تہامہ مین ہے ذوالحلیفہ دوسرا ایک مقام ہے حاذہ اور ذات عرق کے بیچ مین اور وہ ذوالحلیفہ نہین ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے وہان ہمکو بکری اور اور اونٹ ملے لوگون نے جلدی کرکے انکو جوش دیا ہانڈیون مین (یعنے اون کے گوشت کو کاٹکر) آپ نے حکم دیا وہ سب ہانڈیان اوندہائی گئین پہر دس بکریان ایک اونٹ کے برابر رکہین اور بیان کیا حدیث کو اوسیطرح **ف** آپنے ہانڈیون کو اوندہوا دیا کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہین ہے جب دارالاسلام مین پہونچ جاوے اور دار الحرب مین ضرورت سے کہانے کی چیز کا استعمال درست ہے **عن** عبایة بن رفاعة بن رافع بن خدیج عن جدہ قال قلنا یا رسول اللہ انا لاقوا العدو غدا ولیس معنا مدی فنذکی باللیط وذکر الحدیث بقصتہ قال فند علینا بعیر منہا فرمیناہ بالنبل حتی وھصناہ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ کل ہم دشمن سے ملنے والے ہین اور ہمارے پاس چہریان نہین ہین تو ہم ذبح کرین نرکل کے چھلکون سے پہر بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ ہم مین کا بہڑک نکلا ہم نے اسکو تیرون سے مارا یہانتک کہ گرا دیا اوسکو **عن** سعید بن مسروق بھذا الاسناد الحدیث الی آخرہ بتمامہ وقال فیہ ولیست معنا مدی افنذبح بالقصب **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال یا رسول اللہ انا لاقوا العدو غدا ولیس معنا مدی وساق الحدیث ولم یذکر فعجل القوم فاغلوا بھا القدور فامر بھا فکفئت وذکر سائر القصة **ترجمہ** وہی جو اوپر گذر

باب النھی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلث ونسخہ

تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کہانے سے ممانعت اور اسکی منسوخ ہونے کا بیان **عن** ابی عبید قال شھدت العید مع علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ فبدا بالصلوة قبل الخطبة وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھانا ان نأکل من لحوم نسکنا بعد ثلاث **ترجمہ** ابو عبید سے روایت ہے مین عید کی نماز مین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تہا اونہون نے نماز پہلے پڑہی اور خطبہ اوسکے بعد اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیون کا گوشت کہانے سے تین دن کے بعد **ف** ایک طائفہ

علمار نے اسی حدیث پر عمل کرکے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ چھوڑنا حرام کیا ہے اور جمہور
علمار کے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہین یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے النووی مختصراً عن
ابی عبید مولی ابن ازھر انہ شھد العید مع عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال ثم صلیت مع علی بن ابی طالب قال فصلی لنا قبل الخطبۃ ثم خطب الناس فقال
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نھاکم ان تاکلوا لحوم نسککم فوق ثلاث
لیال فلا تاکلوا ترجمہ ابو عبید سے روایت ہے انہون نے عید کی نماز پڑھی حضرت عمر کے ساتھ
پھر انہون نے کہا مین نے نماز پڑھی حضرت علی کے ساتھ انہون نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ
سنایا لوگون کو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے قربانیون کا گوشت کھانے سے
تین دن سے زیادہ مت کھاؤ (تین دن کے بعد) تین دن تک کھاؤ اور خیرات کرو عن الزھری
بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یاکل احدکم من لحم اضحیتہ فوق ثلاثۃ
ایام ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کوئی تم مین سے اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاوے عن ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث اللیث عن ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان توکل لحوم الاضاحی
بعد ثلاث قال سالم فکان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا یاکل لحوم الاضاحی
فوق ثلاث وقال ابن ابی عمر بعد ثلاث ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد سالم نے کہا
ابن عمر قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہین کھاتے تھے عن عبد اللہ بن واقد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل لحوم الضحایا بعد
ثلاث قال عبد اللہ بن ابی بکر فذکرت ذلک لعمرۃ فقالت صدق سمعت
عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تقول دف اھل ابیات من اھل البادیۃ حضرۃ الاضحی
زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخروا

ثلاثًا ثم تصدقوا بما بقي فلما كان بعد ذلك قالوا يا رسول الله إن الناس يتخذون الأسقية
من ضحاياهم ويجملون فيها الودك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ذاك قالوا
نهيت أن تؤكل لحوم الضحايا بعد ثلاث فقال إنما نهيتكم من أجل الدافة التي دفت
فكلوا وادخروا وتصدقوا **ترجمہ** عبداللہ بن واقد سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد عبداللہ بن ابی بکر نے کہا میں نے یہ عمرہ سے بیان کیا انہوں
نے کہا سچ کہا عبداللہ نے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں چند لوگ دیہات کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آئے عید اضحی میں شریک ہونیکو (اور وہ لوگ محتاج تھے) تو
آپ نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھ لو باقی خیرات کردو تاکہ یہ محتاج بھوکے نہ رہیں
اور انکو بھی کھانے کو گوشت ملے) اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ اپنی قربانیوں سے مشکیں
بناتے تھے (اون کی کھالوں کی) اور اون میں چربی پگھلاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اب کیا ہوا لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے منع فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے (اور اس سے
یہ نکلا کہ قربانی کا کوئی جز تین دن سے زیادہ رکھنا نہ چاہیے) آپ نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا اون محتاجوں کی وجہ
سے جو اسوقت آگئے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے
معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی میں سے
صدقہ دینا چاہیے اور کھانا بھی چاہیے پھر اگر قربانی نفلی ہو تو اوس میں سے صدقہ دینا واجب ہے اور بہتر
یہ ہے کہ اکثر صدقہ کرے علماء نے کہا ہے کہ تہائی کھاوے اور تہائی صدقہ دیوے اور تہائی دوستوں
کو ہدیہ کرے اور ایک قول یہ ہے کہ آدھا کھاوے آدھا خیرات کرے اور کھانا اوس میں سے مستحب ہے واجب نہیں
ہے اور بعض سلف سے اسکا وجوب منقول ہے انتہی مختصرا **عن** جابر عن النبي صلى الله عليه
وسلم أنه نهى عن أكل لحوم الضحايا بعد ثلاث ثم قال بعد كلوا وتزودوا وادخروا
ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیوں کا گوشت
تین دن سے زیادہ کھانے سے پھر اوس کے بعد فرمایا کھاؤ اور توشہ کرو اور رکھ چھوڑو (تو ممانعت منسوخ
ہوگئی) **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه يقول كنا لا نأكل من لحوم
بدننا فوق ثلاث منى فأرخص لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كلوا وتزودوا فأكلنا

ينفدها قال جابر حتى جئنا المدينة قال نعم **ترجمہ** حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم اپنی
قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے منا میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت
دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ (راہ کا) میں نے عطا سے کہا جابر نے یہی کہا یہانتک کہ ہم آئے مدینہ
کو انہوں نے کہا ہاں **عن** جابر بن عبد اللہ قال كنا لا نمسك لحوم الاضاحي فوق
ثلاث فامرنا رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم ان نتزود منها ونأكل منها يعني فوق
ثلاث **ترجمہ** جابر نے کہا ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے پھر جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا اوس میں سے توشہ بنانے کا اور تین دن سے زیادہ کھانیکا **عن**
جابر رضي اللہ تعالى عنه قال كنا نتزودها الى المدينة على عهد رسول اللہ صلى اللہ
عليه وسلم **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم قربانی کے گوشت کا توشہ بناتے مدینہ تک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں **عن** ابي سعيد الخدري رضي اللہ تعالى
عنه قال قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم يا اهل المدينة لا تأكلوا لحوم
الاضاحي فوق ثلاث وقال ابن المثنى ثلاثة ايام فشكوا الى رسول اللہ صلى اللہ عليه
وسلم ان لهم عيالا وحشما وخدما فقال كلوا واطعموا واحبسوا او ادخروا قال ابن
المثنى شك عبد الاعلى **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے مدینہ کے لوگو مت کھاؤ قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ لوگوں نے شکایت کی آپ
سے کہ ہمارے بال بچے نوکر چاکر بہت ہیں (اس لیے ضرورت پڑتی ہے گوشت رکھ چھوڑنے کی) آپ نے
فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور رکھ لو اور یا رکھ چھوڑو **عن** سلمة بن الاكوع رضي اللہ تعالى
عنه ان رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم قال من ضحى منكم فلا يصبحن في بيته بعد
ثالثة شيئا فلما كان في العام المقبل قالوا يا رسول اللہ نفعل كما فعلنا عام
اول فقال لا ان ذاك عام كان الناس فيه بجهد فاردت ان يفشو فيهم **ترجمہ**
سلمہ بن اکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے
دن کے بعد اوس کے گھر میں کچھ نہ رہے (اوس میں سے) سب خرچ کر ڈالے جب دوسرا سال ہوا
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسا ہی کریں جیسے پہلے سال کیا تھا آپ نے فرمایا نہیں وہ

سال محتاجی کا تہا تو مین نے چاہا کہ سب لوگون کو گوشت ملے **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضحیتہ ثم قال یا ثوبان اصلح لحم ہذہ فلم ازل اطعمہ
منہا حتی قدم المدینۃ **ترجمہ** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی قربانی کاٹی پہر فرمایا اے ثوبان اسکا گوشت بنا رکہہ مین آپ کو وہ گوشت کہلاتا رہا یہانتک
کہ آپ مدینہ منورہ مین آئے **عن** معاویۃ بن صالح بہذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال لی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع اصلح ہذا اللحم قال فاصلحتہ
قال فلم یزل یاکل منہ حتی بلغ المدینۃ **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے جو مولی تہے (غلام
آزاد کیے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا مجہہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین اے ثوبان یہ گوشت بنا رکہہ مین نے بنا لیا پہر آپ اوس مین سے کہاتے ہے
یہانتک کہ مدینہ مین پہونچے **عن** یحیی بن حمزۃ بہذا الاسناد ولم یقل فی حجۃ الوداع
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ سفر مین توشہ رکہنا
توکل کے خلاف نہین ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشروع ہے جیسے مقیم کو اور ہمارا اور اکثر
علماء کا یہی مذہب ہے اور نخعی اور ابوحنیفہ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہین ہے اور مالک نے کہا کہ مسافر
پر منا اور مکہ مین قربانی نہین ہے **عن** بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا ونہیتکم عن
لحوم الاضاحی فوق ثلاث فامسکوا ما بدا لکم ونہیتکم عن النبیذ الا فی سقاء
فاشربوا فی الاسقیۃ کلہا ولا تشربوا مسکرا **ترجمہ** حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تم کو منع کیا تہا قبرون کی زیارت سے اب زیارت کرو اونکی
اور مین نے تمکو منع کیا تہا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکہنے سے اب رکہو جب تک چاہو اور مین
نے تمکو منع کیا تہا نبیذ بنانے سے سوا مشک کے اور سب برتنون مین اب جس برتن مین چاہو بناؤ لیکن نہ پیو نشہ
کرنے والی چیزون کو **ف** نووی نے کہا ان حدیثون مین ناسخ اور منسوخ دونو کا بیان ہے اور
نسخ کبہی اسیطرح معلوم ہوتا ہے کبہی صحابی کے کہنے سے جیسے کہا کہ اخیر امر آپکا وضو نہ کرنا تہا

اون چیزون کے کھانے سے جو آگ سے پکی ہون اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہو اور کبھی اجماع سے جیسے نسخ شارب
خمر کے قتل کا اور اجماع ناسخ نہین ہے لیکن ناسخ کے وجود کی دلیل ہوا تھے عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيْثِ
اَبِي سِنَانٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ فرع اور عتیرہ کا بیان

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ
زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُوْنَهُ ترجمہ حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ ابن رافع
نے اپنی روایت مین اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جسکو مشرک ذبح کیا کرتے تھے ف
اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ رجب کے اول دہے مین کرتے تھے اسکو رجبی کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ فرع
وہ شخص کرتا تھا جس کے سو اونٹ ہو جاتے تھے وہ ذبح کرتا پہلوٹی کے بچے کو بتون کے واسطے اور یہ
دونون جاہلیت کی رسمین تھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ اون کی کوئی
اصل نہین ہے اب اگر کوئی خدا کے واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثون مین اوسکی اجازت
آئی ہے

بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ يُرِيْدُ التَّضْحِيَةَ اَنْ يَّأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ اَوْ اَظْفَارِهِ شَيْئًا جو شخص قربانی والا ہو وہ ذیحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخون
نہ کتراوے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا قِيْلَ
لِسُفْيَانَ فَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ قَالَ لٰكِنِّيْ اَرْفَعُهُ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا دہا آجاوے (یعنے پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم مین سے کسی
کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالون اور ناخنون مین سے کچھ نہ لیوے (سفیان جو راوی ہین اس حدیث
کے ان سے کسی نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہین کرتے
اونہون نے کہا مین تو مرفوع کرتا ہون ف نووی علیہ الرحمہ نے کہا بعض علما کا عمل اسی حدیث
پر ہے اور انکے نزدیک یہ نہی حرمت کے لیے ہے احمد اور اسحاق اور داؤد کا یہی قول ہے اور شافعی کے
نزدیک یہ نہی بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کراہت تنزیہی بھی نہین ہے اور

ملاکسے دو روایتین مین اسکے مختصراً **عن** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَرْفَعُهُ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهٗ اُضْحِيَّةٌ يُرِيْدُ اَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يُقَلِّمَنَّ ظُفْرًا **ترجمہ** حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا دہا آجاوے اور قربانی جسکو ہو جسکو وہ قربانی کرنا چاہے تو بال نہ لیوے نہ ناخون تراشے **عن** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ **ترجمہ** ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ذی حجہ کا چاند دیکھو اور تم مین سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخون یون ہی رہنے دے **عن** عُمَرَ اَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ ذِبْحٌ يَذْبَحُهٗ فَاِذَا اُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جسکے پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذیحجہ کا چاند آجاوے تو اپنے بال اور ناخون نہ لیوے جب تک قربانی نہ کرے **عن** عَمْرِو بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْاَضْحٰى فَاطَّلٰى فِيْهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَمَّامِ اِنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هٰذَا اَوْ يَنْهٰى عَنْهُ فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ نُسِيَ وَتُرِكَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو **ترجمہ** عمرو بن مسلم بن عمار لیثی سے روایت ہے ہم حمام مین تھے عید اضحے سے ذرا پہلے تو بعض لوگون نے نورہ لگایا بعض حمام والون نے کہا کہ سعید بن المسیب اسکو مکروہ کہتے ہین یا اس سے منع کرتے ہین پہر مین سعید بن المسیب سے ملا اور ان سے بیان کیا اونہون نے کہا اے بہتیجے میرے یہ حدیث کا مضمون ہے جسکو لوگون نے بہلا دیا یا چہوڑ دیا مجہہ سے حدیث بیان کی ام سلمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گذرا **عن** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب تَحْرِيْمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَعْنِ فَاعِلِهٖ جو اللہ تعالیٰ کے سوا

اون چیزون سے کہانے سے جو آگ سے پکی ہون اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہو اور کبھی اجماع سے جیسے نسخ شارب
خمر کے قتل کا اور اجماع ناسخ نہین ہے لیکن ناسخ کے وجود کی دلیل ہے انتہے **عَنْ** بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ فَذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ
اَبِیْ سِنَانٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** الْفَرَعِ وَالْعَتِیْرَۃِ فرع اور عتیرہ کا بیان **عَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَۃَ
زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ کَانَ یُنْتَجُ لَھُمْ فَیَذْبَحُوْنَہٗ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ ابن رافع
نے اپنی روایت مین اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جسکو مشرک ذبح کیا کرتے تھے **ف**
اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ رجب کے اول عشرے مین کرتے تھے اُسکو رجبیہ کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ فرع
وہ شخص کرتا تہا جس کے سو اونٹ ہو جاتے تہے وہ ذبح کرتا پہلوٹی کے بچے کو بتون کے واسطے اور یہہ
دونون جاہلیت کی رسمین تہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ اون کی کوئی
اصل نہین ہے اب اگر کوئی خدا کے واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثون مین اوسکی اجازت
آئی ہے **بَابُ** نَھْیِ مَنْ دَخَلَ عَلَیْہِ عَشْرُ ذِی الْحِجَّۃِ وَھُوَ مُرِیْدُ التَّضْحِیَۃِ اَنْ یَّاْخُذَ
مِنْ شَعْرِہٖ اَوْ اَظْفَارِہٖ شَیْئًا جو شخص قربانی والا ہو وہ ذیحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخون
نہ کتروے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَاَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَبَشَرِہٖ شَیْئًا قِیْلَ
لِسُفْیَانَ فَاِنَّ بَعْضَھُمْ لَا یَرْفَعُہٗ قَالَ لٰکِنِّیْ اَرْفَعُہٗ **ترجمہ** ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا دہا آجاوے (یعنے پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم مین سے کسی
کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالون اور ناخنون مین سے کچہ نہ لیوے (سفیان جو راوی ہین اس حدیث
کے اُن سے کسی نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہین کرتے
اونہون نے کہا مین تو مرفوع کرتا ہون **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا بعض علما کا عمل اسی حدیث
پر ہے اور اُن کے نزدیک یہ نہی حرمت کے لیے ہے احمد اور اسحاق اور داؤد کا یہی قول ہے اور شافعی کے
نزدیک یہ نہی بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کراہت تنزیہی بھی نہین ہے اور

ملا سود روایتین مین اسے مختصرا **عن** ام سلمة رضی الله تعالی عنها ترفعه قال اذا دخل
العشر وعنده اضحیة یرید ان یضحی فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا **ترجمہ** حضرت ام سلمہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کا دہا آجاوے اور قربانی ہو
جسکو وہ قربانی کرنا چاہے تو بال نہ لیوے نہ ناخون تراشے **عن** ام سلمة رضی الله تعالی عنها
ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا رایتم هلال ذی الحجة واراد احدکم ان یضحی
فلیمسک عن شعره واظفاره **ترجمہ** ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ذی حجہ کا چاند دیکھو اور تم مین سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال
اور ناخون یون ہی رہنے دے **عن** عمر او عمرو بن مسلم بهذا الاسناد نحوه **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** ام سلمة رضی الله تعالی عنها زوج النبی صلی الله علیه وسلم تقول
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان له ذبح یذبحه فاذا اهل هلال ذی الحجة
فلا یاخذن من شعره ولا من اظفاره شیئا حتی یضحی **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے روایت ہے جسکے پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذی حجہ کا چاند آجاوے تو اپنے بال اور ناخون
نہ لیوے جب تک قربانی نہ کرے **عن** عمرو بن مسلم بن عمار اللیثی قال کنا فی الحمام قبیل
الاضحی فاطلی فیه ناس فقال بعض اهل الحمام ان سعید بن المسیب یکره هذا او ینهی عنه فلقیت سعید بن المسیب فذکرت ذلک
له فقال یا ابن اخی هذا حدیث قد نسی وترک حدثتنی ام سلمة رضی الله تعالی عنها
زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث
معاذ عن محمد بن عمرو **ترجمہ** عمرو بن مسلم بن عمار لیثی سے روایت ہے ہم حمام مین تھے عید اضحی سے ذرا پہلے
تو بعض لوگون نے نورہ لگایا بعض حمام والون نے کہا کہ سعید بن المسیب اسکو مکروہ کہتے ہین یا اس سے
منع کرتے ہین پھر مین سعید بن المسیب سے ملا اور ان سے بیان کیا اونہون نے کہا اے بھتیجے میری یہ حدیث
کا مضمون ہے جسکو لوگون نے بہلا دیا یا چہوڑ دیا مجہ سے حدیث بیان کی ام سلمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گذرا **عن** ام سلمة رضی الله تعالی عنها زوج النبی صلی
الله علیه وسلم اخبرته وذکر النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیثهم **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا

باب تحریم الذبح لغیر الله تعالی ولعن فاعله جو اللہ تعالی سے

۲۰۸۶

کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور کاٹے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے

عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَۃَ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلَیْکَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلَیَّ شَیْئًا یَکْتُمُہُ النَّاسَ غَیْرَ اَنَّہُ قَدْ حَدَّثَنِیْ بِکَلِمَاتٍ اَرْبَعٍ قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَہُ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ **ترجمہ** ابو الطفیل عامر بن واثلہ سے روایت ہے مین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس بیٹھا تھا اتنے مین ایک شخص آیا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکو چھپا کر کیا بتلاتے تھے یہ سنکر حضرت علی غصے ہوئے اور کہنے لگے آپنے مجھے کوئی چیز ایسی نہین بتلائی جو اور لوگون سے چھپائی ہو **ف** کیونکہ آپ پیغمبر تھے اور آپکو ساری امت کے لوگون کی تعلیم منظور تھی جو کچھ آپنے بتلایا اور سکھایا وہ سب کو سکھایا اور بتلایا یہ رافضیون کا طوفان ہے کہ آپنے حضرت علی کو ہی خاصکر عمدہ عمدہ علوم سکھائے اور امت کے لوگون کو نہین بتلائے معاذ اللہ اسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایک الزام آتا ہے لاحول ولا قوۃ **ف** مگر آپنے مجھسے فرمایا چار باتون کو وہ شخص بولا وہ کیا ہین اے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپنے فرمایا لعنت کرے اللہ اوسپر جو لعنت کرے اپنی باپ پر اور لعنت کرے اللہ اوسپر جو ذبح کرے سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کرے اللہ اس شخص پر جو جگہہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ اوسپر جو زمین کی نشان کو بدلے **ف** یہ حدیث کتاب الحج کے اخیر مین گذر چکی امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اللہ تعالی کے سوا اور کسی کے لیے ذبح کرنا یہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیکر ذبح کرے جیسے بت کا یا صلیب کا یا موسی کا یا عیسی کا یا کعبے کا یا مانند اسکے یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی یا یہودی اسپر امام شافعی نے نص کر دیا ہے اور ہمارے اصحاب کا اسپر اتفاق ہے پھر اگر اس کے ساتھہ غیر اللہ کی تعظیم بھی منظور ہو اور اسکی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے اگر ذبح کرنے والا اس سے پہلے مسلمان ہوگا تو اس فعل سے مرتد ہو جاوے گا اور شیخ ابراہیم مروزی نے ہمارے اصحاب مین سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹے جاتے ہین اہل بخارا نے انکی حرمت کا فتوی دیا ہے کیونکہ وہ ما اہل بہ لغیر اللہ مین داخل ہین اور رافعی نے کہا کہ اون

جانورون کو بادشاہ کی سواری کی خوشی مین کاٹتے ہین تو وہ ایسا ہی جیسے عقیقہ کا ذبح اور حرمت کی کوئی
وجہ نہین مترجم کہتا ہے کہ رافعی کا قول اوسوقت درست ہوگا جب ذبح سے اون کی نیت غیر اللہ کی تعظیم نہو
بلکہ ذبح اللہ تعالی ہی کے لیے ہو اور جو ذبح سے بادشاہ کی عظمت منظور ہو اور تقرب الی غیر اللہ تو وہ جانور
حرام ہوگا گو اوسپر اللہ تعالی کا نام لیا جاوے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور ہمین فریقین کیطرف سے جو دلائل سامنے
مرتب ہوئے ہین اور احتیاط یہی کہ ایسے جانور سے جو غیر اللہ کی تعظیم کے لیے کاٹا گیا ہو طلقاً پرہیز کرے گو
اوسپر کاٹتے وقت اللہ تعالی کا نام لیا ہووے **عن** ابی الطفیل قال قلنا لعلی رضی اللہ تعالی
عنہ اخبرنا بشیء اسرہ الیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اسر الی شیئا کتمہ
الناس ولکنی سمعتہ یقول لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ ولعن اللہ من آوی محدثا ولعن اللہ
من لعن والدیہ ولعن اللہ من غیر المنار **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے ہمنے حضرت علی رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہا وہ بات ہمکو بتلاؤ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوشیدہ تمکو سکھائی ہو اونہون نے
کہا آپنے کوئی بات مجھے پوشیدہ نہین بتلائی جو لوگون سے چھپائی ہو لیکن مین نے آپسے سنا آپ فرماتے
تھے لعنت کی اللہ تعالے نے اوسپر جو کاٹے جانور کو سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ تعالی نے
اوسپر جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کی اللہ تعالی نے اوسپر جو لعنت کرے اپنے والدین پر اور لعنت کی
اللہ تعالی نے جو بدل دیوے زمین کے نشان کو کیونکہ اس مین مسافرون کو تکلیف ہوگی **عن** ابی الطفیل
قال سئل علی رضی اللہ تعالی عنہ اخصکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیء قال ما
خصنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیء لم یعم بہ الناس کافۃ الا ما کان فی قراب
سیفی ھذا قال فاخرج صحیفۃ مکتوب فیھا لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ ولعن اللہ من
سرق منار الارض ولعن اللہ من لعن والدہ ولعن اللہ من آوی محدثا **ترجمہ** ابو الطفیل
سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی بات سے اونہونے کہا ہم سے خاص کوئی بات نہین فرمائی جو سب لوگون کو نہ فرمائی ہو البتہ چند باتین ہین
جو میری تلوار کے غلاف مین ہین پھر اونہون نے ایک کاغذ نکالا جس مین لکھا تھا لعنت کی اللہ تعالے
نے اوسپر جو ذبح کرے جانور کو سوا اللہ تعالے کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ تعالی نے اوسپر
جو زمین کی نشان چرادے اور لعنت کی اللہ تعالے نے اوسپر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کی

اللہ تعالیٰ نے اوس پر جو جائے دے یعنی بدعتی کو اپنے گھر اتارے یا اوسکی مدد کرے معاذ اللہ بدعت یعنی دین میں نئی بات نکالنا جس کی دلیل کتاب و سنت سے نہ ہو کتنا بڑا گناہ ہے جب بدعتی کے مددگار پر لعنت ہوئی تو خود بدعت نکالنے والے پر کتنی بڑی پھٹکار ہو گی خدا بچا دے)۔

کتاب الاشربۃ

کتاب شرابوں کے بیان میں

باب تحریم الخمر خمر کی حرمت کا بیان **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اصبت شارفا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مغنم یوم بدر واعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شارفا اخری فاناختھما یوما عند باب رجل من الانصار وانا ارید ان احمل علیھما اذخرا لابیعہ ومعی صائغ من بنی قینقاع فاستعین بہ علی ولیمۃ فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وحمزۃ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یشرب فی ذلک البیت معہ قینۃ تغنیہ فقالت الا یا حمز للشرف النواء فثار الیھما حمزۃ بالسیف فجب اسنمتھما وبقر خواصرھما ثم اخذ من اکبادھما قلت لابن شہاب ومن السنام قال قد جب اسنمتھما فذھب بھا قال ابن شہاب قال علی فنظرت الی منظر افظعنی فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ زید بن حارثۃ فاخبرتہ الخبر فخرج ومعہ زید وانطلقت معہ فدخل علی حمزۃ فتغیظ علیہ فرفع حمزۃ بصرہ فقال ھل انتم الا عبید لابائی فرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقھقر حتی خرج عنھم **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھے ایک اونٹنی ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لوٹ میں اور آپ نے ایک اونٹنی مجھے اور دی میں نے اون دونوں کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میرا ارادہ یہ تھا کہ اونپر اذخر ایک گھاس ہے خوشبودار) لاد کر لاؤں اور بیچوں اور میرے ساتھ ایک سنار تھا بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تھا) میں سے اور مجھ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمہ کے لیے (یعنی اون کے ساتھ جو میں نے نکاح کیا تھا تو ولیمہ نہیں کیا

تہا پس میرا قصد یہ تہا کہ اذخر لاکر بیچکر کچہ پیسہ کماؤن اور ولیمہ کرون) اور اُسی گہر مین احب کے دروازے پر
مین اونٹنیان بٹہا گیا تہا) حمزہ بن عبد المطلب (حضرت کے چچا سید الشہدا امیر رضی اللہ تعالی عنہ) شراب
پی رہے تہے (اوسوقت تک شراب حرام نہین ہوا تہا) اون کے پاس ایک لونڈی تہی جو گا رہی تہی آخر
اُس نے یہ گایا الا یا حمز للشرف النوار **ف** وہن معقلات بالفناء + ضع السکین فی اللبات منہا
وضرجہن حمزۃ بالدماء + وعجل من اطایبہا لشرب + قدیدا من طبیخ او شواء یہ اشعار
ہین انکا ترجمہ نظم مین یہ ہے **نظم** چل اے حمزہ ان موٹے اونٹون پہ جا   بندہی ہین صحن مین جو سب
ایک جا   چلا اُنکی گردن پہ جلدی چہرا   ملا اُنکو تو خون مین اور لٹا   بنا اون کے ٹکڑون سے
عمدہ جو ہون   گزک گوشت کا ہو پکا یا بہنا **ف** یہ سنکر حمزہ اپنی تلوار لیکر اونپر دوڑے
اور اُنکی کوہان کاٹ ڈالی   اور اون کی کوکہین پہاڑ ڈالین پہر اون کا کلیجہ لے لیا۔ ابن جریج
نے کہا مین نے ابن شہاب سے کہا اور کوہان بہی لیا یا نہین اونہون نے کہا کوہان تو کاٹ ہی لیے
اور لے گئے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت سیّد الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی
عنہ نے جو کام کیا یعنے شراب کا پینا اونٹنیون کی کوہان کاٹ لینا اون کی کوکہین پہاڑ ڈالنا اُنکا
گوشت کہا لینا اُن مین سے کسی کام کا گناہ اون پر نہین ہوا کیونکہ شراب پینا تو اوس زمانے مین مباح
تہا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ متوالا ہونا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اوسکی کوئی اصل نہین اب
رہ گئی باقی کام وہ نشہ مین سرزد ہوئے اوسوقت تکلیف نہین رہتی جیسے کوئی ضرورت سے دوا پیے
پہر اوسکی عقل جاتی رہی یا سرکہ سمجہکر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلایا جاوے اور نشہ مین کوئی
کام گناہ کا کر بیٹہے تو اوسپر کوئی گناہ نہ ہوگا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو تاوان لازم ہوگا او
شاید امیر حمزہ نے وہ نقصان حضرۃ علی کو دیدیا ہو یا حضرت علی نے معاف کر دیا ہو یا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کیطرف سے ادا کر دیا ہو اور عمر بن شیبہ کی کتاب مین ہے کہ آپ نے حمزہ سے اون
دونون اونٹنیون کا تاوان دلایا اونہ اجماع ہے علماء کا کہ متوالا یا پاگل کسیکا مال تلف کر دے
تو تاوان لازم ہوگا اور یہ جو کوہان اونٹنیون کے حمزہ نے کاٹے اگر نحر کے بعد کاٹے تو حلال تہے
اور جو نحر سے پہلے کاٹ لیے تو حرام تہے باجماع لیکن اون کے کہانے مین حمزہ پر گناہ نہین ہوا کیونکہ
وہ نشہ کے حالت مین تہے اور اسحالت مین تکلیف نہین ہے انتہے مختصرا **ف** حضرت علی نے

کہا میں نے جو یہ حال دیکہا اپنے اونٹوں کا مجہہ برا لگا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کے
پاس زید بن حارثہ تہے میں نے سب قصہ کہا آپ نکلے اور آپ کے ساتہہ زید تہے میں بہی آپ کے ساتہہ چلا یہاں تک
کہ حمزہ پاس پہونچے آپ حمزہ پر غصے ہوئے حمزہ نے آنکھ اوٹہا کر دیکہا اور کہا تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے
غلام ہو **ف** یہ حمزہ نے نشہ میں کہا حضرت علی اور زید کو دیکہہ کر زید تو واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے غلام تہے اور حضرت علی حمزہ کے چہوٹے اور بچہ کی طرح تہے وہ بہی گویا غلام ہوئے اور یہ خطاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تہا اور اگر آپ کی طرف بہی ہو تو نشہ میں یہ بات اون سے نکل گئی اور ایسی حالت
میں تکلیف نہیں ہے علاوہ اوس کے حمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہی چچا تہے اور باعتبار رشتہ قرابت
کے بزرگ تہے دوسرے یہ کہ حمزہ نے اپنے باپ دادوں کا غلام کہا نہ اپنا اور حمزہ کے باپ عبد المطلب تہے اور
عبد المطلب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تہے **ت** یہ سنکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اولٹے پاؤں پہرے یہاں تک کہ وہاں سے نکل گئے (کیونکہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ حمزہ نشہ میں ہیں اور ایسی حالت
میں وہاں ٹہیرنا نامناسب تہا) **عن** ابن جریج بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** حسین بن علی رضی اللہ تعالی عنہ اخبرہ ان علیا رضی اللہ تعالی عنہ
قال کانت لی شارف من نصیبی من المغنم یوم بدر وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اعطانی شارفا من الخمس یومئذ فلما اردت ان ابتنی بفاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم واعدت رجلا صواغا من بنی قینقاع یرتحل معی فنأتی باذخر اردت ان ابیعہ من
الصواغین فنستعین بہ فی ولیمۃ عرسی فبینا انا اجمع لشارفی متاعا من الاقتاب
والغرائر والحبال وشارفای مناختان الی جنب حجرۃ رجل من الانصار وجمعت حین
جمعت ما جمعت فاذا شارفی قد اجتبت اسنمتہما وبقرت خواصرہما واخذ من
اکبادہما فلم املک عینی حین رأیت ذلک المنظر منہما قلت من فعل ہذا قالوا فعلہ
حمزۃ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنہ وہو فی ہذا البیت فی شرب من الانصار
عندہ قینۃ واصحابہ فقالت فی غنائہا الا یا حمز للشرف النواء فقام حمزۃ بالسیف
فاجتب اسنمتہما وبقر خواصرہما واخذ من اکبادہما فقال علی فانطلقت حتی ادخل
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ زید بن حارثۃ قال فعرف رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم في وجهي الذي لقيت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لك قلت يا رسول
الله والله ما رأيت كاليوم قط عدا حمزة رضي الله تعالى عنه على ناقتي فاجتب أسنمتهما
وبقر خواصرهما وها هو ذا في بيت معه شرب قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بردائه فارتداه ثم انطلق يمشي فاتبعته أنا وزيد بن حارثة رضي الله تعالى عنه حتى
جاء الباب الذي فيه حمزة رضي الله تعالى عنه فاستأذن فأذنوا له فإذا هم شرب
فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يلوم حمزة رضي الله تعالى عنه فيما فعل فإذا حمزة
رضي الله تعالى عنه محمرة عيناه فنظر حمزة رضي الله تعالى عنه إلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم ثم صعد النظر إلى ركبتيه ثم صعد النظر فنظر إلى سرته ثم صعد
النظر فنظر إلى وجهه فقال حمزة رضي الله تعالى عنه وهل أنتم إلا عبيد لأبي فعرف
رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه ثمل فنكص رسول الله صلى الله عليه وسلم على
عقبيه القهقرى وخرج وخرجنا معه **ترجمہ** امام ہمام حضرت حسین بن علی محبوب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجھے بدر کی لوٹ مین سے ایک اونٹنی ملی اور اوسی دن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس مین سے بھی ایک اونٹنی مجکو دی پھر جب مین نے چاہا کہ صحبت کرون
حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا سے جو صاحبزادی تہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تو
مین نے وعدہ کیا ایک سنار سے بنی قینقاع کے وہ میرے ساتھہ چلے اور ہم دونون ملکر اذخر لاوین اور سنارون
کے ہاتھہ بیچین اور اوس سے مین ولیمہ کرون اپنی شادی کا تو مین اپنی دونون اونٹنیون کا سامان اکٹھا
کر رہا تھا پالان رکابین رسیان اور وہ دونون بیٹھی تہین ایک انصاری کی کوٹھری کے بازو جس
وقت مین یہ سامان جو اکٹھا کرتا تھا اکٹھا کر چکا تو کیا دیکھتا ہون کہ دونون اونٹنیون کی کوہان کٹے ہوئے
ہین اور اون کی کوکھین پھٹی ہوئی ہین مجھے یہ دیکھکر رہا نہ گیا اور میری آنکھین تھم نہ سکین یعنی
مین رونے لگا اور یہ رونا دنیا کے طمع سے نہ تھا بلکہ حضرت فاطمہ زہرا اور رسول اللہ کے حق مین جو تقصیر
ہوئی اوس خیال سے تھا مین نے پوچھا یہ کس نے کیا لوگون نے کہا حمزہ بن عبد المطلب نے اور وہ اس گھر
مین ہین انصار کے ایک جماعت کے ساتھہ جو شراب پی رہے ہین اون کے سامنے ایک گانے والی نے
گایا اور اون کے ساتھیون نے تو گانے مین یہ کہا اے حمزہ اوٹھہ ان موٹی اونٹنیون کو لے اوسی وقت

حمزہ تلوار لیکر اوٹہے اور انکی کوہان کاٹ لیں اور کوکہین پہاڑ ڈالین اور جگر (کلیجہ) نکال لیا حضرت علی نے کہا یہ سنکر مین چلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا وہان زید بن حارثہ بیٹہے تہے آپنے مجہے دیکہتے ہی پہچان لیا جو میرے منہ پر رنج تہا اور فرمایا کیا ہوا تجہکو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم اللہ کی آج کا سا دن مین نے کبہی نہین دیکہا حمزہ نے میری دونون اونٹنیون پر ستم کیا اون کی کوہان کاٹ لیں کوکہین پہاڑ ڈالین اور وہ اس گہر مین ہین چند شرابیون کے ساتہہ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور اوسکو اوڑہا پہر چلے پاپیادہ مین اور زید بن حارثہ دونون آپکے پیچہے تہے یہانتک کہ آپ اوس دروازے پر آئے جہان حمزہ تہے اور اجازت مانگی اندر آنیکی لوگون نے اجازت دی دیکہا تو وہ شراب پئے ہوئے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کو اوسکام پر ملامت شروع کی اور حمزہ کی آنکہین سرخ تہین (نشے سے) اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا پہر آپکے گہٹنون کو دیکہا پہر نگاہ بلند کی تو ناف کو دیکہا پہر نگاہ بلند کی اور منہ کو دیکہا پہر کہا تم ہو کیا میرے باپ دادون کے غلام ہو تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچانا کہ وہ نشہ مین مست ہین آپ اولٹے پاؤن پہرے اور باہر نکلے ہم بہی آپ کے ساتہ نکلے **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِيْ بَيْتِ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَا شَرَابُهُمْ اِلَّا الْفَضِيْخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَاِذَا مُنَادٍ يُّنَادِيْ فَقَالَ اُخْرُجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَاِذَا مُنَادٍ يُّنَادِيْ اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَجَرَتْ فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اُخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوْا اَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ قَالَ فَلَا اَدْرِيْ هُوَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جسدن شراب حرام ہوا تو مین لوگون کا ساقی تہا ابوطلحہ کے گہر مین اور انکا شراب نہین تہا مگر گدر کہجور یا خشک کہجور کا ایک ہی ایکا سنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے ابوطلحہ نے کہا نکل کر دیکہہ مین نکلا تو وہ پکار رہا تہا خبردار رہیو شراب حرام ہو گیا ہے پہر تمام مدینہ کے رستون مین یہ منادی ہو گئی ابوطلحہ نے مجہسے کہا اوٹہہ اور بہا دے شراب کو (جو باقی ہے) مین نے بہا دیا تب بعضون نے کہا فلان اور فلان تباہ ہو گئے اون کے پیٹون مین شراب ہے (یعنے وہ پی چکے تہے حرمت

سے پہلے) اوسپر یہ آیت اوتری لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا اخیر تک **ف**
یعنی جو لوگ ایماندار ہین اور نیک کام کر چکے ہین اُنپر کچھ گناہ نہین اُسکا جو کہا چکے جب آیندہ سے پرہیز کرین اور
ایماندار رہین اور نیک کام کرین نووی نے کہا امام مسلم نے اسمقام پر جن حدیثون کو ذکر کیا ہے اون سے
معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شراب جنمین نشہ ہو حرام ہین اور اون سب کو خمر کہتے ہین خواہ کہجور کا ہو یا انگور
کا یا جو کا یا جوار کا یا شہد کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہین اور خمر مین ہمارا یہی مذہب ہی اور یہی قول
ہے مالک اور احمد اور جمہور سلف اور خلف کا اور بصرہ والے کچھ لوگ یہ کہتے ہین کہ تازے انگور کا شیرہ
حرام ہے اسیطرح خشک انگور کا بہگویا کچا شربت لیکن پکا ہوا انگور کا اور کچا اور پکا انگور کے سوا اور چیزون
کا درست ہی جبتک اوسمین نشہ نہ ہو اور ابو حنیفہ نے کہا کہ کہجور اور انگور کا شیرہ حرام ہے لیکن تازے
انگور کا کچا پانی وہ تو قلیل اور کثیر حرام ہے پر جب پکا کر دو تہائی غائب کردین اور ایک تہائی رہجاوے
تو حلال ہی اور نبیذ خشک کہجور اور انگور کا درست ہی اگر اُسکو تہوڑا پکا لیوین اور بن پکائے انگور کا حرام ہے
پر اوس کے پینے والے پر حد نہ پڑیگی جبتک نشہ نہ ہو اور تازے انگور کا شیرہ مطلقاً حرام ہے اور یہ اختلاف
ہمارا اُس شراب مین ہے جس مین نشہ نہ ہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے باجماع اہل اسلام انتہی
مختصراً **عَنْ** عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
عَنِ الْفَضِيخِ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخِكُمْ هَذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ إِنِّي لَقَائِمٌ
أَسْقِيهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَرِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ
حُرِّمَتْ فَقَالَ يَا أَنَسُ أَرِقْ هَذِهِ الْقِلَالَ قَالَ فَمَا رَاجَعُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ
ترجمہ عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہی انس بن مالک سے لوگون نے پوچھا فضیخ کو فضیخ وہ شراب ہی
جو گدر کہجور سے بنتا ہے اوسے توڑ کر پانی ڈالدیتے ہین اور رہنے دیتے ہین یہانتک کہ جہاگ مارے
اونہون نے کہا فضیخ کے سوا اور کوئی خمر نہ تہا ہمارا اور مین کھڑا ہوا یہی فضیخ ابو طلحہ اور ابو ایوب
اور انصار کے کئی آدمیون کو پلا رہا تہا اپنے گھر مین اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا تمکو کچھ خبر پہنچی
ہمنے کہا نہین وہ بولا شراب حرام ہو گیا ابو طلحہ نے کہا اے انس بہا دے ان مٹکون کو پہر کبہی
اُنہون نے شراب نہین پیا نہ اُسکا حال پوچھا اس خبر کے بعد **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

قال انی لقائم علی الحی علی عمومتی اسقیہم من فضیخ لہم وانا اصغرہم سنا فجاء رجل
فقال انہا قد حرمت الخمر فقالوا اکفئہا یا انس فکفاتہا قال قلت لانس ما ہو قال
بسر ورطب قال فقال ابوبکر بن انس رضی اللہ تعالی عنہ کانت خمرہم یومئذ
قال سلیمان وحدثنی رجل عن انس رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال ذلک ایضا **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے میں اپنے قبیلہ کے چچاؤں کو کھڑا ہوا فضیخ پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے چھوٹا
تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا شراب حرام ہوگئی اونہوں نے کہا بہا دے شراب کو اے انس میں نے
بہا دیا۔ سلیمان تیمی نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ شراب کاہے کا تھا اونہوں نے کہا گدر اور پکی کھجور کا
ابوبکر بن انس نے کہا اون دنوں خمر اونکا یہی تھا سلیمان نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا انس
نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا وہ بھی یہی کہتے تھے **عن** المعتمر عن ابیہ قال قال انس
رضی اللہ تعالی عنہ کنت قائما علی الحی اسقیہم بمثل حدیث ابن علیۃ غیر انہ
قال فقال ابوبکر بن انس کان خمرہم یومئذ وانس رضی اللہ تعالی عنہ شاہد فلم ینکر
انس رضی اللہ تعالی عنہ ذلک وقال ابن عبد الاعلی حدثنا المعتمر عن ابیہ قال حدثنی
بعض من کان معی انہ سمع انسا رضی اللہ تعالی عنہم یقول کان خمرہم یومئذ۔
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال کنت اسقی ابا
طلحۃ وابا دجانۃ ومعاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہم فی رہط من الانصار فدخل
علینا داخل فقال حدث خبر نزل تحریم الخمر قال فاکفاناہا یومئذ وانہا لخلیط
البسر والتمر قال قتادۃ وقال انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ لقد حرمت الخمر
وکانت عامۃ خمورہم یومئذ خلیط البسر والتمر **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں ابو طلحہ اور
ابو دجانہ اور معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص اندر
آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے شراب حرام ہو گیا پھر ہم نے اوس دن شراب کو بہا دیا اور وہ شراب
گدر اور خشک کھجور کا تھا۔ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا خمر جب حرام ہوا تو اکثر خمر اونکا یہی تھا
خلیط یعنے گدر اور خشک کھجور کا ملا کر **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال انی
لاسقی ابا طلحۃ وابا دجانۃ وسہیل بن بیضاء رضی اللہ تعالی عنہم من مزادۃ فیہا خلیط

بُسْرٍ وَتَمْرٍ بِنَحْوِ حَدِیْثِ سَعِیْدٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ یُشْرَبَ وَاِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَامَّةَ خُمُوْرِهِمْ یَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ **ترجمہ** حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خشک اور گدر کہجور ملا کر بہگونے سے پہر اوسکو پینے سے اور اکثر شراب انہی لوگون کا یہی تہا جب شراب حرام ہوا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَسْقِیْ اَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ شَرَابًا مِنْ فَضِیْخٍ وَتَمْرٍ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ یَا اَنَسُ قُمْ اِلٰی هٰذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ اِلٰی مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهٖ حَتّٰی تَكَسَّرَتْ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین ابو عبیدہ اور ابو طلحہ اور ابی بن کعب کو فضیخ کا شراب پلا رہا تہا اور کہجور کا اتنے مین ایک آنیوالا آیا اور کہنے لگا شراب حرام ہوگیا ابو طلحہ نے کہا اے انس اٹہہ اور یہ گہڑا پہوڑ ڈال مین نے پتہر کا ہاون اٹہایا اور اوسکے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ لَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰیَةَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ فِیْهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِیْنَةِ شَرَابٌ یُّشْرَبُ اِلَّا مِنْ تَمْرٍ **ترجمہ** حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اللہ تعالی نے وہ آیت اتاری جسمین شراب کو حرام کیا اور اوسوقت مدینہ مین کوئی شراب نہ تہا جو پیا جاتا ہو سوا کہجور کے

باب تَحْرِیْمِ تَخْلِیْلِ الْخَمْرِ شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا شراب کو سرکہ بنا لیوین آپ نے فرمایا نہین **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا امام شافعی اور جمہور علما کی یہی دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہین اور نہ وہ پاک ہوگا سرکہ ہونے سے اور اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کے نزدیک پاک ہے (انتہے مختصرا)

باب تَحْرِیْمِ التَّدَاوِیْ بِالْخَمْرِ وَبَیَانِ اَنَّهَا لَیْسَتْ بِدَوَاءٍ شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہین ہے

عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَیْدٍ الْجُعْفِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ اَوْ كَرِهَ اَنْ یَّصْنَعَهَا فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهٗ دَاءٌ **ترجمہ** طارق بن سوید جعفی سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شراب کو آپنے منع کیا یا ناپسند کیا اوسکے بنانے کو وہ بولا مین دوا کیلیے بناتا ہون آپنے فرمایا وہ دوا نہین ہے بلکہ بیماری ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب سے دوا کرنا یا وہ دوا استعمال کرنا جس مین شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک اسیطرح حرام ہے شراب کا پینا پیاس کیحالت مین لیکن اگر لقمہ حلق مین اٹک جاوے اور اوسکے اتارنے کو پانی نہ ملے اور ہلاکت کا یقین ہو تو شراب کا گھونٹ سے اوتار سکتا ہے انتہی مع زیادۃ **باب** بیان اَنَّ جَمِیعَ مَا یُنْبَذُ مِمَّا یُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ یُسَمّٰی خَمْرًا کھجور کا شراب بھی خمر ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختون سے ہوتا ہے کھجور اور انگور کے درخت سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ الْکَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَبِیْ کُرَیْبٍ اَلْکَرْمِ وَالنَّخْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان حدیثون سے یہ نکلا کہ جو شراب بنایا جاوے گدر یا خشک یا کھجور یا خشک انگور سے وہ خمر ہے اور حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور ان حدیثون کا یہ مطلب نہین ہے کہ جوار یا شہد یا جو کا خمر نہین ہوتا کیونکہ دوسری حدیثون مین صاف موجود ہے کہ اون سے بھی خمر ہوتا ہے کذا ھٰذا **باب** اِنْتِبَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ مَخْلُوْطَیْنِ کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونا مکروہ ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّخْلَطَ الزَّبِیْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو یا گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے کیونکہ ایسے نبیذ مین جلد نشہ آجاتا ہے اور پینے والے کو خبر نہین ہوتی اور یہ کراہت تنزیہی ہے اور ایسا نبیذ حرام نہین ہے جب تک اوس مین نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علماء کا اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابوحنیفہ اور ابویوسف کے نزدیک اسمین کراہت بھی نہین ہے

اور یہ قول خلاف ہی احادیث کے) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ
الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا آپ نے
کھجور اور انگور کو یا پکی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّبِيبِ وَ
التَّمْرِ نَبِيذًا ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مت ملا کر بھگو و پکی اور گدر کھجور کو اور انگور اور کھجور کو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ
الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے
سے اور منع کیا گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَ
الْبُسْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا ترجمہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
نَخْلِطَ الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ وَأَنْ نَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ
بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا
أَوْ تَمْرًا فَرْدًا أَوْ بُسْرًا فَرْدًا ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے نبیذ (شربت کھجور یا انگور کا) پیے تو صرف انگور کا پیے
یا صرف کھجور کا یا صرف گدر کھجور کا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ
نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهُ
مِنْكُمْ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ

جميعًا ولا تنتبذوا الزبيب والتمر جميعًا وانتبذوا كل واحد منهما على حدته **ترجمہ** ابوقتادہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر
اور مت بھگوؤ انگور اور کھجور کو ملا کر بلکہ علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ہر ایک کو **عن** يحيى بن ابى كثير
بهذا الاسناد مثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابى قتادة رضى الله تعالى عنه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تنتبذوا الزهو والرطب جميعًا ولا تنتبذوا الرطب
والزبيب جميعًا ولكن انتبذوا كل واحد على حدته وزعم يحيى انه لقى عبد الله بن
ابى قتادة فحدثه عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
يحيى بن ابى كثير بهذين الاسنادين غير انه قال الرطب والزهو والتمر والزبيب
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابى قتادة رضى الله تعالى عنه ان نبى الله صلى الله عليه
وسلم نهى عن خليط التمر والبسر وعن خليط الزبيب والتمر وعن خليط الزهو والرطب وقال
انتبذوا كل واحد على حدته قال وحدثنى ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابى قتادة
رضى الله تعالى عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل هذا الحديث **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن الزبيب والتمر والبسر والتمر وقال ينتبذ كل واحد منهما على حدته **ترجمہ** ابوہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے **عن** ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم بمثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضى الله تعالى عنهما
قال نهى النبى صلى الله عليه وسلم ان يخلط التمر والزبيب جميعًا وان يخلط البسر والتمر جميعًا و
كتب الى اهل جرش ينهاهم عن خليط التمر والزبيب قال وحدثنيه وهب بن بقية
قال انا خالد يعنى الطحان عن الشيبانى بهذا الاسناد فى التمر والزبيب ولم يذكر البسر والتمر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے لکھا جرش والوں کو (جرش ایک شہر ہے یمن میں) منع کرتے تھے انکو کھجور اور انگور کی خلیط سے **عن**
ابن عمر رضى الله تعالى عنه انه كان يقول قد نهى ان ينبذ البسر والرطب جميعًا والتمر والزبيب جميعًا
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع ہوا گدر اور پختہ کھجور کا ملا کر کھجور اور منقی کا ملا کر بھگونا **عن** ابن عمر انه قال قد نهى ان
ينبذ البسر والرطب جميعًا والتمر والزبيب جميعًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب النهى عن الانتباذ فى المزفت والدباء والحنتم

وَالنَّقِيْرِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ مرتبان اور تونبے گھڑے لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن مین نبیذ بنانے کی ممانعت اور اسکی منسوخی کا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْهِ **ترجمہ** حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان (لاکھی برتن) مین نبیذ بنانے سے **فائدہ** اس حدیث کا بیان کتاب الایمان مین تفصیل سے گذرا اور خلاصہ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوا تو چند مدت تک جن برتنوں مین شراب بنتا تھا آپ نے اون مین نبیذ بنانا بھی منع کر دیا اس خیال سے کہ اوس مین کہین نشہ نہ ہو جاوے اور لوگون کو خبر نہ ہو پھر یہ ممانعت جاتی رہی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْهِ قَالَ وَاَخْبَرَهُ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان مین نبیذ بنانے سے ابوسلمہ نے سفیان سے بیان کیا اونہون نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نبیذ بناؤ تونبے اور مرتبان مین پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تھے بچو سبز لاکھی برتنوں سے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ قَالَ قِيْلَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجِرَارُ الْخُضْرُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور حنتم اور لکڑی کے برتن سے (جس کو نقیر کہتے ہین وہ کھجور کی لکڑی کا کرید کر بناتے ہین) کسی نے ابوہریرہ سے پوچھا حنتم کیا ہے اونہون نے کہا سبز گھڑے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ الْمَزَادَةِ الْمَجْبُوْبَةِ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِيْ سِقَائِكَ وَاَوْكِهِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے عبدالقیس کے گروہ سے فرمایا مین تمکو منع کرتا ہون تونبے اور سبز ٹھلیا اور نقیر اور مقیر (روغن دار برتن) سے اور حنتم سر کٹی مشک سے **ف**

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح یہ ہے کہ منع کیا حنتم سے اور منع کیا سر کٹی تونبک سے جو مثل مٹکے کے ہو جاتی ہے **ف** لیکن پی اپنی چھال سے اوسکو ڈانٹ لگا اوس مین تاکہ کثیرا وغیرہ نہ جاوے) **عَنْ** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنْتَبَذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ ھٰذَا حَدِیْثُ جَرِیْرٍ وَّفِیْ حَدِیْثِ عَبْثَرٍ وَّشُعْبَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھی برتن مین نبید بنانے سے **عَنْ** اِبْرَاھِیْمَ قَالَ قُلْتُ لِلْاَسْوَدِ ھَلْ سَاَلْتَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَمَّا یُکْرَہُ اَنْ یُّنْتَبَذَ فِیْہِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَخْبِرِیْنِیْ عَمَّا نَھٰی عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنْتَبَذَ فِیْہِ قَالَتْ نَھَانَا اَھْلَ الْبَیْتِ اَنْ نَّنْتَبِذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ قُلْتُ لَہٗ اَمَا ذَکَرَتِ الْحَنْتَمَ وَالْجَرَّ قَالَ اِنَّمَا اُحَدِّثُکَ مَا سَمِعْتُ اُحَدِّثُکُمْ مَا لَمْ اَسْمَعْ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے مین نے اسود سے کہا تم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا کن برتنون مین نبیذ بنانا مکروہ ہے اونہون نے کہا ہان مین نے کہا اے ام المومنین مجھے بتلاؤ کن برتنون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع کیا ہے اونہون نے کہا ہم اہل بیت کو منع کیا آپ نے نبیذ بنانے سے تونبے اور لاکھی برتن مین مین نے اون سے کہا تم نے حنتم اور ٹھلیا کا ذکر نہین کیا اونہون نے کہا مین تو وہ بیان کرتی ہون جو مین نے سنا ہے کیا مین وہ بیان کرون جو نہین سنا ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھی برتن سے **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ثُمَامَۃَ بْنِ حَزْنِ الْقُشَیْرِیِّ قَالَ لَقِیْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَسَاَلْتُھَا عَنِ النَّبِیْذِ فَحَدَّثَتْنِیْ اَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیْذِ فَنَھَاھُمْ اَنْ یَّنْتَبِذُوْا فِی الدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ **ترجمہ** ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ملا اور ان سے پوچھا نبیذ کو اونہون نے کہا عبد القیس کے

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبیذ کو آپ نے
منع کیا انکو تونبے اور چوبین اور لاکھی اور سبز برتن سے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت
نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز اور
چوبین اور لاکھی برتن سے **عن** اسحاق بن سوید بھذا الاسناد الا انہ جعل مکان
المزفت المقیر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین لاکھی کے عوض روغنی برتن مذکور ہے **عن**
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر وفی
حدیث حماد جعل مکان المقیر المزفت **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبد القیس
کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا مین تمکو منع کرتا ہون تونبے اور سبز برتن
اور چوبین اور روغنی سے یا لاکھی سے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے **عن**
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والحنتم
والمزفت والنقیر وان یخلط البلح بالزہو **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے تونبے اور سبز اور لاکھی
اور روغنی برتن کی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے **عن** ابن عباس .... قال نہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والنقیر والمزفت **ترجمہ** ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور چوبین اور لاکھی برتن سے
عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن
الجر ان ینتبذ فیہ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا مین نبیذ
بنانے سے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نہی عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے **عن** قتادۃ بھذا

الاسناد ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان ینتبذ فذکر مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی سعید قال
نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب فی الحنتم والدباء والنقیر ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے منع
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز برتن اور تونبی اور چوبین برتن میں پینے سے عن سعید بن جبیر قال اشہد علی
ابن عمر وابن عباس انہما شہدا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والحنتم والمزفت و
النقیر ترجمہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں گواہی دیتا ہوں ابن عمر اور ابن عباس پر انہوں نے گواہی دی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے عن سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ قال
سألت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن نبیذ الجر فقال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر
فاتیت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فقلت الا تسمع ما یقول ابن عمر قال وما یقول قلت قال حرم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر فقال صدق ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ
الجر فقلت وای شیء نبیذ الجر فقال کل شیء یصنع من المدر ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہما سے ٹھلیا کی نبیذ کو پوچھا انہوں نے کہا حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ کو میں ابن عباس کے پاس آیا
اور ان سے کہا تم نے نہیں سنا ابن عمر جو کہتے ہیں انہوں نے کہا کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کے نبیذ کو حرام کیا ہے انہوں نے کہا سچ کہا ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ کو اور جو چیز مٹی سے بنے وہ
ٹھلیا کے مثل ہے عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطب الناس فی بعض مغازیہ قال ابن عمر فاقبلت نحوہ فانصرف قبل ان ابلغہ
فسألت ماذا قال قالوا نھی ان ینبذ فی الدباء والمزفت ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہاد میں خطبہ سنایا لوگوں کو میں ادھر چلا خطبہ سننے کو آپ
میرے پہنچنے سے پہلے فارغ ہو گئے میں نے لوگوں سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا انہوں نے کہا منع کیا آپ نے
نبیذ بنانے سے تونبے اور لاکھی میں عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بمثل حدیث مالک
ولم یذکر فی بعض مغازیہ الا مالک و اسامة ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ثابت
قال قلت لابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ
الجر قال فقال قد زعموا ذاک قلت انھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد

زعموا ذاک ترجمہ ثابت سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے اونہون نے کہا لوگ ایسا کہتے ہین مین نے کہا کیا آپ نے
منع کیا ہے اوس سے اونہون نے کہا لوگ ایسا کہتے ہین **عن** طاؤس رضی اللہ تعالی عنہ قال
قال رجل لابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ انہی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر
قال نعم ثم قال طاؤس واللہ انی سمعتہ منہ **ترجمہ** طاؤس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے. اونہون نے کہا ہان طاؤس نے کہا قسم خدا تعالی کی مین نے یہ سنا ابن عمر
رضی اللہ عنہ سے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رجلا جاءہ فقال انہی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان ینبذ فی الجر والدباء قال نعم **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص اون کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا ہے ٹھلیا اور تونبے مین نبیذ بنانے سے اونہون نے کہا ہان **عن** ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الجر والدباء **ترجمہ** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا اور تونبے سے **عن**
طاؤس رضی اللہ تعالی عنہ یقول کنت جالسا عند ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ
فجاءہ رجل فقال انہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر والدباء والمزفت
قال نعم **ترجمہ** طاؤس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین ابن عمر کے پاس بیٹھا تھا اتنے مین
ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا کے نبیذ سے اور تونبے
سے اور مرتبان سے اونہون نے کہا ہان **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یقول
نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحنتم والدباء والمزفت قال سمعتہ غیر
مرۃ **ترجمہ** حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سبز برتن اور تونبے اور رالکی سے محارب نے کہا مین نے یہ ابن عمر سے کئی بار سنا
عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ قال
وزادہ قال والنقیر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین نقیر کا بھی ذکر ہے **عن** ابن عمر

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَ
قَالَ انْتَبِذُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ٹھلیا اور تونبے اور لاکھی برتن سے اور فرمایا نبیذ بناؤ مشکیزوں میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ فَقُلْتُ مَا
الْحَنْتَمَةُ قَالَ الْجَرَّةُ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے حنتمہ سے میں نے کہا حنتمہ کیا ہے کہا ٹھلیا **عَنْ** زَاذَانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدِّثْنِيْ بِمَا نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَشْرِبَةِ بِلُغَتِكَ
وَفَسِّرْهُ لِيْ بِلُغَتِنَا فَاِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوٰى لُغَتِنَا فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْحَنْتَمِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَعَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ
النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَاَمَرَ اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ **ترجمہ** زاذان سے روایت ہے میں نے
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا حدیث بیان کرو مجھ سے اون شرابوں کی جن سے جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا اپنی زبان میں اور ترجمہ کرو اسکا ہماری زبان میں کیونکہ تمہاری زبان ہماری زبان
سے جدا ہے اونہوں نے کہا منع کیا آپنے حنتم سے اور وہ ٹھلیا ہے اور دبا سے اور وہ تونبا ہے
اور مزفت سے اور وہ روغنی ہے اور نقیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے جو چھیل کر کریدی جاتی ہے
اور حکم کیا آپنے نبیذ بنانے کا مشکوں میں **عَنْ** شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
يَقُوْلُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ وَاَشَارَ اِلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ
وَالْحَنْتَمِ فَقُلْتُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمُزَفَّتِ وَظَنَنَّا اَنَّهُ نَسِيَهُ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے
میں نے سنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے اس منبر کے پاس اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے منبر کیطرف کہ عبد القیس کے لوگ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا
آپ سے شرابوں کو آپ نے منع کیا اونکو تونبے اور چوبین اور حنتم سے میں نے کہا اے ابو محمد اور لاکھی

سے اور ہم سمجھے کہ وہ بھول گئے اونہوں نے کہا اوس دن تو مین نے لاکھی کا لفظ عبد اللہ بن عمر سے نہیں
سنا لیکن وہ مکروہ جانتے تھے لاکھی کو بہی **عن** جابر و ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن التمر والزبیب والمزفت والدباء **ترجمہ** جابر اور ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چوبین اور لاکھی اور تونبے سے
عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی
عن الجر والدباء والمزفت قال ابو الزبیر وسمعت جابر بن عبد اللہ یقول نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن الجر والمزفت والنقیر وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
لم یجد شیئا ینتبذ لہ فیہ نبذ لہ فی تور من حجارۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع فرماتے تھے ٹھلیا اور تونبے اور
لاکھی سے ابو الزبیر نے کہا مین نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ٹھلیا سے اور لاکھی سے اور چوبین برتن سے اور آپ کو جب کوئی برتن نہ ملتا نبیذ بنانے کے لیے
تو نبیذ بنایا جاتا آپ کے لیے کونڈے مین پتھر کے **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان ینتبذ لہ فی تور من حجارۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا پتھر کے کونڈے مین **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال کان ینبذ
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء فاذا لم یجدوا سقاء نبذ لہ فی تور من حجارۃ فقال
بعض القوم وانا اسمع لابی الزبیر من برام قال من برام **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا ایک مشک مین جب مشک نہ ملتی تو پتھر کے
کونڈے مین بناتے بعضوں نے کہا مین نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تھے وہ کونڈا برام کا تھا یعنی پتھر کا +
عن بریدۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نہیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلہا ولا تشربوا مسکرا **ترجمہ** بریدہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تمکو منع کیا تھا نبیذ بنانے
سے سوا مشک کے اور برتنوں مین اب سب برتنون مین بناؤ لیکن نہ پیو اوس شراب کو جس مین نشہ ہو
عن بریدۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نہیتکم عن الظروف

وَاِنَّ الظُّرُوْفَ اَوْ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ **ترجمہ** حضرت بریدہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن برتنوں سے
کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوتی اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے **عَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِيْ
ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَّا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا **ترجمہ** بریدہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا چمڑے کے برتنوں میں پینے سے اب
پیو ہر برتن میں پر نہ پیو نشہ لانے والی چیز کو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ لَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيْذِ فِي الْاَوْعِيَةِ قَالُوْا لَيْسَ كُلُّ
النَّاسِ يَجِدُ فَاَرْخَصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے جب منع
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں میں نبیذ بنانے سے تو لوگوں نے کہا ہر ایک آدمی کو چمڑے
کی مشک نہیں ملتی پھر آپ نے اجازت دی ٹھلیا کی جو لاکھی نہ ہو

باب بَيَانِ اَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّاَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لوگوں نے تبع کو (شہد کے شراب کو) آپ نے
فرمایا جس شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ سُئِلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ
شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَفِيْ حَدِيْثِ
صَالِحٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا
وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ
بِاَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيْرِ وَشَرَابٌ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

ترجمہ ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا مین نے
کہا یا رسول اللہ ہمارے ملک مین ایک شراب بنتا ہے جسکو مزر کہتے ہین وہ جو سے بنتا ہے (انگریزی مین
اسکو بیر کہتے ہین) اور ایک شراب شہد سے بنتا ہے جسکو بتع کہتے ہین آپ نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا شراب
حرام ہے **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ و
معاذا الی الیمن فقال لھما بشرا ویسرا وعلما ولا تنفرا واراہ قال وتطاوعا قال فلما ولی
رجع ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ فقال یا رسول اللہ ان لھم شرابا من العسل یطبخ
حتی یعقد والمزر یصنع من الشعیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ما اسکر
عن الصلوۃ فھو حرام **ترجمہ** ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے انکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا اور ان دونون سے فرمایا لوگون کو خوش رکھنا اور آسانی کرنا
اور دین کی باتین سکھلانا اور نفرت نہ دلانا اور دونون اتفاق سے رہنا جب اونہون نے پیٹھ موڑی
تو حضرت ابو موسی لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ یمن والون کے پاس ایک شراب ہوتا ہے جو پکایا
جاتا ہے یہانتک کہ جم جاتا ہے اور ایک شراب ہوتا ہے مزر جو کا آپ نے فرمایا جو شراب نماز سے غافل کرے
وہ حرام ہے **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ومعاذا الی الیمن فقال ادعوا الناس وبشرا ولا تنفرا ویسرا ولا تعسرا قال فقلت یا رسول
اللہ افتنا فی شرابین کنا نصنعھما بالیمن البتع وھو من العسل ینبذ حتی یشتد و
المزر وھو من الذرۃ والشعیر ینبذ حتی یشتد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قد اعطی جوامع الکلم بخواتمہ فقال انھی عن کل مسکر اسکر عن الصلوۃ **ترجمہ**
ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا
تو فرمایا بلاؤ لوگون کو اسلام کیطرف اور خوش رکھو اونکو اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری
مت ڈالو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو فتوے دیجیے دو شرابون مین جنکو ہم بنایا کرتے تھے یمن مین
ایک تبع شہد کا بنتا جب وہ جہاگ مارنے لگے دوسرے مزر جوار یا جو کا ہوتا ہے اور بھگوتے
ہین یہانتک کہ تیز ہوجاوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے وہ باتین دی تھین جنہین لفظ
تہوڑے ہون اور معنے بہت ہون بے حد آپ نے فرمایا مین منع کرتا ہون ہر نشہ لانیوالے شراب سے جو باز

رکھو نماز سے عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قدم من جیشان وجیشان من الیمن فسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شراب یشربونہ بارضھم من الذرۃ یقال لہ المزر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم أو مسکر ھو قال نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ان علی اللہ عھدا لمن یشرب المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال قالوا یا رسول اللہ وما طینۃ الخبال قال عرق اھل النار او عصارۃ اھل النار **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان ایک شہر ہے یمن میں اوس نے پوچھا اُس شراب کو جو پیتے تھے اوس کے ملک میں اور وہ جوار سے بنتا تھا اوسکو مزر کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسمین نشہ ہے وہ بولا ہاں آپنے فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے جو نشہ پیے اُسکو طینۃ الخبال پلاویگا (آخرت مین) لوگون نے عرض کیا طینۃ الخبال کیا ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا پسینہ جہنمیونکا **باب** عقوبۃ من شرب الخمر اذا لم یتب منھا جو شخص دنیا مین شراب پیے اور توبہ نکرے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنھا لم یتب منھا لم یشربھا فی الآخرۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ کرنے والا شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا مین خمر پیے گا پھر مر جاوے گا پیتے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو اُسکو آخرت مین خمر نہین ملیگا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر خمر وکل مسکر حرام **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہے عن موسیٰ بن عقبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ولا اعلمہ الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر خمر وکل خمر حرام **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے **ف** یہ شکل اول کی پہلی ضرب ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک نشہ لانیوالا حرام ہے اور

میں کوئی خصوصیت نہیں کہ وہ انگور کا ہو یا جو کا یا جوار کا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اب بعض لوگ یہ کہتے ہیں
کہ حدیث سے اوس مقدار کی حرمت نکلتی ہے جس سے نشہ ہو جاوے اور قلیل کی حرمت نہیں نکلتی اوسکا جواب
یہ ہے کہ دوسری حدیث میں صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اُس میں سے قلیل بھی حرام ہے تو
اب کوئی شبہ باقی نہ رہا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پیے وہ آخرت میں شراب سے محروم
رہے گا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا
حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا قِيْلَ لِمَالِكٍ رَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا جو شخص دنیا میں شراب پیے پھر اُس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا
اور اُسکو نہ پیے گا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا عبد اللہ نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے انہوں
نے کہا ہاں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا اَنْ يَتُوْبَ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں خمر پیے وہ آخرت
میں نہ پیے گا مگر جب توبہ کرے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَاب** اِبَاحَةِ النَّبِيْذِ
الَّذِيْ لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا جس نبیذ میں تیزی نہ آئی ہو نہ اوس میں نشہ ہوا ہو وہ حلال ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُنْتَبَذُ لَهُ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ
الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اول رات میں نبیذ بھگو
دیتے آپ اوسکو پیتے صبح کو پھر دوسری رات کو پھر صبح کو پھر تیسری رات کو پھر صبح کو عصر تک اوسکے بعد
جو بچتا تو آپ خادم کو پلا دیتے یا حکم دیتے وہ بہا دیا جاتا **ف** اگر دن میں تیزی نہ آتی اور نشہ کی
کوئی نشانی ظاہر نہ ہوتی تو خادم کو دیتے ورنہ بہا دیتے غرض یہ کہ آپ تیسرے دن تک پیتے کیونکہ اسر

مدت میں تیزی نہیں آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہے **عن** يَحْيَى الْبَهْرَانِي قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيذَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْتَبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ صَبَّهُ **ترجمہ** یحیی بہرانی سے روایت ہے لوگوں نے نبیذ کا ذکر کیا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا مشک میں شعبہ نے کہا پیر کی رات کو پھر آپ پیتے اوسکو پیر کے دن اور منگل کے دن عصر تک پھر جو کچھ بچتا وہ خادم کو پلا دیتے یا بہا دیتے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ إِلَى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقَى أَوْ يُهْرَاقُ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انگور بھگوئے جاتے آپ اوس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن شام تک پھر آپ حکم کرتے اوسکے پینے کا (جب نشہ نہ ہو) یا گرا دینے کا (جب نشہ ہو) **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي السِّقَاءِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَإِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انگور بھگوئے جاتے مشک میں آپ اوس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن کی شام کو اوسکو پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا اوسکو بہا دیتے **عن** يَحْيَى النَّخَعِيِّ قَالَ سَأَلَ قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا وَالتِّجَارَةِ فِيهَا فَقَالَ أَمُسْلِمُونَ أَنْتُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا وَلَا التِّجَارَةُ فِيهَا قَالَ فَسَأَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي حَنَاتِمَ وَنَقِيرٍ وَدُبَّاءٍ فَأَمَرَ بِهِ فَأُهْرِيقَ ثُمَّ أَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاءٌ فَجُعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَلَيْلَتَهُ الْمُسْتَقْبِلَةَ وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى أَمْسَى فَشَرِبَ وَسَقَى فَلَمَّا أَصْبَحَ أَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْهُ فَأُهْرِيقَ **ترجمہ** یحیی نخعی سے روایت ہے کچھ لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا شراب کی بیع اور تجارت کو اونہوں نے کہا تم مسلمان ہو وہ بولے ہاں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو نہ اوسکی بیع درست ہے نہ خرید نہ تجارت اوسکی پھر لوگوں نے اون سے نبیذ کو پوچھا اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سفر مین نکلے پہر لوٹے تو لوگون نے آپکے اصحاب مین سے نبیذ بنایا تھا سبز گہڑون مین اور چوبین تر
مین اور تونبے مین آپنے حکم دیا وہ بہا یا گیا پہر آپنے حکم دیا ایک مشک مین انگور اور پانی ڈالا وہ رات
بہر یون ہی رہا پہر صبح کو آپنے اوس مین سے پیا اور دوسری رات کو پہر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور
پلایا پہر تیسرے دن جو بچا آپنے حکم دیا وہ بہا یا گیا **عن** ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ لَقِيتُ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ
سَلْ هٰذِهِ إِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ أَنْبِذُ
لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ وَأُوكِيهِ وَأُعَلِّقُهُ فَإِذَا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ **ترجمہ** ثمامہ بن حزن قشیری
سے روایت ہے مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ملا اون سے نبیذ کو پوچہا اونہون نے ایک حبشن
لونڈی کو بلایا اور کہا اس سے پوچہہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا کرتی تہی اوس نے کہا
مین آپکے لیے مشک مین رات کو نبیذ بہگوتی اور ڈاٹ لگا دیتی اور لٹکا دیتی صبح کو آپ اوس مین سے پیتے
عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
سِقَاءٍ يُوكَأُ أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ
غُدْوَةً **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لیے ایک مشک مین نبیذ بہگوتے اور ڈاٹ لگا دیتے اوس مین سوراخ تہا صبح کو ہم بہگوتے اور رات کو
بہگوتے صبح کو آپ پیتے **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ
خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ **ترجمہ** سہل بن سعد سے
روایت ہے ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اون کی عورت
ہی کام کرتی تہی اوس دن اور وہی دولہن بہی تہی سہل نے کہا تم جانتے ہو اوسنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کیا پلایا تہا رات کو اوسنے چند کہجورین بہگو دین تہین ایک کونڈے مین جب آپ کہانا کہا چکے
تو اوسکا شربت آپ کو پلایا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ میزبان بعض مہمانون
کی تخصیص کر سکتا ہے عمدہ کہانے سے یا شربت سے بشرطیکہ اور دون کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تہے

مدت مین تیزی نہین آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہے **عن** یحیی البہرانی قال ذکروا النبیذ
عند ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتبذ
لہ فی سقاء قال شعبۃ من لیلۃ الاثنین فیشربہ یوم الاثنین والثلاثاء الی العصر فان
فضل شیء سقاہ الخادم او صبہ **ترجمہ** یحیی بہرانی سے روایت ہے لوگون نے نبیذ کا ذکر
کیا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے نبیذ بنایا جاتا مشک مین شعبہ نے کہا پیر کی رات کو پہر آپ پیتے اوسکو پیر کے دن اور منگل کے دن
عصر تک پہر جو کچہ بچتا وہ خادم کو پلا دیتے یا بہا دیتے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقع لہ الزبیب فیشربہ الیوم والغد وبعد
الغد الی مساء الثالثۃ ثم یامر بہ فیسقی او یہراق **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے انگور بہگوئے جاتے آپ اس دن پیتے پہر دوسرے دن پہر تیسرے دن شام تک پہر آپ حکم کرتے اوسکے پینے کا
(جب نشہ نہ ہو) یا گرا دینے کا (جب نشہ ہو) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ینبذ لہ الزبیب فی السقاء فیشربہ یومہ والغد وبعد الغد فاذا کان مساء الثالثۃ شربہ
وسقاہ فان فضل شیء اہراقہ **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انگور بہگوئے
جاتے مشک مین آپ اس دن پیتے پہر دوسرے دن پہر تیسرے دن کی شام کو اسکو پیتے اور پلاتے اور جو کچہ بچ رہتا اسکو بہا دیتے **عن**
یحیی النخعی قال سأل قوم ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ عن بیع الخمر وشرائہا والتجارۃ
فیہا فقال امسلمون انتم قالوا نعم قال فانہ لا یصلح بیعہا ولا شراؤہا ولا التجارۃ
فیہا قال فسألوہ عن النبیذ فقال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر ثم
رجع وقد نبذ ناس من اصحابہ فی حناتم ونقیر ودباء فامر بہ فاہریق ثم امر
بسقاء فجعل فیہ زبیب وماء فجعل من اللیل فاصبح فشرب منہ یومہ ذلک ولیلتہ
المستقبلۃ ومن الغد حتی امسی فشرب وسقی فلما اصبح امر بما بقی منہ فاہریق **ترجمہ**
یحیی نخعی سے روایت ہے کچہ لوگون نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچہا شراب کی بیع اور تجارت
کو اونہون نے کہا تم مسلمان ہو وہ بولے ہان ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو نہ اوسکی بیع
درست ہے نہ خرید نہ تجارت اوسکی پہر لوگون نے اون سے نبیذ کو پوچہا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سفر مین نکلے پہر لوٹے تو لوگون نے آپکے اصحاب مین سے نبیذ بنایا تہا سبز گہڑون مین اور چوبین برتن
مین اور تونبے مین آپنے حکم دیا وہ بہا یا گیا پہر آپنے حکم دیا ایک مشک مین انگور اور پانی ڈالا وہ رات
پہر یون ہی رہا پہر صبح کو آپنے اوس مین سے پیا اور دوسری رات کو پہر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور
پلایا پہر تیسرے دن جو بچا آپنے حکم دیا وہ بہا یا گیا **عن** ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ لَقِيتُ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ
سَلْ هٰذِهِ إِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ أَنْبِذُ
لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ وَأُوكِيهِ وَأُعَلِّقُهُ فَإِذَا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ **ترجمہ** ثمامہ بن حزن قشیری
سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ملا اون سے نبیذ کو پوچہا اونہون نے ایک حبشن
لونڈی کو بلایا اور کہا اس سے پوچہہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا کرتی تہی اوس نے کہا
مین آپکے لیے مشک مین رات کو نبیذ بہگوتی اور ڈاٹ لگا دیتی اور لٹکا دیتی صبح کو آپ اُس مین سے پیتے
عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
سِقَاءٍ يُوكَى أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ
غُدْوَةً **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لیے ایک مشک مین نبیذ بہگوتی اور ڈاٹ لگا دیتی اوس مین سوراخ تہا صبح کو ہم بہگوتے اور رات کو
بہگوتے صبح کو آپ پیتے **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ
خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ **ترجمہ** سہل بن سعد سے
روایت ہے ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اون کی عورت
ہی کام کرتی تہی اوس دن اور وہی دولہن بہی تہی سہل نے کہا تم جانتے ہو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کیا پلایا تہا رات کو اوس نے چند کہجورین بہگو دی تہین ایک کونڈے مین جب آپ کہانا کہا چکے
تو اُسکا شربت آپ کو پلایا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ میزبان بعض مہمانون
کی تخصیص کر سکتا ہے عمدہ کہانے سے یا شربت سے بشرطیکہ اور دن کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ خاطر کرنے سے **عن** سَهْلٍ يَقُولُ أَنَّ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ فَسَقَتْهُ تَخُصُّهُ بِذٰلِكَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو اُس عورت نے ملا اُن کھجوروں کو اور صرف آپ کو پلایا وہ **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا أَتَدْرِينَ مَنْ هٰذَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوا هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ فَقَالَتْ أَنَا كُنْتُ أَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا لِسَهْلٍ قَالَ فَأَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا الْقَدَحَ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيهِ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا آپ نے ابو اسید کو حکم کیا پیام دینے کا اونہوں نے پیام دیا وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعوں میں اوتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اُس کے پاس تشریف لے گئے جب وہان پہونچے دیکھا تو ایک عورت ہی سر جہکائے ہوئے آپنے اُس سے بات کی وہ بولی میں اللہ تعالٰی کی پناہ مانگتی ہون تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنے تئین بچالیا مجہسے (یعنے اب میں تجہسے کچہہ نہیں کرنے کا) لوگون نے اوس سے کہا تو جانتی ہے یہ کون شخص ہیں وہ بولی نہیں میں نہیں جانتی لوگون نے کہا اللہ تعالی کے رسول ہیں اللہ کی رحمت اور سلام ہو اور یہ وہ تشریف لائے تہے تجہسے نسبت کرنیکو وہ بولی میں بدقسمت تہی (جب تو میں نے پناہ مانگی آپ سے) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منگنی کرنے والے کو عورت کیطرف دیکہنا درست ہے سہل نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اور اسید آئے اور بنی ساعدہ کے چھتے میں بیٹھے آپ اور آپکے اصحاب پھر آپنے فرمایا ای سہل ہمکو پلا سہل نے کہا مین نے یہ پیالہ نکالا اور سب کو پلایا۔ ابو حازم نے کہا سہل نے وہ پیالہ نکالا ہم لوگون نے بہی اوس مین پیا (برکت کے لیے) پھر عمر بن عبد العزیز نے (اپنی خلافت کے زمانے مین) وہ پیالہ سہل سے مانگا سہل نے دیدیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث سے یہ نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ سے برکت لینا چاہیے اور جس چیز کو آپ نے چھوا یا پہنا وہ سب متبرک ہے اور سلف اور خلف نے اجماع کیا کہ جہان پر آپنے نماز پڑھی ہے روضہ مین وہان نماز پڑھنا برکت کے لیے اسیطرح اوس غار مین جانا جس مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تہے اور اسی قسم مین ہے جو آپنے ابو طلحہ کو اپنے بال دیے تہے لوگون کو بانٹنے کے لیے اور اپنا کپڑا دیا تہا صاحبزادی کے کفن کے لیے اور قبر پر شاخین لگا دی تہین اور ریحان کی بیٹی نے آپ کا پسینا اکہٹا کیا تہا اور آپکے وضو کے پانی کو صحابہ نے بدن پر ملا اور آپ کی تہوک کو منہ پر لگایا اور اسکے نظائر بہت ہین صحیح حدیثون مین اور یہ واضح ہے اس مین کچھ بہی شک نہین اتہے **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال لقد سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقدحی ھذا الشراب کلہ العسل والنبیذ والماء واللبن **ترجمہ** انس سے روایت ہے مین نے اپنے اس پیالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد اور نبیذ اور پانی اور دودہ پلایا **باب** جواز شرب اللبن دودہ پینے کا بیان **عن** البراء رضی اللہ تعالی عنہ قال قال ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ لما خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ الی المدینۃ مررنا براع وقد عطش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فحلبت لہ کثبۃ من لبن فاتیتہ بھا فشرب حتی رضیت **ترجمہ** براء سے روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ پیاسے تہے مین نے تہوڑا دودہ دوہا اور لیکر آیا آپ نے پیا یہان تک کہ مین سمجھا بس آپ کو کافی ہو گیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اون جانورون کا مالک کافر حربی ہوگا اور اوسکا مال لینا درست ہے یا وہ آپکے پینے سے ناراض نہ ہوگا یا عرب کے ملک مین یہ امر دستور کے خلاف نہ ہوگا **عن** البراء رضی اللہ تعالی عنہ یقول لما اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ الی المدینۃ قال فاتبعہ سراقۃ بن مالک بن جعشم

قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ
قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوا بِرَاعِي غَنَمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ **ترجمہ** براء سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کو آئے تو سراقہ بن مالک نے آپ کا پیچھا کیا (مشرکون کی طرف سے) آپ نے اوس کے لیے
بد دعا کی اور اسکا گھوڑا دھنس گیا (یعنے زمین نے اوسکو پکڑ لیا) تو وہ بولا آپ میرے لیے دعا کیجیے مین آپ کو نقصان
نہین پہونچاؤن گا آپ نے دعا کی (اوسکو نجات ملی) پھر آپ پیاسے ہوئے اور بکریون کا ایک چرانیوالا ملا
ابوبکر نے کہا مین نے پیالہ لیا اور تھوڑا دودھ آپ کے لیے دوہ کے لیکر آیا آپ نے پیا یہانتک کہ مین سمجھا اس
آپ کو کافی ہو گیا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ
لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جس رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس مین لائے
گئے تو آپ پاس دو پیالے آئے ایک مین شراب تھا اور ایک مین دودھ آپ نے دونون کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ
لے لیا حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا شکر ہے اوس خدا کا جس نے تمکو فطرت کی ہدایت کی (یعنی
اسلام کی اور استقامت کی) اگر تم شراب کو پیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی (یہ حدیث کا بیان کتاب الایمان
مین گذرا) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ بِإِيلِيَاءَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب اسْتِحْبَابِ تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ وَغَيْرِهِ برتن کو ڈھانپ دینے اور اور باتون کا بیان

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ أَلَا
خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ إِنَّمَا أُمِرَ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تُوكَأَ لَيْلًا وَبِالْأَبْوَابِ
أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا **ترجمہ** ابوحمید ساعدی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
پیالہ دودھ کا لایا نقیع سے (نقیع ایک مقام ہے وادی عقیق مین) جو ڈھنپا ہوا نہ تھا آپ نے فرمایا تو نے
اسکو ڈھانپا کیون نہین ایک لکڑی ہی آڑی اوسپر رکھدیتا (اگر ڈھنپنے کو کچھ نہ تھا) ابوحمید نے کہا آپ نے

حکم کیا رات کو مشک مین ڈاٹ لگادینے کا اور دروازونکو بند کردینے کا عَنْ اَبِی حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ بِمِثْلِہٖ قَالَ وَلَمْ یَذْکُرْ زَکَرِیَّا قَوْلَ اَبِی حُمَیْدٍ بِاللَّیْلِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقٰی فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نَسْقِیْکَ نَبِیْذًا فَقَالَ بَلٰی فَخَرَجَ الرَّجُلُ یَسْعٰی فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِیْہِ نَبِیْذٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَہٗ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَیْہِ عُوْدًا قَالَ فَشَرِبَ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپنے پانی مانگا ایک شخص بولا یا رسول اللہ مین آپ کو نبیذ پلاؤن آپنے فرمایا اچھا وہ دوڑتا گیا اور ایک پیالہ نبیذ کا لایا آپنے فرمایا تونے اسکو ڈھانپا کیون نہین ایک لکڑی ہی آڑی رکھدیتا پھر پیا آپنے عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ حُمَیْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِیْعِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَہٗ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَیْہِ عُوْدًا ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص جسکو ابو حمید کہتے تھے نقیع سے ایک دودھ کا پیالہ لایا آپنے فرمایا تونے اسکو ڈھانپا کیون نہین کاش ایک لکڑی ہی آڑی رکھدیتا عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَحُلُّ سِقَاءً وَلَا یَفْتَحُ بَابًا وَلَا یَکْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا اَنْ یَعْرُضَ عَلٰی اِنَائِہٖ عُوْدًا وَیَذْکُرَ اسْمَ اللّٰہِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَۃَ تُضْرِمُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ بَیْتَھُمْ وَلَمْ یَذْکُرْ قُتَیْبَۃُ فِیْ حَدِیْثِہٖ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ دو برتن کو اور ڈاٹ لگادو مشک کو اور بھیڑ دو دروازون کو اور بجھادو چراغ کو کیونکہ شیطان مشک نہین کھولتا اور دروازہ نہین کھولتا اور برتن نہین کھولتا پھر اگر تم مین سے کسی کو کچھ نہ ملے سوا ایک لکڑی کے ادسی کو آڑا رکھ لے اور اللہ کا نام لیوے اس لیے کہ چوہیا لوگون کے گھر جلا دیتی ہے (چراغ کی بتی کھینچ کر آگ لگا دیتی ہے) قتیبہ کی روایت مین دروازہ بند کرنیکا ذکر نہین ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ وَاَکْفِئُوا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَلَمْ یَذْکُرْ تَعْرِیْضَ

عن اعوذ علی امرناہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت بین آڑی لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اغلقوا الباب فذکر بمثل

حدیثھم الیث غیرانہ قال وخمروا الانیۃ وقال تضرم علی اھل البیت ثیابھم ترجمہ

وہی جو اوپر گذرا عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل

حدیثھم وقال والفویسقۃ تضرم البیت علی اھلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان

جنح اللیل او امسیتم فکفوا صبیانکم فان الشیطان ینتشر حینئذ فاذا ذھب

ساعۃ من اللیل فخلوھم واغلقوا الابواب واذکروا اسم اللہ فان الشیطان لا یفتح بابا

مغلقا واوکوا قربکم واذکروا اسم اللہ وخمروا آنیتکم واذکروا اسم اللہ ولو

ان تعرضوا علیھا شیئا واطفئوا مصابیحکم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی آجاوے یا شام ہو تو اپنے بچوں کو مت نکلنے دو اس لیے کہ

شیطان اسوقت پھیل نکلتے ہین پھر جب ایک گھڑی رات گذر جاوے تو اون کو چھوڑ دو اور دروازے

بند کر لو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو اس لیے کہ شیطان بند دروازہ نہین کھولتا اور اپنی مشکون پر ڈانٹ لگا دو

اور اللہ عز وجل کا نام لو اور اپنے برتنون کو ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو نہ ملے

تو اون پر آڑا کچھ رکھدو اور اپنے چراغون کو بجھا دو عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ یقول نحوا مما اخبر عطاء الا انہ لا یقول اذکروا اسم اللہ عز وجل ترجمہ

وہی جو اوپر گذرا عن ابن جریج بھذا الحدیث عن عطاء وعمرو بن دینار کروایۃ

روح ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم لا ترسلوا فواشیکم وصبیانکم اذا غابت الشمس حتی تذھب

فحمۃ العشاء فان الشیاطین تبعث اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشاء

ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے جانورونکو

مت چھوڑو اور بچون کو جب آفتاب ڈوبے یہانتک کہ عشا کی تاریکی جاتی رہے کیونکہ شیطان بھیجے

جاتے ہین آفتاب ڈوبتے ہی عشا کی تاریکی جانے تک عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے برتن ڈھانپ دو اور مشک بند کر دو اس لیے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا اترتی ہے پھر وہ وبا جو برتن کھلا پاتی ہے یا مشک کھلی پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے **ف** اور جو کوئی اُس برتن کے کھانے میں سے کھاتا ہے یا اُس پانی میں سے پیتا ہے اوسکو وبا ہو جاتی ہے اسیطرح لوگوں میں وبا پھیل جاتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا حکم الہی ہے پانی یا ہوا کے فساد سے وبا نہیں ہوتی اور اسکی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہیں اور پھر بعضوں کو وبا ہوتی ہے بعضوں کو نہیں ہوتی۔ ایک مدت سے حکیم اور ڈاکٹر وبا کی علت دریافت کر رہے ہیں اور اسکی فلسفی بہت سے ڈھاک اوڑا رہے ہیں پر آج کی تاریخ تک اسکی کوئی علت ایسی معلوم نہیں ہوئی جس پر پورا پورا اطمینان ہو سکے بعض کہتے ہیں کہ وبا کی علت پانی کا فساد ہے اور ہمیشہ پانی کو گرم کر کے پھر کوئلوں اور ریت میں ٹپکا کر پینا چاہیے بعض کہتے ہیں یہ ہوا کا فساد ہے اور اُس سے گریز نہیں بجز اس کے کہ چونہ کی ڈھیر یا کوئلوں کے گھر میں رکھیں اُس کے دیواروں پر چھڑکیں نجاست کو دور کریں سڑا اوٹ کو داب دیں اور گندہک کے دہونی دیں کافور سونگھیں بعض کہتے ہیں کہ یہ گوشت کی فساد سے پیدا ہوتی ہے بعض کہتے ہیں ترکاریوں کے فساد سے بعض کہتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کے جسم میں یہ زہر رہتا ہے اور جب پھیل جاتا ہے اور خون میں مل جاتا ہے تو کالرا کا مرض پیدا ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب **عَنْ** لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيْهِ وَبَاءٌ وَزَادَ فِي اٰخِرِ الْحَدِيْثِ قَالَ اللَّيْثُ فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ فِي كَانُوْنَ الْاَوَّلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ سال میں ایک دن وبا اُترتی ہے اور لیث نے کہا کہ ہمارے ملک میں عجم کے لوگ کانون اول میں اس سے بچتے ہیں اور کانون اول وہ مہینا ہے جب آفتاب برج قوس کے بیچ میں آجاتا ہے اور کانون ثانی وہ

فائدہ: وبا کا بیان

مہنا ہے جو دلوں میں آتا ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو انگار کو اپنے گھروں میں جب سونے لگو **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال احترق بیت علی اھلہ بالمدینۃ من اللیل فلما حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشانھم قال ان ھذہ النار انما ھی عدو لکم فاذا نمتم فاطفئوھا عنکم **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رات کو مدینہ مبارک میں کسیکا گھر جل گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے تو جب سونے لگو اسکو بجھا دو

باب آداب الطعام والشراب

کہانے اور پینے اور سونے کے آداب کا بیان

عن حذیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا اذا حضرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لم نضع ایدینا حتی یبدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیضع یدہ وانا حضرنا معہ مرۃ طعاما فجاءت جاریۃ کانھا تدفع فذھبت لتضع یدھا فی الطعام فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدھا ثم جاء اعرابی کانما یدفع فاخذ بیدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ وانہ جاء بھذہ الجاریۃ لیستحل بھا فاخذت بیدھا فجاء بھذا الاعرابی لیستحل بہ فاخذت بیدہ والذی نفسی بیدہ ان یدہ فی یدی مع یدیھا **ترجمہ** حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہانا کہاتے تو اپنے ہاتھ نہ ڈالتے جب تک آپ شروع نہ کرتے اور ہاتھ نہ ڈالتے ایک بار ہم آپکے ساتھ کہانے پر موجود تھے ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے کوئی اوسکو ہانکے لئے ہے اور اس نے اپنا ہاتھ کہانے میں ڈالنا چاہا آپ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار آیا دوڑتا ہوا آپ نے اسکا ہاتھ تھام لیا پھر فرمایا کہ شیطان اوس کہانے پر قدرت پاتا ہے جس پر اللہ تعالی کا نام نہ لیا جاوے اور وہ ایک لڑکی کو لایا اس کہانے پر قدرت حاصل کرنے کو میں نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس گنوار کو لایا اسی غرض سے میں نے اسکا بھی ہاتھ پکڑ لیا قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میری ہاتھ میں ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کہانے سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ پکار کر کہے تاکہ جو بھول گیا ہو وہ بھی سنکر کہے اور جو شروع میں بسم اللہ

کھانا بھول جاوے اور کھانے مین یاد آوے تو بسم اللہ اولہ و آخرہ کہنا آور جنابت یا حیض بسم اللہ کہنے کا مانع نہین ہے اب ٹھیک مذہب جمہور علما ہین سلف اور خلف کے محدثین اور فقہا اور متکلمین وہ یہ ہے کہ یہ حدیث اور جو حدیثین شیطان کے کھانے کے باب مین آئین ہین وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہین اور شیطان حقیقۃً کھاتا ہے اس لیے کہ عقلاً یہ محال نہین ہے اور شرع نے اسکا انکار نہین کیا بلکہ ثابت کیا تو واجب ہے قبول کرنا اسکا اور عتقاد رکھنا اسپر انتہے مختصراً **عَنْ** حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ كَأَنَّمَا يُطْرَدُ فِي الْجَارِيَةِ كَأَنَّهَا تُطْرَدُ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْأَعْرَابِيِّ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ مَجِيءِ الْجَارِيَةِ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَأَكَلَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین پہلے گنوار کے آنیکا ذکر ہے اور اخیر حدیث مین اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپنے اللہ کا نام لیا اور کھایا **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْجَارِيَةِ عَلَى مَجِيءِ الْأَعْرَابِيِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر مین جاتا ہے پھر گھر مین گھستے وقت اور کھانے وقت اللہ عز وجل کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے رفیقون اور دوستون اعداد ون ہی سے کہتا ہے نہ تمہارے رہنے کا یہان ٹھکانا ہے نہ کھانا ہے اور جب گھر مین گھستے وقت اللہ کا نام نہین لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہین رہنے کا ٹھکانا ملگیا اور جب کھانے کے وقت بھی اللہ کا نام نہین لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانا ہوا اور کھانا بھی ملا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ دُخُولِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائین ہاتھ سے مت کھاؤ کیونکہ شیطان بائین سے کھاتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِہٖ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی کہاوے تو داہنے ہاتھ سے کہاوے اور جب پیوے تو داہنے ہاتھ سے پیوے اسلیے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کہاتا ہے اور بائین ہاتھ سے پیتا ہے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ داہنے ہاتھ سے کہانا اور پینا مستحب ہے اور بائین ہاتھ سے مکروہ ہے اگر عذر ہو تو بائین ہاتھ سے بھی درست ہے۔

عَنِ الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِ سُفْیَانَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَاْکُلَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَشْرَبَنَّ بِہَا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِہَا قَالَ وَکَانَ نَافِعٌ یَزِیْدُ فِیْہَا وَلَا یَاْخُذُ بِہَا وَلَا یُعْطِیْ بِہَا وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِی الطَّاہِرِ لَا یَاْکُلَنَّ اَحَدُکُمْ ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے نہ کہاوے اپنے بائین ہاتھ سے اور نہ پیوے بائین ہاتھ سے کیونکہ شیطان کہاتا ہے بائین ہاتھ سے اور پیتا ہے اور سے نافع کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ نہ لیوے اور نہ دیوے بائین ہاتھ سے عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَکَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِہٖ فَقَالَ کُلْ بِیَمِیْنِکَ قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَہٗ اِلَّا الْکِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَہَا اِلٰی فِیْہِ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائین ہاتھ سے کہایا آپ نے فرمایا داہنے ہاتھ سے کہا وہ بولا مجھ سے نہین ہوسکتا آپ نے فرمایا خدا کرے تجھ سے نہ ہوسکے (اور اُس نے غرور کی راہ سے ایسا کیا تہا) وہ اُس ہاتھ کو منہ تک نہ اُٹھا سکا ف اوسکا ہاتھ رہ گیا یہ سزا ہے اللہ اور اللہ کے رسول کی مخالفت کی بعضون نے کہا یہ شخص منافق تہا اور اسکا نام بسر بن راعی العیر تہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اوسپر بددعا کرنا درست ہے عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِیْ یَا غُلَامُ سَمِّ اللہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مین تہا (کیونکہ آپ نے عمر کی مان ام سلمہ سے نکاح کیا تہا) اور میرا ہاتھ پیالہ مین سب طرف

گھوم رہا تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہو اور دوسرے کھا

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِی سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ اَکَلْتُ یَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اٰخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلْ مِمَّا یَلِیْکَ **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالے کے سب کناروں سے گوشت لینا شروع کیا آپ نے فرمایا اپنے پاس کی طرف سے کھا **عَنْ** اَبِی سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ **ترجمہ** حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ کو الٹ کر پینے سے (ایسا نہ ہو کوئی کیڑا وغیرہ منہ میں چلا جاوے) **عَنْ** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ اَنْ یُّشْرَبَ مِنْ اَفْوَاھِھَا **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کو الٹ کر ان کے منہ سے پانی پینے سے **عَنْ** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ وَاخْتِنَاثُھَا اَنْ یُّقْلَبَ رَاْسُھَا ثُمَّ یُشْرَبَ مِنْہُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب فِی الشُّرْبِ قَائِمًا کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی اَنْ یَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَالْاَکْلُ فَقَالَ ذَاکَ اَشَرُّ وَاَخْبَثُ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے قتادہ نے کہا ہم نے کہا اور کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے انس نے کہا یہ تو اور زیادہ برا ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمیں قتادہ کا قول مذکور نہیں ہے

ف ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روایت میں ہے کہ آپ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا تو یہ نہی تنزیہی ہے اور کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے

روی ، **عن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَجَرَ
عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا **ترجمہ** حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے
ہوکر پینے سے **عن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَشْرَبَنَّ اَحَدُکُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِیَ فَلْیَسْتَقِئْ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے
کھڑا ہوکر نہ پیئے اور جو بھولے سے پی لے تو قے کر ڈالے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَھُوَ قَائِمٌ **ترجمہ**
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا اور
آپ کھڑے تھے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْھَا وَھُوَ قَائِمٌ **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی ایک ڈول سے پیا کھڑے ہوکر **عن** ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَھُوَ قَائِمٌ
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم میں
سے پیا کھڑے ہوکر **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَسْقٰی وَھُوَ عِنْدَ الْبَیْتِ **ترجمہ** ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے
پیا کھڑے ہوکر اور پانی مانگا خدا سے کعبے کے پاس **عن** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِھِمَا
فَاَتَیْتُہٗ بِدَلْوٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** کَرَاھَۃِ التَّنَفُّسِ فِی نَفْسِ الْاِنَاءِ
وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلٰثًا خَارِجَ الْاِنَاءِ پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر
مستحب ہے **عن** اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّتَنَفَّسَ فِی الْاِنَاءِ **ترجمہ**
ابوقتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن کے اندر سانس
لینے سے **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ

يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلٰثًا **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تین بار سانس لیتے برتن میں (یعنے پینے میں برتن کے باہر یعنے تین گھونٹ میں پیتے) **عَنْ** اَنَسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلٰثًا
وَيَقُوْلُ إِنَّهُ أَرْوٰى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي
الشَّرَابِ ثَلٰثًا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں
تین بار سانس لیتے اور فرماتے ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے یا بیماری سے تندرستی
ہوتی ہے اور پانی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں بھی پینے میں تین بار
سانس لیتا ہوں **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ
وَقَالَ فِي الْإِنَاءِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَنَحْوِهِمَا عَلٰى يَمِيْنِ الْمُبْتَدِئِ

دودہ یا پانی یا اور کوئی چیز شروع کرنے والے کے داہنے طرف سے
تقسیم کرنا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَشَرِبَ
ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دودہ آیا جس میں پانی ملا تھا آپ کے داہنی طرف ایک دیہاتی شخص تھا اور
بائیں طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ نے دودہ پیا پھر دیہاتی شخص کو دیا اور فرمایا داہنی
طرف سے شروع کرنا چاہیے پھر داہنی طرف سے (اگرچہ داہنی طرف والا شخص مرتبہ میں بائیں طرف والے سے
کم ہو) **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ
وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ وَكُنَّ أُمَّهَاتِيْ يَحْثُثْنَنِيْ عَلٰى خِدْمَتِهِ فَدَخَلَ
عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيْبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَأَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ شِمَالِهِ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطِ أَبَابَكْرٍ فَأَعْطَاهُ أَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِيْنِهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم مدینہ میں تشریف لائے اوس وقت میں دس برس کا تھا اور آپ نے وفات پائی اوس وقت میں

بیس برس کا تہا اور میری مائین رغبت دلاتین مجھکو آپ کی خدمت کرنیکی آپ ہمارے گہر مین آئے ہم نے
آپکے لیے ایک پلی ہوئی بکری کا دودہ دوہا اور گہر مین ایک کنوان تہا اوسکا پانی اوس دودہ مین ملایا
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو پیا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ابوبکر کو دیجئے آپکی
بائین طرف بیٹہے تہے آپنے ایک پیالی کو دیا جو آپ کی داہنی طرف بیٹہا تہا اور فرمایا داہنے سے شروع کرنا
چاہیے پہر داہنے سے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ یحدث قال اتانا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دارنا فاستسقی فحلبنا لہ شاۃ ثم شبتہ من ماء بئری
ہذہ فاعطیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وابو بکر عن یسارہ وعمر وجاہہ واعرابی عن یمینہ فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من شربہ قال عمر ہذا ابو بکر یا رسول اللہ یریہ ایاہ فاعطاہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الاعرابی وترک ابا بکر وعمر رضی اللہ تعالی عنہما وقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمنون الایمنون الایمنون قال انس رضی اللہ تعالی عنہ فہی
سنۃ فہی سنۃ فہی سنۃ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
گہر مین آئے اور پانی مانگا ہمنے بکری کا دودہ دوہا پہر اوس مین پانی ملایا اپنے اس کنوے سے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے پیا اور ابوبکر آپ کی بائین طرف بیٹہے تہے اور عمر سامنے اور
داہنی طرف ایک اعرابی تہا آپنے اعرابی کو دیا اور ابوبکر اور عمر کو نہین دیا اور فرمایا داہنی طرف والے
مقدم ہین پہر داہنے طرف والے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو یہ سنت ہے سنت ہے سنت ہے
عن سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اتی بشراب فشرب منہ وعن یمینہ غلام وعن یسارہ اشیاخ فقال للغلام
اتاذن لی ان اعطی ہؤلاء فقال الغلام لا واللہ لا اوثر بنصیبی منک احدا قال فتلہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یدہ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پینے کی کوئی چیز آئی آپنے پیا اور داہنی طرف آپکے ایک لڑکا تہا اور بائین
طرف بڑے لوگ تہے آپنے لڑکے سے فرمایا تو مجکو اجازت دیتا ہے پہلے ان لوگون کو دینے کی وہ بولا
نہین قسم خدا کی مین اپنا حصہ دوسرے کسی کو نہین دینا چاہتا یہ سنکر آپنے اوس لڑکے کے ہاتہ مین دیدیا

ف بعضون نے کہا وہ لڑکے عبد اللہ بن عباس تھے اور بڑون مین خالد بن الولید تھے اور آپ نے لڑکے
سے اجازت مانگی اسلیے کہ اوسکی ناراضی کا ڈر نہ تھا اور گنوار سے اجازت نہین مانگی اس ڈر سے کہ وہ ناراض
نہو اور تباہ ہو جاوے اور داہنی طرف سے پلانا وغیرہ مسنون ہے بلا خلاف اور مالک سے اوسکی تخصیص
پلانے ہی سے منقول ہے (نووی مختصرا) **عن** سهل بن سعد رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى
الله عليه وسلم بمثله ولم يقولا فتله ولكن في رواية يعقوب فاعطاه اياه **ترجمه**
وہی جو اوپر گذرا

باب آداب الطعام کہانے کے آداب کا بیان

عن ابن عباس رضي
الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم طعاما فلا
يمسح يده حتى يلعقها او يلعقها **ترجمه** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کہانا کہاوے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک اوسکو چاٹ نہ
لیوے یا چٹا نہ دیوے (اپنی بی بی یا بچہ یا لونڈی کو جو برا نہ مانین بلکہ خوش ہون) **عن** ابن عباس
رضي الله تعالى عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم من
الطعام فلا يمسح يده حتى يلعقها او يلعقها **ترجمه** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے ایسی ہی
روایت ہے **عن** كعب بن مالك رضي الله تعالى عنه قال رايت النبي صلى
الله عليه وسلم يلعق اصابعه الثلاث من الطعام ولم يذكر ابن حاتم الثلاث و
قال ابن ابي شيبة في روايته عن عبد الرحمن بن كعب عن ابيه **ترجمه** كعب بن مالك
سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تینون انگلیون چاٹتے ہوئے دیکھا کہانے
کے بعد **عن** كعب بن مالك رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم ياكل بثلاث اصابع ويلعق يده قبل ان يمسحها **ترجمه** كعب
بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیون سے کہاتے اور ہاتھ پونچھنے سے
پہلے انکو چاٹتے **عن** كعب رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان ياكل بثلاث اصابع فاذا فرغ لعقها **ترجمه** کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم تین انگلیون سے کہاتے پھر جب فارغ ہوتے تو انگلیون کو چاٹتے **عن** كعب بن
مالك رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله **ترجمه** وہی جو اوپر گذرا

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بلعق الاصابع و الصحفۃ وقال انکم لا تدرون فی ایۃ البرکۃ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا انگلیون اور رکابی کو چاٹنے اور صاف کرنے کا اور فرمایا تم نہین جانتے برکت کس مین ہے عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقعت لقمۃ احدکم فلیاخذھا فلیمط ما کان بھا من اذی ولیاکلھا ولا یدعھا للشیطان ولا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ البرکۃ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جای نجس نہو) تو اوسکو اوٹھالے اور جو کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اوسکو صاف کرے اور کہالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک اونگلیان چاٹ نہ لے کیونکہ اوسکو معلوم نہین کون سے کہانے مین برکت ہے عن سفیان بھذا الاسناد مثلہ وفی حدیثھما لا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعقھا او یلعقھا وما بعدہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے جب تک چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان یحضر احدکم عند کل شیء من شانہ حتی یحضرہ عند طعامہ واذا سقطت من احدکم اللقمۃ فلیمط ما کان بھا من اذی ثم لیاکلھا ولا یدعھا للشیطان فاذا فرغ فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ تکون البرکۃ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے شیطان تم مین سے ایک کے پاس اوسکے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے یہانتک کہ کہانے کیوقت بھی پہر جب تم مین سے کسیکا نوالہ گر پڑے تو اسکو صاف کرے کچری وغیرہ سے جو اوس مین لگ جاوی پہر اوسکو کہالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے جب کہانے سے فارغ ہو تو اونگلیان چاٹے کیونکہ وہ نہین جانتا اوسکو کون سے کہانے مین برکت ہے عن الاعمش بھذا الاسناد اذا سقطت لقمۃ احدکم الی اخر الحدیث ولم یذکر اول الحدیث ان الشیطان یحضر احدکم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذکر اللعق وعن ابی سفیان عن جابر

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ اللُّقْمَۃَ نَحْوَ حَدِیْثِہِمَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَکَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَہُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَۃُ اَحَدِکُمْ فَلْیُمِطْ عَنْہَا الْاَذٰی وَلْیَاْکُلْہَا وَلَا یَدَعْہَا لِلشَّیْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَۃَ قَالَ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِیْ اَیِّ طَعَامِکُمُ الْبَرَکَۃُ ترجمہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کہانا کہاتے تو اپنی تینون انگلیان چاٹتے اور فرماتے تم مین سے کسی کا نوالہ اگر گر جاوے تو اُسکو صاف کرکے کہالے اور شیطان کیلیے نہ چہوڑے اور حکم کیا ہمکو پیالہ پونچہ لینے کا اور فرمایا تم کو معلوم نہین کون سے کہانے مین برکت ہی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَہُ فَاِنَّہُ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیَّتِہِنَّ الْبَرَکَۃُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی کہانا کہاوے تو اپنی انگلیان چاٹ لیوے کیونکہ اوسکو معلوم نہین کونسی انگلی مین برکت ہی عَنْ حَمَّادٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہُ قَالَ وَلْیَسْلُتْ اَحَدُکُمُ الصَّحْفَۃَ وَقَالَ فِیْ اَیِّ طَعَامِکُمُ الْبَرَکَۃُ اَوْ یُبَارَکُ لَکُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ پونچہ لیوے ایک تم مین کا پیالہ کو اور فرمایا کون سے کہانے مین برکت ہی یا برکت ہوتی ہی تمہارے لیے

باب مَا یَفْعَلُ الضَّیْفُ اِذَا تَبِعَہُ غَیْرُہُ مِنْ دُعَاۃِ صَاحِبِ الطَّعَامِ اگر مہمان کے ساتھہ کوئی طفیلی ہوجاوے تو کیا کرے

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ شُعَیْبٍ کَانَ لَہٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَرَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ فِیْ وَجْہِہِ الْجُوْعَ فَقَالَ لِغُلَامِہٖ وَیْحَکَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَۃِ نَفَرٍ فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَدْعُوَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَۃٍ قَالَ فَصَنَعَ ثُمَّ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَاہُ خَامِسَ خَمْسَۃٍ وَاتَّبَعَہُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَہٗ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ لَا بَلْ اٰذَنُ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ترجمہ

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی انصار مین ایک مرد تہا جسکا نام ابو شعیب تہا اُسکا ایک غلام تہا جو گوشت بیچا کرتا تہا اُس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور آپ کے چہرے سے بہوک معلوم ہوئی اوس نے اپنے غلام سے کہا ارے ہم پانچ آدمیون کے لیے کہانا طیار کر کیونکہ مین چاہتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنا اور آپ پانچوین مین پانچ آدمیون کے پہر اوس نے کہانا طیار کیا اور وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کو دعوت دی آپ پانچوین تہے پانچ کے اون کے ساتہ ایک اور آدمی ہو گیا جب آپ دروازے پر پہونچے تو فرمایا (صاحب خانہ سے) یہ شخص ہمارے ساتہ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اوسکو اجازت دے ورنہ یہ لوٹ جاویگا اوس نے کہا نہین مین اوسکو اجازت دیتا ہون یا رسول اللہ **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کے ساتہ اگر کوئی شخص طفیلی چلا جاوے تو صاحب خانہ کو خبر کر دے جب اوسکے دروازے پر پہونچے اور صاحب خانہ کو مستحب ہی کہ اجازت دے اگر اوسمین کوئی ضرر نہ ہو **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ فِیْ رِوَایَتِہٖ لِھٰذَا الْحَدِیْثِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِیْقُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ جَارًا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَارِسِیًّا کَانَ طَیِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ وَھٰذِہٖ لِعَائِشَۃَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا فَعَادَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذِہٖ قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ عَادَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذِہٖ قَالَ نَعَمْ فِی الثَّالِثَۃِ فَقَامَا یَتَدَافَعَانِ حَتّٰی اَتَیَا مَنْزِلَہٗ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہمسایہ شوربا عمدہ بناتا وہ فارس کا تہا اوس نے ایک بار شوربا بنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور آپکو بلانے آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بہی دعوت ہی اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا تو مین بہی نہین آتا

پھر وہ دوبارہ بلانے کو آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں
بھی نہیں آتا پھر سہ بارہ آپ کو بلانے کے لیے آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے وہ بولا تیسری
بار میں ہاں پھر دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یعنے حضرت رسول اللہ اور جناب عائشہ صدیقہ) یہاں
تک کہ اوس کے مکان پر پہونچے **ف** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ نے دعوت قبول نہ کی کسی عذر
سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا دعوت قبول کرنے اور نہ کرنے کا تو آپ نے بغیر عائشہ کے
قبول نہ کی اسوجہ سے کہ وہ بھی بھوکی ہونگی تو آپ نے اکیلے کھانا منظور نہ کیا اور حسن معاشرت ہے اور
بعض علما کا مذہب یہ بھی ہے کہ سوا ولیمہ کے اور کوئی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے **باب**
جَوَازِ اسْتِتْبَاعِهِ غَيْرَهُ اِلٰى دَارِ مَنْ يَثِقُ بِرِضَاهُ بِذٰلِكَ اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے
کسی شخص کے ساتھ لیجانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لیجا سکتا ہے **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِىْ بَكْرٍ
وَعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَاَخْرَجَنِى الَّذِىْ اَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ
فَاَتٰى رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِىْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا
فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ
الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِىُّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا
قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَّتَمْرٌ وَّرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ
الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا
مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ
هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ
هٰذَا النَّعِيْمُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
رات باہر نکلے آپ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو دیکھا پوچھا تم کیوں نکلے اسوقت انہوں نے

کہا بہوک کے مارے نکلے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے مین بہی اسیوجہ سے نکلا چلو پہر وہ آپکے ساتہہ چلے آپ ایک انصاری کے دروازے پر آئے وہ اپنے گہر مین نہین تہا اوس کی عورت نے آپکو دیکہا وہ کہنے لگی آئیے آپ اچہے آئے اپنے لوگون مین آپنے فرمایا فلان شخص (اوس کے خاوند کو) فرمایا کہان گیا ہے وہ بولی ہمارے لیے میٹہا پانی لینے گیا ہے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت سے بات کرنا اور جواب دینا اوسکو درست ہے عذر سے اسی طرح عورت اوس مرد کو گہر مین بلا سکتی ہے جس کے آنے سے خاوند راضی ہو) اتنے مین وہ مرد انصاری آگیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے دونون ساتہیون کو دیکہا تو کہا شکر ہے خدا تعالی کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت والے مہمان نہین ہین جیسے میرے پاس ہین پہر گیا اور کہجور کا ایک خوشہ لیکر آیا جس مین گدر اور سوکہی اور تازی کہجورین تہین اور کہنے لگا اس مین سے کہاؤ پہر اوس نے چہری لی آپ نے فرمایا دودہ والی بکری مت کاٹنا اوس نے ایک بکری کاٹی اور سب نے اوسکا گوشت کہایا اور کہجور بہی کہائی اور پانی پیا جب سیر ہوگئے کہانے اور پینے سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر اور عمر سے قسم اوس کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے تم سے سوال ہوگا اس نعمت کا قیامت کے دن تم اپنے گہرون سے نکلے بہوک کے مارے پہر نہین لوٹے یہانتک کہ تمکو یہ نعمت ملی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرام کی زندگی کیونکر گذری ایک حدیث مین ہے کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہین بہرا اور وفات کیوقت زرہ گرو تہی اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ بہوک کیحالت مین اپنی دوست کے پاس جانا درست ہے اگر اسکو تکلیف نہ ہو **عن** اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ بَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَاعِدٌ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَعَهٗ اِذْ اَتَاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اَقْعَدَكُمَا هٰهُنَا قَالَا اَخْرَجَنَا الْجُوْعُ مِنْ بُيُوْتِنَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ خَلَفِ بْنِ خَلِيْفَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا فَانْكَفَأْتُ اِلَى امْرَاَتِیْ فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ فَاِنِّیْ رَاَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَاَخْرَجَتْ لِیْ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ فَذَبَحْتُهَا

وَطَحَنَتْ فَفَرَغَتْ اِلٰى فَرَاغِيْ فَقَطَعْتُهَا فِيْ بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِيْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَّعَهٗ قَالَ فَجِئْتُهٗ فَسَارَرْتُهٗ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَّنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ اَنْتَ
فِيْ نَفَرٍ مَّعَكَ فَصَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ
صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ
وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى اَجِيْءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ
حَتّٰى جِئْتُ امْرَاَتِيْ فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ قُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ قُلْتِ لِيْ فَاَخْرَجَتْ لَهٗ عَجِيْنَتَنَا
فَبَصَقَ فِيْهَا وَبَارَكَ قَالَ ادْعُوْا لِيْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ
اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِيْنَتَنَا
اَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب خندق
کھودی گئی (مدینہ کے گرد) تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوکا پایا میں اپنی بی بی کے پاس لوٹا
اور کہا تیرے پاس کچھ ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکا پایا ہے اوس نے ایک تھیلی
نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا پلا ہوا اور پلا ہوا میں نے اوسکو
ذبح کیا اور میری عورت نے آٹا پیسا وہ بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی میں نے اسکا گوشت کاٹ کر ہانڈی
میں ڈالا بعد اوس کے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا عورت بولی مجکو رسوا نہ کرنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ساتھیوں کے سامنے (یعنی کھانا تھوڑا ہے کہیں بہت سے آدمی کی دعوت
نہ کر دینا) جب میں آپ کے پاس آیا تو چپکے سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے ایک بکری کا بچہ
ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا جو ہمارے پاس تھا طیار کیا ہے تو آپ چند لوگوں کو اپنے ساتھ لیکر
تشریف لائیے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا اور فرمایا اے خندق والو جابر نے تمہاری
دعوت کی ہے تو چلو اور آپ نے فرمایا اپنی ہانڈی کو مت اوتارنا اور آٹے کی روٹی مت پکانا جب تک
میں نہ آؤں پھر میں گھر میں آیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے آپ آگے
تھے اور لوگ آپکے پیچھے تھے میں اپنی عورت پاس آیا وہ بولی تو ہی ذلیل ہوگا اور تجھے ہی لوگ
برا کہیں گے میں نے کہا میں نے تو وہی کیا جو تو نے کہا تھا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظاہر

ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيْهَا وَبَارَكَ ۱۲

کردیا اور سب کو دعوت سنادی آخر اُسنے وہ آٹا نکالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لب بارک اُس میں ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر ہماری ہانڈی کیطرف چلے اُس میں بھی تھوکا اور برکت کی دعا کی بعد اسکے فرمایا ایک روٹی پکانے والی اور بلالے جو تیرے ساتھ ملکر پکاوے (میری عورت سے فرمایا) اور ہانڈی میں سے ڈوئی ڈالکر نکالتی جا اُسکو اتار مت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپکے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو میں قسم کہاتا ہوں کہ سب نے کہایا یہانتک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے اور ہانڈی کا وہی حال تہا ابل رہی تھی اور آٹا بھی ویسا ہی تہا اُسکی روٹیاں بن رہی تہین **ف** نووی نے کہا حدیث مین آپکے دو معجزے ہین ایک تو تھوڑا کہانا بہت ہو جانا دوسرے آپکو معلوم ہو جانا پیشتر سے کہ یہ کہانا سب کو کافی ہو جاویگا۔ دوسری روایت مین انس رضی سے بھی ایسا ہی معجزہ مذکور ہے جب چند روٹیان جو کئی ستر یا اسی آدمیونکو کافی ہو گئی تہین اُسکا قصہ آگے آتا ہے **عن** انس بن مالک یقول قال ابوطلحۃ لام سلیم قد سمعت صوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعیفا اعرف فیہ الجوع فہل عندک من شیء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعیر ثم اخذت خمارا لہا فلفت الخبز ببعضہ ثم دستہ تحت ثوبی و ردتنی ببعضہ ثم ارسلتنی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فذہبت بہ فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فی المسجد ومعہ الناس فقمت علیہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلک ابوطلحۃ فقلت نعم فقال الطعام فقلت نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمن معہ قوموا قال فانطلق وانطلقت بین ایدیہم حتی جئت ابا طلحۃ فاخبرتہ فقال ابوطلحۃ یا ام سلیم قد جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس ولیس عندنا ما نطعمہم فقالت اللہ ورسولہ اعلم قال فانطلق ابوطلحۃ حتی لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ حتی دخلا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلمی ما عندک یا ام سلیم فاتت بذلک الخبز فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففت وعصرت علیہ ام سلیم عکۃ لہا فادمتہ ثم قال فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شاء اللہ ان یقول ثم قال ائذن لعشرۃ فاذن لہم فاکلوا حتی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرۃ فاذن لہم فاکلوا حتی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرۃ . . . . حتی اکل القوم کلہم و شبعوا والقوم سبعون رجلا او ثمانون **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ابوطلحہ نے

ام سلیم سے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مین کمزوری پاتی مین سمجھتا ہون آپ بہوکے ہین تو تیرے پاس کچھ ہے کہانے کو وہ بولی ہان ہے پہر اوس نے جو کی کئی روٹیان نکالین اور اپنی اوڑہنی لی اوس مین روٹیون کو لپیٹا اور میرے کپڑے مین چہپا دیا کچھ میرے کو اوڑہا دیا (یعنی ایک ہی کپڑے مین سے کچھ مجھے اوڑہا دیا اور کچھ کپڑے مین روٹی چہپا دی) پہر مجکو بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مین اوسکو لیکر گیا مین نے آپ کو مسجد مین بیٹہا ہوا پایا آپکے ساتہہ لوگ تہے مین کہڑا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجہکو ابوطلحہ نے بہیجا ہے مین نے کہا ہان آپنے فرمایا کہانا ہے مین نے کہا ہان آپ نے اپنی سب ساتہیون سے فرمایا اوٹہو اوسا آپ چلے مین سب کے سامنے چلا یہانتک کہ ابوطلحہ کے پاس آیا اونکو خبر کی ابوطلحہ نے کہا اے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو لیکر تشریف لائے اور ہمارے پاس اون کے کہلانے کو کچھ نہین ہے ام سلیم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے پہر ابوطلحہ چلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (آگے بڑہکر ملے) بعد اوسکے آپ تشریف لائے اور ابوطلحہ بہی ساتہہ تہے آپنے فرمایا اے ام سلیم تیرے پاس کیا ہے وہ وہی روٹیان لیکر آئی آپنے حکم دیا وہ سب روٹیان توڑی گئین پہر ام سلیم نے تہوڑا گہی اوس پر ڈالدیا وہ گویا سالن تہا پہر جو اللہ تعالے کو منظور تہا آپنے فرمایا (دعا کی) بعد اوسکے فرمایا دس آدمیون کو بلاؤ اونہون نے کہایا پیٹ بہر کر وہ نکلے پہر فرمایا اور دس کو بلاؤ اونہون نے بہی کہایا سیر ہو کر اور چلے پہر فرمایا اور دس کو بلاؤ یہانتک کہ سب نے کہالیا سیر ہو کر اور سب ستر یا اسی آدمی تہے **ف** آپنے دس دس کو بلایا کیونکہ پیالہ چہوٹا ہوگا اور دس سے زیادہ آدمی اوسکے گرد حلقہ نہ کر سکتے ہون گے اس حدیث سے ام سلیم کی بڑی دانائی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابوطلحہ گہبرا گئے پر وہ پریشان نہین ہوئین **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ قال بعثنی ابوطلحۃ رضی اللہ تعالے عنہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لادعوہ وقد جعل طعاما قال فاقبلت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الناس فنظر الی فاستحییت فقلت اجب اباطلحۃ فقال للناس قوموا فقال ابوطلحۃ یا رسول اللہ انما صنعت لک شیئا قال فمسہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودعا فیہا بالبرکۃ ثم قال ادخل نفرا من اصحابی عشرۃ وقال کلوا واخرج لہم شیئا من بین اصابعہ فاکلوا حتی شبعوا فخرجوا فقال ادخل عشرۃ فاکلوا حتی خرجوا فمازال یدخل عشرۃ ویخرج عشرۃ

ف ام سلیم ابوطلحہ کی بیبی اور انس کی مان ہین ۱۲

حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ فَاَكَلَ حَتّٰی شَبِعَ ثُمَّ هَيَّاَهَا فَاِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِيْنَ اَكَلُوْا
مِنْهَا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مجہے ابوطلحہ نے بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دعوت دینے کے لیے اور کہانا اونہون نے طیار کیا تہا مین آیا اوسوقت آپ لوگون کے ساتہہ بیٹہے تہے
آپ نے میری صورت دیکہا مجہو شرم آئی مین نے عرض کیا ابوطلحہ کی دعوت قبول کیجیے آپ نے لوگون سے فرمایا
چلو ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ مین نے تو آپ کے لیے تہوڑا کہانا طیار کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس کہانے کو چہوا اور دعا کی اوس مین برکت ہونے کی پہر آپ نے فرمایا میرے ساتہیون مین سے دس آدمیون
کو بلالے آپ نے فرمایا کہاؤ اور اپنی انگلیون کے بیچ مین سے کچہ نکالا اونہون نے کہایا اور سیر ہو گئے وہ
گئے پہر آپ نے فرمایا اور دس کو بلالے انہون نے بہی کہایا اور نکلے پہر اسیطرح آپ دس دس کو اندر بلاتے
اور دس دس باہر جاتے یہانتک کہ کوئی اون مین سے باقی نہ رہا جو سیر نہ ہوا ہو پہر آپ نے اوس کہانے کو
ایک جگہہ کیا تو وہ اوتنا ہی تہا جب اونہون نے کہانا شروع کیا تہا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ
ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ اٰخِرِهِ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ
فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُوْنَكُمْ هٰذَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ پہر جو کہانا بچا آپ نے
اوسکو اکہٹا کیا اور دعا کی اوس مین برکت کی وہ اوتنا ہی ہو گیا جیسے پہلے تہا پہر آپ نے فرمایا لے لو
اسکو **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَمَرَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً
ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَسَمَّى
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا فَقَالَ كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى
فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ
وَتَرَكُوْا سُؤْرًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپ نے اپنا ہاتہ اوس کہانے پر رکہا
اور اللہ کا نام لیا پہر فرمایا دس آدمیون کو آنے دے اونہون نے دس کو اجازت دی وہ اندر آئے
آپ نے فرمایا کہاؤ اور اللہ کا نام لو انہون نے کہایا یہانتک کہ اسی آدمیون کو اسیطرح بلایا پہر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گہر والون نے سب کے بعد کہایا تب بہی کہانا بچ رہا

عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه بهذه القصة في طعام ابي طلحة رضي الله تعالى
عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال فيه فقام ابو طلحة على الباب حتى اتى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال له يا رسول الله انما كان شيئا يسيرا قال هلمه
فان الله سيجعل فيه البركة ترجمه وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ابو طلحہ دروازے پر کہڑے رہے
یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تہوڑا سا کہانا ہے آپنے فرمایا اوس کو
لے آ اللہ جل جلالہ اوس مین برکت دیگا عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه عن النبي
صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث وقال فيه ثم اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم
واكل اهل البيت وافضلوا ما ابلغوا جيرانهم ترجمه وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے
کہ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور گہر والون نے کہایا اور اتنا کہانا بچا کہ اپنے ہمسایون کو بہیجا عن
انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال رأى ابو طلحة رضي الله تعالى عنه رسول
الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا في المسجد يتقلب ظهرا لبطن فاتى ام سليم
فقال اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا في المسجد يتقلب ظهرا لبطن
واظنه جائعا وساق الحديث وقال فيه ثم اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم
وابو طلحة وام سليم وانس وفضلت فضلة فاهديناه لجيراننا ترجمه انس بن مالک سے روایت ہے ابو طلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکہا مسجد مین لیٹے ہوئے اپ پیٹ کو پیٹہہ بناتے (یعنے اسکو زمین لگاتے) پس آئے ام سلیم پاس اور کہا مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین لیٹے ہوئے دیکہا اور پیٹ کو پیٹہہ بنا رہے ہین اور مین سمجہتا ہون کہ آپ بہوکے ہین پہر
بیان کیا حدیث کو اس مین یہ ہے کہ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہایا اور ابو طلحہ اور ام سلیم نے اور انس
نے اور کچہ بچ رہا تو ہم نے اپنے ہمسایون کو حصہ بہیجا عن انس بن مالك يقول جئت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فوجدته جالسا مع اصحابه يحدثهم وقد
عصب بطنه بعصابة قال اسامة وانا اشك على حجر فقلت لبعض اصحابه لم عصب
رسول الله صلى الله عليه وسلم بطنه فقالوا من الجوع فذهبت الى ابي طلحة
وهو زوج ام سليم بنت ملحان فقلت يا ابتاه قد رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم عصب بطنه بعصابة فسألت بعض اصحابه فقالوا من الجوع فدخل ابو طلحة

عَلَىٰ أُمِّي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِي كِسَرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمَرَاتٌ فَإِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ أَشْبَعْنَاهُ وَإِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکدن آیا میں نے دیکھا آپ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہیں اور پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہیں اسامہ نے کہا مجھے شک ہے کہ پتھر کا بھی ذکر کیا یا نہیں میں نے آپ کے کسی صحابی سے پوچھا یہ پٹی آپنے کیوں باندھی ہے اوس نے کہا بھوک کیوجہ سے میں ابو طلحہ کے پاس گیا وہ خاوند تھے ام سلیم کے جو ملحان کی بیٹی تھی اور میں نے کہا ابا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہے میں نے آپکے ایک صحابی سے پوچھا تو اوس نے کہا بھوک کیوجہ سے باندھی ہے یہ سنکر ابو طلحہ میری ماں کے پاس گئے اور پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے وہ بولی ہاں کچھ ٹکڑے ہیں روٹی کے اور کچھ کھجوریں ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے تشریف لادیں تو ہم آپکو پیٹ بھر کر کھلا سکتے ہیں اور جو اور کوئی بھی آپکے ساتھ آوے تو کھانا کم پڑنے کا پھر بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمَرَقِ وَاسْتِحْبَابِ أَكْلِ الْيَقْطِينِ

ترجمہ شوربا کھانا اور کدو کھانے کا بیان **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمِئِذٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی کچھ کھانا پکایا انس نے کہا میں بھی آپکے ساتھ گیا اوس کھانے پر پھر آپکے سامنے جو کی روٹی لائی گئی اور شوربا جسمیں کدو تھا اور بھنا ہوا گوشت حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا میں دیکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کناروں سے کدو کو ڈھونڈ کر کھاتے تھے اوس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا

ہے اور درزی کا کسب حلال ہے اور شوربا درست ہے اور کدو کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو کو
دوست رکھنا چاہیے اسیطرح ہر چیز کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اور حرص
کرنا چاہیے اوس کے حاصل کرنے پر اور دسترخوان پر کھانیوالوں کو مستحب ہے عمدہ چیز کسی کو کھلانا اگر
میزبان کو برا نہ معلوم ہو اور یہ جو اس روایت مین ہے کہ آپ پیالہ کے کنارون سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈ
تھے اس کے دو مطلب ہو سکتی ہین ایک تو یہ کہ آپ اپنی ہی طرف کے کنارون سے ڈھونڈھتے تھے نہ
دوسری طرفون سے دوسرے یہ کہ ممانعت اسکی اسوجہ سے ہے کہ دوسرے کھانیوالون کو کراہت نہو
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوٹھے سے کسی کو کراہت نہ تھی بلکہ آپکے آثار شریف سے برکت
حاصل کرتے یہانتک کہ آپ کی تھوک اور بلغم کو اپنے موہون پر ملتے۔

نوے عن انس رضي الله تعالى عنه قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل فانطلقت معه فجيء بمرقة فيها دباء فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل من ذلك الدباء ويعجبه قال فلما رأيت ذلك جعلت ألقيه إليه ولا أطعمه قال فقال انس رضي الله تعالى عنه فما زلت بعد يعجبني الدباء **ترجمہ**
انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص نے دعوت کی مین بھی
آپکے ساتھ گیا وہان شوربا آیا جس مین کدو تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کھانا شروع کیا بڑے
مزے سے جب مین نے یہ دیکھا تو مین کدو کے ٹکڑے آپکے طرف ڈالتا تھا اور خود نہین کھاتا تھا
انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اوس روز سے مجھے کدو پسند ہو گیا **عن** انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان رجلا خياطا دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم وزاد قال ثابت فسمعت انسا رضي الله تعالى عنه يقول فما صنع لي طعام بعد أقدر أن يصنع فيه دباء إلا صنع
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنا زیادہ
ہے اس روایت مین کہ انس نے کہا پھر جو کوئی کھانا اس کے بعد میرے لیے طیار کیا گیا اور مجھ سے ہو سکا
اوس مین کدو شریک کیا گیا **ف** کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے اور خصوصاً عرب اور ہند
گرم ملکون کے لیے گوشت کے ساتھ کدو کا کھانا ضرور ہے تاکہ حرارت گوشت کی ضرر نہ کرے
اور کدو حرارت صفرا کو بجھا دیتا ہے اور تشنگی کو رفع کرتا ہے اور مالیخولیا صفراوی بخار اور تپ دق

باب اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوَى خَارِجَ التَّمْرِ کہجور کہاتے وقت گہٹلیان علیحدہ رکہنا کو نہایت بہتر ہی مستحب ہی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِىْ قَالَ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَّوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِىَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهٗ وَيُلْقِى النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى قَالَ شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّىْ وَهُوَ فِيْهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اِلْقَآءُ النَّوٰى بَيْنَ الْاِصْبَعَيْنِ ثُمَّ اُتِىَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِىْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ قَالَ فَقَالَ اَبِىْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن بُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ پاس اُترے ہمنے کہانا پیش کیا اور وطبہ (وطبہ ایک کہانا ہے جو کہجور اور پنیر اور گہی کو ملا کر بنتا ہے) آپ نے کہایا پہر سوکہی کہجورین آئین آپ اون کو کہاتے تہے اور گہٹلیان دونون انگلیون کے بیچ مین رکہتے جاتے کلمہ اور بیچ کی اونگلی کے درمیان شعبہ نے کہا مجہے یہی خیال ہی اور مین سمجہتا ہون کہ اس حدیث مین یہی ہے گہٹلیان دونون انگلیون مین ڈالنا (غرض یہ ہے کہ گہٹلیان کہجور مین نہین ملاتے تہے جدا رکہتے تہے) پہر پینے کے لیے کچہ آیا آپ نے پیا پہر اوس کے داہنی طرف جو بیٹہا تہا اوسکو دیا پہر میرے باپ نے آپکے جانور کی باگ تہامی اور عرض کیا دعا کیجیے ہمارے لیے آپ نے فرمایا یا اللہ برکت دے ان کی روزی مین اور بخشدے ان کو اور رحم کر ان پر **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَشُكَّ فِىْ اِلْقَآءِ النَّوٰى بَيْنَ الْاِصْبَعَيْنِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب اَكْلِ الْقِثَّآءِ بِالرُّطَبِ کہجور کے ساتہہ ککڑی کہانا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الْقِثَّآءَ بِالرُّطَبِ **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کہاتے ہوے کہجور کے ساتہہ **ف** اس مین بہی بڑی مصلحت ہی کہ کہجور کی حرارت اور ککڑی کی برودت ملکر اعتدال ہوجاوے اور کہجور سے جو شدت صفرا کی ہوتی ہے وہ نہ ہووے

باب اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْاَكْلِ وَصِفَةِ قُعُوْدِهٖ کیونکر بیٹہ کے کہانا چاہیے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَاْكُلُ تَمْرًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ اقعا کے طور پر بیٹہے تہے

کھجور کھا رہے تھے **ف** اقعا کا بیٹھنا یہ ہے کہ سرین زمین سے لگاوے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کر دیوے

عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بتمر فجعل النبى صلى الله عليه وسلم يقسمه وهو محتفز ياكل منه اكلا ذريعا وفى رواية زهير اكلا حثيثا **ترجمہ** حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجوریں آئیں آپ انکو بانٹنے لگے اور اس طرح بیٹھے تھے جیسے کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے (یعنے اکڑوں) اور جلدی جلدی اوس میں سے کھا رہے تھے (کیونکہ آپ کو دوسرا کوئی کام درپیش ہوگا)

باب النهى عن القران فى جماعة

جب لوگوں کے ساتھ کھاتا ہو تو دو دو لقمہ یا دو دو کھجوریں ایک ہی بار نہ کھاوے

عن جبلة بن سحيم قال كان ابن الزبير رضى الله تعالى عنه يرزقنا التمر قال وقد كان اصاب الناس يومئذ جهد فكنا ناكل فيمر علينا ابن عمر رضى الله تعالى عنه ونحن ناكل فيقول لا تقارنوا فان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الاقران الا ان يستاذن الرجل اخاه قال شعبة لا ارى هذه الكلمة الا من كلمة ابن عمر رضى الله تعالى عنه يعنى الاستيذان **ترجمہ** جبلہ بن سحیم سے روایت ہے عبد اللہ بن الزبیر ہم کو کھجوریں کھلاتے اون دنوں لوگوں پر تکلیف تھی (کھانے کی) ہم کھا رہے تھے کہ عبد اللہ بن عمر سامنے سے نکلے اور اونھوں نے کہا دو دو لقمہ ست کھاو (ملا کر) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے مگر جب اپنے بھائی سے اجازت لیوے شعبہ نے کہا یہ اجازت لینا میں سمجھتا ہوں ابن عمر کا قول ہے

ف دو لقمہ یا دو کھجوریں یا تین یا زیادہ ایک بارگی اٹھا کر کھانا منع ہے اسلیے کہ جماعت میں اوروں کو ناگوار ہوگا دوسرے یہ کہ کھانے میں سب کا حق ہے پھر اوروں سے زیادہ چکھنا مروت کے خلاف ہے اور یہ نہی تحریمی ہے یا بطور کراہت اور ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کھانا مشترک ہو تو حرام ہے بغیر اجازت اور شرکا کے اور جو ایک شخص کا ہو تو اوس کی رضامندی کے بغیر حرام ہے اگر کھانا قلیل ہو اور جو کھانا بہت ہو تب بھی ادب کے خلاف اور مکروہ ہے (نووی مختصرا)

عن شعبة بهذا الاسناد وليس فى حديثهما قول شعبة ولا قوله وقد كان اصاب الناس يومئذ جهد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں نہ شعبہ کا قول ہے نہ لوگوں پر تکلیف ہونے کا ذکر ہے

عن جبلة بن سحيم قال سمعت ابن عمر رضى الله تعالى عنه يقول نهى رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرن الرجل بین التمرتین حتی یستاذن اصحابہ **ترجمہ** جبلہ بن سحیم سے روایت ہی میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا وہ کہتے تھے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجورین ملا کر کھانے سی جب تک اپنی ساتھیون سے اجازت نہ لیوے **باب** فی ادخار التمر ونحوہ من الاقوات للعیال کھجوریا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچون کے لیے جمع کر رکھنا

عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوع اہل بیت عندھم التمر **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھر والے بھوکے نہین گے جن کے پاس کھجور ہو **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ بیت لا تمر فیہ جیاع اہلہ یا عائشۃ بیت لا تمر فیہ جیاع اہلہ او جاع اہلہ قالہا مرتین او ثلاثا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جس گھر مین کھجور نہین ہے وہ گھر والے بھوکے ہین دو بار یہی فرمایا یا تین بار **باب** فضل تمر المدینۃ مدینے کی کھجور کی فضیلت **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل سبع تمرات مما بین لابتیہا حین یصبح لم یضرہ سم حتی یمسی **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سات کھجورین مدینہ کے دونون میدانون کے اندر کی کھا لیوے صبح کیوقت اوسکو شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا **عن** سعد رضی اللہ تعالی عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تصبح بسبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذلک الیوم سم ولا سحر **ترجمہ** سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص سویرے سات عجوہ کھجورین (عجوہ ایک عمدہ قسم ہے مدینہ کی کھجور کی) کھا لیوے اوسکو اوس دن نہ زہر نقصان کرے گا نہ جادو **عن** ہاشم بن ہاشم بہذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ولا یقولان سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی عجوۃ العالیۃ شفاء او انہا تریاق اول البکرۃ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالیہ (وہ حصہ مدینہ کا جو نجد کی طرف ہے تین میل یا آٹھ میل تک) کی عجوہ میں شفا ہے یا وہ تریاق ہے صبح ہی صبح **باب** فضل الکمأۃ ومداواۃ العین بہا کھنبی کی فضیلت اور آنکھ کا علاج **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الکمأۃ من المن وماؤھا شفاء للعین **ترجمہ** سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کھنبی من سے ہے (یعنے وہ من جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا اگرچہ وہ مثل ترنجبین کے تھا مگر یہ بھی خود رو ہے تو گویا من کیطرح ہوا) اور اسکا پانی آنکھ کی دوا ہے **عن** سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الکمأۃ من المن وماؤھا شفاء للعین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شعبۃ لما حدثنی بہ الحکم لم انکرہ من حدیث عبد الملک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔ **عن** سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکمأۃ من المن الذی انزل اللہ عزوجل علی بنی اسرائیل وماؤھا شفاء للعین **ترجمہ** سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی اوس من میں سے ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا اسکا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

عن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکمأۃ من المن الذی انزل اللہ عزوجل علی موسیٰ علیہ السلام وماؤھا شفاء للعین ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن زید یقول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکمأۃ من المن الذی انزل اللہ عزوجل علی بنی اسرائیل وماؤھا شفاء للعین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکمأۃ من المن وماؤھا شفاء للعین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** فضیلۃ الاسود من الکباث (الکباث) پیلو کی فضیلت **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمر الظہران ونحن نجنی الکباث فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالاسود منہ قال فقلنا یا رسول اللہ کانک رعیت الغنم قال نعم وھل من نبی الا وقد رعاھا او نحو ھذا من القول **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مرالظہران میں (جو مکہ سے ایک منزل پر ہے) اور ہم کباث چن رہے تھے (کباث کہتے ہیں اراک کے پھل کو اور اراک ایک جنگلی درخت ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ دیکھکر چنو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ نے بکریاں چرائی ہیں (اب تو جنگل کا حال معلوم ہے) آپ نے فرمایا ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں یا ایسا ہی کچھ فرمایا ف کیونکہ بکریاں چرانے سے تواضع پیدا ہوتا ہے خلوت کی وجہ سے دل صاف ہوتا ہے بکریاں چراتے چراتے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت پیدا ہوتی ہے (نووی)

باب فَضِيلَةِ الْخَلِّ سرکہ کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاُدْمُ اَوِ الْاِدَامُ الْخَلُّ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا سالن ہے سرکہ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ نِعْمَ الْاُدُمُ وَلَمْ يَشُكَّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے آپ سے سالن مانگا کہنے لگے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے سوا سرکہ کے آپ نے سرکہ منگوایا پھر اوس سے روٹی کھائی اور فرماتے تھے سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ ذَاتَ يَوْمٍ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَاَخْرَجَ اِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ فَقَالَ مَا مِنْ اُدُمٍ فَقَالُوْا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ فَاِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْاُدُمُ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَمَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو لے گئے اپنے مکان پر پھر چند ٹکڑے روٹی کے آپ پاس لائے گئے آپ نے فرمایا سالن نہیں ہے لوگوں نے کہا کچھ نہیں سرکہ ہے آپ نے

فرمایا سرکہ تو اچھا سالن ہے جابر نے کہا اسی وقت سے مجھے سرکہ سے محبت ہوگئی جب سے میں نے آپ سے یہ سنا
اور طلحہ نے کہا (جو اس حدیث کو روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے) جب سے میں نے
یہ حدیث جابر سے سنی مجھے بھی سرکہ پسند ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدہ الی منزلہ بمثل حدیث ابن علیہ
الی قولہ فنعم الادم الخل ولم یذکر ما بعدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال کنت جالسا فی داری فمر بی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فاشار الی فقمت الیہ فاخذ بیدی فانطلقنا حتی اتی بعض حجر
نسائہ فدخل ثم اذن لی فدخلت الحجاب علیہا فقال ہل من غداء فقالوا
نعم فاتی بثلاثۃ اقرصۃ فوضعن علی نبی فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قرصا فوضعہ بین یدیہ واخذ قرصا آخر فوضعہ بین یدی ثم اخذ
الثالث فکسرہ باثنین فجعل نصفہ بین یدیہ ونصفہ بین یدی ثم قال
ہل من ادم فقالوا لا الا شیء من خل قال ہاتوہ فنعم الادم ہو **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مجھ پر سے گذرے اور مجھکو اشارہ کیا میں آپ کے پاس گیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم چلے
یہانتک کہ آپ اپنی کسی بی بی کے حجرے پر پہونچے اور اندر گئے پھر مجھے اجازت دی تو اس بی بی
نے پردہ کر لیا آپ نے پوچھا کچھ کھانا ہے لوگوں نے کہا ہاں پھر تین روٹیاں آپ کے سامنے لائی
گئیں اور چھال کی ایک دستر خوان پر رکھی گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی لی
اوسکو اپنے سامنے رکھا پھر دوسری روٹی لی اوسکو میرے سامنے رکھا پھر تیسری روٹی لی اوسکے
دو ٹکڑے کیے آدھی اپنے سامنے رکھی اور آدھی میرے سامنے پھر فرمایا کچھ سالن ہے لوگوں نے
کہا نہیں سرکہ ہے آپ نے فرمایا لاؤ سرکہ تو بہتر سالن ہے **باب** اباحۃ اکل الثوم
لہسن کھانا درست ہے **عن** ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بطعام اکل منہ وبعث بفضلہ الی
وانہ بعث الی یوما بفضلۃ لم یاکل منہا لان فیہا ثوما فسالتہ احرام ہو

قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهٗ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهٖ قَالَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ **ترجمہ** ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا آتا آپ اُس میں سے کھاتے اور جو بچتا وہ مجھے بھیج دیتے ایک بار آپ نے کھانا بھیجا اور اُس میں سے نہیں کھایا کیونکہ اُس میں لہسن تھی میں نے آپ سے پوچھا کیا لہسن حرام ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن بو کی وجہ سے بری معلوم ہوتی ہے میں نے کہا جو چیز آپکو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری لگتی ہے

عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّفْلِ وَاَبُوْ اَيُّوْبَ فِي الْعُلْوِ فَانْتَبَهَ اَبُوْ اَيُّوْبَ لَيْلَةً فَقَالَ نَمْشِيْ فَوْقَ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوْا فِيْ جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّفْلُ اَرْفَقُ فَقَالَ لَا اَعْلُوْ سَقِيْفَةً اَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُلْوِ وَاَبُوْ اَيُّوْبَ فِي السُّفْلِ فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَاِذَا جِيْءَ بِهٖ اِلَيْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِهٖ فَيَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ اَصَابِعِهٖ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فِيْهِ ثُوْمٌ فَلَمَّا رُدَّ اِلَيْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ لَمْ يَاْكُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهٗ قَالَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ اَوْ مَا كَرِهْتَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْوَحْيِ **ترجمہ** ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس اُترے تو آپ نیچے کے مکان میں رہے اور ابوایوب اوپر کے درجہ میں تھے ایکبار ابوایوب رات کو جاگے اور کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر چلا کرتے ہیں پھر ہٹ کر رات کو ایک کونے میں ہو گئے بعد اوس کے ابوایوب نے کہا آپ سے اوپر جانے کے لیے آپ نے فرمایا نیچے کا مکان آرام کا ہے (رہنے والوں کے لیے اور آنے والوں کے واسطے اور اسی لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیچے کے مکان میں رہے تھے) ابوایوب نے کہا میں اوس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ ہوں یہ سنکر آپ اوپر کے درجے میں تشریف لے گئے اور ابوایوب نیچے کے درجے میں آرہے۔ ابوایوب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا طیار کیا کرتے تھے پھر جب کھانا آپکے پاس آتا اور آپ کھاتے بعد

اوس نے بچا ہوا کہانا واپس جاتا) تو ابو ایوب (آدمی سے) پوچھتے آپ کی انگلیاں کہانے کی کس جگہہ پہ
لگی ہیں وہیں سے وہ کہاتے (برکت کے لیے) ایکبار ابو ایوب نے کہانا پکایا جس میں لہسن تہی
جب کہانا واپس گیا تو ابو ایوب نے پوچہا آپ کی انگلیاں کہاں لگی تہیں لوگوں نے کہا آپ نے
نہیں کہایا یہ سنکر ابو ایوب گہبرائے اور اوپر گئے اور پوچہا کیا لہسن حرام ہے آپنے فرمایا نہیں
لیکن مجہے بری معلوم ہوتی ہے ابو ایوب نے کہا جو چیز آپ کو بری معلوم ہوتی مجہے بہی بری معلوم ہوتی
ہے ابو ایوب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آتے (اور فرشتوں کو لہسن کی
بو سے تکلیف ہوتی اسواسطے آپ کہانے)

بَابُ اِکْرَامِ الضَّیْفِ مہمان کی خاطرداری کرنا چاہیے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰی بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَقَالَتْ
وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَآءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی قُلْنَ
كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَآءٌ فَقَالَ مَنْ یُّضِیْفُ هٰذَا اللَّیْلَةَ
رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰی رَحْلِهٖ فَقَالَ
لِامْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتُ صِبْیَانِیْ قَالَ فَعَلِّلِیْهِمْ بِشَیْءٍ فَاِذَا دَخَلَ
ضَیْفُنَا فَاَطْفِئِی السِّرَاجَ وَاَرِیْهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰی لِیَاْكُلَ فَقُوْمِیْ اِلَی السِّرَاجِ حَتّٰی
تُطْفِئِیْهِ قَالَ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّیْفُ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِیْعِكُمَا بِضَیْفِكُمَا اللَّیْلَةَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا مجہے بڑی تکلیف ہے (کہانے
پینے کی) آپنے اپنی کسی بی بی کے پاس کہلا بہیجا وہ بولی قسم اوس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتہہ
بہیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچہ نہیں ہے پہر آپنے دوسری بی بی کے پاس بہیجا اوس نے بہی ایسا
ہی کہا یہانتک کہ سب عورتوں نے یہی جواب دیا ہمارے پاس کچہ نہیں سوا پانی کے آپ نے فرمایا
کون اوسکی مہمانی کرتا ہے آج کی رات اللہ اوس پر رحم کرے تب ایک انصاری اٹہا اور کہنے لگا میں کرتا
ہوں یا رسول اللہ پہر وہ اوسکو اپنے ٹہکانے لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا تیرے پاس کچہ ہے وہ بولی
کچہ نہیں البتہ میرے بچوں کا کہانا ہے انصاری نے کہا بچوں کو کچہ بہانہ کرکے بہلا دے اور جب ہمارا مہمان

اندر آوے تو چراغ بجہاوے اور اُسکو ایسا دکہلا جیسے ہم کہا رہے ہین پہر جب کہانے لگی تو چراغ کے پاس جا اور اُسکو بجہاوے اوسنے ایساہی کیا اور میان بی بی بہوکے بیٹہہ رہی اور مہمان نے کہانا کہالیا جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے تعجب کیا اوس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتہہ کیا اس رات کو **ف** آپ کو سونپنا غیر کو لذت عربی مین اسکو ایثار کہتے ہین یہ بڑے بزرگون کا کام ہے قرآن شریف مین ایسے لوگون کی فضیلت اوتری وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اور بچون پر ایثار اُسوقت درست ہے جب بہوک کے مارے اون کے ضرر کا ڈر نہ ہو ورنہ اُنکو کہلانا مہمان کی مہمانداری پر مقدم ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوتُهُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَقَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی ایک انصاری پاس مہمان آیا اوس کے پاس کچہہ نہ تہا سوا اُس کے اور اُس کے بچون کے کہانے کے اوسنے اپنی عورت سے کہا بچون کو سلادے اور چراغ بجہادے اور جو کچہہ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکہدے اوسنے ایساہی کیا تب یہ آیت اوتری وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنے اپنی راحت پہ دوسرون کے آرام کو مقدم کرتے ہین گو خود محتاج ہون **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُضَيِّفَهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضَيِّفُهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُ هٰذَا رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَذَكَرَ فِيهِ نُزُولَ الْآيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكِيعٌ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مہمان آپ پاس کچہہ نہ تہا اوس کی مہمانی کو آپنے فرمایا کوئی اُسکی مہمانی کرتا ہے خدا اُس پر رحم کرے ایک انصاری بولا جسکو ابوطلحہ کہتے تہے مین کرتا ہون پہر وہ لے گیا اوسکو اپنے گہر لیکر اخیر حدیث تک **عن** الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ

صلى الله عليه وسلم فليس احد منهم يقبلنا فاتينا النبي صلى الله عليه وسلم فانطلق
بنا الى اهله فاذا ثلاثة اعنز فقال النبي صلى الله عليه وسلم احتلبوا هذا اللبن
بيننا قال فكنا نحتلب فيشرب كل انسان منا نصيبه ونرفع للنبي صلى الله عليه
وسلم نصيبه قال فيجيء من الليل فيسلم تسليما لا يوقظ نائما ويسمع اليقظان قال ثم
ياتي المسجد فيصلي ثم ياتي شرابه فيشرب فاتاني الشيطان ذات ليلة وقد
شربت نصيبي فقال محمد ياتي الانصار فيتحفونه ويصيب عندهم ما به حاجة
الى هذه الجرعة فاتيتها فشربتها فلما ان وغلت في بطني وعلمت انه ليس اليها سبيل
قال ندمني الشيطان فقال ويحك ما صنعت اشربت شراب محمد صلى الله عليه وسلم
فيجيء فلا يجده فيدعو عليك فتهلك فتذهب دنياك وآخرتك وعلي شملة اذا
وضعتها على قدمي خرج راسي واذا وضعتها على راسي خرج قدماي وجعل لا يجيئني
النوم واما صاحباي فناما ولم يصنعا ما صنعت قال فجاء النبي صلى الله عليه وسلم
فسلم كما كان يسلم ثم اتى المسجد فصلى ثم اتى شرابه فكشف عنه فلم يجد
فيه شيئا فرفع راسه الى السماء فقلت الان يدعو علي فاهلك فقال اللهم
اطعم من اطعمني واسق من اسقاني قال فعمدت الى الشملة فشددتها علي واخذت
الشفرة فانطلقت الى الاعنز ايها اسمن فاذبحها لرسول الله صلى الله عليه وسلم
فاذا هي حافلة واذا هن حفل كلهن فعمدت الى اناء لآل محمد صلى الله
عليه وسلم ما كانوا يطمعون ان يحتلبوا فيه قال فحلبت فيه حتى علته رغوة فجئت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
اشربتم شرابكم الليلة قال قلت يا رسول الله اشرب فشرب ثم ناولني فقلت يا رسول الله اشرب فشرب ثم ناولني
فلما عرفت ان النبي صلى الله عليه وسلم قد روي واصبت دعوته ضحكت حتى القيت الى الارض قال فقال النبي صلى
الله عليه وسلم احدى سوآتك يا مقداد فقلت يا رسول الله كان من امري كذا وكذا وفعلت كذا فقال النبي صلى الله
عليه وسلم ما هذه الا رحمة من الله عز وجل افلا كنت آذنتني فنوقظ صاحبينا فيصيبان منها قال فقلت والذي بعثك بالحق ما
ابالي اذا اصبتها واصبتها معك من اصابها من الناس **ترجمہ** مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اور
میرے دو ساتھی آئے اور ہماری کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی تکلیف سے (فاقہ وغیرہ کے)

ہم اپنے تئین پیش کرتے تہے حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرتا آخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے پاس آئے آپ ہمکو اپنے گھر لے گئے وہان تین بکریان تہین آپنے فرمایا انکا دودہ دوہو
ہم تم سب پئین گے پہر ہم اُنکا دودہ دوہا کرتے اور ہر ایک ہم مین سے اپنا حصہ پی لیتا اور رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ اُٹہا رکہتے آپ رات کو تشریف لاتے اور ایسے آواز سے سلام
کرتے جس سے سونیوالا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے پہر آپ مسجد مین آتے اور نماز پڑہتے پہر اپنے
دودہ کے پاس آتے اور اوسکو پیتے ایک رات شیطان نے مجھکو بہکایا مین اپنا حصہ پی چکا تہا
شیطان نے یہ کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو انصار کے پاس جاتے ہین وہ آپ کو تحفے دیتے
ہین اور جو آپ کو احتیاج ہوتی ہے وہ ملجاتا ہے آپ کو اس ایک گہونٹ دودہ کی کیا احتیاج
ہوگی آخر مین آیا اور وہ دودہ پی گیا جب دودہ پیٹ مین سماگیا اور مجھے یقین ہوگیا کہ اب وہ
دودہ نہین ملنے کا اوسوقت شیطان نے مجکو ندامت دی اور کہنے لگا خرابی ہو تیری تو نے
کیا کام کیا تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ پی لیا آپ وہ آوین گے اور دودہ کو نہ پاوینگے
پہر تجہہ پر بددعا کرینگے تیری دنیا اور آخرت دونون تباہ ہونگی مین ایک چادر اوڑہے
تہا جب اوسکو پاؤن پر ڈالتا تو سر کہل جاتا اور جب سر ڈہانپتا تو پاؤن کہلجاتے اور نیند
بہی مجھکو نہ آئی میرے ساتہی سو گئے اونہون نے یہ کام نہین کیا تہا جو مین نے کیا تہا آخر رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور معمول کے موافق سلام کیا پہر مسجد مین آئے اور نماز پڑہی بعد
اوسکے دودہ کے پاس آئے برتن کہولا تو اُس مین کچھ نہ تہا آپ نے اپنا سر آسمان کیطرف اُٹہایا
مین سمجہا اب آپ بددعا کرتے ہین اور تو تباہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا یا اللہ کہلا اوسکو جو
مجکو کہلا دے اور پلا اوسکو جو مجھے پلا دے یہ سنکر مین نے اپنی چادر کو مضبوط باندہا اور
چہری لی اور بکریون کیطرف چلا کہ جو اون مین سے موٹی ہو اوسکو ذبح کرون رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے دیکہا تو اوس کے تہن مین دودہ بہرا ہوا ہے پہر دیکہا تو اور بکریون کے
تہنون مین بہی دودہ بہرا ہوا ہے مین نے آپکے گہر والون کا ایک برتن لیا جس مین وہ دودہ
نہ دوہتے تہے (یعنے اوس مین دوہنے کی خواہش نہین کرتے تہے) اوس مین مین نے دودہ
دوہا یہانتک کہ اوپر پہین آگیا (اتنا بہت دودہ نکلا) اور اوسکو مین لیکر آیا آپ کے پاس آپنے

فرمایا تم نے اپنے حصے کا دودہ رات کو پیا یا نہین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکو دودہ پہنچا آپ
نے پیا پہر مجہے دیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے آپ نے اور پیا پہر مجہے دیا جب مجکو
معلوم ہوا کہ آپ سیر ہوگئے اور آپ کی دعا مین نے لے لی اسوقت مین ہنسا یہانتک کہ خوشی
کے مارے زمین پر لوٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مقداد تو نے کوئی بری
بات کی وہ کیا ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا حال ایسا ہوا اور مین نے ایسا قصور کیا
آپ نے فرمایا اسوقت کا دودہ جو خلاف معمول اوترا اللہ کی رحمت تہی تو نے مجہہ سے پہلے
ہی کیون نہ کہا ہم اپنے دونون ساتہیون کو بہی جگا دیتے وہ بہی یہ دودہ پیتے مین نے عرض
کیا قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا کلام دیکر بہیجا اب مجہکو کوئی پرواہ نہین جب مین نے خدا
کی رحمت حاصل کی اور آپ کے ساتہ حاصل کی کوئی بہی اسکو حاصل کرے **عن** سُلَیمانَ
ابنِ المُغیرۃِ بِهٰذَا الاِسنادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ اَبی بکرٍ رَضِیَ
اللہُ تعالیٰ عنہما قالَ کُنّا مَعَ النَّبیِّ صَلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم ثلاثینَ ومائۃً فقالَ النَّبیُّ
صَلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم هَل مَعَ اَحَدٍ مِنکُم طَعامٌ فاذا مَعَ رجلٍ صاعٌ مِن طَعامٍ اَو نَحوُہٗ
فَعُجِنَ ثُمَّ جاءَ رجلٌ مُشرِکٌ مُشعانٌّ طَویلٌ بِغَنَمٍ یَسُوقُها فقالَ النَّبیُّ صَلَّی اللہُ
علیہِ وسلَّم اَبَیعٌ اَم عَطِیَّۃٌ اَو قالَ اَم هِبَۃٌ قالَ لا بَل بَیعٌ فاشتَرٰی مِنہُ شاۃً فَصُنِعَت
وَاَمَرَ رسولُ اللہِ صَلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم بِسَوادِ البَطنِ اَن یُشوٰی قالَ وَایمُ اللہِ ما مِنَ
الثَّلاثینَ ومائۃٍ اِلّا حَزَّ لہٗ رسولُ اللہِ صَلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم حُزَّۃً مِن سَوادِ بَطنِها
اِن کانَ شاهِدًا اَعطاہُ وَاِن کانَ غائِبًا خَبَأَ لہٗ قالَ وَجَعَلَ قَصعَتَینِ فَاَکَلنا
مِنهُما اَجمَعُونَ وَشَبِعنا وَفَضَلَ فِی القَصعَتَینِ فَحَمَلتُہٗ عَلَی البَعیرِ اَو کَما قالَ **ترجمہ**
عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے ایکسو تیس آدمی
آپنے فرمایا تمہارے پاس کہانا ہے تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا کسی کے پاس
ایسا ہی پہر وہ سب گوندہا گیا بعد اوس کے ایک مشرک آیا جس کے بال بکہرے ہوئے تہے لنبا بکریان
لیکر ہانکتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بیچتا ہے یا یونہی دیتا ہے اوس نے کہا نہین
بیچتا ہون آپنے ایک بکری اوس سے خرید لی اوسکا گوشت طیار کیا گیا اور آپنے حکم دیا اسکا کلیجہ بہونتے

راوی نے کہا قسم خدا کی اُن ایکسو تیس آدمیون مین سے کوئی نرہا جس کے لیے آپ نے ایک ٹکڑا اُس کلیجی
مین سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تہا تو اوسکو دیدیا ورنہ اوسکا حصہ رکہہ چہوڑا اور دو پیالون مین آپ
نے گوشت نکالا پہر ہم سب نے اون مین سے کہایا اور سیر ہوگئے بلکہ پیالون مین کچہہ بچ رہا اوسکو مین
نے لاد لیا اونٹ پر یا ایسا ہی کہا اس حدیث مین آپ کے دو معجزے ہین ایک تو کلیجے مین برکت دوسرے
بکری مین برکت **عن** عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان اصحاب الصفۃ
کانوا اناسا فقراء وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مرۃ من کان عندہ طعام
اثنین فلیذھب بثالثۃ ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذھب بخامس بسادس
او کما قال وان ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاء بثلاثۃ وانطلق نبی اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بعشرۃ وابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بثلاثۃ قال فھو انا وابی وامی
ولا ادری ھل قال وامراتی وخادم بین بیتنا وبیت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال وان ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعشی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم
لبث حتی صلیت العشاء ثم رجع فلبث حتی نعس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فجاء بعد ما مضی من اللیل ما شاء اللہ قالت لہ امراتہ ما حبسک عن اضیافک
او قالت ضیفک قال او ما عشیتھم قالت ابوا حتی تجیء قد عرضوا علیھم فغلبوھم
قال فذھبت وانا فاختبات فقال یا غنثر فجدع وسب وقال کلوا لا ھنیئا وقال و
اللہ لا اطعمہ ابدا قال فایم اللہ ما کنا ناخذ من لقمۃ الا ربا من اسفلھا
اکثر منھا قال حتی شبعنا وصارت اکثر مما کانت قبل ذلک فنظر الیھا ابو بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاذا ھی کما ھی او اکثر قال لامراتہ یا اخت بنی فراس
ما ھذا قالت لا وقرۃ عینی لھی الآن اکثر منھا قبل ذلک بثلاث مرار قال فاکل
منھا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال انما کان ذلک من الشیطان یعنی یمینہ
ثم اکل منھا لقمۃ ثم حملھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاصبحت عندہ
قال وکان بیننا وبین قوم عھد فمضی الاجل فعرفنا اثنا عشر رجلا مع کل
رجل منھم اناس اللہ اعلم کم مع کل رجل قال الا انہ بعث معھم فاکلوا

مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَیْ کَمَا قَالَ **ترجمہ** عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہی اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا جس کے پاس دو آدمیون کا کھانا ہو وہ تین کو لیجاوے
اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچوین یا چھٹے کو بھی لیجاوے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ
تین آدمیون کو لے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیون کو لے گئے (آپکے اہل وعیال
بھی دس کے قریب تھے تو گویا آدھا کھانا مہمانون کے لیے ہوا) عبدالرحمن نے کہا ہمارے گھر مین
تھا اور میری باپ اور میری مان - راوی نے کہا شاید اپنی بی بی کو بھی کہا اور ایک خادم جو میرے
اور ابوبکر دونون کے گھر مین تھا عبدالرحمن نے کہا ابوبکر نے رات کا کھانا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ کھایا پھر وہین ٹھہرے رہے یہانتک کہ عشا کی نماز پڑھی گئی پھر نماز سے فارغ ہو کر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے اور وہین رہے یہانتک کہ آپ سو گئے غرض بڑی رات گذرنے
کے بعد جتنی اللہ تعالی کو منظور تھی ابوبکر گھر مین آئے اون کی بی بی نے کہا تم اپنے مہمانون کو چھوڑ کر
کہان رہ گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تم نے اُنکو کھانا نہین کھلایا اُنہون نے کہا
مہمانون نے نہین کھایا تمہارے آنے تک اور اُنہون نے مہمانون کے سامنے کھانا پیش کیا تھا
لیکن مہمان اُنپر غالب ہوئے نہ کھانے مین - عبدالرحمن نے کہا مین (ابوبکر کی خفگی کے ڈر سے)
چھپ گیا اُنہون نے مجکو پکارا ای سست مجہول یا احمق تیری ناک کٹے اور برا کہا مجکو اور
مہمانون سے کہا کھاؤ ہرچند یہ کھانا خوشگوار نہین (کیونکہ بیوقت ہے) اور ابوبکر نے کہا قسم خدا
کی مین نہین کھاؤنگا اسکو کبھی عبدالرحمن نے کہا قسم خدا کی ہم جو لقمہ اُٹھاتے نیچے سے اُتنا
ہی وہ کھانا بڑھ جاتا یہانتک کہ ہم سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اوس سے بھی زیادہ ہو
گیا ابوبکر نے اوس کھانے کو دیکھا تو وہ اُتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا اونہون نے اپنی عورت
سے کہا ای بنی فراس کی بہن (اون کا نام اُم رومان تھا اور بنی فراس اونکا قبیلہ تھا) یہ کیا ہی
وہ بولی قسم میری آنکھون کی ٹھنڈک کی (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) یہ تو پہلے سے بھی
زیادہ ہے تین حصے زیادہ ہے (یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کی کرامت تھی اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اولیا کی کرامت حق ہے) پھر حضرت ابوبکر نے اوس مین سے کھایا اور کہا یہ قسم
جو مین نے کہائی تھی شیطان کیطرف سے تھی (غصے مین) پھر ایک لقمہ اوس مین سے کھایا بعد

اوس کے وہ کہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئے مین بہی صبح کو وہین تہا اور ہماری اور ایک
قوم کے بیچ مین عقد تہا (یعنے اقرار تہا صلح کا) تو مدت اقرار کی گذر گئی آپ نے ہمارے اونسے
بارہ آدمی عریف کیے اور ہر ایک کے ساتھ لوگ تہے اللہ تعالی جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے لوگ تہے پہر
وہ کہانا اون کے ساتھ کر دیا سب لوگون نے اوس مین سے کہایا **عن** عبد الرحمن بن
أبي بكر رضي الله تعالى عنه قال نزل علينا أضياف لنا قال وكان أبي رضي الله تعالى
عنه يتحدث إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل قال فانطلق وقال يا عبد الرحمن
افرغ من أضيافك قال فلما أمسيت جئنا بقراهم قال فأبوا فقالوا حتى يجيء
أبو منزلنا فيطعم معنا قال فقلت لهم إنه رجل حديد وإنكم إن لم تفعلوا
خفت أن يصيبني منه أذى قال فأبوا فلما جاء لم يبدأ بشيء أول منهم فقال
أفرغتم من أضيافكم قال قالوا لا والله ما فرغنا قال ألم آمر عبد الرحمن
قال وتنحيت عنه فقال يا عبد الرحمن قال فتنحيت عنه قال فقال يا غنثر
أقسمت عليك إن كنت تسمع صوتي إلا جئت قال فجئت قال فقلت والله
ما لي ذنب هؤلاء أضيافك فسلهم قد أتيتهم بقراهم فأبوا أن يطعموا حتى
تجيء قال فقال ما لكم ألا تقبلوا عنا قراكم قال فقال أبو بكر رضي الله تعالى
عنه فوالله لا أطعمه الليلة قال فقالوا فوالله لا نطعمه حتى تطعمه قال فقال
ما رأيت كالشر كالليلة قط ويلكم ما لكم ألا تقبلوا عنا قراكم قال ثم قال أما الأولى
فمن الشيطان هلموا قراكم قال فجيء بالطعام فسمى فأكل وأكلوا قال فلما أصبح
غدا على النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله بروا وحنثت قال فأخبره
فقال بل أنت أبرهم وأخيرهم قال ولم تبلغني كفارة **ترجمہ** عبد الرحمن بن
ابی بکر سے روایت ہی ہمارے پاس مہمان اوترے اور میرے باپ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے باتین کیا کرتے تہے وہ چلے اور مجہہ سے کہہ گئے اے عبد الرحمن تم مہمانون کی خدمت
کر لینا جب شام ہوئی ہم اون کے لیے کہانا لائے اونہون نے انکار کیا کہانے سے اور کہا جب
تک گہر کے صاحب نہ آوین اور ہمارے ساتھ نہ کہاوین ہم بہی نہین کہاوینگے مین نے اونکو

کہا اون کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ کہاؤ گے تو مجھے ڈر ہے اون سے ایذا پہونچنے کا اونہون نے نہ مانا جب
ابو بکر آئے تو پہلے یہی بات کی مہمانون کی خدمت تم کر چکے لوگون نے کہا نہین اونہون نے کہا مین
تو عبد الرحمن سے کہہ گیا تہا (عبد الرحمن نے کہا مین سرک گیا تہا اون کے سامنے سے) اونہون نے
پکارا عبد الرحمن مین سرک گیا پہر کہا اے نالائق مین تجہے قسم دیتا ہون اگر تو میرے آواز سنتا ہی
تو آجب مین گیا اور مین نے کہا قسم خدا کی میرا کوئی قصور نہین آپ اپنے مہمانون سے پوچہیے مین
اون کے پاس کہانا لے گیا تہا اونہون نے کہا ہم نہین کہاوینگے جب تک آپ نہ آوین ابو بکر نے اون
سے کہا تم نے کہانا کیون نہین کہایا ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا قسم خدا کی مین تو آج کی رات
کہانا ہی نہ کہاؤن گا مہمانون نے کہا قسم خدا کی ہم نہ کہاوین گے جب تک تم نہ کہاؤ گے ابو بکر
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے ایسی بری رات کبہی نہین دیکہی افسوس ہے کہ تم اپنی مہمانی
قبول نہین کرتے پہر ابو بکر نے کہا مین نے جو قسم کہائی وہ شیطان کیطرف سے تہی لاؤ کہانا لاؤ آخر
کہانا آیا اور ابو بکر نے بسم اللہ کہکر کہایا مہمانون نے بہی کہایا جب صبح ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی
اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مہمانون کی قسم تو سچی
ہوئی اور میری قسم جہوٹی ہوئی آپنے فرمایا تو اون سب سے زیادہ سچا ہے اور سب سے اچہا ہے عبد الرحمن
نے کہا مجہے خبر نہین ہوئی کہ ابو بکر نے کفارہ دیا ہو یعنے قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد تو کفارہ دینا
ضرور ہے **باب** فَضِيلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ تہوڑے کہانے مین مہمانی
کرنے کی فضیلت **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیون
کا کہانا تین کو کافی ہوجاتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہوجاتا ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ
يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ
وَفِي رِوَايَةِ إِسْحَاقَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ **ترجمہ** جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کہانا

دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ابن جریج **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الواحد یکفی
الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو **عن** جابر رضی اللہ
تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طعام الرجل یکفی رجلین وطعام
رجلین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی ثمانیۃ **ترجمہ** اتنا زیادہ ہے کہ چار کا آٹھ
کو **باب** المؤمن یاکل فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء مومن
ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکافر یاکل فی سبعۃ امعاء والمؤمن یاکل فی
معی واحد **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات
آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
دوسری روایت میں ہے کہ یہ حدیث آپ نے اوس وقت فرمائی جب ایک کافر کی دعوت کی تھی اور وہ
سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ پیا اور دوسری
بکری کے دودھ کو پورا نہ پی سکا قاضی نے کہا بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث اوسی معین شخص کے باب
میں ہے اور طبیبوں نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی سات آنتیں ہیں ایک معدہ اور تین آنتیں باریک
اور تین موٹی تو کافر حرص کی وجہ سے سب کو بھرنا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی بھرنا کافی ہے
اور بعضوں نے کہا سات آنتوں سے سات بری صفتیں مراد ہیں حرص اور طمع اور امید اور فنا
اور حسد اور موٹاپا اور لالچ وغیرہ انتہی مختصرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** نافع رضی اللہ تعالی
عنہ قال رای ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما مسکینا فجعل یضع بین یدیہ و
یضع بین یدیہ قال فجعل یاکل اکلا کثیرا قال لا یدخلن ہذا علی فانی
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الکافر یاکل فی سبعۃ امعاء

ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر نے ایک مسکین کو دیکھا تو اوس کے سامنے کھانا رکھتے جاتے تھے
وہ چلا کھاتا جاتا تھا بہت کھا گیا تب اونھون نے کہا یہ میرے سامنے نہ آوے کیونکہ مین نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کافر سات آنتون مین کھاتا ہے **عن** جابر وابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن یاکل فی معی
واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء **ترجمہ** جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمایا مومن ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتون مین **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر ابن عمر **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال المؤمن یاکل فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء **عن**
ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیثہم
ترجمہ ان روایتون کا وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضافہ ضیف وھو کافر فامر لہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بشاۃ فحلبت فشرب حلابہا ثم اخری فشربہ ثم اخری فشربہ
حتی شرب حلاب سبع شیاہ ثم انہ اصبح فاسلم فامر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بشاۃ فشرب حلابہا ثم امر باخری فلم یستتمہا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المؤمن یشرب فی معی واحد والکافر یشرب فی سبعۃ امعاء **ترجمہ**
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا اور آپ نے اوسکی ضیافت
کی آپ نے حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا وہ پی گیا پھر دوسری بکری کا وہ بھی پی گیا پھر تیسری کا
وہ بھی پی گیا یہانتک کہ سات بکریون کا دودھ پی گیا پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہو گیا پھر آپ نے
حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا اوس نے اوسکا دودھ پیا پھر دوسری کا تو وہ پورا بہی نہ سکا تب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت مین پیتا ہے اور کافر سات آنتون مین **باب**
لا یعیب الطعام کہانے کا عیب نہین بیان کرنا چاہیے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط کان اذا اشتھی
شیئا اکلہ وان کرھہ ترکہ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے پر کبھی عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے نہیں تو
چھوڑ دیتے **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ لَّمْ
يَشْتَهِهٖ سَكَتَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کسی کھانے کا عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے اور جو جی نہ چاہتا تو چپ رہتے
عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّيْنَةِ

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

بَابُ تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ اَوَانِی الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِی الشُّرْبِ وَغَيْرِهٖ عَلَى الرِّجَالِ وَ
النِّسَاءِ مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں **عَنْ**
اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الَّذِیْ يَشْرَبُ فِیْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ **ترجمہ** ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی
کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اُتارتا ہے **عَنْ** نَافِعٍ
بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِیْ حَدِيْثِ عَلِیِّ بْنِ مُسْهِرٍ
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِیْ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِیْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَ
لَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ذِكْرُ الْاَكْلِ وَالذَّهَبِ اِلَّا فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی یا سونے کے
برتن میں **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اجماع ہے علما کا کہ چاندی اور سونے کے برتن

مین کہانا اور پینا حرام ہے اور شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے ایک قول منقول ہے کہ مکروہ ہے حرام نہین ہے اور داؤد ظاہری کے نزدیک صرف پینا حرام ہے اور کہانا درست ہے اور یہ دونون قول باطل ہین انتہے مختصرا **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ فِیْ اِنَاءٍ مِّنْ ذَھَبٍ اَوْ فِضَّۃٍ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارًا مِّنْ جَھَنَّمَ **ترجمہ** حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پیے سونے یا چاندی کے برتن مین وہ اتارتا ہے اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ کو **باب** تَحْرِیْمِ اسْتِعْمَالِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ چاندی اور سونے کی استعمال کا بیان **عن** مُعَاوِیَۃَ ابْنِ سُوَیْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَۃِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَھَانَا عَنْ خَوَاتِیْمَ اَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّھَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّۃِ وَعَنِ الْمَیَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ **ترجمہ** معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے مین براء بن عازب کے پاس گیا مین نے اون سے سنا وہ کہتے تہے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتون کا اور منع کیا سات باتون سے حکم کیا ہمکو بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے ساتہہ جانیکا (قبر تک) اور چہینک کا جواب دینے کا اور قسم کو پورا کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور دعوت قبول کرنیکا اور سلام کو فاش کرنے کا اور منع کیا ہمکو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن مین پینے سے اور زین پوش ایسے ریشمی زین پوشون سے اگر ریشمی نہ ہون تو منع نہین ہے) اور قسی کے پہننے سے (جو ایک ریشمی کپڑا ہے قس کا بنا ہوا قس ایک قریہ ہے بلاد مصر مین) اور ریشمی کپڑا کے پہننے سے اور استبرق اور دیباج سے (یہ بھی دونون ریشمی کپڑے ہین) **عن** اَشْعَثَ بْنِ سُلَیْمٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ اِلَّا قَوْلَہٗ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ ھٰذَا الْحَرْفَ فِی الْحَدِیْثِ وَجَعَلَ مَکَانَہٗ وَاِنْشَادِ الضَّالِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین قسم پورا کرنے کا ذکر نہین ہے اوس کے بدل گمی ہوی چیز ڈہونڈہنے کا ذکر

عن اشعث بن ابی الشعثاء بھذا الاسناد مثل حدیث زھیر و قال ابرار المقسم
من غیر شک و زاد فی الحدیث و عن الشرب فی الفضۃ فانہ من شرب فیھا
فی الدنیا لم یشرب فیھا فی الاخرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ جو
کوئی دنیا مین چاندی مین پیے گا وہ آخرت مین اُس مین نہ پیے گا عن اشعث بن ابی الشعثاء
باسنادھم و لم یذکر زیادۃ جریر و ابن مسھر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
اشعث بن سلیم باسنادھم و معنی حدیثھم الا قولہ افشاء السلام فانہ قال
بدلھا و رد السلام و قال نھانا عن خاتم الذھب او حلقۃ الذھب و خاتم الذھب
من غیر شک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین سلام فاش کرنے کے بدلے سلام کا جواب
دینا ہے اور یہ ہے کہ منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی اور سونے کے چھلے سے عن اشعث
ابن ابی الشعثاء باسنادھم و قال و افشاء السلام و خاتم الذھب من غیر شک
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ بن عکیم قال کنا مع حذیفۃ رضی اللہ
تعالی عنہ بالمدائن فاستسقی حذیفۃ فجاءہ دھقان بشراب فی اناء من فضۃ
فرماہ و قال انی اخبرکم انی قد امرتہ ان لا یسقینی فیہ فان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا تشربوا فی اناء الذھب و الفضۃ و لا تلبسوا الدیباج و الحریر
فانہ لھم فی الدنیا و ھو لکم فی الاخرۃ یوم القیامۃ ترجمہ عبد اللہ بن عکیم سے روایت
ہے ہم حذیفہ کے ساتھ تھے مدائن مین انہون نے پانی مانگا ایک گاؤن والا چاندی کے برتن
مین پانی لایا انہون نے پھینک دیا اور کہا مین تم سے کہتا ہون مین اس سے کہہ چکا تھا کہ اس
برتن مین مجکو پانی نہ پلانا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت پیو سونے اور چاندی
کے برتن مین اور مت پہنو دیبا اور حریر کو کیونکہ یہ کافرون کے لیے ہین دنیا مین اور تمہارے
لیے ہین آخرت مین قیامت کے دن عن عبد اللہ بن عکیم یقول کنا عند حذیفۃ
بالمدائن فذکر نحوہ و لم یذکر فی الحدیث یوم القیامۃ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عن ابن عکیم قال کنا مع حذیفۃ بالمدائن فذکر نحوہ و لم یقل
یوم القیامۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال

شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اسْتَسْقٰی بِالْمَدَائِنِ فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَإِسْنَادِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيْثِ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ غَيْرُ مُعَاذٍ وَحْدَهُ إِنَّمَا قَالُوْا إِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَنْ ذَكَرْنَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ اسْتَسْقٰی حُذَيْفَةُ فَسَقَاهُ مَجُوْسِيٌّ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوْا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے حذیفہ نے پانی مانگا ایک مجوسی اون کے لیے پانی لایا چاندی کے برتن مین اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مت پہنو حریر اور دیباج کو اور مت پیو سونے اور چاندی کے برتنون مین اور مت کھاؤ سونے اور چاندی کی رکابیون مین کیونکہ یہ چیزین کافرون کے لیے ہین دنیا مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ رَأٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک ریشمی جوڑا دیکھا مسجد کے دروازے پر تو کہا یا رسول آپ اسکو خرید کر لیتے اور پہنتے جمعہ کے دن لوگون مین اور جب باہر کے لوگ آتے ہین تو بہتر ہوتا آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنیگا جس کو آخرت مین کچھ حصہ نہین ہے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے ہی کئی جوڑے آئے

آپنے ایک جوڑا ان مین سے حضرت عمر کو دیا انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ مجھے پہناتے ہین اور
آپ ہی نے عطارد کے جوڑے مین ایسا فرمایا تہا (عطارد اُس جوڑے کے بیچنے والے کا نام تہا) آپنے فرمایا مینے تجھے پہننے کے
لیے نہین دیا ہے پہر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک بہائی کو جو مشرک تہا مکہ مین دیدیا پہننے کو **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جوڑا نری ریشم کا ہوگا کیونکہ وہی حرام ہے اور جس مین ریشم اور سوت ملا ہوا
ہو اور ریشم زیادہ نہ ہو تو اُسکا پہننا حرام نہین ہے البتہ عورتون کو نرا ریشم بہی پہننا درست ہے
اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ کافر عزیز کے ساتھ بہی احسان کرنا ہدیہ دینا درست ہے **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث مالک **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رای عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عطارد التمیمی یقیم بالسوق حلۃ سیراء وکان رجلا یغشی الملوک ویصیب منہم
فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ انی رایت عطاردا فی السوق یقیم حلۃ
سیراء فلو اشتریتہا فلبستہا لوفود العرب اذا قدموا علیک واظنہ قال ولبستہا
یوم الجمعۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من
لا خلاق لہ فی الاخرۃ فلما کان بعد ذلک اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحلل
سیراء فبعث الی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحلۃ وبعث الی اسامۃ بن زید بحلۃ
واعطی علی بن ابی طالب حلۃ وقال شققہا خمرا بین نسائک قال فجاء عمر بحلتہ
یحملہا فقال یا رسول اللہ بعثت الی بہذہ وقد قلت بالامس فی حلۃ عطارد ما
قلت فقال انی لم ابعث بہا الیک لتلبسہا ولکنی بعثت بہا الیک لتصیب بہا
واما اسامۃ فراح فی حلتہ فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظرا عرف
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انکر ما صنع فقال یا رسول اللہ ما تنظر الی
فانت بعثت الی بہا فقال انی لم ابعث الیک لتلبسہا ولکنی بعثت بہا لتشققہا
خمرا بین نسائک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر نے عطارد
تمیمی کو دیکھا بازار مین ایک ریشمی جوڑا رکہے ہوئے (بیچنے کے لیے) اور وہ ایک ایسا شخص
تہا جو بادشاہون کے پاس جایا کرتا اور اون سے روپیہ حاصل کرتا حضرت عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عطارد کو دیکھا
اُس نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپ اُسکو خرید لیں اور جب عرب کے ایلچی آتے ہیں
اُسوقت پہنا کریں تو مناسب ہے راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں اونہوں نے یہ بھی کہا کہ جمعہ کو بھی آپ
پہنا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ پہنے گا جسکا آخرت میں حصہ
نہیں پھر اوس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چند ریشمی جوڑے آئے آپ نے حضرت عمر کو بھی
ایک جوڑا دیا اور اُسامہ بن زید کو ایک اور حضرت علی کو ایک اور فرمایا اسکو پھاڑ کر اپنی عورتوں کی
سربندیں بنا دو حضرت عمر اپنا جوڑا لیکر آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ نے یہ جوڑا مجھے
بھیجا اور کل ہی آپ نے عطارد کے جوڑے کے باب میں کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا
تمہارے پاس پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو اسکو بیچکر
اور اُسامہ نے اپنا جوڑا پہن لیا اور چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ
اُنکو معلوم ہو گیا آپ ناراض ہیں اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا دیکھتے ہیں آپ ہی
نے تو یہ جوڑا مجھکو بھیجا آپ نے فرمایا میں نے اسلیے نہیں بھیجا کہ تو خود پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ پھاڑ کر
اپنی عورتوں کے سربندیں بنا دے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ
وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حُلَّۃً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِی السُّوْقِ فَاَخَذَھَا
فَاَتٰی بِھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِبْتَعْ ھٰذِہٖ فَتَجَمَّلْ بِھَا لِلْعِیْدِ وَالْوَفْدِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ھٰذِہٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَہٗ قَالَ فَلَبِثَ
عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِجُبَّۃِ دِیْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِھَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَتّٰی اَتٰی بِھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْتَ اِنَّمَا ھٰذِہٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَہٗ اَوْ قُلْتَ اِنَّمَا یَلْبَسُ ھٰذِہٖ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَہٗ ثُمَّ
اَرْسَلْتَ اِلَیَّ بِھٰذِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبِیْعُھَا وَتُصِیْبُ بِھَا حَاجَتَکَ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار
میں بک رہا تھا اُنہوں نے اوسکو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور عرض
کیا آپ اسکو خرید لیجیے عید میں پہننے کے لیے اور جس وقت باہر والوں کے گروہ آویں رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اوسکا لباس ہے جسکو آخرت مین حصہ نہین پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے کو منظور تہا ٹہرے رہے اوس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے پاس ایک جبہ بہیجا دیباج کا استبرق اور دیباج دونون ریشمی کپڑے ہین حضرت عمر اوسکو لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ آپنے تو فرمایا تہا یہ اوسکا لباس ہے جسکا آخرت مین حصہ نہین پہر آپ نے مجہے کیسے بہیجا آپنے فرمایا تو اوسکو بیچ ڈال اور اوسکی قیمت کام مین لا **عن** ابن شہاب بهذا الاسناد مثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر ان عمر رای علی رجل من عطارد قباء من دیباج او حریر فقال لرسول الله صلی الله علیه وسلم لو اشتریته فقال انما یلبس هذا من لا خلاق له فاهدی الی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم حلة سیراء فارسل بها الی قال قلت ارسلت بها الی وقد سمعتك قلت فیها ما قلت قال انما بعثت بها الیك لتستمتع بها **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ایک شخص کو عطارد کے اولاد مین سے قبا پہنے دیکہا دیبا کی یا حریر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ اسکو خرید لیجیے آپنے فرمایا یہہ وہ پہنے گا جسکو آخرت مین حصہ نہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ آیا آپنے اوسکو میرے پاس بہیجدیا مین نے عرض کیا یہ جوڑا آپنے مجہے بہیجا اور مین آپسے سن چکا ہون جو آپنے اوسکے باب مین فرمایا تہا آپنے فرمایا مین نے اس لیے بہیجا کہ تو اس سے فائدہ اوٹہاوے (بیچکر) **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما ان عمر رضی الله تعالے عنه رای علی رجل من آل عطارد بمثل حدیث یحیی بن سعید غیر انه قال انما بعثت بها الیك لتنتفع بها ولم ابعث بها الیك لتلبسها **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ مین نے تم کو اس لیے بہیجا کہ تم اس سے فائدہ اوٹہاؤ اور اسلیے نہین بہیجی کہ تم پہنو **عن** یحیی بن ابی اسحاق قال قال لی سالم بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما فی الاستبرق قال قلت ما غلظ من الدیباج وخشن منه فقال سمعت عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما یقول رای عمر رضی الله تعالی عنه علی رجل حلة من استبرق فاتی بها رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر نحو حدیثهم غیر انه

قَالَ فَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيْبَ بِهَا مَالًا ترجمہ یحییٰ بن ابی اسحاق نے کہا مجھسے
سالم بن عبداللہ نے استبرق کو پوچھا میں نے کہا استبرق وہ سنگین دیبا ہے اور عمدہ اور سالم نے کہا
مین نے عبداللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جوڑا استبرق کا دیکھا
ایک شخص تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس میں یہ ہے
کہ مین نے تجھے اسلیے بھیجا تھا کہ تو اس سے مال حاصل کرے عن عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى اَسْمَاءَ بِنْتِ
اَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ قَالَ اَرْسَلَتْنِيْ اَسْمَاءُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ فَقَالَتْ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَرِّمُ اَشْيَاءَ ثَلَاثَةً اَلْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ وَمِيْثَرَةَ الْاُرْجُوَانِ
وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ الْاَبَدَ
وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ
لَا خَلَاقَ لَهٗ فَخِفْتُ اَنْ يَكُوْنَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَاَمَّا مِيْثَرَةُ الْاُرْجُوَانِ فَهٰذِهٖ مِيْثَرَةُ عَبْدِ اللّٰهِ
فَاِذَا هِيَ اُرْجُوَانٌ فَرَجَعْتُ اِلَى اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ
جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا
لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ هٰذِهٖ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھا
اسماء بنت ابی بکر کا اور ماموں تھا عطا کے لڑکے کا اوس نے کہا مجھکو اسماء نے عبداللہ بن عمر
کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ مین نے سنا ہے تم حرام کہتے ہو تین چیزوں کو ایک تو کپڑے کو جس
مین ریشمی نقش ہوں دوسرے ارجوان (یعنے سرخ ڈھڈھا) زین پوش کو تیسرے تمام رجب کے مہینے
مین روزے رکھنے کو تو عبداللہ بن عمر نے کہا رجب کے مہینے کے روزے کو حرام کہیگا جو شخص ہمیشہ
روزے رکھیگا (عبداللہ بن عمر ہمیشہ روزہ باستثناء عیدین اور ایام تشریق کے رکھتے تھے اور انکا مذہب
یہی ہے کہ صوم دہر مکروہ نہیں ہے) اور کپڑے کے ریشمی نقشوں کا تو مین نے حضرت عمر سے سنا
وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حریر وہ پہنیگا

جسکو آخرت مین حصہ نہین تو مجھے وہ تہوا کہین نقشی کپڑا بہی حریر نہ ہوا اور ارجوانی زین پوش تو خود عبد اللہ کا زین پوش ارجوانی ہے یہ سب مین نے جاکر اسماء سے کہا اونہونے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ جبہ موجود ہے پہر انہون نے ایک جبہ نکالا کالی چادر دن کا اون کی کسروانی زمینت ہے طرف کسری کی یعنے بادشاہ فارس کی جسکا گریبان دیبا کا تہا اور اوسکے دامنون پر سنجاف تہے دیباج کے اسماء نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پاس تہا اون کی وفات تک جب وہ مر گئین تو یہ جبہ مین نے لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پہنا کرتے تہے اب ہم اوسکو دہو کر اسکا پانی بیمارون کو پلاتے ہین شفا کے لیے (سنجاف حریر یعنے ریشم کی چار اونگل تک درست ہے اس سے زیادہ حرام ہے جیسے دوسری حدیث مین آتا ہے (نووی) **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُوْلُ اَلَا لَا تُلْبِسُوْا نِسَاۤئَكُمُ الْحَرِيْرَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن زبیر خطبہ پڑہتے تہے اور کہتے تہے خبردار ہو اے لوگو مت پہناؤ اپنی عورتون کو ریشمی کپڑے کیونکہ مینے سنا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے وہ کہتے تہے مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مت پہنو حریر کیونکہ جو کوئی اوسکو دنیا مین پہنیگا وہ آخرت مین نہین پہنے گا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ ابن الزبیر کا مذہب ہے اوسکے بعد اجماع ہو گیا کہ ریشمی کپڑا عورتون کے لیے درست ہے اور حدیث مشہور مین ہے کہ سونا اور حریر حرام ہے میری امت کے مردون پر اور حلال ہے عورتون کے لیے انتہے مختصراً **عن** اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ يَا عُتْبَةُ بْنَ فَرْقَدٍ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اَبِيْكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اُمِّكَ فَاَشْبِعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِيْ رَحْلِكَ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ اَهْلِ الشِّرْكِ وَلَبُوْسَ الْحَرِيْرِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لَبُوْسِ الْحَرِيْرِ قَالَ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ هُوَ فِي الْكِتَابِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ اِصْبَعَيْهِ **ترجمہ** عثمان سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ہمکو لکہا ہم آذربیجان مین تہے (وہ ایک ملک ہے ایران مین) اے عتبہ بن فرقد

یہ جو مال تیرے پاس ہے نہ تیرا کمایا ہوا ہے نہ تیرے باپ کا نہ تیری ماں کا تو سیر کر مسلمانون کو ان کے
ٹہکانون مین جیسے تو سیر ہوتا ہے اپنے ٹہکانے مین (یعنے بغیر طلب کے اون کو پہنچا وے) اور بچیو
تم عیش کرنے سے اور مشرکون کی وضع سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے مگر اتنا اور اوٹہایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیچ کی اونگلی اور کلمہ کی انگلی کو اور ملالیا اونکو (یعنے دو انگل حریر اگر حاشیہ مین
یا اور کہین لگا ہو تو درست ہے) عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْحَرِيْرِ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ
فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ اِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا هٰكَذَا قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ بِاِصْبَعَيْهِ
اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ فَرَاَيْتُهُمَا اَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتّٰى رَاَيْتُ الطَّيَالِسَةَ
ترجمہ ابو عثمان سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تہے تو حضرت عمر کا فرمان آیا اوس مین لکہا
تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین پہنے گا حریر مگر وہ شخص جسکو آخرت مین کچہ ملنے
والا نہین مگر اتنا درست ہے اور ابو عثمان نے بتلایا اپنی دونو انگلیون سے جو انگوٹہے کے پاس ہین
جتنے گہنڈیان ہوتی ہین طیالسہ کی پہر مین نے طیالسہ کو دیکہا (طیالسہ جمع ہے طیلسان کی اور
وہ سیاہ چادرین ہین عرب کی) عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا
مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ
النَّهْدِيِّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ عُتْبَةَ
بْنِ فَرْقَدٍ اَوْ بِالشَّامِ اَمَّا بَعْدُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا
اِصْبَعَيْنِ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ فَمَا عَتَّمْنَا اَنَّهُ يَعْنِي الْاَعْلَامَ ترجمہ ابو عثمان نہدی سے
روایت ہے ہمارے پاس حضرت عمر کی کتاب آئی اور ہم آذربیجان مین تہے عتبہ بن فرقد کے
ساتہہ یا شام مین تہے اوس مین یہ لکہا تہا امابعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا ہے حریر سے مگر اتنا دو انگل کے برابر تو ہم نے دیر نہین کی سمجہنے مین کہ مراد آپ کی نقش ہین
عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِيْ عُثْمَانَ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

حم کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ریشمی کپڑا پہننے سے

خطب بالجابية فقال نهى نبي الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الحرير إلا موضع إصبعين
أو ثلاث أو أربع ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر نے خطبہ پڑھا جابیہ میں (ایک مقام ہے)
تو کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے مگر دو انگل یا تین یا چار انگل کے برابر عن
قتادة بهذا الإسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى
عنه يقول لبس النبي صلى الله عليه وسلم يوما قباء من ديباج أهدي له ثم أوشك أن
نزعه فأرسل به إلى عمر بن الخطاب فقيل قد أوشك ما نزعته يا رسول الله فقال نهاني
عنه جبريل عليه الصلاة والسلام فجاء عمر رضي الله تعالى عنه يبكي فقال يا رسول
الله كرهت أمرا وأعطيتنيه فما لي فقال إني لم أعطكه لتلبسه إنما أعطيتكه تبيعه
فباعه بألفي درهم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دیبا
کی قبا پہنی جو تحفہ آئی تھی آپکے پاس پھر آپ نے اسیوقت نکال ڈالی اور حضرت عمر کو بھیجدی لوگوں نے کہا آپنے
تو ابھی نکال ڈالی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جبرئیل نے مجھکو منع کیا یہ سنکر حضرت عمر روتے ہوئے آپکے
پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ جس چیز کو آپ نے ناپسند کیا وہ مجھکو دی میرا کیا حال ہوگا آپ نے
فرمایا میں نے تمکو پہننے کو نہیں دی میں نے اس لیے دی کہ تم اوسکو بیچ ڈالو پھر حضرت عمر نے وہ دو ہزار
درم کو بیچی عن علي رضي الله تعالى عنه قال أهديت لرسول الله صلى الله عليه
وسلم حلة سيراء فبعث بها إلي فلبستها فعرفت الغضب في وجهه فقال إني لم أبعث
بها إليك لتلبسها إنما بعثت بها إليك لتشققها خمرا
بين النساء ترجمہ حضرت امیر المومنین علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا آیا آپ نے وہ مجھے بھیجدیا میں نے اوسکو پہنا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو غصہ پایا آپ نے فرمایا میں نے تجھے اسلیے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ
پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سربند بنادے عن أبي عون بهذا الإسناد في حديث
معاذ فأمرني فأطرتها بين نسائي وفي حديث محمد بن جعفر فأطرتها بين نسائي ولم
يذكر فأمرني ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن علي رضي الله تعالى عنه أن
أكيدر دومة أهدى إلى النبي صلى الله عليه وسلم ثوب حرير فأعطاه عليا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال شققہ خمرا بین الفواطم قال ابو بکر و ابو کریب بین النسوۃ
ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اکیدر دومہ کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو ایک ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا آپ نے وہ مجکو دیدیا اور فرمایا اسکو پھاڑ کر سربندہین بنا دے تینون فاطمہ
کے (ایک فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالیشان صاحبزادی دوسری فاطمہ بنت اسد
حضرت علی کی والدہ تیسری فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ ان سب سے اور ہمارا حشر اُن کے
غلامون مین کرے) **ف** دومہ ایک شہر تھا مدینہ سے تیرہ منزل پر وہان کے حاکم کو اکیدر
کہتے تھے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتقاد رکھتا تھا لیکن اختلاف ہے کہ وہ نصرانی مرا یا مسلمان
ہو کر اور صحیح یہی ہے کہ وہ کافر رہا اور خالد بن الولید نے اُسکو قتل کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی خلافت مین **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کسانی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حلۃ سیراء فخرجت فیھا فرأیت الغضب فی وجھہ قال فشققتھا
بین نسائی **ترجمہ** امیر المؤمنین اسد اللہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی جوڑا مجھے دیا مین پہنکر نکلا تو آپ کو غصہ پایا یہ مین نے اُسکو پھاڑ کر
عورتونکو دے دیا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعث رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الی عمر بجبۃ سندس فقال عمر بعثت بھا الی وقد قلت فیھا ما قلت
قال انی لم ابعث بھا الیک لتلبسھا انما بعثت بھا الیک لتنتفع بثمنھا **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو ایک جبہ بھیجا سندس کا (جو
ایک ریشمی کپڑا ہے) حضرت عمر نے کہا آپ نے مجکو بھیجا اور آپ ایسا ایسا فرما چکے ہین اس کے باب مین
آپنے فرمایا مین نے تمکو پہننے کے لیے نہین بھیجا بلکہ اسلیے کہ تم اوسے بیچکر اوسکی قیمت سے فائدہ اٹھاؤ
عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لبس
الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا مین حریر پہنے گا وہ آخرت مین اسکو نہ پہنے گا **عن**
ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لبس الحریر
فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عقبۃ بن

ابْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ
حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰی فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ ثُمَّ
قَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک قبا آئی حریر کی تحفہ میں آپ نے اوسکو پہنا اور نماز پڑہی اوس میں پہر نماز سے فارغ
ہوکر اوسکو زور سے اتارا جیسے برا جانتے ہیں اوسکو پہر فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں عَنْ
يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَابُ اِبَاحَةِ
لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِلرَّجُلِ اِذَا كَانَ بِهٖ حِكَّةٌ اَوْ نَحْوُهَا مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست
ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فِي
الْقُمُصِ الْحَرِيْرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا اَوْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا ترجمہ انس بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام
کو حریر کی قمیص پہننے کی سفر میں اسوجہ سے کہ انکو خارش ہوگئی تہی یا اور کچھ مرض تہا عَنْ سَعِيْدٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السَّفَرِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسٍ قَالَ
رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ رُخِّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ عَوْفٍ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں صرف خارش
کا ذکر ہے عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا شَكَوَا اِلَی النَّبِيِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُمَّلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ فِيْ غَزَاةٍ لَهُمَا ترجمہ
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام نے شکایت کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی آپ نے اون دونوں کو اجازت دی حریر کی قمیص پہننے کی
جہاد کے سفر میں ف نووی نے کہا امام شافعی کا یہی قول ہے کہ عذر سے حریر پہننا درست
ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں اور یہ حدیث اونپر حجت ہے بَابُ النَّهْيِ
عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَرَ کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہیں ہے عَنْ

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ثوبین معصفرین فقال ان ھذہ من ثیاب الکفار فلا تلبسھا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دیکھا کسم کے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تو فرمایا یہ کافرون کے کپڑے ہین انکو مت پہن **عن** یحیی بن ابی کثیر بھذا الاسناد وقالا عن خالد بن معدان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ثوبین معصفرین فقال امک امرتک بھذا قلت اغسلھما قال بل احرقھما **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اوپر کسم مین رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا تیری مان نے تجھے ایسا حکم دیا ہے مین نے کہا مین انکو دھوڈالتا ہون آپ نے فرمایا جلادے انکو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کسم مین رنگے ہوئے کپڑون مین تو جمہور علماء انکا پہننا مباح کہتے ہین اور شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک کا یہی قول ہے اور بعضون نے مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن شافعی کو یہ حدیثین شاید نہین پہونچین ورنہ وہ منع کرتے اور بیہقی نے باسناد صحیح شافعی سے روایت کیا ہے کہ جب حدیث میرے قول کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو وہی میرا مذہب ہے اور میرا قول چھوڑ دو انتہی مختصراً **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس القسی والمعصفر وعن تختم الذھب وعن قراءۃ القرآن فی الرکوع **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قسی (ایک ریشمی کپڑا ہے) اور کسم مین رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع مین قرآن پڑھنے سے **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول نھانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن القراءۃ وانا راکع وعن لبس الذھب والمعصفر **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع مین قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور کسم مین رنگا ہوا کپڑا پہننے سے **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التختم

بالذھب وعن لباس القسی وعن القراءۃ فی الرکوع والسجود وعن لباس المعصفر **ترجمہ**
حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی
انگوٹھی پہننے سے اور قسی پہننے سے اور رکوع یا سجدے مین قراءت کرنے سے اور کسم کا رنگ پہننے سے

باب فضل لباس الحبرۃ یمن کی چادرون کی فضیلت **عن** قتادۃ قال قلنا لانس
ابن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ای اللباس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
او اعجب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحبرۃ **ترجمہ** قتادہ رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہی ہمنے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا کپڑا پسند تہا انہون نے کہا
یمن کی چادر (جو کاڑہی دار مخطط ہوتی ہے واقعی یہ کپڑا نہایت مضبوط اور عمدہ اور ثقہ ہوتا ہے)
عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الحبرۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب التواضع فی اللباس بالاقتصار
علی الغلیظ منہ موٹا جہوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنا لباس مین **عن** ابی بردۃ رضی
اللہ تعالی عنہ قال دخلت علی عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فاخرجت الینا ازارا
غلیظا مما یصنع بالیمن وکساء من التی یسمونہا الملبدۃ قال فاقسمت باللہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض فی ہذین الثوبین **ترجمہ** ابوبردہ رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہی مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا پاس گیا انہون نے ایک موٹا تہ بند نکالا
جو یمن مین بنتا ہے اور ایک کمل جسکو ملبدہ کہتے ہین پہر قسم کہائی اسکی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات ان دونو کپڑون مین ہوئی **عن** ابی بردۃ قال اخرجت الینا عائشۃ
رضی اللہ تعالی عنہا ازارا وکساء ملبدا فقالت فی ہذا قبض رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن حاتم فی حدیثہ ازارا غلیظا **ترجمہ** ابوبردہ سے
روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے میرے سامنے ایک تہ بند اور ایک کمل پیوند لگا ہوا
نکالا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات انہی کپڑون مین ہوئی **عن** ایوب بہذا
الاسناد مثلہ وقال ازارا غلیظا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین موٹا تہ بند مذکور ہے **عن**
عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ

وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو نکلے اور آپ ایک کمل اوڑھے تھے جس پر پالان کی تصویرین
بنی ہوئی تھین کالے بالون کا عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان وسادۃ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یتکی علیہ من ادم حشوہ لیف ترجمہ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ چمڑے کا تھا اوس کے اندر
کھجور کی چھال بھری تھی عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت انما کان فراش
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی ینام علیہ ادما حشوہ لیف ترجمہ ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا جس پر آپ سوتے
تھے چمڑے کا تھا اوسکے اندر کھجور کی چھال بھری تھی عن ہشام بہذا الاسناد وقال ضجاع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی حدیث ابن معاویۃ ینام علیہ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا **باب** جواز اتخاذ الانماط قالین یا سوزنیون کا بیان عن جابر رضی
اللہ تعالی عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تزوجت اتخذت انماطا
قلت وانی لنا انماط قال اما انہا ستکون ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
جب مین نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا تونے سوزنیان بنائین مین نے کہا
ہمارے پاس سوزنیان کہان آپنے فرمایا اب قریب ہونگی (جب ملک فتح ہونگے اور مسلمان مالدار ہو
جاوینگے پھر ایسا ہی ہوا یہ آپ کا معجزہ ہے) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ
قال لما تزوجت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذت انماطا قلت وانی
لنا انماط قال اما انہا ستکون قال جابر وعند امراتی نمط فانا اقول نحیہ
عنی وتقول قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے جب مین نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس سوزنیان
ہین مین نے کہا ہمارے پاس سوزنیان کہان آپنے فرمایا اب ہوجاوینگی جابر نے کہا میری بی بی کے
پاس ایک سوزنی ہے مین کہتا ہون دور کر اوسکو اور وہ کہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اب سوزنیان ہونگی (تو جابر اوسکو دور کرتے تھے مگر وہ جائز کیونکہ وہ زینت ہے دنیا کی) عن سفیان

بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فَاَلْقَاهُ عَنْهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** کراهیۃ ما زاد علی الحاجۃ من الفراش واللباس حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ فراش للرجل وفراش لامرأتہ والثالث للضیف والرابع للشیطان ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اون سے ایک بچھونا آدمی کے لیے چاہیے اور ایک بچھونا اوسکی بی بی کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کا ہوگا **ف** یعنی بی ضرورت بچھونے خالی بچھے رہیں گے صرف زینت کے لیے تو شیطان اوپر جلوس کرے گا مقصود حدیث کا یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ دنیا کا سامان جمع کرنا مکروہ ہے اور جو بقصد کبر اور فخر ہو تو حرام ہے **باب** تحریم جر الثوب خیلاء غرور سے کپڑا لٹکانا حرام ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ تعالیٰ الی من جر ثوبہ خیلاء ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اوس شخص کیطرف جو اپنا کپڑا زمین پر کھینچے غرور سے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک وزاد فیہ یوم القیمۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الذی یجر ثیابہ من الخیلاء لا ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیثہم **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ من الخیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثلہ غیر انہ قال ثیابہ ترجمہ ان روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رای رجلا یجر ازارہ فقال ممن انت فانتسب لہ فاذا رجل من بنی لیث فعرفہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باذنی

بما تين يقول من جرّ ازاره لا يريد بذلك الا المخيلة فان الله لا ينظر اليه يوم القيمة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا انہوں نے پوچھا تو کس قبیلہ کا ہے اوس نے بیان کیا معلوم ہوا بنی لیث کا تھا ابن عمر نے اوسکو پہچانا تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اپنے ان دونوں کانوں سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی ازار لٹکادے غرور کی نیت سے تو اللہ تعالی قیامت کے دن اوس کی طرف نہ دیکھیگا **عن** ابن عمر رضی الله تعالی عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله غير ان في حديث ابي يونس عن مسلم ابي الحسن وفي رواية جميعا من جرّ ازاره ولم يقولوا ثوبه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** محمد بن عباد بن جعفر يقول امرت مسلم بن يسار مولى نافع بن عبد الحارث ان يسأل ابن عمر رضي الله تعالى عنه وانا جالس بينهما اسمعت من النبي صلى الله عليه وسلم في الذي يجرّ ازاره من الخيلاء شيئا قال سمعته يقول لا ينظر الله اليه يوم القيامة **ترجمہ** محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے میں نے حکم کیا مسلم بن یسار کو جو مولے تھے نافع بن عبد الحارث کے ابن عمر سے پوچھنے کا اور میں ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اوس شخص کے باب میں جو اپنی تہ بند غرور سے لٹکا دے انہوں نے کہا میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالی اوسکی طرف نہ دیکھیگا قیامت کے دن **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال مررت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي ازاري استرخاء فقال يا عبد الله ارفع ازارك فرفعته ثم قال زد فزدت فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القوم الى اين فقال انصاف الساقين **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا اور میری ازار لٹک رہی تھی آپ نے فرمایا اے عبد اللہ اپنی ازار اونچی کر میں نے اٹھا لی آپ نے فرمایا اور اونچی کر میں نے اور اونچی کی پھر میں برابر اٹھاتا رہا یہاں تک کہ بعض لوگوں نے عرض کیا کہاں تک اوٹھا دی آپ نے فرمایا پنڈلی کے نصف تک **عن** محمد وهو ابن زياد قال سمعت ابا هريرة رضي الله تعالى عنه ورأى رجلا يجرّ ازاره فجعل يضرب الارض برجله وهو امير على البحرين وهو يقول جاء الامير جاء الامير قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان

اللہ لا ینظر الی من یجر ازارہ بطرا **ترجمہ** محمد بن زیاد سے روایت ہے میں نے ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا انہوں نے دیکھا ایک شخص کو اپنے تہ بند لٹکائے ہوئے اور مارنے
لگا زمین کو اپنے پاؤں سے وہ امیر تھا بحرین پر اور کہتا تھا امیر آیا امیر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا اللہ نہیں دیکھے گا اس شخص کو جو اپنے ازار غرور سے لٹکاوے **عن** شعبۃ
بھذا الاسناد وفی حدیث ابن جعفر کان مروان رضی اللہ تعالی عنہ یستخلف
اباھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ وفی حدیث ابن مثنی کان ابوھریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ یستخلف علی المدینۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے
کہا اسبال یعنے لٹکانا ازار اور قمیص اور عمامہ سب میں ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنوں سے نیچے جائز
نہیں اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حرمت خاص ہی
غرور سے لیکن عورتوں کو اسبال درست ہے اور مستحب یہ ہے کہ قمیص اور ازار دونوں نصف ساق تک
ہوں لیکن ٹخنوں تک بھی جائز ہے **باب** تحریم التبختر فی المشی مع اعجابہ
بثیابہ **کپڑوں وغیرہ پر اترانا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے** **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی قد اعجبتہ جمتہ
وبرداہ اذ خسف بہ الارض فھو یتجلجل فی الارض حتی تقوم الساعۃ **ترجمہ**
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص
جا رہا تھا وہ اپنے بالوں اور چادر پر اتراتا آخر زمین میں دھنسایا گیا پھر وہ قیامت تک اوسی میں اترتا
جاتا ہے (شاید وہ شخص اسی امت میں ہو اور صحیح یہ ہے کہ اگلی امت میں تھا) **عن** ابی
ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو ھذا **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال بینما رجل یتبختر یمشی فی بردیہ قد اعجبتہ نفسہ فخسف اللہ بہ
الارض فھو یتجلجل فیھا الی یوم القیامۃ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اکڑتا تھا چلنے میں اپنی دو چادروں میں
اور اتراتا تھا تو اللہ تعالی نے اسکو زمین میں دھنسا دیا پھر وہ قیامت تک اوسی میں گھستا چلا جاتا ہے

عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل يتبختر في بردين ثم ذكر مثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان رجلا ممن كان قبلكم يتبختر في حلة ثم ذكر مثل حديثهم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں چادروں کے بدلے جوڑے کا ذکر ہے

باب تحريم خاتم الذهب على الرجال سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن خاتم الذهب **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے

عن شعبة بهذا الاسناد وفي حديث ابن مثنى قال سمعت النضر بن انس **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى خاتما من ذهب في يد رجل فنزعه فطرحه وقال يعمد احدكم الى جمرة من نار فيجعلها في يده فقيل للرجل بعد ما ذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ خاتمك انتفع به قال لا والله لا آخذه ابدا وقد طرحه رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سونے کی انگوٹھی دیکھی ایک شخص کے ہاتھ میں آپ نے اوتار کر پھینک دی اور فرمایا تم میں سے کوئی قصد کرتا ہے جہنم کے انگارے کا پھر اوسکو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے جب آپ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اوس شخص سے کہا تو اپنی انگوٹھی اٹھا لے اور اوس سے نفع حاصل کر (یعنے اوس کی قیمت سے) وہ بولا قسم خدا کی میں اوسکو ہاتھ نہیں لگانے کا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا (سبحان اللہ صحابہ کا تقوے اور اتباع اس درجہ کو پہونچا تھا اگر وہ اٹھا لیتا اور بیچ لیتا تو گناہ نہ ہوتا)

عن عبد الله رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اصطنع خاتما من ذهب فكان يجعل فصه في باطن كفه اذا لبسه فصنع الناس ثم انه جلس على المنبر فنزعه

نقال اِنِّی کُنْتُ اَلْبَسُ ھٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّہٗ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰی بِہٖ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰہِ لَا اَلْبَسُہٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَھُمْ وَلَفْظُ الْحَدِیْثِ لِیَحْیٰی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اسکا نگ آپ ہتھیلی کیطرف رکھتے جب پہنتے پھر ایک دن آپ منبر پر بیٹھے آپ نے وہ انگوٹھی اُتار ڈالی اور فرمایا مین اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اسکا نگ اندر کیطرف رکھتا پھر پھینک دیا اُسکو اور فرمایا قسم خدا تعالیٰ کی اب مین اسکو کبھی نہین پہنون گا یہ دیکھکر لوگون نے بھی اپنی انگوٹھیان پھینک دین **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مسلمانون نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورت کو درست ہے اور مردون کو حرام ہے مگر ابن حزم سے اوسکی اباحت منقول ہے اور بعضون کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہین ہے اور یہ دونون مذہب باطل ہین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ فِیْ خَاتَمِ الذَّھَبِ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ عُقْبَۃَ بْنِ خَالِدٍ وَجَعَلَہٗ فِیْ یَدِہِ الْیُمْنٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین اتنا زیادہ ہے کہ وہ انگوٹھی آپ کے داہنے ہاتھ مین تھی + **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَاتَمِ الذَّھَبِ نَحْوَ حَدِیْثِ اللَّیْثِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ فَکَانَ فِیْ یَدِہٖ ثُمَّ کَانَ فِیْ یَدِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ثُمَّ کَانَ فِیْ یَدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ثُمَّ کَانَ فِیْ یَدِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَتّٰی وَقَعَ مِنْہُ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسٍ نَقْشُہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ حَتّٰی وَقَعَ فِیْ بِئْرٍ وَلَمْ یَقُلْ مِنْہُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی وہ آپکے ہاتھ مین تھی پھر ابوبکر کے ہاتھ مین رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ہاتھ مین رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ مین رہی پھر اون کے ہاتھ سے اریس کے کنوے مین گر گئی اوس انگوٹھی کا نقش یہ تھا محمد رسول اللہ **ف** جس روز سے یہ انگوٹھی گر گئی اوسی زمانہ سے خلافت مین خلل پڑا اور فتنے شروع ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش کرنا درست ہے اور نقش مین اللہ کا نام لکھنا بعضون نے اسکو مکروہ کہا ہے پر یہ قول ضعیف ہے

(نووی) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ذھب ثم القاہ ثم اتخذ خاتما من ورق ونقش فیہ محمد رسول اللہ وقال لا ینقش احد علی نقش خاتمی ھذا وکان اذا لبسہ جعل فصہ مما یلی بطن کفہ وھو الذی سقط من معیقیب فی بئر اریس ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی پیر اوسکو پہینکدیا اور چاندی کی بنائی اوسپر کندہ تہا محمد رسول اللہ اور فرمایا کوئی اپنی انگوٹھی مین یہ کندہ نہ کرادے آپ جب اس انگوٹھی کو پہنتے تو اوسکا نگینہ اندر کیطرف رکھتے وہی انگوٹھی معیقیب کو ہاتہہ سے بیر اریس مین گر گئی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ وقال للناس انی اتخذت خاتما من فضۃ ونقشت فیہ محمد رسول اللہ فلا ینقش احد علی نقشہ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنائی چاندی کی اور اسمین کہدوایا محمد رسول اللہ اور لوگون سے فرمایا کہ مین نے ایک انگوٹھی بنائی ہے چاندی کی اور اس مین محمد رسول اللہ کہدوایا ہے تو کوئی اپنی مہر مین یہ نہ کہدوادے عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا ولم یذکر فی الحدیث محمد رسول اللہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی الروم قال قالوا انھم لا یقرؤن کتابا الا مختوما قال فاتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من فضۃ کانی انظر الی بیاضہ فی ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقشہ محمد رسول اللہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی جب ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو لکہنے کا لوگون نے کہا روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہین پڑہتے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا مین اوس کی سفیدی کو دیکھہ رہا ہون آپ کے ہاتہہ مین اوسپر نقش تہا محمد رسول اللہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اراد ان یکتب الی العجم فقیل لہ ان العجم لا

يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَيَاضِهٖ فِیْ يَدِهٖ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے بادشاہ کو لکھنا چاہا (عجم کہتے ہین سوا عرب کے اور لوگون کو) لوگون نے کہا عجم کے لوگ کوئی خط نہین لیتے جبتک اوسپر مہر نہ ہو پہر آپنے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا مین آپکے ہاتہہ مین اوسکی سفیدی دیکہہ رہا ہون **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلٰی كِسْرٰی وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِیِّ فَقِيْلَ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَتُهٗ فِضَّةٌ وَّنُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے کسری (بادشاہ ایران) اور قیصر (بادشاہ روم) اور نجاشی (بادشاہ حبش) کو لکھنا چاہا لوگون نے عرض کیا یہ بادشاہ کوئی خط نہین لیتے جبتک اوسپر مہر نہ ہو آخر آپنے انگشتری بنوائی جسکا حلقہ چاندی کا تہا اور اسمین نقش تہا محمد رسول اللہ **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ اَبْصَرَ فِیْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ يَّوْمًا وَّاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَّرِقٍ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ مین چاندی کی انگوٹہی دیکہی ایک دن تو سب لوگون نے چاندی کی انگوٹہیان بنوالین اور پہنین پہر آپنے اپنی انگوٹہی پہینک دی لوگون نے بہی اپنی انگوٹہیان اوتار کر پہینکدین اپنے سونے کی انگوٹہیان پہینک دین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰی فِیْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَّرِقٍ يَوْمًا وَّاحِدًا ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِيْمَ مِنْ وَّرِقٍ فَلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّرِقٍ وَّكَانَ فَصُّهٗ حَبَشِيًّا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹہی چاندی کی تہی

اور اسکا نگینہ حبشی تھا (یعنے عقیق کا جس کی کان حبش اور یمن مین ہے اور بعضون نے کہا کہ حبشی سے
مراد سیاہ ہو یعنے سیاہ عقیق کا) عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس خاتم فضۃ فی یمینہ فیہ فص حبشی کان یجعل
فصہ مما یلی کفہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی
پہنی چاندی کی۔ داہنے ہاتھ مین اور اُسکا نگینہ آپ اندر کو ہتھیلی کیطرف رکھتے عن یونس
ابن یزید بھذا الاسناد مثل حدیث طلحۃ بن یحیی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
انس رضی اللہ تعالی عنہ قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذہ و
اشار الی الخنصر من یدہ الیسری ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی
اس اونگلی مین تھی اور بائین ہاتھ کی خنصر کو بتلایا (یعنے چھنگلیا کو) عن علی رضی اللہ تعالی
عنہ قال نھانی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اجعل خاتمی فی ھذہ
او التی تلیھا لم یدر عاصم فی ای الثنتین ونھانی عن لبس القسی وعن جلوس علی
المیاثر قال فاما القسی فثیاب مضلعۃ یؤتی بھا من مصر والشام فیھا شبہ کذا
واما المیاثر فشیئ کانت تجعلہ النساء لبعولتھن علی الرحل کالقطائف الارجوان
ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس انگلی مین اور اس کے پاس والی مین انگوٹھی پہننے سے (عاصم کو جو راوی ہے اس حدیث کا یاد
نرہا کونسی دو انگلی بتلائی) دوسری روایت مین ہے کہ سبابہ اور وسطی کو بتلایا یا وسطے اور اُس
کے پاس والی کو) اور منع کیا مجکو قسی کے پہننے سے اور ریشمی زین پوشون پر بیٹھنے سے اونہون
نے کہا قسی تو وہ کپڑے ہین خانہ دار جو مصر سے آتے ہین اور شام سے اور زین پوش وہ ہے جو عورتین
کجاوون پر بچھاتین ہین اپنے خاوندون کے لیے جیسے ارغوانی چادرین عن علی رضی
اللہ تعالی عنہ فذکر ھذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی بردۃ قال سمعت علی بن ابی طالب قال نھی
او نھانی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن ابی بردۃ قال علی رضی اللہ تعالی عنہ نھانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِیْ اِصْبَعِیْ هٰذِهٖ اَوْ هٰذِهٖ قَالَ اَوْمٰی اِلَی الْوُسْطٰی وَالَّتِیْ تَلِیْهَا **ترجمہ** ابو بردہ سے
روایت ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی
مین یا اس اونگلی مین انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور اوس کے پاس والی اونگلی
کیطرف کیونکہ یہ انگلیان ہر کام مین شریک رہتی ہین اور انگوٹھی سے ہرج ہوگا البتہ چھنگلیا الگ رہتی
ہے اوسی مین انگوٹھی پہننا بہتر ہے **ف** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا انگوٹھی داہنی اور بائین
دونون ہاتھ مین پہننا جائز ہے اور کسی مین کراہت نہین لیکن افضل کیا ہے اوس مین خلاف ہے

باب استحباب لبس النعال جوتی پہننا مستحب ہے **عن** جابر رضی اللہ تعالی
عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ غزوناھا یقول استکثروا من النعال
فان الرجل لا یزال راکبا ما انتعل **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جہاد کے سفر مین جسمین ہم شریک تھے آپ فرماتے تھے جوتیان
بہت پہنا کرو کیونکہ جوتی سے آدمی سوار رہتا ہے یعنے مثل سوار کے پاؤن کو تکلیف نہین پہنچتی

باب استحباب لبس النعال فی الیمنی اولا و الخلع من الیسری اولا و کراھۃ
المشی فی نعل واحدۃ پہلے داہنا جوتا پہنو اور پہلے بایان اتارے اور صرف ایک جوتا پہنکر چلنا
مکروہ ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمنی و اذا خلع فلیبدأ بالشمال و لینعلھما جمیعا او لیخلعھما جمیعا **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے
پاؤن سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائین سے شروع کرے اور چاہیے کہ دونون کو پہنے یا
دونون اتار ڈالے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یمش احدکم فی نعل واحدۃ لینعلھما جمیعا او لیخلعھما جمیعا **ترجمہ**
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے
ایک جوتا پہنکر نہ چلے بلکہ دونون پہنے یا دونون اتار ڈالے ورنہ پاؤن مین ہرج آجانے کا احتمال
ہے اور بدنما بھی ہے **عن** ابی رزین قال خرج الینا ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالے
عنہ فضرب بیدہ علی جبھتہ فقال الا انکم تحدثون انی اکذب علی

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِتَھْتَدُوْا وَاَضِلُّ اَلَا وَاِنِّیْ اَشْھَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ فَلَا یَمْشِ فِی الْاُخْرٰی حَتّٰی یُصْلِحَھَا
ترجمہ ابو رزین سے روایت ہو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا ہاتھ اپنی
پیشانی پر مارا پھر کہا تم کہتے ہو کہ مین جھوٹ بولتا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر تاکہ تم ہدایت پاؤ
اور مین گمراہ ہون خبردار ہو مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی
آپ فرماتے تھے جب تم مین سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو وہ دوسری جوتی بھی نہ پہنے
جبتک اوسکو درست نہ کرلے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْمَعْنٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **باب** النَّھْیِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ
وَالْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے مین احتبا کی ممانعت **عن**
جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّاْکُلَ الرَّجُلُ
بِشِمَالِہٖ اَوْ یَمْشِیَ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ وَّاَنْ یَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ یَّحْتَبِیَ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ کَاشِفًا
عَنْ فَرْجِہٖ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
بائین ہاتھ سے کہانے سے یا ایک جوتا پہنکر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے
ف جسکو عرب مین اشتمال صماء کہتے ہین یعنے کسی طرف سے کپڑا اٹھا نہ ہو اور سارے بدن کو
ڈھانپ لیوے ایک ہی کپڑے سے اس سے منع کیا کیونکہ اس مین آدمی مثل قیدی کے ہوجاتا ہے اور
کپڑا اپنا اوڑانا یا ہاتھ نکالنا دشوار ہوجاتا ہے **ف** یا گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے
مین اپنی شرمگاہ کھولے ہوئے (جسکو احتبا کہتے ہین یہ ایک کپڑے مین منع ہے ستر کھلنے کے خیال
سے اور کئی کپڑے ہون یا ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے) **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ سَمِعْتُہٗ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ اَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِہٖ فَلَا یَمْشِیْ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ حَتّٰی
یُصْلِحَ شِسْعَہٗ وَلَا یَمْشِیْ فِیْ خُفٍّ وَّاحِدَۃٍ وَّلَا یَاْکُلْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَحْتَبِیْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ
وَلَا یَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تم مین سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی پہنکر نہ چلے جب تک اسکا

تسمہ درست نہ کرے اور ایک موزہ پہنکر نہ چلے اور بائین ہاتھ سے نہ کہاوے اور ایک کپڑے مین گوٹ مار کر نہ بیٹھے اور اشتمال صماء نہ کرے ان سکے معنے اوپر بیان ہو چکے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اشتمال الصماء والاحتباء فی ثوب واحد وان یرفع الرجل احدی رجلیہ علی الاخری وھو مستلق علی ظھرہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اشتمال صماء سے اور گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے مین اور ایک پاؤن دوسرے پر رکھنے سے چت لیٹ کر کیونکہ ستر کھلنے کا ڈر ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمش فی نعل واحدۃ ولا تحتب فی ازار واحد ولا تاکل بشمالک ولا تشتمل الصماء ولا تضع احدی رجلیک علی الاخری اذا استلقیت **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چل ایک جوتے مین ورمت گوٹ مار کر بیٹھ ایک تہبند مین اور مت کہا بائین ہاتھ سے اور مت اشتمال صماء کر اور مت رکہہ اپنا ایک پاؤن دوسرے پر چت لیٹ کر ایسی صورت مین ہے جب تہبند باندھے ہو کیونکہ اس حالت مین ستر کھلنے کا ڈر ہے اور جو ستر کھلنے کا خوف نہ ہو یا پائجامہ پہنے ہو تو چت لیٹ کر ایک پاؤن دوسرے پر رکھنا درست ہے اور خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یستلق احدکم ثم یضع احدی رجلیہ علی الاخری **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے چت نہ لیٹے ایک پاؤن دوسرے پر رکھکر **عن** عباد بن تمیم عن عمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیہ علی الاخری **ترجمہ** عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبد اللہ بن زید بن عاصم) سے سنا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا چت لیٹے ہوئے مسجد مین ایک پاؤن دوسرے پر رکھے ہوئے **عن** الزھری بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

باب نھی الرجل عن التزعفر مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران مین رنگا ہوا کپڑا پہننا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نهى عن التزعفر قال قتيبة قال حماد يعني للرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زعفران لگانے سے یعنے مردوں کو عن انس يعني
الله تعالى عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتزعفر الرجل ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
منع کیا آپ نے مرد کو زعفران کے رنگ سے **باب** استحباب خضاب الشيب ترجمہ سپید
بالوں پر خضاب کرنا مستحب ہے عن جابر رضي الله تعالى عنه قال اتي بابي قحافة عام او جاء
الفتح او يوم الفتح وراسه ولحيته مثل الثغام او الثغامة فامر او فامر به الى نسائه قال
غيروا هذا بشيء ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ابو قحافہ جس سال کہ
فتح ہوا آئے انکا سر اور انکی داڑھی ثغامہ کیطرح سفید تھی (ثغامہ ایک گھانس ہے سفید) آپ
نے انکی عورتوں کو حکم دیا کہ بدل دو اس سفیدی کو کسی چیز سے عن جابر بن عبد الله رضي
الله تعالى عنه قال اتي بابي قحافة يوم فتح مكة وراسه ولحيته كالثغامة
بياضا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غيروا هذا بشيء واجتنبوا السواد
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ بچو سیاہی سے عن ابي هريرة رضي الله تعالى
عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان اليهود والنصارى لا يصبغون فخالفوهم ترجمہ
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری
خضاب نہیں کرتے تو تم انکا خلاف کرو **ف** اور خضاب کرو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ روزمرہ
کی عادات اور لباس اور وضع میں حتے المقدور کافروں کے خلاف کرنا بہتر ہے کیونکہ ہر ایک
قوم کو اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے اور یہ
نہایت ذلت اور بیغیرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے مقلد بنیں اور ڈھونڈھا ڈھونڈھ اون کی وضع
اور روش اختیار کریں۔ اس حدیث سے رد ہوتا ہے اون لوگوں کا جو نصاری کی تقلید لباس اور
وضع میں جائز خیال کرتے ہیں **نووی** علیہ الرحمۃ نے کہا ابو قحافہ ابوبکر کے باپ تھے انکا
نام عثمان تھا وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ زرد یا سرخ خضاب
عورت اور مرد دونوں کے لیے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے اور بعضوں کے نزدیک
مکروہ تنزیہی ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے اور اختلاف ہے سلف کا بعضے کہتے ہیں خضاب

کا ترک افضل ہے اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے ابن عمر اور ابوہریرہ زرد خضاب کرتے حنا اور
وسمہ سے اور زعفران سے بہی منقول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بہی کیا ہے اون مین سے
ہین حضرت عثمان اور حضرت حسن اور حسین اور عقبہ بن عامر اور ابن سیرین اور ابو بردہ رضی اللہ عنہم
انتہے مختصراً **باب** تحريم تصوير صورة الحيوان جانور کی صورت بنانا حرام
ہے **عن** عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت واعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جبریل علیہ الصلوة والسلام فی ساعة یاتیه فیہا فجاءت تلک الساعة
ولم یاتِه وفی یدہ عصا فالقاها من یدہ وقال ما یخلف اللہ وعدہ ولا رسلہ ثم
التفت فاذا جرو کلب تحت سریرہ فقال یا عائشة متی دخل ھذا الکلب ھھنا
فقالت واللہ ما دریت فامر به فاخرج فجاء جبریل علیہ الصلوة والسلام فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعدتنی فجلست لک فلم تات فقال منعنی الکلب
الذی کان فی بیتک انا لا ندخل بیتا فیه کلب ولا صورة **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جبریل علیہ السلام نے وعدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آنیکا ایک وقت مین پہر وہ وقت آگیا اور جبریل علیہ السلام نہ آئے اُسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہاتہہ مبارک مین ایک لکڑی تہی آپنے اُسے پہینک دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف
نہین کرتا نہ اوس کے ایلچی وعدہ خلاف کرتے ہین پہر آپنے ادہر ادہر دیکہا تو ایک پلہ کتے کا تخت کے تلے
دکہلائی دیا آپنے فرمایا اے عائشہ یہ پلہ کب آیا اسجگہہ اُنہون نے کہا قسم خدا کی مجہکو خبر نہین پہر آپ نے
حکم دیا وہ باہر نکالا گیا اوسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تمنے مجہہ سے وعدہ کیا تہا اور مین تمہاری انتظار مین بیٹہا تہا لیکن تم نہین آئے اونہون نے
کہا یہ کتا تمہارے گہر مین تہا اوسنے مجہکو روک رکہا تہا ہم اوس گہر مین نہین جاتے جس کے اندر کتا
ہو یا صورت **ف** نووی علیہ الرحمة نے کہا جاندار کی مورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ
ہے برابر ہے کہ کپڑے مین ہو یا فرش مین یا زیور یا اشرفی مین یا پیسے مین یا برتن مین یا دیوار میز
البتہ درخت یا پالان یا اُن چیزون کی جنمین جان نہین صورت بنانا حرام نہین ہے اور جس چیز مین
تصویر جاندار کی بنی ہو اگر وہ دیوار پر لٹکائی جاوے یا کپڑے مین پہنی جاوے یا عمامہ پہو جو

ذلیل نہین تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہہ پہ ہو جیسے بچھونے پر جو روندا جاوے یا تکیہ وغیرہ پر تو حرام نہین ہے لیکن اس مین کلام ہے کہ ایسی تصویر سے بہی فرشتے گہر مین آوین گے یا نہین اور ہمارے نزدیک کوئی فرق نہین اوس صورت مین جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علما صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور ابو حنیفہ کا اور بعض سلف نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اُسکا رکہنا حرام نہین ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس پردے پر خفا ہوئے اوسپر بے سایہ تصویرین تہین اور احادیث مطلق ہین اون مین کسی صورت کی تخصیص نہین ہے اور بعضون کے نزدیک کپڑے پر جو نقش ہون تصویرون کے وہ درست ہین اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہی لیکن اجماع ہے اون تصویرون کی حرمت پر جو سایہ دار ہون اور اُنکا توڑنا واجب ہی قاضی نے کہا اون مین سے بچون کی گڑیان مستثنی ہین اون کی اجازت ہے لیکن مالک نے گڑیون کا بہی خریدکرنا اپنے بچے کے لیے مکروہ رکہا ہے اور بعضون نے کہا کہ گڑیون سے کہیلنے کی بہی اجازت اس حدیث سے منسوخ ہو گئی واللہ اعلم انتہے عن ابن ابی حازم بہذا الاسناد ان جبریل علیہ الصلوۃ والسلام وعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتیہ فذکر الحدیث ولم یطولہ کتطویل ابن ابی حازم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن میمونۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبح یوما واجما فقالت میمونۃ یا رسول اللہ لقد استنکرت ہیئتک منذ الیوم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل علیہ الصلوۃ والسلام کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی ام واللہ ما اخلفنی قال فظل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومہ ذلک علی ذلک ثم وقع فی نفسہ جرو کلب تحت فسطاط لنا فامر بہ فاخرج ثم اخذ بیدہ ماء فنضح مکانہ فلما امسی لقیہ جبریل علیہ الصلوۃ والسلام فقال لہ قد کنت وعدتنی ان تلقانی البارحۃ قال اجل ولکنا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ فامر بقتل الکلاب حتی انہ یامر بقتل کلب الحائط الصغیر ویترک کلب الحائط الکبیر ترجمہ ام المومنین میمونہ رضے اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن

صبحکو اوٹھی جب جب رحبیر کوئی رنجیدہ ہوتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اسرآج میں نے آپ کی
شکل ایسی دیکھی کہ ویسی آج تک نہین دیکھی تھی آپنے فرمایا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھہ
سے وعدہ کیا تہا اس رات ملنے کا مگر نہین ملے اور انہون نے کبھی وعدہ خلاف نہین کیا قسم
خدا کی میمونہ نے کہا پہر ساری دن آپ اسیطرح رہے بعد اوس کے آپکے دل مین خیال آیا ایک
کتے کے بچے کا جو ہماری ڈیرے مین تہا وہ نکالکر باہر کیا گیا پہر آپ نے پانی لیا اور جہان وہ کتا
بیٹھا تہا وہان پانی چھڑک دیا جب شام ہوئی تو جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے آپنے فرمایا
تم نے مجھہ سو وعدہ کیا تہا گذشتہ رات کو آنیکا اونہون نے کہا ہان لیکن ہم اوس گھر مین نہین
جاتے جس مین کتا ہو یا مورت پہر اوسکی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمدیا کتون کے قتل
کا یہانتک کہ آپ نے چھوٹے باغ کا بہی کتا قتل کرا دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا ف
کیونکہ بڑے باغ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جو فرشتے کتے کی وجہ
سے نہین آتے وہ رحمت اور برکت کے فرشتے ہین لیکن محافظ فرشتے تو ہر وقت ساتھ رہتے ہین اور
ہر جگہ جاتے ہین کیونکہ وہ اعمال کو لکھتے ہین اور خطابی نے کہا جس کتے کا پالنا درست ہو جیسے
شکاری کتا یا کہیت کا وہ فرشتون کو نہین روکتا انتہے مختصرًا **عن** اَبِی طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ
وَّلَا صُوْرَۃٌ **ترجمہ** ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جس کے اندر کتا یا مورت ہو **عن** اَبِی طَلْحَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ
بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا
الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَذِکْرِ الْاَخْبَارِ فِی الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن اَبِی طَلْحَۃَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ
اشْتَکٰی زَیْدٌ فَعُدْنَاہُ فَاِذَا عَلٰی بَابِہٖ سِتْرٌ فِیْہِ صُوْرَۃٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ الْخَوْلَانِیِّ
رَبِیْبِ مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَمْ یُخْبِرْنَا زَیْدٌ عَنِ الصُّوَرِ یَوْمَ

الاوّل فقال عبيد الله الم تسمعه حين قال الا رقمًا في ثوب **ترجمہ** ابو طلحہ سے روایت
ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
فرشتے اوس گہر مین نہین جاتے جس کے اندر صورت ہو بسر نے کہا زید بیمار ہو گئے ہم اون کی بیمار پرسی
کو گئے اون کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا تہا جسپر صورت تہی مین نے عبید اللہ خولانی سے
کہا جو ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالے عنہا کا ربیب تہا خود زید ہی نے ہم سے صورت کی حدیث
بیان کی تہی (اور اب پردہ لٹکایا ہے صورت کا) عبید اللہ نے کہا تم نے اون سے نہین سنا انہون
نے یہ بہی کہا تہا مگر جو نقش ہو کپڑے مین **عن** ابی طلحة رضي الله تعالى عنه
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تدخل الملٰئكة بيتا فيه صورة قال
بسر فمرض زيد بن خالد فعدناه فاذا نحن في بيته بستر فيه تصاوير فقلت
لعبيد الله الخولاني الم يحدثنا في التصاوير قال انه قال الا رقما في ثوب الم
تسمعه قلت لا قال بلى قد ذكر ذلك **ترجمہ** ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گہر مین نہین جاتے جسمین صورت ہو۔ بسر نے کہا پہر زید بن
خالد بیمار ہوئے (جو اس حدیث کے راوی ہین) ہم اون کے پوچہنے کو گئے اون کے گہر پر ایک
پردہ لٹکتا تہا جس مین تصویر بنی تہی مین نے عبید اللہ خولانی سے کہا انہون نے ہم سے حدیث
بیان کی تصویرون کے باب مین انہون نے کہا ہان یہ بہی تو کہا تہا تم نے نہین سنا مگر جو نقش
ہو کپڑے پر مین نے کہا مین نے نہین سنا انہون نے کہا زید نے یہ کہا تہا **عن** ابی طلحة
الانصاري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تدخل الملٰئكة
بيتا فيه كلب ولا تماثيل قال فاتيت عائشة رضي الله تعالى عنها فقلت ان
هذا يخبرني ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تدخل الملٰئكة بيتا فيه
كلب ولا تماثيل فهل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر ذلك فقالت لا
ولكن ساحدثك ما رايته فعل رايته خرج في غزاته فاخذت نمطا فسترته
على الباب فلما قدم فراى النمط عرفت الكراهية في وجهه فجذبه حتى
هتكه او قطعه وقال ان الله لم يامرنا ان نكسو الحجارة والطين قال فقطعنا منه

وسادتین وحشوتهما لیفاً فلم یعب ذلک علیّ **ترجمہ** ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فرشتے اُس گھر میں نہیں
جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویریں ہوں۔ زید نے کہا ہیں یہ سنکر ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کے پاس آیا اور اُن سے کہا کہ ابوطلحہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں تم نے بھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے ایسا سنا ہے اونہوں نے کہا نہیں میں نے جو دیکھا ہے وہ تجھ سے بیان کرتی ہوں
ایکبار آپ جہاد کو تشریف لے گئے تو میں نے ایک چادر لیا اور اُسکو دروازے پر لٹکا دیا جب آپ
لوٹ کر آئے اور چادر دیکھا آپ کو برا معلوم ہوا آپنے اُسکو کھینچا یہانتک کہ پھاڑ ڈالا یا کاٹ
ڈالا اُسکو بعد اوس کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمکو حکم نہیں دیا پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنانے کا حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پھر ہمنے اوسکو کاٹ کر دو تکیے بنا ڈالے اور اُن کے اندر
کھجور کی چھال بھری آپنے اوسپر عیب نہیں کیا **ف** اُس چادر پر تصویریں تھیں گھوڑوں
کی جیسے دوسرے روایت میں ہے اسحدیث سے یہ بھی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا کپڑا جمانا منع
ہے مگر یہ کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے اور ابو الفتح نے کہا کہ حرام ہے **عن** عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان لنا ستر فیہ تمثال طائر وکان الداخل اذا دخل
استقبلہ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حولی ہذا فانی کلما دخلت فرأیتہ
ذکرت الدنیا قالت وکانت لنا قطیفۃ کنا نقول علمها حریر فکنا نلبسها۔
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہمارے پاس ایک پردہ
تھا اوس میں پرندہ کی تصویر بنی تھی جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اوس کے سامنے ہوتی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو نکال جب میں اندر آنکر اوسکو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آتی ہے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہمارے پاس ایک چادر تھی جسپر ریشمی بیل
تھی ہم اوسکو پہنا کرتے **عن** ابن ابی عدی وعبد الاعلی بہذا الاسناد قال ابن
مثنی وزاد فیہ یرید عبد الاعلی فلم یأمرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقطعہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قدم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر وقد سترت علی بابی درنوکا فیہ الخیل ذوات

الاجنحة فامرني فنزعته ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازے پر ایک نقشی پردہ لٹکایا تھا جس
پر پردار گھوڑوں کی مورتیں بنی تھیں آپنے حکم دیا میں نے اوسکو توڑ ڈالا عن وکیع
بهذا الاسناد وليس في حديث عبدة قدم من سفر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
عائشة رضي الله تعالى عنها قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا
متسترة بقرام فيه صورة فتلون وجهه ثم تناول الستر فهتكه ثم قال ان من
اشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يشبهون بخلق الله عز وجل ترجمہ ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور
میں ایک پردہ ڈالے تھی تصویردار آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اس پردے کو لیکر
پھاڑ ڈالا پھر فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں اون لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالی کی مخلوق
کی صورت بناتے ہیں عن عائشة رضي الله تعالى عنها ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم دخل عليها بمثل حديث ابراهيم بن سعد غير انه قال ثم اهوى
الى القرام فهتكه بيده ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ پھر آپ جھکے پردے کیطرف
اور اسکو اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا عن الزهري بهذا الاسناد وفي حديثهما ان اشد
الناس عذابا لم يذكرا من ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشة رضي الله تعالى
عنها تقول دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سترت سهوة لي بقرام
فيه تماثيل فلما راه هتكه وتلون وجهه وقال يا عائشة اشد الناس عذابا عند الله
يوم القيمة الذين يضاهون بخلق الله تعالى قالت عائشة رضي الله تعالى عنها
فقطعناه فجعلنا منه وسادة او وسادتين ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک طاق
یا مچان کو اپنے ایک پردہ سے ڈھانکا تھا جس میں تصویریں تھیں جب آپنے یہ دیکھا تو اسکو پھاڑ
ڈالا اور آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا اے عائشہ سب سے زیادہ سخت عذاب
قیامت میں اون لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالے کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں حضرت عائشہ رضی

نے کہا میں نے اسکو کاٹ کر ایک تکیہ بنایا یا دو تکیہ بنائے **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها
انه كان لها ثوب فيه تصاوير ممدود الى سهوة فكان النبي صلى الله عليه وسلم
يصلي اليه فقال اخريه عني قالت فاخرته فجعلته وسائد **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں وہ ایک طاق پر لٹکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم اودھر نماز پڑھتے تھے تو فرمایا اسکو ہٹا دے میرے سامنے سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا
نے کہا میں نے اسکو ہٹا کر اس کے تکیے بنا ڈالے **عن** شعبة بهذا الاسناد **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها قالت دخل النبي صلى الله
عليه وسلم علي وقد سترت نمطا فيه تصاوير فنحاه فاتخذت منه وسادتين **ترجمہ**
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ نے اسکو سرکا دیا میں نے
اوس کے دو تکیے بنا ڈالے **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها زوج النبي صلى الله عليه
وسلم انها نصبت سترا فيه تصاوير فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فنزعه
قالت فقطعته وسادتين فقال رجل في المجلس حينئذ يقال له ربيعة بن عطاء
مولى بني زهرة افما سمعت ابا محمد يذكر ان عائشة رضي الله تعالى عنها
قالت فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرتفق عليهما قال ابن القاسم لا قال
لكني سمعته يريد القاسم بن محمد **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے روایت ہے اونہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس پردے کو اتار ڈالا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا
میں نے اوس کے دو تکیے بنا دیے ایک شخص بولا مجلس میں اوس وقت جسکا نام ربیعہ بن عطا تھا تم نے
نہیں سنا ابو محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون تکیوں
پر آرام کرتے تھے ابن قاسم نے کہا نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا **عن** عائشة
رضي الله تعالى عنها انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما راها رسول الله
صلى الله عليه وسلم قام على الباب فلم يدخل فعرفت او عرفت في وجهه

الكراهية فقالت يا رسول الله اتوب الى الله والى رسوله فماذا اذنبت فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما بال هذه النمرقة فقالت اشتريتها لك تقعد عليها و
توسدها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اصحاب هذه الصور يعذبون
ويقال لهم احيوا ما خلقتم ثم قال ان البيت الذي فيه الصور لا تدخله الملئكة
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی انہون نے ایک تونشک خریدی
جس مین تصویرین تھین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکھا تو آپ دروازے پہ کھڑے
ہو رہے اور اندر نہ گئے مین نے پہچان لیا کہ آپ کے چہرے مبارک پر رنج ہے مین نے کہا یا رسول
اللہ مین توبہ کرتی ہون اللہ تعالے اور اوسکے رسول کے سامنے میرا کیا گناہ ہے آپ نے فرمایا
یہ تونشک کیسی ہے مین نے کہا اسکو مین نے خریدا ہے آپکے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے آپ
نے فرمایا جنہون نے یہ تصویرین بنائین اونکو عذاب ہوگا اور اون سے کہا جاوے گا ان مین جان
ڈالو پھر فرمایا جس گھر مین تصویرین ہون وہان فرشتے نہین آتے **عن** عائشة بهذا
الحديث وبعضهم اتم حديثا له من بعض وزاد في حديث ابن اخي الماجشون قالت
فاخذته فجعلته مرفقتين فكان يرتفق بهما في البيت **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا
زیادہ ہے کہ مین نے اوسکے دو تکیے بنا ڈالے آپ اونپر تکیہ لگاتے گھر مین **عن** ابن عمر
رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الذين يصنعون
الصور يعذبون يوم القيمة يقال لهم احيوا ما خلقتم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ مورتین بناتے ہین
اونکو قیامت مین عذاب ہوگا اور ان سے کہا جاوے گا جلا ڈالو جنکو تم نے بنایا **عن** ابن عمر
رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث عبيد الله عن
نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ**
وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** عبد الله رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان اشد الناس عذابا يوم القيمة المصورون ولم يذكر الاشج ان
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت مین تصویر بنانیوالون کو ہوگا **عن** الاعمش بهذا الاسناد
وفی روایة یحیی وابی کریب عن ابی معاویة ان من اشد اهل النار یوم القیمة
عذابا المصورون وحدیث سفیان کحدیث وکیع **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
مسلم بن صبیح قال کنت مع مسروق فی بیت فیه تماثیل مریم فقال مسروق هذا
تماثیل کسری فقلت لا هذه تماثیل مریم فقال مسروق اما انی سمعت عبد الله
بن مسعود رضی الله تعالی عنه یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اشد
الناس عذابا یوم القیمة المصورون **ترجمہ** مسلم بن صبیح سے روایت ہے مین مسروق کے
ساتھ ایک گھر مین تھا جس مین تصویرین تھین مسروق نے کہا یہ کسرے (بادشاہ ایران) کی تصویرین
ہین مینے کہا نہین یہ حضرت مریم علیہا السلام کی تصویرین ہین مسروق نے کہا مین نے عبد اللہ بن
مسعود سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب
قیامت کے دن تصویر بنانے والون کو ہوگا **عن** سعید بن ابی الحسن قال جاء رجل
الی ابن عباس رضی الله تعالی عنهما فقال انی رجل اصور هذه الصور فافتنی فیها
فقال له ادن منی فدنا منه ثم قال ادن منی فدنا حتی وضع یده علی راسه وقال انبئك بما سمعت من رسول
الله صلی الله علیه وسلم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول کل مصور
فی النار یجعل له بکل صورة صورها نفسا فتعذبه فی جهنم وقال ان کنت لابد فاعلا
فاصنع الشجر وما لا نفس له فاقر به نصر بن علی **ترجمہ** سعید بن ابی الحسن سے
روایت ہے ایک شخص عبد اللہ بن عباس کے پاس آیا اور
کہنے لگا مین تصویر بنانے والا ہون تو اسکا کیا حکم ہے بیان کیجیے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا میرے پاس آؤ وہ پاس گیا پھر اونہون نے کہا پاس آؤ اور پاس گیا یہانتک کہ
ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنا ہاتھہ اوس کے سر پر رکھا اور کہا مین تجھہ سے کہتا ہون
وہ جو مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ سے آپ فرماتے تھے ہر
ایک تصویر بنانیوالا جہنم مین جاوے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جاندار بنایا جاوے
گا جو تکلیف دیگا اوسکو جہنم مین اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اگر تو ایسا ہی

بناتا ہے تو درخت کی یا اور کسی بیجان چیز کی تصویر بنا **عن** النضر بن انس بن مالک رضی اللہ
تعالی عنہ قال کنت جالسا عند ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فجعل یفتی ولا یقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی سالہ رجل فقال انی رجل اصور ہذہ الصورۃ
فقال لہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ادنہ فدنا الرجل فقال ابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صور صورۃ فی الدنیا
کلف ان ینفخ فیہا الروح یوم القیمۃ ولیس بنافخ **ترجمہ** نضر بن انس بن مالک سے روایت
ہے میں عبد اللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا وہ فتوی دیتے تھے اور حدیث نہیں بیان کرتے تھے
یہانتک کہ ایک شخص نے پوچھا میں مصور ہوں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا میرے پاس آ وہ
پاس آیا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے جو شخص دنیا میں کوئی صورت بنا دے اوسکو قیامت میں تکلیف دیجاویگی اوس میں جان ڈالنے
کی اور وہ جان ڈال نہ سکیگا **عن** النضر بن انس رضی اللہ تعالی عنہ ان رجلا اتی
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی زرعۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال دخلت مع ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ فی دار مروان فرای فیہا تصاویر فقال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ عز وجل ومن اظلم ممن ذہب یخلق خلقا کخلقی
فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او لیخلقوا شعیرۃ **ترجمہ** ابو زرعہ سے روایت ہے میں
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا وہاں تصویریں تھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالی فرماتا ہے اوس سے
زیادہ کون قصوروار ہوگا جو میری مخلوق کیطرح بنانے کا قصد کرے اچھا بنا دیں ایک چیونٹی
یا ایک دانہ گیہوں کا یا جو کا **عن** ابی زرعۃ قال دخلت انا وابو ہریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ دارا تبنی بالمدینۃ لسعید او لمروان قال فرای مصورا یصور فی
الدار فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر او لیخلقوا
شعیرۃ **ترجمہ** ابو زرعہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں اور ابو ہریرہ ایک گھر میں گئے

جو بن رہا تھا مدینہ مین سعید کا یا مروان کا وہان ایک مصور کو دیکھا جو گھر مین تصویرین بنا رہا تھا ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ویسا ہی جیسا اوپر گزرا اسمین جو کا ذکر نہین ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَةُ بَیْتًا
فِیْهِ تَمَاثِیْلُ اَوْ تَصَاوِیْرُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اُس گھر مین نہین جاتے جس مین مورتین ہون **عَنْ** سُهَیْلٍ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** کَرَاهَةِ الْکَلْبِ وَالْجَرَسِ فِی السَّفَرِ سفر مین گھنٹا
اور کتا رکھنے کی کراہت **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِکَةُ رُفْقَةً فِیْهَا کَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہین رہتے
اون مسافرون کے جن کے ساتھ گھنٹا ہو یا کتا ہو (یعنے رحمت کے فرشتے کیونکہ گھنٹے کی آواز
مکروہ ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے) **عَنْ** سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ
مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنٹا شیطان کا باجا ہے **بَابُ** کَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِیْ
رَقَبَةِ الْبَعِیْرِ تانت کا ہار اونٹ کے گلے مین ڈالنے کی ممانعت **ف** نووی نے کہا عربون
کی عادت تھی کہ نظر نہ لگنے کے لیے تانت کا ہار اونٹ کے گلے مین ڈالدیتے آپ نے یہ موقوف کردیا
اس وجہ سے کہ نظر بد اس ہار سے نہین رکتی اب اگر کوئی زینت کے لیے ڈالے تو درست ہے یا حاجت
کے لیے یا اور کوئی ہار سوا تانت کے **عَنْ** اَبِیْ بَشِیْرٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
اَنَّهٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ قَالَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ وَالنَّاسُ
فِیْ مَبِیْتِهِمْ لَا تُبْقَیَنَّ فِیْ رَقَبَةِ بَعِیْرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ
اُرٰی ذٰلِكَ مِنَ الْعَیْنِ **ترجمہ** ابو بشیر انصاری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھے سفر مین تو آپ نے ایک پیام پہونچانے والے کو بھیجا عبد اللہ بن ابی بکر نے کہا میں

سمجھتا ہون لوگ اوس تست انپی سونے کے مقامون مین تھے اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے مین تانت کا ہار نہ رہے یا ہار اور اوس کو کاٹ ڈالین امام مالک نے کہا مین خیال کرتا ہون یہ نظر نہ لگنی کے خیال سے ڈالتے تھے **باب** النَّهْیِ عَنْ ضَرْبِ الْحَیَوَانِ فِی وَجْهِهٖ وَوَسْمِهٖ فِیْهِ جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِی الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِی الْوَجْهِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پر مارنے سے اور منہ پر داغ دینے سے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَیْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِی وَجْهِهٖ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِیْ وَسَمَهٗ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گذرا جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اوس پر جس نے اوسکو داغا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَا اَسِمُهٗ اِلَّا فِیْ اَقْصٰی شَیْءٍ مِّنَ الْوَجْهِ فَاَمَرَ بِحِمَارٍ لَهٗ فَكُوِیَ فِیْ جَاعِرَتَیْهِ فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَوَی الْجَاعِرَتَیْنِ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا آپ نے اوسکو برا کہا اور فرمایا قسم خدا کی مین تو داغ نہین دیتا مگر اوس جگہہ جو منہ سے بہت دور ہے (جیسے پٹھا وغیرہ) اور حکم کیا اپنے گدھے کو داغ دینے کا تو داغ دیا گیا پٹھون پر اور سب سے پہلے آپ ہی نے پٹھون پر داغا **باب** جَوَازِ وَسْمِ الْحَیَوَانِ غَیْرِ الْاٰدَمِیِّ سوا آدمی کے جانور کو داغ دینا درست ہے **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ لِیْ یَا اَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا یُصِیْبَنَّ شَیْئًا حَتّٰی تَغْدُوَ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَنِّكُهٗ قَالَ فَغَدَوْتُ فَاِذَا هُوَ فِی الْحَائِطِ وَعَلَیْهِ خَمِیْصَةٌ حُوَیْتِیَّةٌ وَهُوَ یَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِیْ قَدِمَ عَلَیْهِ فِی الْفَتْحِ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے جب ام سلیم جنین تو مجھ سے کہا اے انس اس بچے

اسکو دیکہتا رہ یہ کچہ کہانے نہ پاوے جب تک تو اسکو صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاؤ
اور آپ کچہ چاب کر اُس کے منہ مین نہ ڈالین انس نے کہا پہر مین صبح کو آپ کے پاس گیا آپ باغ مین تہے
اور ایک کملی حویت کی (جو ایک قبیلہ ہے یا موضع ہے) اوڑہی تہی داغ دے رہے تہے اون اونٹون
پر جو فتح مین آپ پاس آئے تہے **ف** نووی نے کہا آدمی کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ مین
منع ہے اور جگہ مستحب ہے زکوۃ اور جزیے کے جانورون پر اور جائز ہے اور جانورون کو اور ابو حنیفہ
کے نزدیک مکروہ ہے اور اون پر یہ حدیثین حجت ہین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ اُمَّهٗ حِيْنَ وَلَدَتِ انْطَلَقُوْا بِالصَّبِيِّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحَنِّكُهٗ قَالَ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْثَرُ
عِلْمِيْ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ اٰذَانِهَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے اون کی مان جب جنین تو انہون نے
کہا اس بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ آپ چبا کر اوس کے مونہہ مین کچہ ڈالین گے
مین نے دیکہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریون کے تہان مین تہے داغ دے رہے تہے اون کے
کانون مین **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرْبَدًا وَّهُوَ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ فِيْ اٰذَانِهَا **ترجمہ**
حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے
تہان مین آپ داغ دے رہے تہے بکریون کے کانون پر **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ
ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ
فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِيْسَمَ وَهُوَ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ **ترجمہ** انس
بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ مبارک
مین داغ کا ہتیار دیکہا آپ صدقہ کے اونٹون پر داغ دے رہے تہے **باب**
كَرَاهَةِ الْقَزَعِ قزع کی ممانعت **ف** نووی نے کہا قزع کے معنے تہوڑا سر منڈانا
تہوڑا نہ منڈانا یا جگہہ جگہہ منڈانا اور یہ مکروہ ہے الا اُس صورت مین جب علاج کے لیئے ہو اور
کراہت تنزیہی ہے اور بعضون نے بچون کے لیے جائز رکہا ہے لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ
مرد اور عورت دونون کے لیے مطلقاً مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی صنعت ہے یا بد نما ہے انتہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَّمَا الْقَزَعُ قَالَ یُحْلَقُ بَعْضُ رَاْسِ الصَّبِیِّ وَیُتْرَکُ بَعْضٌ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قزع سے عبداللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا قزع کیا ہے انہون نے کہا بچہ کا کچہ سر مونڈنا کچہ چھوڑ دینا عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِیْرَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عُبَیْدِ اللّٰهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ وَاَلْحَقَا التَّفْسِیْرَ فِی الْحَدِیْثِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْجُلُوْسِ فِی الطُّرُقَاتِ رستون مین بیٹھنے کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِّنْ مَّجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّهٗ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہون مین بیٹھنے سے لوگون نے کہا یارسول اللہ ہمکو اپنی مجلسون مین بیٹھنا ضرور ہے باتین کرنے کے لیے آپنے فرمایا اگر تم نہین مانتے تو راستے کا حق ادا کرو لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ راہ کا حق کیا ہے آپنے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا (اور غیر محرم کیطرف بدنظر نہ کرنا) اور راہ مین ایذا نہ دینا (کسیکو چلنے مین) اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ تَحْرِیْمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ بالون مین جوڑ لگانا اور لگوانا اور گودنا اور گدانا اور منہ کی روئین نکالنا اور نکلوانا اور دانتون کا کشادہ کرنا اور اللہ تعالی کی خلقت کو بدلنا حرام ہے

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ ابْنَةً عُرَیِّسًا اَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ

شَعْرُهَا اَفَاَصِلُهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ **ترجمہ** اسما بنت ابی بکر رضے اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی ایک عورت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بیٹی دولہن ہوئی ہے اور اُس کے چیچک نکل رہے بال گر گئے کیا مین جوڑ لگا دون اوس کے بالون مین آپ نے فرمایا لعنت کی اللہ تعالی نے جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر **ف** ظاہر حدیث سے اس فعل کی حرمت نکلتی ہے اور یہی مختار ہے اور بعضون نے جائز رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالی عنہا سے لیکن یہ روایت صحیح نہین ہے **عَنْ** هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّ وَكِيْعًا وَشُعْبَةَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ زَوَّجْتُ ابْنَتِيْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَاْسِهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا اَفَاَصِلُ شَعْرَهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَنَهَاهَا **ترجمہ** اسما بنت ابی بکر رضے اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا مین نے شادی کی ہے اپنی بیٹی کی۔ اُس کے بال گر گئے ہین اور اُسکا خاوند بالون کو پسند کرتا ہے کیا مین جوڑ لگا دون اوس کے بالون مین یا رسول اللہ آپ نے منع کیا اُسکو **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَاَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَاَرَادُوْا اَنْ يَّصِلُوْا فَسَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوئی اوس کے بال گر گئے لوگون نے قصد کیا اون مین جوڑ لگانیکا تو پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے لعنت کی جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَةً لَّهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا يُرِيْدُهَا اَفَاَصِلُ شَعْرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُعِنَ الْوَاصِلَاتُ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پھر وہ لڑکی بیمار ہوئی اوسکے بال گر گئے وہ رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا اُسکا خاوند قصد کرتا ہے اُسکا کیا مین جوڑ لگا دون اُسکے بالون مین آپنے فرمایا لعنت ہی جوڑ لگانیوالیون پر **عَنْ** اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَافِعٍ بِهٰذَا وَقَالَ لُعِنَ الْمُوْصِلَاتُ **ترجمہ** اسمین یون ہے کہ جوڑ لگوانیوالیون پر لعنت ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر اور گودنے والی اور گدانے والی پر **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوْبَ وَكَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَا لِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُّهٗ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِّيْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ فَاِنِّيْ اَرٰى شَيْئًا مِّنْ هٰذَا عَلَى امْرَاَتِكَ الْاٰنَ قَالَ اذْهَبِيْ فَانْظُرِيْ قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ اَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی لعنت کی اللہ نے گودنے والیون اور گدانے والیون پر اور مُنہ کے بال نکالنے والیون پر اور نکلوانے والیون پر اور دانتون کو کشادہ کرنے والیون پر خوبصورتی کے لیے (تاکہ کم سن معلوم ہون) اللہ کی خلقت بدلنیوالیون پر پھر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہونچی جسکا نام اُم یعقوب تہا وہ قرآن پڑہا کرتی تہی تو وہ آئی عبد اللہ کے پاس اور بولی مجھے کیا خبر پہونچی ہے کہ تم نے لعنت کی گودنے اور گدانے اور منہ کے بال اکہاڑنے اور اوکہڑوانے اور دانتون کو کشادہ کرنے اور اللہ تعالی کی خلقت کو بدلنے والیون پر عبد اللہ نے کہا مین کیون لعنت نہ کرون اوسپر جسپر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے وہ عورت بولی میں نے تو دونوں جلدوں میں جسقدر قرآن ہے پڑھ ڈالا
مجھے نہیں ملا عبد اللہ نے کہا اگر تو پڑھتی جیسا چاہیے تھا غور کر کے تو تجھکو ملتا اللہ فرماتا ہے جو رسول تمکو بتلاوے وہ لو اور جس سے منع کرے اُس سے باز رہو وہ عورت بولی ان باتوں میں سے تو بعضی بات تمہاری عورت بھی کرتی ہے عبد اللہ نے کہا جا دیکھ وہ
گئی اُنکی عورت کے پاس تو کچھ نہ پایا پھر لوٹ کر آئی اور کہنے لگی اُنمیں سے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی عبد اللہ نے کہا اگر وہ ایسا کرتی
تو ہم اُس سے صحبت نہ کرتے عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِي حَدِيثِ مُفَضَّلٍ الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُومَاتِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ أُمِّ يَعْقُوبَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ زَجَرَ النَّبِيُّ صلعم أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنے سر میں کچھ جوڑ لگانے سے عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ ترجمہ حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہ سے جس سال حج کیا تو منبر پر کہا اور ایک بالوں کا چونڈا اپنے ہاتھ میں لیا جو غلام کے پاس تھا اے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا منع کرتے تھے اس سے یعنی جوڑ لگانے سے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل اسیطرح تباہ ہوئے جب اُنکی عورتوں نے یہ کام شروع کیا اور عیش عشرت شہوت پرستی میں پڑ گئی لڑائی سے دل چرانے لگے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ إِنَّمَا عُذِّبَ بَنُو إِسْرَائِيلَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلعم بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورَ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ مدینہ میں آئے انہوں نے خطبہ سنایا ہمکو اور ایک گچھا بالوں کا نکالا اور کہا میں سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کریگا سوا یہود کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسکی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ زور ہے (یعنی مکاری اور دغابازی) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صلعم نَهَى عَنِ الزُّورِ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلَى رَأْسِهَا خِرْقَةٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ أَلَا وَهَذَا الزُّورُ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي مَا يُكَثِّرُ بِهِ النِّسَاءُ أَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْخِرَقِ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ نے ایک دن کہا تم لوگوں نے بری گت نکالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے منع کیا زور سے ایک شخص آیا ایک لکڑی لیکر اوسکی نوک پر چیتھڑا لگا تہا معاویہ نے کہا یہی زور ہے فتنا وہ نے کہا مراد یہ ہے کہ عورتیں چیتھڑی لگا کر اپنے بال بہت کر لیتی ہین **باب** النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات ادن عورتون کا بیان جو پہنی ہین لیکن ننگی ہین آپ ہی سیدہ راہ سے گر گئین خاوند کو بہی موڑ دیتی ہین

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من اہل النار لم ارہما قوم معہم سیاط کاذناب البقر یضربون بہا الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسہن کاسنمۃ البخت المائلۃ لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحہا وان ریحہا لتوجد من مسیرۃ کذا وکذا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسمین ہین دوزخیون کی جنکو مین نے نہین دیکہا ایک تو وہ لوگ جنکے پاس کوڑے ہین بیلون کی دمونکیطرح لوگونکو اس سے مارتے ہین دوسرے وہ عورتین جو پہنی ہین مگر ننگی ہین یعنے ستر کے لائق اعضا کہلے ہین جیسے حیدر آباد مین عورتونکے سر اور پیٹ اور پاؤن کہلے رہتے ہین یا کپڑا ایسا باریک پہنتی ہین جنمین سے بدن نظر آتا ہے تو گویا ننگی ہین اسیدہی راہ سے بہکانیوالی خود بہکنے والی اونکے سر بختی (ایک قسم ہے اونٹ کی) اونٹ کی کوہان کیطرح ایکطرف جہکی ہوئی وہ جنت مین نجاوینگی بلکہ اسکی خوشبو بہی انکو نہ ملیگی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے **باب** النہی عن التزویر فی اللباس وغیرہ والمتشبع بما لم یعط دریب کا لباس پہننے کی اور جو نہو اسکو بہی کہنے کی ممانعت **عن** عائشۃ ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ اقول ان زوجی اعطانی ما لم یعطنی فقال رسول اللہ صلعم المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ مین (سوت سے) کہون کہ خاوند نے مجہکو وہ دیا ہے جو اوس نے نہین دیا آپ نے فرمایا جو کہے فلان چیز میرے پاس ہے لوگون مین اپنی بڑائی ظاہر کرنیکو غرور سے اور وہ اسکے پاس نہو اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہنے **عن** اسماء جاءت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان لی ضرۃ فہل علی جناح ان اتشبع من مال زوجی ما لم یعطنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور **ترجمہ** اسماء سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میری ایک سوت ہے تو کیا مجہکو گناہ ہوگا اگر مین (اوسکی دل جلانیکو) یہ کہون کہ خاوند نے مجہے یہ دیا ہے جو اوس نے نہین دیا آپ نے فرمایا جسکو کوئی چیز نہ ملی اور وہ ملی ہوئی بیان کرے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے فریب کے دو کپڑے پہن لیے اور اپنے تئین زاہد متقی بتلایا حالانکہ اصل مین دنیا دار فریبی ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ

عن ہشام بہذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

كِتَابُ الْاَدَابِ

کتاب آداب کے بیان مین

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكَنِّي بِاَبِي الْقَاسِمِ وَبَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَسْمَاءِ ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے نامون کا بیان **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَادٰى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيْعِ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَعْنِكَ اِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا البقیع مین اسے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادہر دیکہا وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین نے آپ کو نہین پکارا تہا بلکہ فلان شخص کو (اوس کی کنیت بہی ابو القاسم ہوگی) آپ نے فرمایا نام رکہو میرے نام سے اور مت کنیت رکہو میری کنیت **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مسئلہ مین علماء کے بہت سے مذہب ہین ایک تو شافعی اور اہل ظاہر کا کہ ابو القاسم کنیت رکہنا کسی کو درست نہین خواہ اُسکا نام محمد ہو یا احمد یا اور کچہ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے اور یہ کنیت رکہنا مباح ہے مالک اور جمہور سلف کا یہی قول ہے تیسرے یہ کہ یہ ممانعت حرمت کے لیے نہ تہی بلکہ بطور ادب کے وہ اب بہی باقی ہے چوتہی یہ کہ ممانعت اُسکو ہے جسکا نام محمد یا احمد ہو پانچوین یہ کہ ابو القاسم کنیت رکہنا مطلقاً منع ہے اور بچے کا نام قاسم رکہنا چہٹے یہ کہ محمد نام رکہنا منع ہے اور اس مین ایک حدیث بہی ہے کہ تم بچون کا نام محمد رکہتے ہو پہر اون پر لعنت کرتے ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے منع کر دیا تہا محمد نام رکہنے سے (انتہے مختصراً) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر نام تمہارے اللہ کے نزدیک یہ ہین عبد اللہ اور عبد الرحمن

ف اسیطرح عبد الرحیم عبد الملک عبد القدوس عبد السلام وغیرہ جن سے اللہ تعالی کی
بندگی نکلے اور بری نام وہ ہین جن مین سے شرک اور کفر کی بو نکلے جیسے عبد الحسین عبد النبی عبد الحسن
وغیرہ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ولد لرجل منا غلام فسماہ محمدا
فقال لہ قومہ لا ندعک تسمی باسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق بابنہ حاملہ علی
ظہرہ فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ولد لی غلام فسمیتہ محمدا فقال لی قومی
لا ندعک تسمی باسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلعم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی
فانما انا قاسم اقسم بینکم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم مین سے ایک شخص کا
لڑکا پیدا ہوا اوس نے اوسکا نام محمد رکھا اوس کی قوم نے کہا ہم تجھے یہ نام نہین رکھنے دین گے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھتا ہے پھر وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پیٹھ پر لاد کر لایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لڑکا پیدا ہوا مین نے اوسکا نام محمد رکھا
میری قوم کے لوگ کہتے ہین ہم تجھے نہین چھوڑنے کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھتا
ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت (یعنی ابو القاسم کا)
نہ رکھو کیونکہ قاسم مین ہون تقسیم کرتا ہون تم مین جو کچھ ملتا ہے (غنیمت یا زکوۃ کا مال اسلیے اور کسی
شخص کو ابو القاسم نام رکھنا زیبا نہین) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ولد لرجل منا غلام
فسماہ محمدا فقلنا لا نکنیک برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نستامرہ فاتاہ فقال انہ ولد لی غلام فسمیتہ برسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان قومی ابوا ان یکنونی بہ حتی تستاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تسموا باسمی
ولا تکتنوا بکنیتی فانما بعثت قاسما اقسم بینکم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے ہم مین سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اوسکا نام محمد رکھا ہم لوگون نے کہا ہم تیری کنیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے نہین رکھنے کے (یعنے تجھے ابو محمد نہین کہنے کے) جب
تک تو آپ سے اجازت نہ لیوے وہ شخص آپ پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک لڑکا ہوا ہے تو مین نے
اوسکا نام اللہ تعالے کے رسول کے نام پر رکھا میری قوم کے لوگ انکار کرتے ہین اس نام کی کنیت
مجھے دینے سے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دین آپنے فرمایا میرے نام پر
نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم مین ہون بھیجا گیا مین تقسیم کرتا ہون تمکو (اور ایسے نہین جو

عن حصین بهذا الاسناد ولم یذکر انما بعثت قاسما اقسم بینکم ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانی انا ابو القاسم اقسم بینکم وفی روایة
ابی بکر ولا تکتنوا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا
نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو کیونکہ میں ابو القاسم ہوں بانٹتا ہوں تم کو عن الاعمش بهذا
الاسناد وقال انما جعلت قاسما اقسم بینکم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر بن
عبد الله رضی الله تعالی عنه ان رجلا من الانصار ولد له غلام فاراد ان یسمیه
محمدا فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فسأله فقال احسنت الانصار تسموا باسمی
ولا تکتنوا بکنیتی ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے
چاہا اسکا نام محمد رکھنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے پوچھا آپنے فرمایا اچھا کیا
انصار نے نام رکھو میرے نام پر لیکن میری کنیت مت رکھو عن جابر بن عبد الله رضی
الله تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث من ذکرنا حدیثهم من قبل
وفی حدیث النضر عن شعبة قال وزاد فیه حصین وسلیمان قال حصین رضی
الله تعالی عنه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما بعثت قاسما اقسم بینکم
وقال سلیمان فانما انا قاسم اقسم بینکم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر
ابن عبد الله رضی الله تعالی عنه یقول ولد لرجل منا غلام فسماه القاسم فقلنا لا نکنیك
ابا القاسم ولا ننعمك عینا فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر ذلك له فقال
سم ابنك عبد الرحمن ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا
پیدا ہوا اس نے اسکا نام قاسم رکھا ہم لوگوں نے کہا ہم تجھے ابو القاسم کنیت نہ دینگے اور تیری
آنکھ ٹھنڈی نہ کریں گے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ بیان کیا آپنے فرمایا تیرے
بیٹے کا نام عبد الرحمن ہے عن جابر بمثل حدیث ابن عیینة غیر انه لم یذکر
ولا ننعمك عینا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه
یقول قال ابو القاسم صلی الله تعالی علیه وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی

قَالَ عَمْرٌو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَلَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو **عَنْ** الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَاَلُوْنِیْ فَقَالُوْا اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ یَا اُخْتَ هَارُوْنَ وَمُوْسٰی قَبْلَ عِیْسٰی بِکَذَا وَکَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهُمْ کَانُوْا یُسَمُّوْنَ بِاَنْبِیَائِهِمْ وَالصّٰلِحِیْنَ قَبْلَهُمْ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے جب نجران میں میں آیا تو وہاں کے لوگوں نے (نصاری نے) مجھپر اعتراض کیا تم (سورۂ مریم) میں پڑھتے ہو یا اُخْتَ هَارُوْنَ (حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا ہے حالانکہ حضرت ہارون حضرت موسی علیہ السلام کے بہائی تھے اور حضرت موسی حضرت عیسی علیہ السلام سے اتنی مدت پہلے تھے پہر مریم ہارون علیہ السلام کی بہن کیونکر ہوسکتی ہیں) جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ سے پوچھا آپنے فرمایا (یہ وہ ہارون تہوڑے ہیں جو موسے کے بہائی تھے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت تہی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبروں اور اگلے نیکوں کے نام پر نام رکھتے تہے

بَاب كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْاَسْمَاءِ الْقَبِيحَةِ برے ناموں کا بیان

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُسَمِّیَ رَقِیْقَنَا بِاَرْبَعَةِ اَسْمَاءٍ اَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَیَسَارٍ وَنَافِعٍ **ترجمہ** سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کے نام چار رکھنے سے افلح اور رباح اور یسار او نافع **ف** نووی نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور اسکی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی پوچھے یہاں افلح ہے یا رباح یا یسار یا نافع اور جواب ملے نہیں ہے اس میں ایک قسم کی بدفالی ہے کیونکہ افلح کے معنی کامیاب اور رباح کے معنے فائدہ مند اور یسار کے معنے تونگر اور نافع کے معنے فائدہ دینے والا **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا یَسَارًا وَّلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْکَلَامِ

إلى الله أربع سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر لا يضرك بأيهن بدأت و
لا تسمين غلامك يسارا ولا رباحا ولا نجيحا ولا أفلح فإنك تقول أثم هو فلا
يكون فيقول لا إنما هن أربع فلا تزيدن علي **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پسند اللہ تعالی کو چار کلمے ہیں سبحان اللہ والحمد للہ و
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ان میں سے جسکو تو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اپنے غلام کا
نام یسار اور رباح او نجیح (اس کے وہی معنے ہیں جو افلح کے ہیں) اور افلح نہ رکھیو اسلیے کہ
تو پوچھے گا وہاں وہ ہے (یعنے یسار یا رباح یا نجیح یا افلح) وہ کہے گا نہیں ہے سمرہ نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی چار نام فرمائے تو زیادہ مت نقل کرنا مجھ سے **عن**
منصور بإسناد زهير فأما حديث جرير وروح فكمثل حديث زهير بقصته و
أما حديث شعبة فليس فيه إلا ذكر تسمية الغلام ولم يذكر الكلام الأربع
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه يقول أراد النبي
صلى الله عليه وسلم أن ينهى عن أن يسمى بيعلى وببركة وبأفلح وبيسار وبنافع
وبنحو ذلك ثم رأيته سكت بعد عنها فلم يقل شيئا ثم قبض رسول الله صلى الله
عليه وسلم ولم ينه عن ذلك ثم أراد عمر رضي الله تعالى عنه أن ينهى عن ذلك ثم
تركه **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا کہ یعلی اور
برکت اور افلح اور یسار اور نافع اور ان کے مانند نام رکھنے سے منع کردیں پھر آپ چپ ہو رہے
اور کچھ نہیں فرمایا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپنے اس سے منع
نہیں کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس سے منع کرنا چاہا بعد اوس کے چھوڑ دیا اور منع نہیں
کیا **باب** استحباب تغيير الاسم القبيح برے نام کا بدلنا مستحب ہے **عن**
ابن عمر رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير اسم عاصية
وقال أنت جميلة قال أحمد مكان أخبرني عن **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا نام بدل دیا جسکا نام عاصیہ تھا
اور فرمایا تو جمیلہ ہے (عاصیہ کے معنے نافرمان گنہگار اور جمیلہ کے معنے نیک اور خوب صورت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّ ابْنَۃً لِعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ کَانَتْ یُقَالُ لَھَا عَاصِیَۃُ فَسَمَّاھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمِیْلَۃَ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام جمیلہ رکھدیا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ کَانَتْ جُوَیْرِیَۃُ اسْمُھَا بَرَّۃَ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْمَھَا جُوَیْرِیَۃَ وَکَانَ یَکْرَہُ اَنْ یُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّۃَ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ عُمَرَ عَنْ کُرَیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جویریہ کا نام پہلے برہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام جویریہ رکھدیا آپ برا جانتے یہ کہنا وہ برہ کے پاس سے نکلو رکیونکہ برہ کے معنے نیک اور صالح اور نیک کے پاس سے نکل جانا گویا نیکی کا چھوڑنا ہے) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّ زَیْنَبَ کَانَ اسْمُھَا بَرَّۃَ فَقِیْلَ تُزَکِّیْ نَفْسَھَا فَسَمَّاھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِیْثِ لِھٰؤُلَاءِ دُوْنَ ابْنِ بَشَّارٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے زینب کا نام پہلے برہ تہا لوگون نے کہا اپنے آپ تعریف کرتی ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام زینب رکھا **عَنْ** زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ اسْمِیْ بَرَّۃَ فَسَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلَتْ عَلَیْہِ زَیْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُھَا بَرَّۃُ فَسَمَّاھَا زَیْنَبَ **ترجمہ** زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میرا نام برہ تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رکھدیا اور زینب بنت جحش آپ کے پاس گئین انکا بہی نام برہ تہا آپ نے زینب رکھدیا **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّیْتُ ابْنَتِیْ بَرَّۃَ فَقَالَتْ لِیْ زَیْنَبُ بِنْتُ اَبِیْ سَلَمَۃَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ھٰذَا الْاِسْمِ وَسُمِّیْتُ بَرَّۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَھْلِ الْبِرِّ مِنْکُمْ فَقَالُوْا بِمَ نُسَمِّیْھَا قَالَ سَمُّوْھَا زَیْنَبَ **ترجمہ** محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے مین نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکہا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے اور یہ نام بھی برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ست تعریف
کرو اپنی اللہ تعالی جانتا ہے کہ نیک کون تم مین سے لوگون نے عرض کیا پھر ہم کیا نام رکھین اسکا آپ نے
فرمایا زینب رکھو **باب** تحریم التسمی بملک الاملاک شاہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا
بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اخنع اسم عند اللہ رجل
تسمی ملک الاملاک زاد ابن ابی شیبۃ فی روایتہ لا مالک الا اللہ قال الاشعثی قال
سفیان مثل شاہان شاہ وقال احمد بن حنبل سألت ابا عمرو عن اخنع فقال
اوضع **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سب سے زیادہ ذلیل اور برا نام خدا تعالی کے پاس اس شخص کا ہے جسکو لوگ ملک الملوک کہین
ابن ابی شیبہ کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مالک نہین سوا اللہ تعالی کے سفیان نے
کہا ملک الملوک کے مانند ہے شہنشاہ **ف** ملک الملوک یعنے بادشاہون کا بادشاہ اور
شہنشاہ کے بھی یہی معنے ہین یہ اللہ کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے باقی سب محکوم اور بندے ہین نووی
نے کہا یہ نام رکھنا حرام ہے اسیطرح اللہ کے جو نام خاص ہین وہ رکھنا جیسے رحمان قدوس مہیمن خالق
الخلق وغیرہ **مترجم** کہتا ہے مہاراج بھی اللہ ہے اور اسکے معنے بھی شہنشاہ کے ہین یہ بھی کسی
بندے کے لیے کہنا درست نہین اسیطرح قاضی القضاۃ بھی **عن** ھمام بن منبہ قال
ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فذکر احادیث منھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمۃ
واخبثہ واغیظہ علیہ رجل کان یسمی ملک الاملاک لا ملک الا اللہ **ترجمہ**
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ
غصہ اللہ تعالی کو قیامت کے دن اور سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالی کے نزدیک وہ شخص ہوگا جسکو
بادشاہون کا بادشاہ کہتے ہون کوئی مالک نہین سوا اللہ تعالی کے **باب** استحباب
تحنیک المولود وغیرہ بچہ کے منہ مین کچھ چاب کر ڈالنے کا اور اور چیزون کا بیان **عن**
انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال ذھبت بعبد اللہ بن ابی طلحۃ الانصاری رضی
اللہ تعالی عنہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ولد ورسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ
فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ **ترجمہ** انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری کو جب وہ پیدا ہوئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ اُسوقت ایک کملی اوڑھی تھی اور اپنے اونٹ پر روغن
مل رہے تھے آپ نے پوچھا تیرے پاس کھجور ہے میں نے کہا ہے پھر میں نے آپ کو چند کھجوریں دیں آپ
نے اُنکو منہ میں ڈالکر چبایا بعد اوس کے بچے کا موہنہ کھولا اور اُس کے موہنہ میں ڈالدیا بچہ اوسکو چوسنے لگا
آپنے فرمایا انصار کو عشق ہے کھجور سے اور اسکا نام عبداللہ رکھا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ بچے کی
تحنیک (چباکر اوس کے منہ میں کھجور ڈالنا) مستحب ہے جب وہ پیدا ہوا اور یہ بالاجماع سنت ہے اور بہتر
ہے کہ کوئی نیک مرد یا عورت تحنیک کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے اور اون
کی تہوک سے اور ہر ایک چیز سے برکت حاصل کرنا چاہیے اور کھجور سے تحنیک افضل ہے اور مستحب ہے عبداللہ
نام رکھنا انتہی مختصراً **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ
يَشْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ
مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ أَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ
أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا
فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتَّى تَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ
عَبْدَ اللَّهِ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوطلحہ کا ایک لڑکا بیمار رہتا تو ابوطلحہ
باہر گئے وہ لڑکا مرگیا جب وہ لوٹ کر آئے تو اونہوں نے پوچھا میرا بچہ کہاں ہے ام سلیم
(دونوں کی بی بی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں) نے کہا اب پہلے کی نسبت اُسکو آرام ہے

یہ کنایہ ہے موت سے اور کچہ جہوٹ بہی نہین پہر ام سلیم شام کا کہانا ان کے پاس لائین اونہون نے کہانا
بعد اوس کے ام سلیم سے صحبت کی جب فارغ ہوے تو ام سلیم نے کہا جاؤ بچہ کو دفن کرو پہر صبح
کو ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپسے سب حال بیان کیا آپنے پوچہا کیا
تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے ابو طلحہ نے کہا ہان آپنے دعا کی یا اللہ برکت دے ان دونو
کو پہر ام سلیم کے لڑکا پیدا ہوا ابو طلحہ نے مجہسے کہا اس بچہ کو اٹہا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے جا اور ام سلیم نے بچہ کے ساتہہ تہوڑی کہجورین بہیجین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس بچہ کو لیا اور پوچہا اس کے ساتہہ کچہ ہے لوگون نے کہا کہجورین ہین آپ نے کہجور کو
لیکر چبایا پہر اپنے موہنہ سے نکالکر بچہ کے موہنہ مین ڈالا پہر اسکا نام عبد اللہ رکہا **ف**
اس حدیث سے نکلا کہ ام سلیم نہایت عاقلہ اور صابرہ تہین انہون نے اپنے خاوند کو بچہ کی خبر پہلے نہ دی
اس خیال سے کہ وہ کہانا نہ کہاوینگے اور رات بہر رنج مین رہینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی دعا اون دونون کے حق مین قبول ہوئی اب اُس سے بہتر خدا نے دوسرا لڑکا عنایت فرمایا راوی
نے کہا اس عبد اللہ کی اولاد مین سے نو بہائی پیدا ہوئے اور اون نکے نو بہائی اور سب کے سب علماء
اور صالحین تہے **مترجم** کہتا ہے کہ اسی قسم کا واقعہ خاص میرے اوپر گذرا ہے پہلے
میرا ایک ہی لڑکا تہا اشرف اُسکا نام تہا جب مین بار دوم سنہ ۱۲۹۴ ہجری مکہ مقدس مین مکہ معظمہ گیا
تو وہ لڑکا بعارضہ چیچک و بخار مکہ مین گذر گیا اور جسوقت اُسکا انتقال ہونے لگا مین تفسیر معالم
التنزیل کے مطالعہ مین مصروف تہا بعد انتقال کے صبر کیا اور خدا سے دعا کی حقتعالی نے اس سے
بہتر تین لڑکے متواتر مرحمت فرمائے جنکے نام یہ ہین **اشرف۔ احسن۔ محسن۔**
حقتعالی انکی عمر مین برکت دیوے اور انکو عالم باعمل کرے آمین یارب العالمین **عن**
انس بہذا القصۃ نحو حدیث یزید **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی موسیٰ قال ولد
لی غلام فاتیت بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسماہ ابراہیم وحنکہ بتمرۃ **ترجمہ**
ابو موسیٰ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میرا ایک لڑکا پیدا ہوا مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا آپ نے اُسکا نام ابراہیم رکہا اور اُس کے موہنہ مین ایک کہجور چبا کر ڈالی
عن عروۃ بن الزبیر وفاطمۃ بنت المنذر بن الزبیر انہما قالا خرجت اسماء

بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حین ہاجرت وہی حبلی بعبد اللہ بن الزبیر تقدمت
قباء فنفست بعبد اللہ بقباء ثم خرجت حین نفست الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لیحنکہ فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا فوضعہ فی حجرہ ثم
دعا بتمرۃ قال قالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فمکثنا ساعۃ نلتمسہا قبل
ان نجدہا فمضغہا ثم بصقہا فی فیہ فان اول شیء دخل بطنہ لریق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثم قالت اسماء ثم مسحہ وصلی علیہ وسماہ عبد اللہ ثم
جاء وہو ابن سبع سنین او ثمان لیبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ بذلک
الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین راہ مقبلا
الیہ ثم بایعہ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر اور فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے اسماء بنت ابی بکر
حضرت زبیر کی بی بی جب ہجرت کے لیے نکلین تو اون کے پیٹ مین عبد اللہ بن زبیر تہے وہ قبا
مین آئین جو مدینہ منورہ سے ایک میل پر ہے وہان عبد اللہ کو جنین پہر اوسکو لیکر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین تاکہ آپ تحنیک کرین اونکی تحنیک اوسکو کہتے ہین کہ چبا کر بچے
کے مونہہ مین ڈالنا آپ نے عبد اللہ کو اسماء سے لے لیا اور اپنی گود مین رکھا پہر کہجور منگوائی۔
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہم ایک گہڑی تک کہجور ڈہونڈہتے رہی آخر
آپ نے کہجور چبائی اور عبد اللہ کے منہ مین تہوک دی تو سب سے پہلے جو عبد اللہ کے پیٹ مین
گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہوک تہا اسماء نے کہا پہر آپ نے عبد اللہ پر ہاتہہ پہیرا
اور اون کے لیے دعا کی اور انکا نام عبد اللہ رکہا جب وہ سات یا آٹہہ برس کے ہوئے تو زبیر
کے اشارے سے وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کے لیے آپ نے جب اون کو
آتے دیکہا تو تبسم فرمایا پہر اون سے بیعت کی برکت کے لیے کیونکہ وہ کم سن تہے **عن** اسماء
انہا حملت بعبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمکۃ قالت فخرجت
وانا متم فاتیت المدینۃ فنزلت بقباء فولدتہ بقباء ثم اتیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فوضعتہ فی حجرہ ثم دعا بتمرۃ فمضغہا ثم تفل فی فیہ
فکان اول شیء دخل جوفہ ریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم حنکہ

بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے میں حاملہ تھی مکہ معظمہ میں اور میرے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر تھے جب میں مکہ سے نکلی تو حمل کی مدت پوری ہوگئی تھی پھر میں مدینہ میں آئی اور قبا میں اتری وہاں عبداللہ پیدا ہوئے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپنے عبداللہ کو اپنی گود میں رکھا پھر ایک کھجور منگوائی اور اسکو چبایا پھر عبداللہ کے منہ میں تھوک دی تو سب سے پہلے جو عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا پھر دعا کی اون کے لیے اور برکت کی دعا کی اور عبداللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے (یعنے ہجرت کے بعد ورنہ ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِي اُسَامَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے آپ برکت کی دعا کرتے اون کے لیے اور تحنیک کرتے اون کی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہم عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تحنیک کرانے کے لیے پھر ہمنے ایک کھجور ڈھونڈھی تو اسکا ملنا مشکل ہوگیا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِي اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِهِ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمَرَ اَبُوْ اُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلٰى فَخِذِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْلَبُوْهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ

فقال ابو اسید اقلبناه یا رسول اللہ قال ما اسمه قال فلان قال لا ولکن اسمه المنذر فسماه یومئذ المنذر **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے منذر ابو اُسید کا بیٹا جب پیدا ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اُسکو اپنی ران پر رکھا اور ابو اُسید (اُسکو باپ) بیٹھے تھے پھر آپ کسی چیز مین اپنے سامنے متوجہ ہوئے ابو اُسید نے حکم دیا وہ بچہ آپکے ران پر سے اُٹھا لیا گیا تب آپ کو خیال آیا آپ نے فرمایا بچہ کہان ہے ابو اُسید نے کہا یا رسول اللہ ہمنے اُسکو اٹھا لیا آپ نے فرمایا اُسکا نام کیا ہے ابو اسید نے کہا یہ نام ہے آپنے فرمایا نہین اُسکا نام منذر ہے پھر اُسدن سے اُنہون نے اُسکا نام منذر ہی رکھدیا

باب جواز تکنیة من لم یولد له وتکنیة الصغیر جسکا بچہ نہ ہوا ہو اوسکو اور کم سن کو کنیت رکھنا درست ہے

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنه قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم احسن الناس خلقا وکان لی اخ یقال له ابو عمیر قال احسبه قال کان فطیما قال فکان اذا جاء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فراه قال ابا عمیر ما فعل النغیر قال فکان یلعب به **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ خوش مزاج تھے میرا ایک بھائی تھا جسکو ابو عمیر کہتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کم سن کو اور جسکو بچہ نہ ہوا ہو کنیت رکھنا درست ہے) مین سمجھتا ہون انس نے کہا اُسکا دودھ چھڑایا گیا تھا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے اور مجھکو دیکھتے تو فرماتے اے ابا عمیر نغیر کہان ہے (نغیر لال کو کہتے ہین) اور وہ لڑکا لال سے کھیلتا تھا

باب جواز قوله لغیر ابنه یا بنی واستحبابه للملاطفة غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کی طور پر مستحب ہونا۔

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنه قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یا بنی **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے چھوٹے بیٹے میرے

عن المغیرة بن شعبة قال ما سال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم احد عن الدجال اکثر مما سالته عنه فقال لی ای بنی وما ینصبک منه انه لن یضرک قال قلت انهم یزعمون ان معه انهار الماء وجبال الخبز قال هو اهون علی اللہ من ذلک **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کو کسی نے اتنا نہیں پوچھا جتنا مین نے پوچھا آخر آپ نے فرمایا
بیٹا تو کیون اس رنج مین ہے وہ تجھے نقصان نہ دیگا مین نے عرض کیا لوگ کہتے ہین اوس کے ساتھ
پانی کی نہرین اور روٹی کے پہاڑ ہون گے آپنے فرمایا وہ اسی سبب سے اللہ تعالی کے نزدیک ذلیل ہوگا
ف یعنی ان باتون کی وجہ سے جو مومن ہین وہ ہرگز گمراہ نہ ہون گے بلکہ اللہ تعالی کے
فضل وکرم سے مومنون کا ایمان بڑھ جاوے گا اور کافر اور منافق تباہ ہون گے **عن** شُعْبَةَ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُغِيْرَةِ
اَيْ بُنَيَّ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ وَحْدَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا مگر اس مین یہ نہین ہے کہ مغیرہ
کو آپنے بیٹا کہا **بَابُ** الْاِسْتِيْذَانِ باب اذن چاہنے کے بیان مین **عن** اَبِيْ
سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ
فَاَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰى فَزِعًا اَوْ مَذْعُوْرًا قُلْنَا مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَنْ اٰتِيَهٗ
فَاَتَيْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِيَنَا فَقُلْتُ
اِنِّيْ اَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلٰى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا اَوْجَعْتُكَ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا يَقُوْمُ مَعَهٗ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ قُلْتُ اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ
قَالَ فَاذْهَبْ بِهٖ **ترجمہ** حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے مین مدینہ کی مسجد مین بیٹھا تھا انصار
کی مجلس مین اتنے مین ابو موسی اشعری آئے ڈرے ہوئے گھبرائے ہوئے ہم نے پوچھا تم کو کیا ہوا
اونہون نے کہا مجکو حضرت عمر نے بلوا بھیجا جب مین اون کے دروازے پر گیا تو تین بار سلام
کیا اونہون نے جواب نہ دیا مین لوٹ آیا پھر اونہون نے کہا تم میرے پاس کیون نہین آئے مین
نے کہا مین تمہارے پاس گیا تھا اور تمہارے دروازے پر تین بار سلام کیا تمنے جواب نہ دیا آخر
لوٹ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم مین سے کوئی تین بار اذن چاہے پھر
اسکو اذن نہ ملے (اندر آنے کی) تو لوٹ جاوے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء
نے اجماع کیا ہے کہ اجازت لینا مشروع ہے اور سنت یہ ہے کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے

اور سہ بار اجازت مانگے اندر آنے کی اور پہلے سلام کا لفظ کہے پہر اجازت کا مثلاً یون کہے السلام علیکم ادخل یا ادخل فلان آب اگر تینون بار کے بعد بہی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاوے یا پہر اجازت مانگے (انتہے مختصرا) **ف** حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اسحدیث پر گواہ لاورنہ مین تجہکو سزا دونگا۔ ابی بن کعب نے کہا ابو موسی کے ساتہہ وہ شخص جاوے جو ہم سب لوگون مین چہوٹا ہے ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین سب سے چہوٹا ہون ابی بن کعب نے کہا اچہا تم جاؤ اون کے ساتہہ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ابی بن کعب کی غرض اس کہنے سے یہ تہی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو معلوم ہوجاوے کہ یہ حدیث نہایت مشہور ہے اور ہم مین سے کم سن شخص کو بہی معلوم ہے۔ اسحدیث سے اس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہین سمجہتا اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اوسپر عمل واجب ہونے پر خلفاء راشدین اور اکثر صحابہ اور علما کا اتفاق ہے اور حضرت عمر نے ابوموسی کی روایت کو رد نہین کیا بلکہ مصلحت کی لحاظ سے ایسا حکم دیا کہ جہوٹے اور منافق لوگون کو حدیثین بناکر بیان کرنے کی جرات نہ پڑے اور اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوتی تو ایک شخص کا ابوموسی کے ساتہہ اور اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا کیونکہ دو یا تین شخصون کی روایت بہی خبر واحد ہے یہانتک کہ تواتر کے درجے کو نہ پہنچے (انتہے مختصرا)۔ **عَنْ** يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ فَشَهِدْتُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ابوسعید نے کہا مین ابوموسے کے ساتہہ کہڑا ہوا اور حضرت عمر کے پاس گیا اور گواہی دی **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَتَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتَّى وَقَفَ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ قَالَ أُبَيٌّ وَمَا ذَاكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي جِئْتُ أَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَ قَدْ سَمِعْنَاكَ

وَنَحْنُ حِيْنَئِذٍ عَلٰى شُغُلٍ فَلَوْ مَا اسْتَاْذَنْتَ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَاُوْجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ اَوْ لَتَاْتِيَنَّ بِمَنْ
يَّشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ لَا يَقُوْمُ مَعَكَ اِلَّا
اَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَا اَبَا سَعِيْدٍ فَقُمْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْتُ قَدْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے
ہم ابی بن کعب کی مجلس مین بیٹھے تھے اتنے مین ابوموسی اشعری آئے غصے مین اور کھڑے
ہوکر کہنے لگے مین تمکو قسم دیتا ہون اسکی تم مین سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ فرماتے تھے تین بار اجازت مانگنا ہے پھر اگر اجازت ملے تو بہتر ورنہ لوٹ جا۔ ابی رضی
اللہ تعالے عنہ نے کہا تم کیون پوچھتے ہو اسکو اونہون نے کہا مین نے کل حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے گھر پر تین بار اجازت مانگی مجکو اجازت نہین ہوئی مین لوٹ آیا آج پھر مین اون کے پاس گیا اور
مین نے کہا کل مین تمہارے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر مین لوٹ گیا حضرت عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا مین نے سنا تھا اوس وقت ہم کام مین تھے تم نے پھر اجازت کیون نہین مانگی
جب تک تمکو اجازت ملتی مین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسطرح فرمایا ہے اوسطرح
مین نے اجازت مانگی اونہون نے کہا قسم خدا کی مین دکھہ دونگا تیرے پیٹ اور پیٹھہ کو نہین تو گواہ
لا اس حدیث پر ابی بن کعب نے کہا تو قسم خدا کی تمہارے ساتھہ وہ جاوے جو ہم سب مین کم سن ہو اوٹھہ
اے ابوسعید پھر مین اوٹھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ پاس آیا اور کہا مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتٰى بَابَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاسْتَاْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ
اسْتَاْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ
فَاَتْبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ اِنْ كَانَ هٰذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهَا وَاِلَّا فَلَاَجْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَتَانَا فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ قَالَ فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ قَالَ فَقُلْتُ اَتَاكُمْ
اَخُوْكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ اُفْزِعَ تَضْحَكُوْنَ انْطَلِقْ فَاَنَا شَرِيْكُكَ فِيْ هٰذِهِ الْعُقُوْبَةِ فَاَتَاهُ فَقَالَ هٰذَا

اَبُوْسَعِیْدٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ حضرت عمر کے دروازے پر آئے اور اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ ایک بار ہوئی بہر اُنہون نے اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ دو بار ہوئی بہر اونہون نے اجازت مانگی تیسری بار حضرت عمر نے کہا یہ تین بار ہوئی بعد اوسکے ابو موسی لوٹے حضرت عمر نے اُنکے پیچہے کسیکو بہیجا اور لوٹا لایا حضرت عمر نے کہا اے ابو موسی اگر تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث کے موافق کیا ہے تو گواہ لا ورنہ مین تمکو ایسی سزا دون گا جس سے اورون کو نصیحت ہو یہ سُنکر ابو موسی ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اجازت مانگنا تین بار ہی لوگ ہنسنے لگے مین نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان بہائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو مین نے کہا اے ابو موسی چل مین تیرا شریک ہون اس تکلیف مین بہر وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ یہ ابو سعید گواہ موجود ہین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ بِشْرِ بْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِیْ مَسْلَمَۃَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِسْتَاْذَنَ عَلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ثَلَاثًا فَکَاَنَّہٗ وَجَدَہٗ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ اِئْذَنُوْا لَہٗ فَدُعِیَ لَہٗ فَقَالَ مَا حَمَلَکَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ اِنَّا کُنَّا نُؤْمَرُ بِھٰذَا فَقَالَ لَتُقِیْمَنَّ عَلٰی ھٰذَا بَیِّنَۃً اَوْ لَاَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ اِلٰی مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَا یَشْھَدُ لَکَ عَلٰی ھٰذَا اِلَّا اَصْغَرُنَا فَقَامَ اَبُوْسَعِیْدٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ کُنَّا نُؤْمَرُ بِھٰذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِیَ عَلَیَّ ھٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْھَانِیْ عَنْہُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ

ترجمہ عبید بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ابو موسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ تین بار اجازت مانگی اُنہون نے سمجہا کہ وہ کسی کام مین مصروف ہین وہ لوٹ گئی حضرت عمر نے اپنے لوگون سی کہا ہم نے عبد اللہ بن قیس (یہ نام ہے ابو موسی کا) کی آواز سنی تہی تو بلاؤ اون کو پہر بلائے گئے حضرت عمر نے کہا تم نے ایسا کیون کیا اونہون نے کہا ہمکو ایسا ہی حکم ہوا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمر نے کہا تم اس پر گواہ لاؤ ورنہ مین تمہارے ساتہہ کرون گا (یعنی سزا دون گا) ابو موسی نکلی اور انصار کی مجلس مین آئے اونہون نے کہا تمہارے ساتہہ ہم مین سے وہی گواہی

رگا جو ہم مین کم سن ہے پہر ابو سعید اوٹہا اور اونہون نے کہا ہمکو ایسا ہی حکم ہوا تہا حضرت عمر نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجہپر نہین کہلا اور اوسکی وجہ یہی ہے بازارون مین معاملہ کرنا یعنی مین تجارت
وغیرہ دنیا کے کامون مین مصروف رہا اور یہ حدیث نسنا جب حضرت عمر کو سب حدیثین معلوم نہون تو
اور کسی مجتہد یا عالم پر حدیث پوشیدہ رہنا کیا بعید ہے **عن** ابن جریج بہذا الاسناد
نحوہ ولم یذکر فی حدیث النضر ألہانی عنہ الصفق بالاسواق **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس
مین یہ نہین ہے کہ بازارون مین خرید و فروخت کرنے سے یہ حدیث سے مین غافل رہا **عن** ابی موسی
الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ الی عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ فقال السلام علیکم ہذا عبد اللہ بن قیس فلم یاذن لہ فقال
السلام علیکم ہذا ابو موسی السلام علیکم ہذا الاشعری ثم انصرف فقال ردوا
علی ردوا علی فجاء فقال یا ابا موسی ما ردک کنا فی شغل قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول الاستئذان ثلاث فان اذن لک والا فارجع قال لتاتینی علی
ہذا ببینۃ والا فعلت وفعلت فذہب ابو موسی قال عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان
وجد بینۃ تجدوہ عند المنبر عشیۃ وان لم یجد بینۃ فلم تجدوہ فلما ان جاء بالعشی
وجدوہ قال یا ابا موسی ما تقول اقد وجدت قال نعم ابی بن کعب رضی اللہ تعالی
عنہ قال عدل قال یا ابا الطفیل ما یقول ہذا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ذلک یا ابن الخطاب فلا تکونن عذابا علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال سبحان اللہ انما سمعت شیئا فاحببت ان اتثبت **ترجمہ** ابوموسی اشعری سے
روایت ہے وہ آئے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تو کہا السلام علیکم عبد اللہ بن قیس ہے
اونہون نے اجازت ندی انکو اندر آنے کی پہر انہون نے کہا السلام علیکم ابوموسی ہے السلام علیکم
اشعری ہے پہلے نام بیان کیا پہر کنیت پہر نسبت تا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو کوئی شبہ
نرہے آخر لوٹ گئے تب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا بلا لاؤ ابوموسی کو بلا لاے پہر وہ آئے
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تم کیون لوٹ گئے ہم کام مین تہے اونہون نے کہا مین نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اجازت مانگنا تین بار ہے پہر اگر اجازت ہو

تو بہتر نہین تو لوٹ جا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا نہین تو مین کرونگا اور کرونگا
(یعنے سزا دونگا) ابو موسی یہ سنکر چلے گئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر ابو موسی کو گواہ
ملیگا تو شام کو منبر کے پاس تمکو ملین گے نہین تو نہین ملینگے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کو
منبر کے پاس آئے تو ابو موسے موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے ابو موسی تم کیا کہتے
ہو تمکو گواہ ملا اونہون نے کہا ہان ابی بن کعب موجود ہین حضرت عمر نے کہا بیشک وہ معتبر ہین حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اُنسے کہ اے ابو الطفیل (یہ کنیت ہے ابی بن کعب کی) ابو موسی کیا کہتے ہین ابی
بن کعب نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یہ فرماتے تھے اے خطاب کے بیٹے
تم عذاب مت بنو حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر (یعنے اُنکو تکلیف مت دو)
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا واہ سبحان اللہ مین نے تو ایک حدیث سنی تو چاہا مین اسکی
زیادہ تحقیق کرنا اور میری غرض یہ ہرگز نہ تھی کہ معاذ اللہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب
کو تکلیف دون نہ یہ مطلب تھا کہ ابو موسی جھوٹے ہین **عَنْ** طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
لَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا بَعْدَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ**
كَرَاهِيَةِ قَوْلِ الْمُسْتَاْذِنِ اَنَا اِذَا قِيْلَ مَنْ هٰذَا جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھیں
کون ہے تو اوس کے جواب مین اپنا نام لیوے مین ہون کہنا مکروہ ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَوْتُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَنَا اَنَا **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مین
نے پکارا آپنے پوچھا کون ہے مین نے کہا مین ہون آپ باہر نکلے یہ کہتے ہوئے مین تو مین بھی
ہون **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَنَا **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے اذن مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے پوچھا

کون ہے میں نے کہا میں ہون آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہون عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِیْ حَدِیْثِهِمْ كَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ کہ آپنے برا جانا میں ہون کہنے کو اسکیو نکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں پوچھنے والے کو معلوم نہین ہوتا کون ہے تو اپنا نام یا لقب جو مشہور ہو بیان کرے باب تَحْرِیْمِ النَّظْرِ فِیْ بَیْتِ غَیْرِہٖ غیر کے گھر مین جھانکنا حرام ہے عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِیْ جُحْرٍ فِیْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى یَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِیْ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِیْ عَیْنِكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی روزن سے جھانکا اور آپکے ہاتھ مین پشت خار تھا آپ اوس سے اپنا سر کھجا رہے تھے جب آپنے اوسکو دیکھا تو فرمایا اگر مین جانتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو مین تیری آنکھ کو کونچتا اور آپ نے فرمایا کہ اذن اسلیے بنایا گیا ہے کہ آنکھ بچے (پرائے گھر مین جھانکنے سے جو حرام ہے) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِیْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى یَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ طَعَنْتُ بِهٖ فِیْ عَیْنِكَ اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِذْنَ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپ اوس سے کنگھی کرتے تھے اپنے سر مین عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ اللَّیْثِ وَیُوْنُسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَیْهِ بِمِشْقَصٍ اَوْ مَشَاقِصَ فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْتِلُهٗ لِیَطْعَنَهٗ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے جھانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان مین سوراخ سے آپ ایک تیر یا کئی تیر لیکر اوٹھے مین گویا دیکھ رہا ہون آپ کو آپ چاہتے تھے

کہ غفلت مین اوسکو کرنا گناہ ہے۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ یَّفْقَؤُا عَیْنَهٗ

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جھانکے کسی قوم کے گھر مین بغیر اذن کی اجازت کے تو انکو حلال ہے اوسکی آنکھہ پھوڑنا۔ ف یعنے اگر وہ ڈھیلا وغیرہ اوسکو مارین اور اوسکی آنکھہ پھوٹ جاوے تو گھر والون کو کچھہ سزا نہ ہوگی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَیْكَ بِغَیْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَیْنَهٗ مَا كَانَ عَلَیْكَ مِنْ جُنَاحٍ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص جھانکے تیرے گھر مین بغیر تیری اجازت کے پھر تو اوسکو کنکری سے مارے اور اوسکی آنکھہ پھوٹ جاوے تو تیرے اوپر کچھہ گناہ نہ ہوگا

بَابُ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ

جو نظر دفعۃً پڑ جاوے عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرَةِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ناگاہ نظر پڑنے کو آپ نے حکم دیا مجکو نگاہ پھیر لینے کا ف یعنے اگر اجنبی عورت پر دفعۃً بے قصد نگاہ پڑ جاوے تو گناہ نہ ہوگا لیکن اوسیوقت واجب ہے نگاہ پھیر لینا پھر اگر عمداً دیکھے گا تو گنہگار ہوگا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو راہ مین اپنا مونہہ چھپانا واجب نہین بلکہ سنت اور مستحب ہے لیکن مردون کو اپنی نگاہ جھکانا چاہیے البتہ ضرورت سے دیکھنا درست ہے جیسے گواہی یا دوا علاج یا پیام دینے کی صورت مین یا خریدنے وقت یا معاملہ کرتے وقت اور یہ بھی بقدر حاجت نہ زیادہ اس سے عَنْ یُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

كِتَابُ السَّلَامِ

کتاب سلام کے بیان مین

باب يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی بہت آدمیون کو سلام کرین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیدل پر اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور سلام کرین تھوڑے لوگ بہت لوگون پر **ف** نووی نے کہا سلام کرنا سنت ہے اور اسکا جواب دینا واجب ہے لیکن یہ وجوب بطریق کفایہ ہے یعنے اگر مجلس مین سے چند آدمیون نے جواب دیدیا تو سب کیطرف سے کافی ہو جاویگا اور جو کسینے جواب نہ دیا تو سب گنہگار ہون گے اور بہتر یہ ہے کہ یون سلام کرے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر اوس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ پھر السلام علیکم فقط اور سلام علیکم بھی درست ہے اور شروع مین علیکم السلام کہنا مکروہ ہے جواب مین بھی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا بہتر ہے اور بحذف واو علیکم السلام بھی کہنا درست ہے اور صرف علیکم جائز نہین ہے البتہ وعلیکم مین دو قول ہین اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنے السلام علیکم کے یہ ہین کہ نام اللہ تعالی کی حفاظت مین ہو یا سلام معنون ہین سلامتی کے ہے یعنے تم سلامت رہو انتہے مختصراً **باب** مِنْ حَقِّ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ رَدُّ السَّلَامِ راہ مین بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دیوے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ اَبُو طَلْحَةَ كُنَّا قُعُودًا بِالْاَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجْتَنِبُوا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ فَقُلْنَا اِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَاْسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ فَقَالَ اِمَّا لَا فَاَدُّوا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے ہم بیٹھے تھے مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس مین باتین کرتے ہوئے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپنے فرمایا تمکو راہ مین بیٹھنے سے کیا مطلب ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کسی برے کام کے لیے نہین بیٹھے بلکہ ہم بیٹھے تھے خوب اور سے دم کے ذکر کرتے ہوئے اور باتین کرتے تھے آپنے فرمایا اچھا اگر نہین مانتے تو اسکا حق ادا کرو وہ کیا ہے آنکھ نیچے رکھنا اور اجنبی عورتون کیطرف بد نظر نہ کرنا اور سلام کا جواب دینا

اور اچھی باتین کرنا جن سے لوگ خوش ہون اور انکو فائدہ پہونچے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی
الطُّرُقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّہٗ
قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ۔
ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہون مین بیٹھنے
سے لوگون نے کہا یارسول اللہ ہم سے اپنی مجلسون مین بیٹھے بغیر نہین ہو سکتا باتین کرنے کو آپ
نے فرمایا اگر تم نہین مانتے تو راہ کا حق ادا کرو انہون نے عرض کیا راہ کا حق کیا ہے آپ نے
فرمایا آنکھ نیچے رکھنا اور کسیکو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری
بات سے منع کرنا عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَابٌ
مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ مسلمان کا حق یہی ہے سلام کا جواب دینا عَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ
تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰی اَخِیْہِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَۃُ الدَّعْوَۃِ وَعِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ
وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ کَانَ مَعْمَرٌ یُرْسِلُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّھْرِیِّ وَاَسْنَدَہٗ
مَرَّۃً عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ترجمہ ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ حق ہین مسلمان کے اوسکے
بھائی مسلمان پر سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا اور دعوت کا قبول کرنا اور
بیمار کی خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ھُنَّ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ
لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے
حق مسلمان پر چھ ہین لوگون نے عرض کیا کیا کیا یارسول اللہ آپ نے فرمایا جب تو مسلمان سے

ملے تو اسکو سلام کر اور جب تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھسے مشورہ چاہے تو اچھی صلاح
دے اور جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تو بہی جواب دے (یعنے یرحمک اللہ کہہ) اور جب بیمار ہو تو اُسکو
پوچھنے کو جا اور جب مرجاوے تو اُسکے جنازے کے ساتھہ رہ **باب** النَّهْيِ عَنْ اِبْتِدَاءِ اَهْلِ
الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ یہود اور نصاری کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کرین
تو کیسے جواب دیوے اسکا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ **ترجمہ**
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمکو
اہل کتاب سلام کرین تو تم اوسکے جواب مین وعلیکم کہو **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ
الْكِتَابِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ قُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ **ترجمہ** انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ
اہل کتاب ہمکو سلام کرتے ہین ہم کیونکر جواب دین آپنے فرمایا وعلیکم کہو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمُوْا
عَلَيْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تمکو سلام کرتے ہین تو
اون مین کا ایک کہتا ہے السام علیکم (یعنے تم مرو سام کے معنے موت) تم کہو علیک (یعنی تم مرو)
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ
قَالَ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ اَلَمْ
تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے چند یہودیون نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اوٹہاکر آپ وہان نہ بیٹھے لیکن یون کہے پہیل جاو **باب** اِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ عَادَ
فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ **جب** کوئی اپنی جگہہ سے کہڑا ہو پہر لوٹ کر آوے تو وہ اُسجگہہ کا زیادہ حقدار
ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَةَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْهِ
فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کھڑا ہو اپنی جگہہ سے جہان وہ بیٹھا تھا (کسی حاجت کے لیے)
پہر لوٹ کر آوے تو وہ اُس جگہہ کا زیادہ حقدار ہے **باب** مَنْعِ الْمُخَنَّثِ عَنِ الدُّخُوْلِ
عَلَی النِّسَاءِ الْاَجَانِبِ زنانہ اجنبی عورتون کے پاس نہ جاوے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ مُخَنَّثًا کَانَ عِنْدَهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْبَیْتِ
فَقَالَ لِاَخِیْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اُمَیَّةَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَکُمُ
الطَّائِفَ غَدًا فَاِنِّیْ اَدُلُّکَ عَلٰی بِنْتِ غَیْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ
قَالَ فَسَمِعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَدْخُلْ هٰؤُلَاءِ عَلَیْکُمْ
ترجمہ اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے ایک مخنث اون کے پاس تہا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہر مین تہے تو اوس نے ام سلمہ کے بہائی سے کہا اے عبد اللہ
بن ابی اُمیہ اگر اللہ تعالی نے کل طائف پر تمکو فتح دی تو مین تجھے غیلان کی بیٹی بتا دون گا وہ
سامنے جب آتی ہے تو اُس کے پیٹ پر چار بٹین ہوتی ہین اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹہہ
معلوم ہوتی ہین (دونون طرف سے یعنے موٹی ہے اور عرب موٹی عورتون کو پسند کرتے
تہے) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی آپنے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارے
پاس **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اُس مخنث کا نام ہیت یا ہنب تہا یا ماتع اور پہلے
وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتین
اون لوگون مین داخل کر کے جو بکہیرے ہین اور عورتون سے غرض نہین رکہتے بعد اوس کے
آپنے منع کر دیا اور مخنث دو طرح کے ہین ایک تو وہ جو خلقی نامرد ہو اوسپر کوئی عذاب نہین
کیونکہ وہ معذور ہے دوسرے وہ جو عورتون کیطرح اپنے تئین بناوے یہ ملعون ہے انتہے مختصرا

نے اسد حنیفے جب وہ آتے ہین تیرے پاس تو اس طور سے سلام کرتے ہین کہ دلیا اسد نے نہین سلام
کیا تجھکو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ يَقُوْلُ سَلَّمَ نَاسٌ مِّنْ يَهُوْدَ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ بَلٰى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ
وَاِنَّا نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُوْنَ عَلَيْنَا **ترجمہ** جابر بن عبداسد رضی اسد تعالی عنہ سے روایت
ہے یہود کے چند لوگون نے حضرت صلے اسد علیہ وسلم کو سلام کیا تو کہا السام علیک یا ابا القاسم
آپنے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ غصے ہوئین اور اُنہون نے کہا کیا آپ نے نہین سُنا اون کا
کہنا آپنے فرمایا مین نے سُنا اور اُسکا جواب بہی دیا اور ہم جو دعا کرتے ہین اونپر وہ قبول ہوتی ہے
اور اُنکی دعا قبول نہین ہوتی (ایسا ہی ہوا کہ اولٹی موت یہود پر پڑی مرے اور مارے گئے)
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
تَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ
ترجمہ ابی ہریرۃ رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا یہود
اور نصاری کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راہ مین ملو تو
اُسکو دبا دو تنگ راہ کیطرف **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول
ہے کہ ذمی کافر بیچ راستہ مین سے نہ چلنے پاوے بلکہ ایک کونے مین تنگ راہ پہ چلے اگر مسلمان
اُس راہ پہ چلتے ہون اور جو ہجوم نہ ہو تو مضائقہ نہین مگر تنگ کرنے سے یہ مطلب نہین ہے کہ
اسکو گڑہے مین گرا دے یا دیوار کا دہکا پہونچاوے اور اختلاف کیا ہے علمانے کافرون کو
سلام کرنے مین ہمارا مذہب یہ ہے کہ ابتداءً اُنکو سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ کرین تو جواب
مین صرف وعلیکم کہین اور یہی قول ہے عامہ علمار اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول
ہے کہ اہل کتاب کو ابتداءً سلام کرنا درست ہے اور یہی منقول ہے عبداسد بن عباس اور ابی امامہ
اور ابن ابی محیریز سے اور جس جماعت مین مسلمان اور کافر دونون ہون اوس جماعت کو سلام
کرنا درست ہے لیکن نیت کرے مسلمانون کی انتہے مختصراً **عَنْ** سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَفِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ اِذَا لَقِيْتُمُ الْيَهُوْدَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ

وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ **ترجمہ** وہی جو گذرا۔

باب اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے **عن** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بچوں پر تو سلام کیا انکو **عن** سَيَّارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَحَدَّثَ ثَابِتٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** سیار سے روایت ہے میں ثابت بنانی کے ساتھ جارہا تھا وہ گذرے بچوں پر تو سلام کیا انکو اور حدیث بیان کی کہ وہ انس کے ساتھ جارہے تھے بچوں پر گذرے تو سلام کیا ان پر .... اور انس نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے بچوں پر گذرے تو سلام کیا آپ نے انکو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو بچے تمیز رکھتے ہوں انکو سلام کرنا مستحب ہے اور بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع اور انکسار کا اسیطرح عورتوں کو بھی سلام کرنا چاہیے اگر وہ کئی ایک ہوں اور جو ایک عورت ہو تو اسکا خاوند یا سید یا محرم سلام کرے اور اجنبی بھی کرے اگر وہ عورت بوڑھی ہو اور جو جوان ہو تو اجنبی مرد اُسکو سلام نہ کرے بلکہ اسکا جواب دینا بھی مکروہ ہے انتہے مختصراً **باب** جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ أَوْ غَيْرِهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھاوے **عن** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَأَنْ تَسْمَعَ سِوَادِي حَتَّى أَنْهَاكَ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا تیرے لیے آنے کی اجازت یہی ہے کہ وہ پردہ اٹھادے

اور میرے بھید کی بات سنی جبتک کہ مین تجھہ کو منع نہ کرون **ف** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے
عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے جب قرآن مین یہ حکم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے گھر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے یہ حدیث فرمائی یعنے
تجکو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین حرج ہوگا تیرا پردہ اٹھانا اور میرا
منع نہ کرنا یہی اجازت کی نشانی ہے اور ہر ایک شخص کو عام یا خاص کے لیے ایسی نشانی مقرر کردینا
درست ہی **عن** الحسن بن عبید اللہ بهذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب اباحۃ الخروج للنساء لقضاء حاجۃ الانسان عورتون کو ضروری حاجت
کے لیے باہر نکلنا درست ہی **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت خرجت سودۃ
رضی اللہ تعالی عنہا بعد ما ضرب علینا الحجاب لتقضی حاجتها وکانت امراۃ
جسیمۃ تفرع النساء جسما لا تخفی علی من یعرفها فراها عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی
عنہ فقال یا سودۃ واللہ ما تخفین علینا فانظری کیف تخرجین فانکفأت راجعۃ
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی وانہ لیتعشی وفی یدہ عرق فدخلت فقالت
یا رسول اللہ انی خرجت فقال لی عمر رضی اللہ تعالی عنہ کذا وکذا قالت فاوحی
اللہ الیہ ثم رفع عنہ وان العرق فی یدہ ما وضعہ فقال انہ قد اذن لکن ان تخرجن
لحاجتکن وفی روایۃ ابی بکر یفرع النساء جسمها زاد ابو بکر فی حدیثہ فقال هشام
یعنی البراز **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی جب ہمکو پردے
کا حکم ہوا اُس کے بعد سودہ رضی اللہ تعالی عنہا حاجت کے لیے نکلین اور وہ ایک موٹی عورت
تہین جو سب عورتون سے نکلی رہتین موٹاپے مین اور جو کوئی اونکو پہچانتا تہا اوس سے چھپ نہ
سکتی تہین (یعنے وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے انکو دیکھا اور کہا اے سودہ
قسم خدا کی تم اپنے تئین ہم سے چھپا نہین سکتین اسلیے سمجھو تم کیسی نکلتے ہو یہ سنکر سودہ لوٹ
آئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین رات کا کہانا کہا رہے تہے آپکے ہاتہہ مین
ایک ہڈی تہی اتنے مین سودہ آئین اور انہون نے کہا یا رسول اللہ مین نکلی تہی تو عمر نے مجہسے ایسا
ایسا کلام کیا اوسی وقت آپ پر وحی کی حالت ہوئی پہر وہ حالت جاتی رہی اور ہڈی آپکے ہاتہہ

ہی مین تہی آپ نے اُسکو رکہہ دیا تہا آپ نے فرمایا تم کو اجازت ہوئی حاجت کے لیے نکلنے کی ہشام نے کہا حاجت
سے مراد پاءخانہ کی حاجت ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت قضای
حاجت کے لیے معمولی مقام پر بغیر خاوند کے اجازت کی جا سکتی ہے اور قاضی عیاض نے کہا اس
قسم کا حجاب یعنی پردہ حضرت کی بی بیون سے خاص تہا جس مین مُنہ اور ہتہیلیان بہی نہ کہلین اور
انکو کپڑے کے اندر بہی اپنا جُثہ دکہانا درست نہ تہا مگر حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت
زینب کی وفات ہوئی تو اُنکی نعش پر ایک قبہ سا بنا دیا تہا تاکہ اونکا جُثہ معلوم نہ ہو اسے **عن**
هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتِ امْرَأَةً يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا وَقَالَ إِنَّهُ لَيَتَغَشَّى
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ
بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ
حِرْصًا عَلَى أَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ الْحِجَابُ **ترجمہ** اُم المؤمنین عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان رات کو نکلتی تہین
جب پاءخانہ کو جاتین اون مقامون کیطرف جو مدینہ کے باہر تہے اور وہ صاف کہلی جگہہ مین تہی
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے اپنی عورتون کو پردہ مین
رکہیے آپ پردہ کا حکم نہ دیتے ایک بار اُم المؤمنین سودہ بنت زمعہ رات کو نکلین عشا کے وقت
وہ ایک لمبی عورت تہین حضرت عمر نے انکو آواز دی اور کہا ہمنے پہچان لیا تمکو اے سودہ بنت
زمعہ اور یہ اسواسطے کیا کہ پردہ کا حکم اوترے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا پھر پردے
کا حکم اوترا **عن** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
تَحْرِيمِ الْخَلْوَةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُولِ عَلَيْهَا اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کرنا اور اسکے
پاس جانا حرام ہے **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُونَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو کوئی مرد کسی عورت ثیبہ کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اوس عورت کا خاوند ہو یا اُسکا محرم ہو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ثیبہ کی قید اسواسطے لگائی کہ باکرہ تو مردون سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب ثیبہ کا رہنا منع ہوا تو باکرہ کا رہنا بطریق اولیٰ منع ہوگا اور محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو جیسے باپ بھائی چچا مامون دادا وغیرہ **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم عورتون کے پاس جانے سے ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ اگر دیور جاوے آپ نے فرمایا دیور تو موت ہے **ف** کیونکہ دیور بھاوج پر تسلط کر سکتا ہے تو اس سے بچنا بہت ضرور ہے۔ ہندوستان مین یہ بری رسم شائع ہے عورتین اکثر اپنی دیورون اور جیٹھون کے سامنے نکلتی ہین اور بمثل محرم کے اون کے سامنے اپنے اعضا کھولے رہتی ہین یہ نہایت قبیح اور خوفناک ہے **عن** يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ وَهْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ الْحَمْوُ اَخُو الزَّوْجِ وَمَا اَشْبَهَهُ مِنْ اَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنِ الْعَمِّ وَنَحْوِهِ **ترجمہ** لیث بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین حدیث مین جو آیا ہے کہ حمو موت ہے تو حمو سے مراد خاوند کے عزیز اور اقربا ہین جیسے خاوند کا بھائی یا اوس کے چچا کا بیٹا غرض خاوند کے سب عزیز جن سے عورت کو نکاح کرنا درست ہے تو وہ سب حمو مین داخل ہین اون سے پردہ کرنا چاہیے سوا خاوند کے باپ یا دادا یا اوس کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہین اون سے پردہ ضرور نہین ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ دَخَلُوْا عَلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَاٰهُمْ فَكَرِهَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَمْ اَرَ اِلَّا خَيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ

بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَا يَدْخُلَنَّ
رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِيْ هٰذَا عَلٰى مُغِيْبَةٍ اِلَّا وَمَعَهٗ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن
العاص سے روایت ہے بنی ہاشم کے چند لوگ اسماء بنت عمیس کے پاس گئے ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بھی آئے اوس وقت اسماء ان کے نکاح مین تھین انہون نے انکو دیکھا اور برا جانا
انکا آنا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور کہا کہ مین نے تو کوئی بری بات نہین
دیکھی آپ نے فرمایا اسماء کو خدا نے پاک کیا ہے بری فعل سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر
پر کھڑے ہوئے اور فرمایا آج سے کوئی شخص اُس عورت کے گھر مین نہ جاوے جسکا خاوند غائب
ہو (یعنے گھر مین نہ ہو) مگر ایک یا دو آدمی ساتھ لیکر **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ظاہر
حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو یا تین مرد اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کر سکتے ہین لیکن مشہور
قول ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور حدیث کی تاویل یون ہو سکتی ہے
کہ مراد وہ لوگ ہین جو نیک اور صالح ہون **باب** بَيَانِ اَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رُئِيَ
خَالِيًا بِامْرَأَةٍ وَكَانَتْ زَوْجَتَهٗ اَوْ مَحْرَمًا لَهٗ اَنْ يَقُوْلَ هٰذِهٖ فُلَانَةُ لِيَدْفَعَ ظَنَّ
السُّوْءِ بِهٖ جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت مین ہو اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اُس سے کہدے
کہ میری بی بی یا محرم ہے تاکہ اُسکو بدگمانی نہ ہو **عن** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ اِحْدٰى نِسَائِهٖ فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَجَاءَ
فَقَالَ يَا فُلَانُ هٰذِهٖ زَوْجَتِيْ فُلَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ كُنْتُ اَظُنُّ بِهٖ فَلَمْ
اَكُنْ اَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ
الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی کے ساتھ تھے اتنے مین ایک شخص سامنے سے گذرا
آپ نے اُسکو بلایا وہ آیا آپ نے فرمایا اے فلانے یہ میری فلانی بی بی ہے وہ شخص بولا
یا رسول اللہ مین اگر کسی پر گمان کرتا تو آپ پر گمان کرنے والا نہین آپ نے فرمایا شیطان
انسان کے بدن مین ایسا پھرتا ہے جیسے خون پھرتا ہے (تو شاید تیرے دل مین وسوسہ
ڈالے کہ پیغمبر ایک اجنبی عورت کے ساتھ جا رہے ہین) **عن** صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا فاتیتہ ازورہ لیلا فحدثتہ ثم قمت لانقلب فقام معی یقلبنی وکان مسکنہا فی دار اسامۃ بن زید فمر رجلان من الانصار فلما رایا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرعا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انہا صفیۃ بنت حیی فقال سبحان اللہ یارسول اللہ قال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم وانی خشیت ان یقذف فی قلوبکما شرا اوقال شیئا **ترجمہ** صفیہ بنت حیی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف مین تھے مین آپ کی زیارت کو آئی رات مین مین نے آپ سے باتین کین پہر مین کہڑی ہوئی لوٹ جانے کو آپ بہی میرے ساتہہ کہڑے ہوئے مجہے پہونچادینے کو میرے گہر اسامہ بن زید کے مکان مین تہا راہ مین انصار کے دو آدمی ملے جب اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا تو وہ جلدی جلدی چلنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنبہل کر چلو یہ صفیہ بنت حیی ہے (ام المومنین) وہ دونون بولے سبحان اللہ یارسول اللہ (یعنے ہم بہلا آپ پر کوئی بدگمان کر سکتے ہین) آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن مین خون کیطرح پہرتا ہے اور مین ڈرا کہین تمہارے دل مین برا خیال نہ ڈالے (اور اسکی وجہ سے تم تباہ ہو) **ف** نووی علیہ الرحمتہ نے کہا پیغمبرون سے بدگمانی کرنا کفر ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مل سکتی ہے اعتکاف کیحالت مین رات کو یا دن کو لیکن عورت کے ساتہہ بہت بیٹہنا اور اوس کی باتون سے لذت حاصل کرنا مکروہ ہے اعتکاف مین انتہے مختصرا **عن** علی بن حسین ان صفیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ انہا جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزورہ فی اعتکافہ فی المسجد فی العشر الاواخر من رمضان فتحدثت عندہ ساعۃ ثم قامت تنقلب فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقلبہا ثم ذکر بمعنی حدیث معمر غیر انہ قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یبلغ من الانسان مبلغ الدم ولم یقل یجری **ترجمہ** علی بن حسین سے روایت ہے کہ ام المومنین صفیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی نے اسکو خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حالت اعتکاف مین رمضان کے اخیر دہاکے مین مسجد مین زیارت کو آئین پہر کچہہ مدت آپسے

باتین کہین پہر کہڑی ہوئین لوٹ جانیکو اور آپ بہی اُنکے ساتھ کہڑے ہوئے پہونچا دینے کو
پہر بیان کیا حدیث کو مثل حدیث معمر کی اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن مین خون کی جگہ مین پہونچتا ہے اور اسمین پہرنے کا ذکر نہین

باب مَنْ اَتٰى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيهَا وَاِلَّا وَرَاءَهُمْ جو کوئی مجلس
مین آوے اور صف مین جگہہ پاوے تو بیٹھ جاوے نہین تو پیچہے بیٹھے **عن** اَبِي وَاقِدٍ
اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ
وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذْ اَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ
فَوَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ
فَجَلَسَ فِيهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ
فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ
فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** ابو واقد لیثی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے تہے اور
لوگ آپکے ساتہہ تہے اتنے مین تین آدمی آئے دو تو سیدہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ پاس آئے اور ایک
چلا گیا وہ جو دو آئے اون مین سے ایک نے مجلس مین خالی جگہہ پائی وہ وہان بیٹھ گیا اور دوسرا
لوگون کے پیچہے بیٹہا اور تیسرا تو چل ہی دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا
مین تم سے ان تینون آدمیون کا حال کہون ایک نے تو ٹہکانا لیا اللہ کے پاس اللہ نے اوسکو
جگہہ دی اور دوسرے نے شرم کی لوگون مین گہسنے سے اللہ نے بہی اوسسے شرم کی تیسرے
نے منہ پہیرا اللہ نے بہی اوس سے منہ پہیر لیا **عن** اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهٗ
فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ فِي الْمَعْنٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے کسی کو اوسکی جگہہ سے اوٹہاکر آپ وہان نہ بیٹھے
نووی نے کہا یہ نہی حرمت کے لیے ہے تو جو کوئی مسجد وغیرہ مین جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی

جگہہ بیٹہہ جا دے وہی اوس جگہہ کا حقدار ہے اور دوسرے کو اوسکا اوٹہانا جائز نہین اسی حدیث سے مگر ہمارے صحابنے اسمین سے مستثنی کیا ہے اوس صورت کو جب کسی کی مسجد مین کوئی جگہہ معین ہو فتوے دینے کے لیے یا قرآن پڑہنے کے لیئے یا تعلیم شرعی کے لیے تو وہ اوسکا حقدار ہے اور دوسرے کو اوس جگہہ میٹہنا درست نہین انتہی مترجم کہتا ہے کہ ظاہر حدیث پر عمل کرنا چاہئے اور اگر مسجد مین کسی کی جگہہ معین بھی ہو اور دوسرے کو نہ معلوم ہو وہ اوس جگہہ بیٹہہ جا دے تو اوسکا اوٹہانا درست نہین اور یہی صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کو نہ اٹہا دے اوسکی جگہہ سے پہر آپ اُس جگہہ بیٹہے لیکن پہیل جاؤ اور جگہہ دو **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيْثِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا وَزَادَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ مین نے کہا یہ جمعہ کا حکم ہے اونہون نے کہا جمعہ ہو یا اور کوئی دن **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهٖ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَهٗ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهٖ لَمْ يَجْلِسْ فِيْهِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بہائی کو اوس کی جگہہ سے نہ اُٹہا دے پہر آپ اُس جگہہ بیٹہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے جب اپنی جگہ سے اوٹہتا تو وہ اُس جگہہ نہ بیٹہتے (اگرچہ اوسکی رضامندی سے بیٹہنا جائز ہے مگر یہ احتیاط تہی کہ شاید وہ دل مین ناراض ہو) **عَنْ** مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لِيُخَالِفَ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدَ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ اِفْسَحُوْا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بہائی کو جمعہ کے دن اوسکی جگہہ سے

اوٹھا کر آپ وہان نہ بیٹھے لیکن یون کہے پھیل جاؤ

باب اِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ جب کوئی اپنی جگہہ سے کھڑا ہو پھر لوٹ کر آوے تو وہ اُس جگہہ کا زیادہ حقدار ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کھڑا ہو اپنی جگہہ سے جہان وہ بیٹھا تہا (کسی حاجت کے لیے) پہر لوٹ کر آوے تو وہ اُس جگہہ کا زیادہ حقدار ہے

باب مَنْعِ الْمُخَنَّثِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَاءِ الْاَجَانِبِ زنانہ اجنبی عورتون کے پاس نہ جاوے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِاَخِيْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَاِنِّيْ اَدُلُّكَ عَلٰى بِنْتِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَدْخُلْ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ

ترجمہ اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے ایک مخنث اون کے پاس تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہر مین تہے تو اوس نے ام سلمہ کے بہائی سے کہا اے عبد اللہ بن ابی اُمیہ اگر اللہ تعالی نے کل طائف پر تمکو فتح دی تو مین تجہے غیلان کی بیٹی بتا دون گا وہ سامنے جب آتی ہے تو اُس کے پیٹ پر چار بٹیں ہوتی ہین اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہین (دونون طرف سے یعنے موٹی ہے اور عرب موٹی عورتون کو پسند کرتے تہے) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی آپ نے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارے پاس

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اُس مخنث کا نام ہیت یا ہنب تہا یا ماتع اور پہلے وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتین اون لوگون مین داخل کر کے جو کبیرے ہین اور عورتون سے غرض نہین رکہتے بعد اوس کے آپ نے منع کر دیا اور مخنث دو طرح کے ہین ایک تو وہ جو خلقی نامرد ہو اوسپر کوئی عذاب نہین کیونکہ وہ معذور ہے دوسرے وہ جو عورتون کیطرح اپنے تئین بناوے یہ ملعون ہے انتہے مختصرا

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان يدخل على أزواج النبي صلى
الله عليه وسلم مخنث فكانوا يعدونه من غير أولي الإربة قال فدخل النبي
صلى الله عليه وسلم يوما وهو عند بعض نسائه وهو ينعت امرأة قال إذا أقبلت
أقبلت بأربع وإذا أدبرت أدبرت بثمان فقال النبي صلى الله عليه وسلم ألا
أرى هذا يعرف ما ههنا لا يدخلن عليكن قالت فحجبوه **ترجمہ** ام
المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے
پاس ایک مخنث آیا کرتا اور وہ اوس کو اون لوگون مین سے سمجہتین جنکو عورتون سے غرض
نہین ہوتی (اور قرآن مین اُنکا آنا عورتون کے سامنے جائز رکہا ہے) ایک دن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تہا کہ جب سامنے
آتی ہے تو چار بٹین لیکر آتی ہے اور جب پیٹہ موڑتی ہے تو آٹہہ بٹین نمودار ہوتی ہین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سمجہتا ہون یہ یہان جو ہین اُنکو پہچانتا ہے (یعنے عورتون کے
حسن اور قبح کو سمجہتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آنے پاوے پہر اُس سے پردہ کرنے لگے **باب**
جواز إرداف المرأة الأجنبية إذا عييت في الطريق اگر اجنبی عورت راہ مین تہک
گئی ہو تو اُسکو اپنے ساتہہ سوار کر لینا درست ہے **عن** عن أسماء بنت أبي بكر رضي
الله تعالى عنهما قالت تزوجني الزبير رضي الله تعالى عنه وما له في الأرض من مال
ولا مملوك ولا شيء غير فرسه قالت فكنت أعلف فرسه وأكفيه مؤنته و
أسوسه وأدق النوى لناضحه وأعلفه وأستقي الماء وأخرز غربه وأعجن ولم
أكن أحسن أخبز فكان يخبز لي جارات لي من الأنصار وكن نسوة صدق قالت
وكنت أنقل النوى من أرض الزبير التي أقطعه رسول الله صلى الله عليه وسلم على
رأسي وهو على ثلثي فرسخ قالت فجئت يوما والنوى على رأسي فلقيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم ومعه نفر من أصحابه فدعاني ثم قال إخ إخ
ليحملني خلفه قالت فاستحييت وعرفت غيرتك فقال والله لحملك النوى
على رأسك أشد من ركوبك معه قالت حتى أرسل إلي أبو بكر رضي الله عنه

بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَتْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَتْنِيْ **ترجمہ** اسمار بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی زبیر بن العوام نے مجھ سے نکاح کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہوپہی زاد بہائی تہے اور اون کے پاس کچہ مال نہ تہا نہ کوئی غلام نہ اور کچہ صرف ایک گہوڑا تہا مین ہی اون کے گہوڑے کو چراتی اور سارا کام گہوڑے کا اور سائیسی بہی کرتی اور گہٹلیان بہی کوٹتی اون کے اونٹ کے لیے اور چراتی بہی اوسکو اور پانی بہی پلاتی اور ڈول بہی سی دیتی اور آٹا بہی گوندہتی لیکن روٹی مین اچہی طرح نہ پکا سکتی تو ہمسایہ کی انصاری عورتین میری روٹیان پکا دیتین اور وہ ٹری محبت کی عورتین تہین ۔ اسماء نے کہا مین زبیر کی اوس زمین سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مقطعہ کے طور پہ دی تہی گہٹلیان لایا کرتی تہی اپنے سر پر اور وہ مقطعہ مدینہ سے دو میل تہا (ایک میل چہہ ہزار ہاتہ کا ہوتا ہے اور ہاتہ چوبیس اونگل کا اور اونگل چہہ جو کا اور فرسخ تین میل کا) ایک دن مین وہین سے گہٹلیان لارہی تہی راہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور آپکے ساتہہ کئی صحابہ تہے آپ نے مجھے بلایا پہر اونٹ کے بٹہانے کی بولی بولی اخ اخ تاکہ اپنے پیچہے مجکو سوار کرلین مجھے شرم آئی اور غیرت آپ نے فرمایا قسم خدا کی گہٹلیون کا بوجہہ سر پر اٹہانا میرے ساتہہ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہی (یعنے ایسے بوجہہ کو تو گوارا کرتی ہی اور میرے ساتہہ بیٹہہ کیون نہین جاتی) اسماء نے کہا پہر ابو بکر نے ایک لونڈی مجھے بہیجی وہ گہوڑے کا سارا کام کرنے لگی گویا اونہون نے مجھے آزاد کردیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ کام جیسے روٹی پکانا کپڑے دہونا جانورون کی خدمت کرنا آٹا گوندہنا یہ کام ہین جو مروت اور حسن معاشرت مین داخل ہین اور عورتین قدیم سے ایسے کام اپنے خاوندون کے کرتی آئین ہین لیکن یہ کام عورت پر واجب نہین ہین انکا جی چاہے کرے چاہے نہ کرے واجب عورت پر صرف دو ہی کام ہین ایک تو یہ کہ صحبت سے انکار نہ کرے دوسرے خاوند کے گہر مین رہے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کبہی مقطعہ کی زمین بطور ملک کے دی جاتی ہے ایسے مقطعہ کو مقطعہ دار فروخت کرسکتا ہے اور کبہی صرف منفعت دیجاتی ہے تو اوس کے فروخت کی اجازت نہین ہوتی اور یہ بہی نکلا کہ جو چیزین پہینک دی جاوین جیسے گہٹلیان چندیان وغیرہ انکا چننا درست ہی اور وہ حلال ہین اور یہ بہی نکلا کہ جو عورت محرم نہ ہو اگر وہ راہ مین ملے تہکی

ہوئی تو اُسکو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہی خصوصًا جب اور نیک بخت لوگ بہی ساتھ ہون اور قاضی عیاض نے کہا کہ یہ خصوصیت تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ اسمار ابوبکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن اور زبیر کی بی بی تہین تو گویا آپ کے گہر والون کیطرح تہین اور اور کسیکو ایسا کرنا درست نہین انتہے مختصرًا **عن** اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَخْدِمُ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خِدْمَةَ الْبَيْتِ وَكَانَ لَهٗ فَرَسٌ وَكُنْتُ اَسُوْسُهٗ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سِيَاسَةِ الْفَرَسِ كُنْتُ اَحْتَشُّ لَهٗ وَاَقُوْمُ عَلَيْهِ وَاَسُوْسُهٗ قَالَ ثُمَّ اِنَّهَا اَصَابَتْ خَادِمًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَاَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ كَفَتْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَاَلْقَتْ عَنِّيْ مَؤُنَتَهٗ فَجَاءَنِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ فَقِيْرٌ اَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَ فِيْ ظِلِّ دَارِكِ قَالَتْ اِنِّيْ اِنْ رَخَّصْتُ لَكَ اَبٰى ذٰلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَعَالَ فَاطْلُبْ اِلَيَّ وَالزُّبَيْرُ شَاهِدٌ فَجَاءَ فَقَالَ يَا اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ فَقِيْرٌ اَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَ فِيْ ظِلِّ دَارِكِ فَقَالَتْ مَا لَكَ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا دَارِيْ فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا لَكِ اَنْ تَمْنَعِيْ رَجُلًا فَقِيْرًا يَبِيْعُ فَكَانَ يَبِيْعُ اِلٰى اَنْ كَسَبَ فَبِعْتُهُ الْجَارِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَثَمَنُهَا فِيْ حَجْرِيْ فَقَالَ هَبِيْهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ بِهَا

ترجمہ اسمار سے روایت ہی مین زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کے گہر کے کام کرتی اون کا ایک گہوڑا تہا اوسکی بہی سائیسی کرتی تو کوئی کام مجہپر گہوڑے کی خدمت سے زیادہ سخت تہا اوسکے لیئے مین گہانس لاتی اوسکی خدمت کرتی سائیسی کرتی پہر مجہکو ایک لونڈی ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے آپ نے مجہکو بہی ایک لونڈی دی وہ گہوڑے کا سارا کام کرنے لگی اور یہ محنت میری اوپر سے اوسنے اُٹہا لی پہر میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا ای ام عبداللہ مین ایک محتاج آدمی ہون میرا یہ ارادہ ہے کہ تمہارے دیوار کے سائے مین دوکان لگاؤن مین نے کہا اگر مین تجہکو اجازت دون ایسا نہو کہ زبیر خفا ہون تو ایسا کر جب زبیر موجود ہون انکے سامنے مجہسے کہو وہ آیا اور کہنے لگا ای ام عبداللہ مین ایک محتاج آدمی ہون مین چاہتا ہون تمہاری دیوار کے سائے مین دوکان کرون مین نے کہا تجہکو مدینہ بہر مین کوئی اور گہر نہین ملتا سوا میرے گہر کے (یہ ایک تدبیر تہی اسمار کی زبیر کے زبان سے اجازت دلوا دینے کے لیئے) زبیر نے کہا اسمار تمکو کیا

ہوا ہے تم فقیر کو شع کرتی ہو نہیچنے سے پہر وہ دوکان کرنے لگا یہانتک کہ اوسنے روپیہ کمایا
وہ لونڈی مین نے اوسکو ہاتھ بیچڈالی جسوقت زبیر میرے پاس آئے تو اوسکی قیمت کے پیسے میرے
گود مین تھے زبیر نے کہا یہ پیسے مجھکو ہبہ کر دو مین نے کہا یہ مین صدقہ دے چکی ہون **بَابُ**
تَحْرِيمِ مُنَاجَاتِ الِاثْنَيْنِ دُوْنَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ رِضَا ثُہُ
تین آدمی ہون تو اون مین سے دو چپکے چپکے سرگوشی نکرین بغیر تیسرے کی رضامندی کے **عَنْ**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ
ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص کانا پہوسی نکرین
تین آدمیون مین سے تیسرے کے مرضی کے بغیر **ف** یہ نہی تحریمی ہے تاکہ تیسرے کو پریشانی
اور رنج نہو اور یہ ممانعت عام ہے سفر اور حضر مین اور بعضون نے کہا کہ صرف سفر مین ممانعت ہے
اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ابتداء اسلام مین منافق مسلمانون کو رنج دینے کے
لیے ایسا کرتے تھے لیکن اگر چار آدمی ہون اور دو اون مین سے کانا پہوسی کرین تو کچھ قباحت
نہین (نووی) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ
حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُحْزِنَهٗ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تم مین سے دو کانا پہوسی کرین تیسرے کو چھوڑ
کر یہانتک کہ اور لوگ ملین تم سے اس لیے کہ اوسکو رنج ہوگا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا فَاِنَّ ذٰلِكَ
يُحْزِنُهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **بَابُ** الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقٰى علاج اور بیماری اور منتر کا بیان **عَنْ**
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ

يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام یہ
دعا آپ پر پڑھتے بسم اللہ اخیر تک یعنی اللہ تعالے کے نام سے مین مدد چاہتا ہون وہ تم کو اچھا کریگا ہر
بیماری سے تم کو شفا دیگا ہر جلنے والے کے جلن سے تم کو بچاوے گا اور ہر بری نظر ڈالنے والی
کی برائی سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا منتر تہا اور ایک حدیث
مین ہے کہ بیحساب جنت مین وے جاوین گے جو منتر نہین کرتے اور دونون حدیثون مین کچہ
مخالفت نہین ہے کیونکہ منتر نہ کرنے والون کی تعریف مین وہ منتر مراد ہے جو کافرون کا کلام ہو
یا جس کے معنے معلوم نہون یا جو عربی کے سوا اور کسی زبان مین ہو تو ایسا منتر برا ہے اس لیے کہ شاید
اس مین کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا احادیث مین جو دعائین آئین ہین اون سے
منتر کرنا منع نہین ہے بلکہ سنت ہے اور بعضون نے کہا کہ افضل منتر کا ترک کرنا ہے ہر حال مین
لیکن یہ قول مختار نہین ہے **عن** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللهِ
أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ
اللهِ أَرْقِيكَ **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد تم بیمار ہو گئے آپ نے فرمایا ہان
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا بسم اللہ ارقیک اخیر تک یعنی اللہ تعالے کے نام سے تم پر منتر
کرتا ہون ہر چیز سے جو تمکو ستاوے اور ہر جان کی برائی سے یا حاسد کی نگاہ سے اللہ تمکو شفا دیوے
اللہ کے نام سے منتر کرتا ہون تیر **عن** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سچ ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ
وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سچ ہے (یعنے نظر مین تاثیر ہے اللہ تعالی کے حکم سے) اور جو کوئی
چیز تقدیر سے آگے بڑہ سکتی تو نظر ہی بڑہ جاتی (پر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑہنے والی نہین)
جب تم سے کہا جاوے غسل کرنے کو تو غسل کرو **ف** امام ابو عبداللہ مازری نے کہا جمہور علمار
کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے وہ کہتے ہین نظر لگنا سچ ہے اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا
ہے اُسکا اور اُن کا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہین ہے اور شریعت مین وارد
ہے پہر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے اور نظر کا غسل یہ ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو یعنے مد نظر کر
نے کی ہو اوسکے سامنے ایک پیالہ پانیکا لاوین اوسکو زمین پر نہ رکہین وہ شخص اوسمین سے ایک
چلو پانی لیکر کلی کرے اوسی پیالہ مین پہر مونہہ دہووے پہر بائین ہاتہہ مین پانی لیکر داہنا ہاتہہ
دہووے پہر داہنے ہاتہہ مین پانی لیکر بائین کہنی دہووے پہر داہنا پاؤن دہووے پہر بایان پاؤن
اسیطرح جیسے ہاتہہ دہوئے تہے اور کہنیون اور ٹخنون کے بیچ مین نہ دہووے یہ سب اوسی پیالہ
کے اندر دہووے پہر اپنی تہبند کا اندر کا کنارہ لٹکا ہوا داہنی طرف کا دہووے اور بعضون نے
کہا اپنی شرمگاہ دہووے پہر یہ پانی جس کے نظر لگی ہو اوس کے سر پر پیچھے سے ڈالا جاوے
اسکی تاثیر حدیث سے ثابت ہے اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس غسل سے انکار کرے تو اوسپر جبر
کیا جاوے کیونکہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بعضون کے نزدیک جبر نہ ہوگا قاضی عیاض
علیہ الرحمۃ نے کہا جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اوسکو حکم کرے اپنے گہر مین رہنے کا
اگر وہ محتاج ہو تو بقدر گذر اوسکو دیوے کیونکہ اسکا ضرر لہسن اور پیاز کہاکر مسجد مین جانے سے زیادہ
ہے انتہے مختصرا **باب السحر** باب جادو کے بیان مین **ف** نووی علیہ الرحمۃ
نے کہا امام مازری نے کہا اہل سنت اور جمہور علمار کا یہ قول ہے کہ سحر سچ ہے اور اوس کی
ایک حقیقت ہے جیسے اور اشیا کی اور بعضون نے اسکا انکار کیا ہے اور جو باتین سحر سے پیدا
ہوتی ہین اونکو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالے نے سحر کو اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے
اور یہ بہی فرمایا کہ وہ سیکہا جاتا ہے اور اس سے کفر ہوتا ہے اور وہ جدائی ڈالتا ہے مرد اور
عورت مین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت ہے اور جو حدیثین اس باب مین مذکور
ہین اون سے بہی یہی نکلتا ہے اور عقلا جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہین ہے

پہر اوس کے انکار کی کوئی وجہ نہین ہے اور سحر کی تاثیر مین علما کا اختلاف ہی بعض کہتے ہین اوسکا اثر
اتنا ہی ہے کہ جورو مرد مین لڑائی ہو جاتی ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ اوسکی بہت سی تاثیرات ہین
اللہ تعالی کے حکم سے اور پیغمبر اور ساحر مین یہ فرق ہے کہ ساحر نبوت کا اثبات نہین چاہتا اور
پیغمبر نبوت ثابت کرنے کے لیے خرق عادت کرتے ہین اور ولی ساحر مین یہ ہے کہ ساحر فاسق
ہوتا ہے اور کرامت فاسق سے نہین ہوتی اب سحر کا چلانا حرام ہے اور اسکا سیکہنا اور سکہانا
بہی حرام ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اوسکی توبہ قبول نہین اب
اگر ساحر کسی کو سحر سے مار ڈالے اور اسکا اقرار کرے تو اوسپر قصاص واجب ہوگا اور گواہون
سے یہ ثابت نہین ہو سکتا انتہے مختصرا **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ سَحَرَ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَہُوْدِیٌّ مِّنْ یَہُوْدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ یُقَالُ لَہٗ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ
قَالَتْ حَتّٰی کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّہٗ یَفْعَلُ الشَّیْءَ وَمَا یَفْعَلُہٗ
حَتّٰی اِذَا کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَیْلَۃٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا
ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰہَ اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُہٗ فِیْہِ جَاءَنِیْ رَجُلَانِ
فَقَعَدَ اَحَدُہُمَا عِنْدَ رَاْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَیَّ فَقَالَ الَّذِیْ عِنْدَ رَاْسِیْ لِلَّذِیْ
عِنْدَ رِجْلَیَّ اَوِ الَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَیَّ لِلَّذِیْ عِنْدَ رَاْسِیْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ
قَالَ مَنْ طَبَّہٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَۃٍ وَّجُبِّ
طَلْعَۃٍ ذَکَرٍ قَالَ فَاَیْنَ ہُوَ قَالَ فِیْ بِئْرِ ذِیْ اَرْوَانَ قَالَ فَاَتَاہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِیْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ ثُمَّ قَالَ یَا عَائِشَۃُ وَاللّٰہِ لَکَاَنَّ مَاءَہَا نُقَاعَۃُ الْحِنَّاءِ
وَلَکَاَنَّ نَخْلَہَا رُءُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اَحْرَقْتَہٗ قَالَ لَا اَمَّا
اَنَا فَقَدْ عَافَانِیَ اللّٰہُ وَکَرِہْتُ اَنْ اُثِیْرَ عَلَی النَّاسِ شَرًّا فَاَمَرْتُ بِہَا فَدُفِنَتْ **ترجمہ**
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بنی زریق
کے ایک یہودی نے جادو کیا جسکو لبید بن اعصم کہتے تہے یہانتک کہ آپ کو خیال آتا کہ مین یہ کام
کر رہا ہون اور نہ کرتے ہوتے وہ کام ایک دن یا ایک رات آپ نے دعا کی پہر دعا کی پہر دعا
کی پہر فرمایا اے عائشہ تجہکو معلوم ہوا اللہ جل جلالہ نے مجہکو بتلا دیا جو مین نے اس سے پوچہا تہا

پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پانون کے پاس اور وہ دونون فرشتے تھے (جو سر کے پاس بیٹھا تھا اوس نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا بیماری ہے وہ بولا اس پر جادو ہوا ہے اوس نے کہا کس نے جادو کیا ہے وہ بولا لبید بن اعصم نے پھر اوس نے کہا کاہے مین جادو کیا ہے وہ بولا کنگھی مین اور اون بالون مین جو کنگھی سے جھڑے اور نر کھجور کے بالی کے غلاف مین اوس نے کہا یہ کہان رکھا ہے وہ بولا ذی اروان کے کنوے مین حضرت عایشہ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ اوس کنوے پر گئے آپ نے فرمایا اے عایشہ قسم خدا کی اوس کنوے کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا زلال اور وہان کے درخت کھجور کے ایسے تھے جیسے شیطانون کے سر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اوسکو جلا کیون نہین دیا یعنی وہ جو بال وغیرہ نکلا آپنے فرمایا مجھکو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب مجھ برا معلوم ہوا لوگون مین فساد پھیلانا مین نے حکم دیا وہ گاڑ دیا گیا **ف** ایک روایت مین ہے کہ آپ پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانتے مین کر چکا اور بخاری کی روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بیون سے صحبت نہ کر سکتے چنانچہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی ایک روایت مین ہے مین نے کہا یا حضرت اوس جادوگر یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے آپ نے فرمایا خدا نے مجھکو صحت دی اب مین کیون فساد کھڑا کرون اور شور و غل مچاؤن حضرت پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر آپ کو جادوگر کہتے اور مشہور یون ہے کہ جادوگر پر جادو نہین چلتا جب آپ پر جادو کا اثر ہوا تو اون کے نزدیک بھی آپکو جادوگر کہنا صحیح نہوا (تحفۃ الاخیار) **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق ابو کریب الحدیث بقصتہ نحو حدیث ابن نمیر وقال فیہ فذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی البئر فنظر الیھا وعلیھا نخل وقالت قلت یا رسول اللہ فاخرجہ ولم یقل افلا احرقتہ ولم یذکر فامرت بھا فدفنت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب السم زہر کا بیان

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان امراۃ یھودیۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ مسمومۃ فاکل منھا فجیء بھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالھا عن ذلک

قَالَتْ اَرَدْتُّ لِاَقْتُلَکَ قَالَ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُسَلِّطَکِ عَلٰی ذَالِکَ قَالَ اَوْ قَالَ عَلَیَّ قَالَ قَالُوْا اَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا قَالَ فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِیْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زہر ملاکر بکری کا گوشت لیکر آئے آپنے اس مین سے کہایا پہر وہ عورت آپکے پاس لائی گئی آپنے پوچہا یہ تونے کیا کیا وہ بولی مین چاہتی تہی آپ کا مار ڈالنا آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ تجہے اتنی طاقت دینے والا نہین کہ تو اوس کے پیغمبر کو ہلاک کرے حضرت علی نے کہا لوگون نے کہا ہم اوسکو قتل کرین یا رسول اللہ آپنے فرمایا نہین (یہ آپ کا رحم تہا اور عورت پر اس سے یہی نکلتا ہے کہ آپ پیغمبر برحق تہے ورنہ اگر بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کراتے) راوی نے کہا مین ہمیشہ اوس زہر کا اثر آپ کے کوّے مین پایا **ف** یعنی نشان اوس زہر کا معاذ اللہ کیا سخت زہر تہا اس مین آپ کے کئی معجزے ہین ایک سخت زہر سے ہلاک نہ ہونا دوسری روایت مین ہے کہ آپ نے بتا دیا کہ اس مین زہر ہے یہ بہی ایک معجزہ ہے ایک روایت مین ہے کہ اوس گوشت نے کہدیا یہ بہی معجزہ ہے یہ عورت مرد و ذینب بنت حارث مرحب کی بہن تہی جس کو حضرت علی نے خیبر کی لڑائی مین مارا ایک روایت مین ہے کہ آپ نے اوس عورت کو بشر بن براء کے وارثون کے سپرد کر دیا وہ اسی زہر سے مرا تہا اونہون نے اس خبیثہ عورت کو قتل کیا لعنۃ اللہ علیہا (نووی) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یُحَدِّثُ اَنَّ یَهُوْدِیَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِیْ لَحْمٍ ثُمَّ اَتَتْ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ خَالِدٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ اسْتِحْبَابِ رُقْیَةِ الْمَرِیْضِ بیمار پر منتر پڑہنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَکٰی مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا فَلَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ اَخَذْتُ بِیَدِهٖ لِاَصْنَعَ بِهٖ نَحْوَ مَا کَانَ یَصْنَعُ فَانْتَزَعَ یَدَهٗ مِنْ یَدِیْ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاجْعَلْنِیْ مَعَ الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ قَدْ قَضٰی **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم مین سے کوئی بیمار ہوتا تو اپنا داہنا ہاتھ اوسپر پہیرتے پہر فرماتے اذہب الباس اخیر تک یعنی دور کر دے بیماری کو

اے مالک لوگون کے اور تندرستی دے تو ہی شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے ایسی شفا دے
کہ بالکل بیماری نہ رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوئی تو
مین نے آپ کا ہاتھہ پکڑا ویسا ہی کرنے کو جیسا آپ کیا کرتے تھے یعنے مین نے ارادہ کیا کہ آپ
ہی کا ہاتھہ آپ پر پھیرون اور یہ دعا پڑھون آپنے اپنا ہاتھہ میرے ہاتھہ مین سے چھڑالیا پھر فرمایا
یا اللہ بخشدے مجھکو اور مجھکو بلند رفیق کے ساتھہ کر دینے فرشتون اور پیغمبرون کے ساتھہ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا پھر جو مین دیکھنے لگی تو آپ کا کام ہو گیا تھا یعنے وفات پائی
آپ کی دعا کے ساتھہ ہی اللہ تعالی نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا انا للہ وانا الیہ راجعون **عَن**
الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِیْرٍ فِیْ حَدِیْثِ هُشَیْمٍ وَشُعْبَةَ مَسَحَهٗ بِیَدِهٖ قَالَ وَفِیْ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ
مَسَحَهٗ بِیَمِیْنِهٖ وَقَالَ فِیْ عَقِبِ حَدِیْثِ یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ
مَنْصُوْرًا فَحَدَّثَنِیْ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بِنَحْوِهٖ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَادَ مَرِیْضًا یَقُوْلُ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهٖ اَنْتَ
الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے
تو فرماتے اذہب الباس اخیر تک **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَی الْمَرِیْضَ یَدْعُوْ لَهٗ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ
وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ بَکْرٍ فَدَعَا
لَهٗ وَقَالَ وَاَنْتَ الشَّافِیْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَةَ وَجَرِیْرٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْقِیْ بِهٰذِهِ الرُّقْیَةِ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ بِیَدِکَ الشِّفَاءُ لَا کَاشِفَ
لَهٗ اِلَّا اَنْتَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یہ منتر پڑھا کرتے اذہب الباس اخیر تک **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

ترجمہ وہی جو اوپر گذر چکا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا مرض احد من اہلہ نفث علیہ بالمعوذات فلما مرض مرضہ الذی
مات فیہ جعلت انفث علیہ وامسحہ بید نفسہ لانہا کانت اعظم برکۃ من یدی
وفی روایۃ یحیی بن ایوب بمعوذات **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر مین کوئی بیمار ہوتا تو اوسپر معوذات (قل اعوذ برب الفلق
قل اعوذ برب الناس) پڑہکر پہونکتے پہر جب آپ بیمار ہوے اوس بیماری مین جس سے وفات پائی
تو مین آپ پر پہونکتی اور آپ ہی کا ہاتہ آپ پر پہیرتی کیونکہ آپ کے ہاتہ مبارک مین میرے ہاتہ
سے زیادہ برکت تہی **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دعا اور منتر پڑہکر پہونکنا آہستہ سے درست
ہے اور پہونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور مستحب کہا ہے اسکو جمہور صحابہ اور تابعین نے اور بعضون
نے پہونکنے اور تہوکنے کا انکار کیا ہے لیکن مراد وہی پہونکنا ہے جسمین کچہ تہوک بہی نکلے اور
آہستہ پہونکنے کے جواز پر اجماع ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا اشتکی یقرأ علی نفسہ بالمعوذات وینفث فلما اشتد وجعہ
کنت اقرأ علیہ وامسح عنہ بیدہ رجاء برکتہا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑہتے
اور پہونکتے جب بہت بیمار ہوے تو مین پڑہتی اور آپ ہی کا ہاتہ آپ پر پہیرتی برکت کی امید سے
عن ابن شہاب باسناد مالک نحو حدیثہ ولیس فی حدیث احد منہم رجاء
برکتہا الا فی حدیث مالک وفی حدیث یونس وزیاد ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان اذا اشتکی نفث علی نفسہ بالمعوذات ومسح عنہ بیدہ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا

باب استحباب الرقیۃ من العین والنملۃ والحمۃ والنظرۃ

نظر اور سلہ اور زہر کے لیے منتر کرنا مستحب ہے **عن** الاسود قال
سألت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن الرقیۃ فقالت رخص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لاہل بیت من الانصار فی الرقیۃ من کل ذی حمۃ **ترجمہ** اسود سے
روایت ہے مین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچہا منتر کو انہون نے کہا اجازت

دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہر کے لیے منتر کرنے کی رجیسے
سانپ یا بچھو کے لیے) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهٖ هٰكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بِسْمِ اللّٰهِ
تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا قَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ يُشْفٰى
سَقِيْمُنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا
سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا یا اسکو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
کلمہ کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ
رَبِّنَا یعنے اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم میں سے کسی کی تھوک کے ساتھ اوس سے
شفا پاوے گا ہمارا بیمار اللہ تعالیٰ کے حکم سے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُهَا اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے منتر کرنے کا نظر سے
عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَسْتَرْقِيَ
مِنَ الْعَيْنِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
فِي الرُّقٰى قَالَ رُخِّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے منتر
کی اجازت ہوئی زہر اور نملہ (ایک بیماری ہے جس میں پسلی میں زخم پڑجاتے ہیں) اور نظر کے
لیے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ حَارِثٍ **ترجمہ** رخصت دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منتر کی نظر اور ڈنک
(زہر) اور نملہ کے لیے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ

لِيُشْفٰى

اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَارِیَةٍ فِی بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
رَاٰی بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوا لَهَا یَعْنِیْ بِوَجْهِهَا صُفْرَةً **ترجمہ** ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو دیکھا اون
کے گہر مین جسکے منہ پر جہایان تہین آپ نے فرمایا اسکو نظر لگی ہے اس کے لیے منتر کرو **عن**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لِاٰلِ حَزْمٍ فِیْ رُقْیَةِ الْحَیَّةِ وَقَالَ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ مَا لِیْ اَرٰی اَجْسَامَ بَنِیْ اَخِیْ ضَارِعَةً
تُصِیْبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلٰکِنَّ الْعَیْنَ تُسْرِعُ اِلَیْهِمْ قَالَ ارْقِیْهِمْ قَالَتْ فَعَرَضْتُ
عَلَیْهِ فَقَالَ ارْقِیْهِمْ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت
دی حزم کے لوگون کو سانپ کے لیے منتر کرنے کی اور اسماء بنت عمیس سے فرمایا کیا سبب ہی مین
اپنے بہائی کے بچون کو (یعنے جعفر بن ابی طالب کے لڑکون کو) دبلا پاتا ہون کیا وہ بہوکے رہتے
ہین اسماء نے کہا نہین انکو نظر جلدی لگ جاتی ہے آپنے فرمایا کوئی منتر کر مین نے ایک منتر آپ
کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا کر **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ
اَرْخَصَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رُقْیَةِ الْحَیَّةِ لِبَنِیْ عَمْرٍو قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ وَسَمِعْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ لَدَغَتْ رَجُلًا مِّنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ جُلُوْسٌ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْقِیْ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ
مِنْکُمْ اَنْ یَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْیَفْعَلْ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سانپ کے لیے منتر کرنے کی بنی عمرو کے لوگون
کو اور ایک شخص کو ہم مین سے بچہو نے کاٹا ہم اسوقت بیٹہے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتہہ ایک شخص بولا یا رسول اللہ مین منتر کرون آپنے فرمایا تم مین سے جو شخص اپنے بہائی
کو فائدہ پہونچا سکے پہونچاوے **عن** ابْنِ جُرَیْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ
قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَرْقِیْهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَمْ یَقُلْ اَرْقِیْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ لِیْ خَالٌ یَرْقِیْ مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰی قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّکَ نَهَیْتَ عَنِ الرُّقٰی وَاَنَا

ارقی من العقرب فقال من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلیفعل ترجمہ حضرت جابر رضے
اللہ عنہ سے روایت ہے میرا ماموں بچھو کا منتر کیا کرتا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتروں
سے منع کردیا وہ آپکے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپنے منتروں کو منع کردیا اور مین بچھو کا
منتر کرتا ہوں آپنے فرمایا تم مین سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہونچا سکے پہونچا دے عن
الاعمش بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر رضی اللہ تعالی
عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرقی فجاء آل عمرو بن حزم رضی
اللہ تعالی عنہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ انہ کانت عندنا
رقیۃ نرقی بھا من العقرب وانک نھیت عن الرقی قال فعرضوھا علیہ فقال ما اری
باسا من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ
عمرو بن حزم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ کو بتلایا آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہین عن
عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا نرقی فی الجاھلیۃ فقلنا
یا رسول اللہ کیف تری فی ذلک فقال اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی ما
لم یکن فیہ شرک ترجمہ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے ہم جاہلیت کے زمانے مین
منتر کیا کرتے تھے ہمنے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اس مین آپنے فرمایا اپنے منتروں
کو میرے سامنے پیش کرو کچھ قباحت نہین منتر نین اگر اوس مین شرک کا مضمون نہو باب
جواز اخذ الاجرۃ علی الرقیۃ بالقرآن والاذکار یعنی قرآن یا دعا سے منتر کرکے اوسپر
اجرت لینا درست ہے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ ان ناسا من
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا فی سفر فمروا بحی من احیاء العرب
فاستضافوھم فلم یضیفوھم فقالوا لھم ھل فیکم من راق فان سید الحی
لدیغ او مصاب فقال رجل منھم نعم فاتاہ فرقاہ بفاتحۃ الکتاب فبرا الرجل
فاعطی قطیعا من غنم فابی ان یقبلھا وقال حتی اذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ وقال یا رسول اللہ واللہ
ما رقیت الا بفاتحۃ الکتاب فتبسم وقال وما ادراک انھا رقیۃ ثم قال خذوا منھم و

اضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے سفر مین تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر گذرے اور ان سے دعوت چاہی انہوں نے دعوت نہ کی وہ کہنے لگے تم مین سے کسی کو منتر یاد ہے اون کے سردار کو بچھو یا سانپ نے کاٹا تھا صحابہ مین سے ایک شخص بولا ہان مجھکو منتر آتا ہے پھر اوس نے سورہ فاتحہ پڑھی وہ اچھا ہو گیا اور ایک گلہ دیا بکریون کا اوس نے نہ لیا اور یہ کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لون پھر آپ پاس آیا اور آپ سے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی یا رسول اللہ مین نے کچھ منتر نہین کیا سوا سورہ فاتحہ کے آپ ہنسے اور فرمایا تجھے کیا معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے پھر فرمایا وہ گلہ بکریون کا لے لے اور ایک حصہ میرا بھی اپنے ساتھ لگانا **عَنْ** أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفُلُ فَبَرَأَ الرَّجُلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ شخص سورہ فاتحہ پڑھتا جاتا اور اپنا تھوک جمع کرکے تھوکتا جاتا یہان تک کہ وہ اچھا ہو گیا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَأَتَتْنَا امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ لُدِغَ فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقْيَةً فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً فَقَالَ مَا رَقَيْتُهُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لَا تُحَرِّكُوهَا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم ایک منزل مین اوترے ایک عورت آئی اور کہنے لگی اس قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچھو نے) کاٹا ہے تو تم مین سے کوئی منتر جانتا ہے ایک شخص ہم مین سے اوٹھ کھڑا ہوا جسکو ہم نہین سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح منتر جانتا ہے پھر اوس نے منتر کیا سورہ فاتحہ کا وہ اچھا ہو گیا اون لوگون نے اسکو بکریان دین اور ہم کو دودھ پلایا ہمنے کہا کیا تم کوئی اچھا منتر جانتے تھے وہ بولا مین نے تو سورہ فاتحہ کا منتر کیا مین نے کہا ان بکریون کو مت ہلاؤ یہان سے جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جاوین پھر ہم آپ کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ آپ نے فرمایا اسکو کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے بانٹ لو ان بکریون کو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ **ف** نووی

علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اور اذکار سے اگر منتر کرے تو اسکی اجرت
لے سکتا ہے اور یہ حلال ہے اس مین کوئی کراہت نہین اسیطرح قرآن سکہانے کے لیے اجرت
لینا درست ہے امام شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک
تعلیم قرآن کی اجرت لینا منع ہے البتہ منتر کی درست ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ میرا حصہ بھی لگاؤ
یہ اون کے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے عنبر کی حدیث مین گذرا اور وہ بکریان سب منتر پڑھنے
والے کا حق تہین لیکن آپ نے تبرعًا اور مروۃً سب ساتہیون کا حصہ اوس مین کر دیا **عَنْ** هِشَامٍ
بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اُس عورت کے ساتہہ ہم مین سے ایک شخص کہڑا ہو گیا جسکو ہم نہین
خیال کرتے تہے کہ منتر آتا ہے **باب** اسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهِ عَلَى مَوْضِعِ الْأَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ
دعا کے وقت اپنا ہاتہہ درد کے مقام پر رکہنا **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ
مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ
جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ
وَأُحَاذِرُ **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے انہون نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے ایک درد کا اپنے بدن مین جو پیدا ہو گیا ہے جب سے وہ مسلمان ہوئے آپ نے
فرمایا تم اپنا ہاتہہ درد کی جگہہ پر رکہو اور کہو بسم اللہ تین بار اوس کے بعد سات بار یہ کہو اَعُوذُ
بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ یعنے مین پناہ مانگتا ہون اللہ تعالی کی برائی سے اوس چیز
کے جس کو پاتا ہون مین اور جس سے ڈرتا ہون مین **باب** التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ
الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلَاةِ وسوسہ کے شیطان سے پناہ مانگنا نماز مین **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ
قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلَى
يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّي **ترجمہ** عثمان بن ابی

عاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ شیطان میری نماز مین حائل ہوگیا اور
مجھکو قرآن بھلا دیتا ہے آپنے فرمایا اس شیطان کا نام خنزب ہی جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو
تو اللہ تعالی کی پناہ مانگ اوس سے اور بائین طرف تین بار تھوک (نماز کے اندر ہی) عثمان نے
کہا مین سنے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالی نے اس شیطان کو مجھ سے دور کردیا **عن** عُثْمَانَ بْنِ
اَبِي الْعَاصِ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي
حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ نُوْحٍ ثَلَاثًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ
الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِي ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہی **عن**
جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ
فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا پہونچتی ہی تو اللہ کے
حکم سے شفا ہو جاتی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث مین اشارہ ہی کہ دوا کرنا مستحب
ہے اور یہی مذہب ہی ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل
ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جواز کی اور اس مین رد ہے ان متعصب صوفیون کا جو دوا
کا انکار کرنے مین اور کہتے ہین ہر چیز قضا و قدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہی اور علماء کی
دلیل یہ حدیث ہی وہ اعتقاد رکھتے ہین کہ فاعل اللہ ہے اور دوا کرنا یہ بھی تقدیر سے ہے اور
یہ ایسا ہی جیسے دعا کا حکم ہوا اور کافرون سے لڑنے کا قلعے بنانے کا اپنے تئین ہلاکت سے
بچانیکا حالانکہ اس سے نہین بدلتی نہ مقادیر مین تقدیم و تاخیر ہوتی ہے اور جو مقدر مین ہے وہ ضرور
ہونے والا ہے انتہی **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ
قَالَ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى تَحْتَجِمَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِ
شِفَاءً **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی اونہون نے عیادت کی مقنع کی پھر کہا
مین نہین اٹھونگا جب تک تم پچھنے نہ لگاؤ کیونکہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اس مین شفا ہے **عن** عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ

جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فِیْ اَهْلِنَا وَرَجُلٌ یَّشْتَکِیْ خُرَاجًا بِهٖ اَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْتَکِیْ قَالَ خُرَاجٌ
قَدْ شَقَّ عَلَیَّ فَقَالَ یَا غُلَامُ ائْتِنِیْ بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهُ مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اُرِیْدُ اَنْ
اُعَلِّقَ فِیْهِ مِحْجَمًا قَالَ وَاللّٰهِ اِنَّ الذُّبَابَ لَیُصِیْبُنِیْ اَوْ یُصِیْبُنِی الثَّوْبُ فَیُؤْذِیْنِیْ وَیَشُقُّ
عَلَیَّ فَلَمَّا رَاٰی تَبَرُّمَهٗ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنْ
کَانَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَدْوِیَتِکُمْ خَیْرٌ فَفِیْ شُرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَکْتَوِیَ قَالَ فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهٗ
فَذَهَبَ عَنْهُ مَا یَجِدُ **ترجمہ** عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے جابر بن عبداللہ انصاری
ہمارے گھر میں آئے اور ایک شخص کو شکوہ تھا زخم کا یعنے قرحہ پڑ گیا تھا جابر نے پوچھا تجھ
کو کیا شکایت ہے وہ بولا ایک قرحہ ہو گیا ہے جو نہایت سخت ہے مجھپر جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا اے غلام ایک پچھنے لگانے والے کو لیکر آ وہ بولا پچھنے لگانے والے کا کیا کام ہے جابر
نے کہا میں اوس زخم پر پچھنا لگانا چاہتا ہوں وہ بولا قسم خدا کی مکھیاں مجھکو ستاوینگی اور کپڑا
لگیگا تو تکلیف ہوگی مجکو اور سخت گذریگا مجھپر جب جابر نے دیکھا کہ اسکو رنج ہوتا ہے پچھنے
لگانے سے تو کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر تمہاری
دواؤں میں کوئی دوا بہتر ہے تو تین ہی دوائیاں ہیں ایک تو پچھنا دوسرے شہد کا ایک گھونٹ
تیسرے انگارے سے جلانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں داغ لینا بہتر نہیں جانتا
راوی نے کہا پھر پچھنے لگانیوالا آیا اور پچھنے لگائے اوسکو اوسکی بیماری جاتی رہی **ف**
نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث میں نہایت عمدہ طب ہے کیونکہ امراض امتلائی یا دموی ہوتی
ہیں یا صفراوی یا سوداوی یا بلغمی اگر دموی ہیں تو انکا علاج پچھنے سے بہتر نہیں اور اگر اور قسم کے
مرض ہیں تو انکا علاج مسہل سے ہو اور شہد نہایت عمدہ مسہل ہے اور داغ دینا اخیر علاج ہے
جب اور کوئی دوا سے فائدہ نہ ہو انتہے مختصراً **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا طَیْبَةَ اَنْ یَّحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ اَخَاهَا مِنَ
الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ یَحْتَلِمْ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت

سہے اونھون نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی آپنے حکم دیا ابوطیبہ
کو اُن کے پچھنے لگانے کا راوی نے کہا ابوطیبہ اُم سلمہ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے
(جن سے پردہ ضرور نہین اور ضرورت کیوقت دوا کے لیے اجنبی شخص بھی لگا سکتا ہے اگر عورت
یا لڑکا نہ ملے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب کے پاس ایک حکیم کو بھیجا اونے ایک
رگ کاٹی (یعنے فصد کی) پھر داغ دیا اوسپر **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ
فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا **ترجمہ** وہی ہو او پر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ رُمِيَ أُبَيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلٰى أَكْحَلِهِ قَالَ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی عنہ سے روایت ہی ابی بن کعب کو احزاب
کے جنگ مین ایک تیر لگا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا ان کے **عَنْ** جَابِرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي أَكْحَلِهِ قَالَ
فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالی عنہ سو روایت ہی سعد بن معاذ رضی اللہ تعالے عنہ کو اکحل (ایک رگ ہی) میں
تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا تیر کی پھل سے اپنے ہاتھ سے انکا ہاتھ سوج
گیا آپ نے دوبارہ داغ دیا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور پچھنے لگانیوالے کو
مزدوری دی اور آپنے ناک مین بھی دوا ڈالی (یعنے ناس لی) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ
احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَا يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ **ترجمہ** انس
بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور آپ
کسی کی مزدوری رکھتے نہ تھے (یعنے دیتے تھے تو پچھنے لگانے والے کو بھی دی) **عَنْ**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى

مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ترجمہ ان دونوں روایتوں کا وہی ہے جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی سوزش سے ہے تو اوسکو ٹھنڈا کرو پانی سے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوْكَةِ فَتَدْعُوْ بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهُ فِيْ جَيْبِهَا وَتَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ وَقَالَ إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ترجمہ اسماء کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اوسکے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا کرو اوسکو پانی سے اور فرمایا کہ بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ أُسَامَةَ أَنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ بِهٰذَا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْحُمّٰى فَوْرٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْحُمّٰی مِنْ فَوْرِ جَہَنَّمَ فَابْرُدُوْھَا عَنْکُمْ بِالْمَآءِ وَلَمْ یَذْکُرْ اَبُوْبَکْرٍ عَنْکُمْ وَقَالَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث پر بعضے ملحد اعتراض کرتے ہین کہ بخار مین ٹھنڈے پانی سے نہلانا مضر ہے کیونکہ وہ مسامات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندرونی کو زیادہ کرتا ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہلانے کا حکم نہین دیا بلکہ پانی سے ٹھنڈا کرنے کا اور وہ ممکن ہے ٹھنڈا پانی پلانے سے یا ہاتھ پاؤن دہونے سے اور اطبا متفق ہین اس امر پر کہ صفراوی بخار مین ٹھنڈا پانی پلانا بلکہ برف کھلانا مفید ہی مترجم کہتا ہے کہ انٹرمی ٹنٹ فیور مین تمام ڈاکٹر لکھتے ہین کہ سر پر برف رکھین اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کھلاوین ڈاکٹر رحیم خان صاحب لکھتے ہین کہ ایسے بخار مین برف نہایت مفید پڑتی ہے کیا معنے کہ برف کے ٹکڑے جون جون بیمار کے حلق کے نیچے سے اوترتے ہین اوسکو تسکین ہوتی جاتی ہے اس صورت مین ملحدون کا اعتراض نری جہالت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود طب سے ناواقف ہین عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہٖ فَاَشَارَ اَنْ لَّا تَلُدُّوْنِیْ فَقُلْنَا کَرَاھِیَۃَ الْمَرِیْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَا یَبْقٰی مِنْکُمْ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ غَیْرُ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاِنَّہٗ لَمْ یَشْھَدْکُمْ **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ مین دوا ڈالی آپ کی بیماری مین آپنے اشارہ سے فرمایا میرے منہ مین دوا مت ڈالو ہم لوگون نے آپس مین کہا آپ بیماری کیوجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہین (تو اس حکم پر عمل کرنا ضرور نہین) جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا تم سب کے موبنہہ مین دوا ڈالی جاوے سوا عباس رضی اللہ تعالے عنہ کے کہ وہ یہان موجود نہ تھے (یہ سزا دی آپنے اون لوگون کو جنہون نے آپ کا حکم نہ مانا) عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اُخْتِ عُکَاشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِّیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَاْکُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَیْہِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَرَشَّہٗ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَیْہِ بِابْنٍ لِّیْ قَدْ اَعْلَقْتُ عَلَیْہِ مِنَ الْعُذْرَۃِ فَقَالَ عَلٰی مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِھٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ

بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ **ترجمہ** اُم قیس بنت محصن سے روایت ہے جو عکاشہ کی بہن تہین انہون نے کہا مین اپنے ایک بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی جسنے ابھی کہانا نہین کہایا تہا اوس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اوس جگہہ پر چھڑک دیا اور مین ایک بچہ کو آپ کے پاس لے گئی جس کے تالو کو مین نے دبایا تہا (اونگلی سے) عذرہ کی بیماری مین (عذرہ حلق کا ورم ہے) آپنے فرمایا کیون تالو اور حلق دباتی ہو اپنی اولاد کا اس گہانٹی سے تم لازم کر لو عود ہندی (کوٹ) کو اس مین سات بیماریون کی شفا ہے ایک پسلی کی بیماری کی (یا پنجر کی) اور اس کی ناس عذرہ کو مفید ہے اور ذات الجنب مین اُسکا منہ مین لگانا فائدہ دیتا ہے

ف عود ہندی کو عربی مین قسط کہتی ہین اور ہندی مین اگر یہ ایک نہایت مفید دوا ہے بجر الجواہر مین ہے کہ وہ تیسرے درجہ مین گرم اور خشک ہے زخم کو خشک کر دیتا ہے جھڑکنے سے اور سر درد ون کو اُسکا ضماد فائدہ دیتا ہے اور ضعف معدہ اور جگر کو مفید ہے نووی نے کہا جن لوگون نے ذات الجنب مین قسط دینے سے انکار کیا ہے اون کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم طبیب یہ کہتی ہین کہ بلغمی ذات الجنب مین قسط مفید ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ قسط مدر ہے حیض کا اور بول کا اور دور کرتا ہے زہر کے اثر کو اور بڑہاتا ہے شہوت کو اور کرم کو قتل کرتا ہے اور کدو دانہ کا بھی قاتل ہے جب شہد مین ملا کر استعمال کیا جاوے اور چہائین کو دور کر دیتا ہے اور سوا اوس کے بہت سے فائدے ہین انتہے مختصراً

عن اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَحَدِ بَنِيْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَّهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَّاْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُوْنُسُ اَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ بِهٖ عُذْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْاِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِيْ بِهِ الْكُسْتَ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَاَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ ابْنَهَا

ذالک بال فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بماء فنضحہ علی ثوبہ ولم یغسلہ غسلا **ترجمہ** ام قیس بنت محصن سے روایت ہے وہ
مہاجرات پہلی عورتوں میں سے تہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور
عکاشہ کی بہن تہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اپنا ایک بچہ لیکر جس نے اناج نہیں
کہایا تہا اور عذرہ کی بیماری سے اونہوں نے اوسکا حلق دبایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو تالو دبانے اور چڑہانے سے (اونگلی یا لکڑی سے
یا گہیرنی سے چرخہ کے) تم عود ہندی یعنے کست کو لازم کرو اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے
ایک اون میں سے ذات الجنب بہی ہے عبید اللہ نے کہا ام قیس نے مجہ سے بیان کیا کہ اوسی
بچے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اپنے
کپڑے پر چہڑک دیا اور اسکو دہویا نہیں **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ سمع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء
الا السام والسام الموت والحبۃ السوداء الشونیز **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالے دانے میں شفا ہے ہر بیماری کی سوا
موت کے اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہی ٹہیک
ہے اور بعضے کہتے ہیں رائی مراد ہے اور بعضوں نے کہا بطم مراد ہے کلونجی کی تعریف
اطبا نے بہی بہت کی ہے اور بیشک وہ تمام بیماریوں میں جو بادی اور بلغمی ہوں اکسیر کا
حکم رکہتی ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث میں تمام بیماریوں
سے مراد سردی کی بیماریاں ہیں **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عقیل وفی حدیث سفیان ویونس الحبۃ
السوداء ولم یقل الشونیز **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من داء الا فی الحبۃ السوداء منہ شفاء الا السام **ترجمہ**
دونوں روایتوں کا ترجمہ اوپر گذرا **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا
کانت اذا مات المیت من اہلہا فاجتمع لذلک النساء ثم تفرقن الا اہلہا و

فَأَمَرَتْهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی جب اون کے گہر مین کوئی مرجاتا تو عورتین جمع ہوتین پہر چلی جاتین صرف اون کے گہر والے اور خاص لوگ رہ جاتے اوسوقت وہ حکم کرتین ایک ہانڈی کا تلبینہ کے (تلبینہ حریرہ ہوسی یا آٹے کا کبہی اوسمین شہد بہی ملاتے ہین) پہر وہ پکتا اوس کے بعد ثرید طیار ہوتا (روٹی اور شوربا) اور تلبینہ کو اوسپر ڈالدیتین پہر وہ کہتین عورتون سے کہاؤ اوسکو کیونکہ مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اُس کے پینے سے کچہ رنج گہٹ جاتا ہے **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ فَسَقَاهُ فَبَرَأَ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہو ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے بہائی کو دست آرہے ہین آپنے فرمایا اُسکو شہد پلاوے اوس نے پلا دیا پہر آیا اور کہنے لگا شہد پلانے سے اور دست زیادہ ہوگئے آپ نے پہر یہی فرمایا کہ شہد پلاوے چوتہی بار وہ آیا اور کہنے لگا مین نے شہد پلایا پر دست زیادہ ہوگئے آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بہائی کا پیٹ جہوٹا ہے پہر اوس نے شہد پلایا وہ اچہا ہوگیا **ف** شہد مین بانچ صیت شفا ہی خود قرآن مجید مین اوسکو شفاء للناس کہا ہے اور شہد اگرچہ مسہل ہے مگر جب سہال مادی ہو تو اسکا علاج اسہال ہی اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے اسیو سطے شہد پلانے سے دست بڑہتے گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف ہوگئے یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس ملحد نے اسپر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور بے شعور ہے اور ہمنے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ اسلیے نہین کہ حدیث کی تصدیق

ہو ملکہ اس کے مسئلہ کی تصدیق حدیث سے ہوتی ہے اور اگر طبیب حدیث کو جھوٹ کہیں تو ہم طبیبوں کو
جھوٹا اور کافر کہیں گے پھر اگر وہ مشاہدہ سے اپنا دعویٰ ثابت کریں تو ہم حدیث کی تاویل کریں گے
اور اسکا مطلب صحیح بیان کریں گے (نووی سے زیادہ) عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ عَرِبَ بَطْنُہٗ
فَقَالَ لَہٗ اسْقِہٖ عَسَلًا بِمَعْنٰی حَدِیْثِ شُعْبَۃَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَابٌ
الطَّاعُوْنِ وَالطِّیَرَۃِ وَالْکَہَانَۃِ طاعون اور بد فالی اور کہانت کا بیان عَنْ عَامِرِ بْنِ
سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَسْاَلُ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ
اَوْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ
وَّاَنْتُمْ بِھَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْہُ وَقَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا یُخْرِجُکُمْ اِلَّا فِرَارًا مِّنْہُ ترجمہ
عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے اون کے باپ نے اسامہ بن زید سے پوچھا تم نے کیا سنا
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے باب میں اسامہ نے کہا آپ نے فرمایا کہ طاعون ایک
عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی امت پر بھیجا گیا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں نہ
مت جاؤ اور جب تمہاری ہی بستی میں طاعون نمود ہو تو مت نکلو بھاگ کر اوس کے ڈر سے +

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا طاعون ایک پھوڑا ہے جو کہنی یا بغل یا ہاتھ یا انگلیوں
یا اور کہیں بدن میں نمود ہوتا ہے اور اوس کے ساتھ ورم اور درد اور سوزش اور خفقان اور
قے لازم ہے خلیل نے کہا وبا بھی طاعون کو کہتے ہیں اور وبا ہر ایک عام مرض ہے اور صحیح یہ
ہے کہ وبا وہ مرض ہے جو کسی ایک ملک میں بکثرت نمود ہو اور دوسرے ملکوں میں نہ ہو تو ہر
طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہیں ہے اور وہ وبا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے
عنہ کے زمانہ مبارک میں شام میں نمود ہوئی تھی وہ طاعون تھی جسکو طاعون عمواس کہتے ہیں
اور اسکا بیان مقدمہ کتاب میں گذرا اب طاعون اگلی امتوں پر عذاب تھا لیکن وہ مسلمانوں
کے لیے رحمت اور شہادت ہے صحیح میں ہے کہ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور ایک

حدیث مین ہے جو کہ طاعون مین صبر کرے اور اپنے شہر سے نہ بہاگے اللہ کی تقدیر پر بہروسا کر کے
اوس کو شہید کا ثواب ہی اور طاعون کے ڈر سے بہاگنا منع ہے حضرت عایشہ نے کہا وہ ایسا
ہے جیسے کوئی کافرون کے مقابلہ سے بہاگے اور بعض لوگون نے طاعون سے بہاگنا اور جہان
طاعون ہو وہان جانا دونون درست رکہا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے کہ وہ شرمندہ ہوئے سرغ سے لوٹ آئے پر اور ابو موسی اشعری اور مسروق اور اسود بن
ہلال سے منقول ہی کہ وہ طاعون سی بہاگے اور عمرو بن عاص نے کہا اس عذاب سی بہاگو پہاڑون کی گہاٹیون
اور چوٹیون پر معاذ نے کہا یہ تو شہادت ہی اور رحمت ہی اور اون لوگون نے حدیث کی تاویل کی ہے کہ
ممانعت مصلحت سی ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجہین کہ آنے والا آنے کیوجہ سے ہلاک ہوا اور بہاگنے والا
بہاگنے کیوجہ سے بچ گیا اور وہ ایسی ہے جیسے ممانعت شگون لینے کی اور جذامی کے پاس جانے
کی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا طاعون فتنہ ہے مقیم کے لیے اور بہاگنے والے کے
لیے مقیم کے لیے تو اسوجہ سے کہ وہ کہیگا مین نہ بہاگا اسوجہ سے ہلاک ہوا اور بہاگنے والے
کے لیے اسوجہ سے کہ وہ کہیگا مین بہاگا اسوجہ سے بچا اور صحیح مذہب یہی ہے کہ طاعون
کے ملک مین جانا اور وہان سے بہاگنا دونو منع ہین اور حدیث مین یہ امر صاف موجود ہے
البتہ کسی اور کام یا ضرورت کے لیے جانا اور نکلنا درست ہے (نووی) **مترجم** کہتا ہے
طاعون یا وبا سے بہاگنا دلیل ہے ضعف نفس اور سفاہت کی اس لیے کہ سبب موت کچہ طاعون
مین منحصر نہین ہے بلکہ موت کے اسباب اسقدر بیشمار ہین کہ انسان اون سے بچ نہین سکتا
اور موت تو انسان کی ماہیت مین داخل ہی کیونکہ حکمانے انسان کی تعریف یہ کی ہے حیوان ناطق
مائت پہر جو چیز ہماری ماہیت مین داخل ہی اوس سے بہاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے اللہ تعالے
فرماتا ہے قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا
کہدو اے محمد موت یا قتل سے بہاگنا کچہ فایدہ نہ دیگا اگر بالفرض بچے ہی تو چند روز اور جئینگے
پہر آخر مرنا ہے عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر ہزار سال تک بہی دنیا مین رہین پہر بہی دنیا سے سیری
نہ ہوگی اور موت اسیطرح ناگوار رہے گی اس لیے اس خیال کی خبر پہلے ہی سے کاٹ دینا مرنے
اور موت کے لیے طیار رہنا مین عقل اور شعور ہے **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الطاعون آیة الرجز ابتلی الله عز وجل به ناسا
من عباده فاذا سمعتم به فلا تدخلوا علیه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تفروا منه
هذا حدیث القعنبی وقتیبة نحوه **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعضے بندوں
کو آزمایا ہے جب تم سنو کسی ملک میں طاعون نمود ہوا تو وہاں مت جاؤ اور جب تم وہیں ہو تو وہاں
سے مت بھاگو **عن** اسامة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان هذا الطاعون رجز سلط علی من کان قبلکم او علی بنی اسرائیل فاذا کان بارض
فلا تخرجوا منها فرارا منه واذا کان بارض فلا تدخلوها **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔
عن عامر بن سعد انه اخبره ان رجلا سأل سعد بن ابی وقاص عن الطاعون فقال
اسامة بن زید رضی الله تعالی عنهما انا اخبرک عنه قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم هو عذاب او رجز ارسله الله تعالی علی طائفة من بنی اسرائیل او ناس
کانوا قبلکم فاذا سمعتم به بارض فلا تدخلوا علیه واذا دخلها علیکم فلا
تخرجوا منها فرارا **ترجمہ** عامر بن سعد سے روایت ہے ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص سے
پوچھا طاعون کو اسامہ نے کہا میں بیان کرتا ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی
جو اوپر گزرا **عن** عمرو بن دینار باسناد ابن جریج نحو حدیثه **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** اسامة بن زید رضی الله تعالی عنه عن رسول الله صلی الله
علیه وسلم انه قال ان هذا الوجع او السقم رجز عذب به بعض الامم قبلکم
ثم بقی بعد بالارض فیذهب المرة ویاتی الاخری فمن سمع به بارض فلا یقدمن
علیه ومن وقع بارض وهو بها فلا یخرجنه الفرار منه **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیماری عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا
تھا پھر وہ زمین میں رہ گیا کبھی چلا جاتا ہے کبھی پھر آتا ہے سو جو کوئی سنے کسی ملک میں طاعون
ہے وہاں نہ جاوے اور جب اوسی کے ملک میں طاعون نمود ہو تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں
عن الزهری باسناد یونس نحو حدیثه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**

حبیب قال کنا بالمدینۃ فبلغنی ان الطاعون قد وقع بالکوفۃ فقال لی عطاء بن
یسار وغیرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کنت بارض فوقع بھا فلا
تخرج منھا واذا بلغک انہ بارض فلا تدخلھا قال قلت عن من قالوا عن عامر بن
سعد یحدث بہ قال فاتیتہ فقالوا غائب قال فلقیت اخاہ ابراھیم بن سعد
فسالتہ فقال شھدت اسامۃ یحدث سعدا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ان ھذا الوجع رجز او عذاب او بقیۃ عذاب عذب بہ اناس من قبلکم
فاذا کان بارض وانتم بھا فلا تخرجوا منھا واذا بلغکم انہ بارض فلا تدخلوھا
قال حبیب فقلت لابراھیم انت سمعت اسامۃ یحدث سعدا وھو لا ینکر قال
نعم۔ ترجمہ حبیب سے روایت ہے ہم مدینہ مین تھے مجکو خبر پہونچی کہ کوفہ مین طاعون نمود ہوا ہے
تو عطا بن یسار اور اور لوگون نے مجہ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کسی ملک
مین ہو اور وہان طاعون شروع ہو تو مت بہاگ وہان سے اور جب تجکو خبر پہونچے کسی ملک مین
طاعون نمود ہونے کی تو وہان مت جا مین نے کہا یہ حدیث تم نے کس سے سنی اونہون نے کہا
عامر بن سعد سے مین اون کے پاس گیا لوگون نے کہا وہ نہین ہین مین اون کے بہائی ابراہیم بن
سعد سے ملا اون سے پوچہا اونہون نے کہا مین موجود تہا جب اسامہ نے سعد سے حدیث بیان
کی کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے یہ بیماری عذاب ہے یا بقیہ
ہے عذاب کا جو اگلے لوگون کو ہوا تہا پہر جب یہ بیماری کسی ملک مین شروع ہو اور تم وہان
موجود ہو تو وہان سے مت بہاگو اور جب تمکو خبر پہونچے کہ کسی ملک مین یہ بیماری شروع ہوئی ہے
تو وہان مت جاو حبیب نے کہا مین نے ابراہیم سے پوچہا تم نے سنا اسامہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے
سعد سے اور سعد نے انکار نہین کیا ابراہیم نے کہا ہان مین نے سنا **عن** شعبۃ
بھذا الاسناد غیر انہ لم یذکر قصۃ عطاء بن یسار فی اول الحدیث **عن**
سعد بن مالک وخزیمۃ بن ثابت واسامۃ بن زید رضی اللہ تعالی عنھم قالوا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث شعبۃ **عن** ابراھیم بن
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ قال کان اسامۃ بن زید وسعد رضی اللہ عنھم

جالسين يتحدثان فقالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بنحو حديثهم **عن**
ابراهيم بن سعد بن مالك عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحو
حديثهم **ترجمہ** ان روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد الله بن عباس
رضي الله تعالى عنهما ان عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه خرج الى الشام حتى
اذا كان بسرغ لقيه اهل الاجناد ابو عبيدة بن الجراح واصحابه رضي الله تعالى
عنهم فاخبروه ان الوباء وقع بالشام قال ابن عباس فقال عمر ادع لي المهاجرين
الاولين فدعوتهم فاستشارهم واخبرهم ان الوباء وقع بالشام فاختلفوا فقال
بعضهم قد خرجت لامر ولا نرى ان ترجع عنه وقال بعضهم معك بقية الناس
اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نرى ان تقدمهم على هذا الوباء
قال ارتفعوا عني ثم قال ادع لي الانصار فدعوتهم له فاستشارهم فسلكوا سبيل
المهاجرين واختلفوا كاختلافهم فقال ارتفعوا عني ثم قال ادع لي من كان ههنا
من مشيخة قريش من مهاجرة الفتح فدعوتهم فلم يختلف عليه رجلان فقالوا
نرى ان ترجع بالناس ولا تقدمهم على هذا الوباء قال فنادى عمر رضي الله تعالى
عنه في الناس اني مصبح على ظهر فاصبحوا عليه فقال ابو عبيدة بن الجراح رضي
الله تعالى عنه افرارا من قدر الله فقال عمر رضي الله تعالى عنه لو غيرك قالها
يا ابا عبيدة وكان عمر يكره خلافه نعم نفر من قدر الله الى قدر الله ارايت
لو كانت لك ابل فهبطت واديا له عدوتان احدهما خصيبة والاخرى جدبة
اليس ان رعيت الخصبة رعيتها بقدر الله وان رعيت الجدبة رعيتها بقدر
الله قال فجاء عبد الرحمن بن عوف رضي الله تعالى عنه وكان متغيبا في بعض
حاجته فقال ان عندي من هذا علما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا
فرارا منه قال فحمد الله عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه ثم انصرف +

ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام

کیطرف نکلے جب سرغ میں پہونچے (سرغ ایک قریہ ہے کنارہ حجاز پر متصل شام کے) اون سے ملاقات کی اجناد کے لوگون نے (اجناد سے مراد شام کے پانچ شہر ہین فلسطین اور اردن اور دمشق اور حمص اور قنسرین) ابو عبیدہ بن الجراح اور اونکے ساتھیون نے اور اون سے بیان کیا کہ شام کے ملک مین وبا نمود ہوئی ہے حضرت عمر نے کہا میرے سامنے بلاؤ مہاجرین اولین کو (مہاجرین اولین وہ لوگ ہین جنہون نے دونو قبلہ کیطرف نماز پڑہی) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے انکو بلایا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اون سے مشورہ لیا اور انسے بیان کیا کہ شام کے ملک مین وبا پہیلی ہے اونہون نے اختلاف کیا بعضون نے کہا آپ ایک کام کے لیے نکلے ہین اور ہم مناسب نہین سمجہتے کہ آپ لوٹ جاوین اور بعضون نے کہا تمہارے ساتھ وہ لوگ ہین جو اگلون مین باقی رہ گئے ہین اور اصحاب ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم مناسب نہین سمجہتے اونکا وبائی ملک مین لیجانا حضرت عمر نے کہا اچھا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا انصار کے لوگون کو بلاؤ مین نے انکو بلایا انہون نے مشورہ لیا اون سے انصار بہی مہاجرین کی چال چلے اور اونہی کیطرح اختلاف کیا حضرت عمر نے کہا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا اب قریش کے بوڑہون کو بلاؤ جو فتح مکہ سے پہلے دیا فتح کے ساتھ ہی مسلمان ہوئے مین نے انکو بلایا اون مین سے دو نے بہی اختلاف نہین کیا اور سب نے یہی کہا ہم مناسب سمجہتے ہین کہ آپ لوگون کو لیکر لوٹ جایے اور وبا کے سامنے انکو نہ لیجیے آخر حضرت عمر نے منادی کروادی لوگون مین مین صبح کو اونٹ پر سوار ہونگا (اور مدینہ لوٹون گا) یہ سنکر صبح لوگ بہی سوار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کیا تقدیر سے بہاگتے ہو حضرت عمر نے کہا کاش یہ بات اور کوئی کہتا (یا اگر اور کوئی کہتا تو مین اوسکو سزا دیتا) اور حضرت عمر برا جانتے تھے انکا خلاف کرنے کو ہان ہم بہاگتے ہین اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کیطرف کیا اگر تمہارے پاس اونٹ ہون اور تم ایک وادی مین جاؤ جسکے دو کنارے ہون ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹون کو سرسبز اور شاداب کنارے مین چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب مین چراؤ تب بہی اللہ کی تقدیر سے چرایا (مطلب حضرت کا یہ ہے کہ جیسے اُس چرواہے پر کوئی الزام نہین ہے بلکہ اُسکا فعل قابل تعریف کے ہے کہ جانورون کو آرام دیا ایسا ہی مین بہی اپنی رعیت کا چرانے والا ہون تو جو بلک

اچھا معلوم ہوتا ہے اوس ہرے جاتا ہون اور یہ کام تقدیر الٰہی کے خلاف نہین ہے بلکہ عین تقدیر
الٰہی ہے **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور احتیاط رکھنا توکل اور
تسلیم کے خلاف نہین ہے مگر جب بلا آجاوے اوسوقت صبر اور سکوت اور رضا لازم ہے یہ نہ
کہے کہ مین نے فلان کام کیا یا نہین کیا اوسکی وجہ سے یہ بلا ہوئی **ف** اتنے مین عبدالرحمن
بن عوف آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے اونہون نے کہا میرے پاس تو اس مسئلہ کی
دلیل موجود ہے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم سنو کسی ملک
مین وبا ہے تو وہان مت جاؤ اور جب تمہارے ملک مین وبا پہیلے تو بہاگو بہی نہین یہ سنکر حضرت
عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اللہ کا شکر کیا (اونکی راے حدیث کے موافق قرار پانے پر) اور لوٹے

عن مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَ فَقَالَ
لَهٗ اَيْضًا اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّهٗ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ اَكُنْتَ مُعَجِّزَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَسِرْ اِذًا قَالَ فَسَارَ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ هٰذَا الْمَحَلُّ اَوْ قَالَ هٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
تَعَالٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ حضرت عمر نے ابو عبیدہ سے کہا کیا تو سمجھتا
ہے اگر وہ خشک اور خراب قطعہ مین چراوے اور اچھا قطعہ چھوڑ دیوے تو تو اوسپر الزام دیگا
ابو عبیدہ نے کہا بیشک حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو پھر چلو پھر وہ چلے یہانتک کہ
مدینہ پہونچے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا یہ جگہ ہے یا یہ منزل ہے اگر خدا چاہے **عن**
ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ وَلَمْ يَقُلْ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ
اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهٗ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ
فَاَخْبَرَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا
فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّمَا انْصَرَفَ
بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے

روایت ہی حضرت عمر شام کیطرف نکلے جب سرغ مین پہونچے انکو خبر آئی شام مین وبا پہیلنے کی عبدالرحمن بن عوف نی اون سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو کسی ملک مین وبا پہیلی ہے تو وہان مت جاؤ اور جب کسی ملک مین وبا پہیلے اور تم وہین ہو تو مت نکلو وہان سے بہاگ کر یہ سنکر حضرت عمر سرغ سے لوٹ آئے ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ لوگون کے ساتہہ لوٹے عبدالرحمن بن عوف کی حدیث سنکر **باب** لَا عَدْوَی وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُولَ وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ بیماری کا لگ جانا اور بدشگونی اور ہامہ اور صفر اور نوء اور غول یہ سب لغو ہین اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکہین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَجِيءُ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا لگنا کوئی چیز نہین اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہین تو ایک گنوار بولا یا رسول اللہ اونٹون کا کیا حال ہے ریت مین ایسے صاف ہوتے ہین جیسے ہرن پہر ایک خارشتی اونٹ آتا ہے اور ان مین جاتا ہے اور سب کو خارشتی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا پہر پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دوسری روایت مین یہ ہے کہ بیمار اونٹون کو تندرست کے پاس نہ لیجاویں ان دونون حدیثون مین جمع یون کیا ہے کہ بیماری لگنے کو جس حدیث مین نفی کیا ہے اُس سے مراد نفی ہے اوس اعتقاد کی جو جاہلیت والون کا تہا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل الہی کے اور جس مین بیمار کو تندرست کے ساتہہ رکہنے سے منع کیا ہے اوس مین احتیاط اور پرہیز کا طریقہ بتلایا ہے کہ جس فعل مین اکثر ضرر ہوتا ہو گو ضرر بحکم الہی ہوتا ہے اوسکو نہ کرنا چاہیے اور بعضون نے کہا دوسری حدیث منسوخ ہے لا عدوی کی حدیث سے اور یہ غلط ہی اور صفر سے مراد یہ ہے کہ مشرک جو محرم کی حرمت کو صفر تک موخر کرتے تہے یعنے نسی یہ غلط ہے یا صفر کو ایک پیٹ کا کیڑا سمجہتے تہے اور دونون اعتقاد غلط ہین یا صفر کو منحوس جانتے ہونگے

جیسے اب بھی جاہل اور بے وقوف صفر کو تیرہ تیزی کہتے ہیں اور صفر میں کوئی خوشی کا کام نہیں
کرتے اور ہامہ سے مراد الّو ہے اوسکو عرب کے لوگ منحوس جانتے تھے یا یوں سمجھتے تھے کہ مردے
کی روح ہامہ پرندہ کی شکل بنجاتی ہے انتہے مختصراً مع زیادۃ **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا
هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں
یہ زیادہ ہے کہ بدشگونی بھی کوئی چیز نہیں ہے **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ
یُوْنُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَیْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی السَّائِبُ بْنُ یَزِیْدَ ابْنِ اُخْتِ
نَمِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا
هَامَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَیُحَدِّثُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ
کَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُهُمَا کِلَیْهِمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
صَمَتَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِکَ عَنْ قَوْلِهِ لَا عَدْوٰی وَاَقَامَ
عَلٰی اَنْ لَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ اَبِی ذُبَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ
اَبِی هُرَیْرَةَ قَدْ کُنْتُ اَسْمَعُکَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِیْثِ حَدِیْثًا اٰخَرَ
قَدْ سَکَتَّ عَنْهُ کُنْتَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی فَاَبٰی
اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنْ یَعْرِفَ ذٰلِکَ وَقَالَ لَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ
فَمَا رَاٰهُ الْحَارِثُ فِیْ ذٰلِکَ حَتّٰی غَضِبَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِیَّةِ
فَقَالَ لِلْحَارِثِ اَتَدْرِیْ مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنِّیْ
قُلْتُ اَبَیْتُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَلَعَمْرِیْ لَقَدْ کَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی فَلَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَوْ نَسَخَ اَحَدُ
الْقَوْلَیْنِ الْاٰخَرَ **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اسد علیہ وسلم نے فرمایا بیماری نہین لگتی اور ابو سلمہ یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس **ف** لفظی ترجمہ یہ ہے نہ لاوے بیمار اونٹ والا اپنے بیمار اونٹ
کو تندرست اونٹ والے پر یعنی تندرست اونٹون کے اندر لیکن اختصار کے لیے حاصل مطلب لکھا گیا **ف**
ابو سلمہ نے کہا ابو ہریرہ ان دونو حدیثون کو رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے تھے پھر بعد اوسکے اونہون نے یہ حدیث
کہ بیماری نہین لگتی اسکو چھوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے کہ نہ لایا جاوے بیمار اونٹ درست
اونٹ پر تو حارث بن ابی ذباب نے جو ابو ہریرہ کے چچا زاد بھائی تھے اون سے کہا اے ابو ہریرہ ہم سنا
کرتے تھے تم اس حدیث کے ساتھ دوسری ایک حدیث بھی بیان کرتے تھے اب تم اوسکو نہین بیان کرتے وہ
یہ حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری نہین لگتی ابو ہریرہ نے انکار کیا اور کہا مین
اس حدیث کو نہین پہچانتا البتہ آپنے یہ فرمایا ہے کہ نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر
حارث نے اونسے جھگڑا کیا اس مین ابو ہریرہ غصے ہوگئے انہون نے حبش کی زبان مین کچھ کہا پھر حارث سے
پوچھا تم سمجھے مین نے کیا کہا حارث نے کہا نہین ابو ہریرہ نے کہا مین نے یہی کہا کہ مین انکار کرتا ہون اس
حدیث کے بیان کرنیکا ابو سلمہ نے کہا میری عمر کی قسم ابو ہریرہ ہم سے اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہین پھر معلوم نہین ابو ہریرہ اس حدیث کو بھول گئے یا ایک
حدیث سے دوسری حدیث کو انہون نے منسوخ سمجھا **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا حدیث کا راوی اگر حدیث
کو بھول جاوے تو اوس کی صحت مین خلل نہین ہوتا بلکہ اوس پر عمل واجب ہے اور یہ لفظ سوا ابو ہریرہ کے
سائب بن یزید اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور ابن عمر نے روایت کیا ہے کہ بیماری لگنا کوئی
چیز نہین پھر اوس کے ثبوت مین کیا شک ہے انتہی **عن** أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَيُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِكَ لَا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ بِمِثْلِ
حَدِيثِ يُونُسَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلعم قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ ہامہ ہے نہ نوء نہ صفر **ف** نوء کہتے ہین ستارے کے طلوع
اور غروب کو عرب گمان کرتے تھے کہ مینہ اسی سے برستا ہے جیسے ہند کے لوگ نچھتر سے بارش سمجھتے ہین اور بعضون
نے کہا نوء سے چاند کی منزل مراد ہے غرض یہ ہے کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا مینہ برسنا اسکی مرضی اور حکم

سے بیماروں کو اسمین دخل نہین اور اسکا بیان کتاب الصلوٰۃ مین گذر چکا **عن** جابرٍ قال قال رسولُ
اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم لا عدوٰی ولا طِیَرۃ ولا غُول **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ شگون کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے **ف** جیسے عوام کہتے ہین کہ جنگل مین
شیطان ہوتے ہین انکو غول کہتے ہین رات کو چراغون کیطرح چمکتے ہین مسافر کو راہ بہلا دیتے ہین مار ڈالتے ہین یہ
سب غلط ہے غول وول کچھ نہین نرا وہم ہی وہم ہے اور جنگل مین جو بعضے وقت رات کو روشنی نظر آتی ہے وہ زمین
کا ایک مادہ ہے خود بخود مشتعل ہوتا ہے اور ہڈیون مین بھی یہ مادہ بکثرت ہوتا ہے اسلیے قبرستان مین اس قسم کی
روشنی اکثر رات کو دکھلائی دیتی ہے اور بعضون نے کہا حدیث سے غول کی نفی منظور نہین ہے بلکہ غرض ابطال ہے
اوس خیال کا جو عرب سمجھتے تھے کہ غول مختلف صورتین بدلتا ہے اور بہکاتا ہے اور لا غول سے یہ غرض ہے کہ وہ کسی
کو بہکا نہین سکتا اور ایک حدیث مین ہے کہ جب غیلان کا زور ہو تو اذان دو اور ابو ایوب کی روایت مین ہے کہ میری
کھجور کو غول آنکر کھا لیتا اس سے یہ نکلتا ہے کہ غول کا وجود ہے واللہ اعلم (نووی مع زیادۃ) **عن** جابرٍ
قال قال رسولُ اللہِ صلعم لا عدوٰی ولا غُولَ ولا صَفَر **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری کا لگنا کچھ ہے اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے **عن** ابی الزبیر انّہ سمع
جابرَ بنَ عبدِ اللہِ یقولُ سمعتُ النبیَّ صلعم یقولُ لا عدوٰی ولا صفرَ ولا غولَ وسمعتُ ابا الزبیرِ یذکرُ
انّ جابرًا فسّر لھم قولہ ولا صفرَ فقال ابو الزبیرِ الصفرُ البطنُ فقیل لجابرٍ کیف قال کان یقالُ دوابُّ
البطنِ قال ولم یفسّرِ الغولَ قال ابو الزبیرِ ھذہ الغولُ التی تغوّلُ **ترجمہ** ابو الزبیر سے روایت ہے انہون نے
سنا جابر رضہ سے وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بیماری کا لگنا کچھ نہین صفر کچھ نہین غول
کچھ نہین ابن جریج نے کہا مین نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تھے جابر نے ولا صفر کی تفسیر کی ابو الزبیر نے کہا صفر پیٹ کو
کہتے ہین جابر سے کہا گیا کیونکر انہون نے کہا لوگ کہتے تھے صفر پیٹ کے کیڑے ہین اور غول کی تفسیر بیان نہین کی
ابو الزبیر نے کہا غول وہی ہے جو ہلاک کرتا ہے (مسافر کو) **باب** الطِّیَرۃِ والفالِ وما یکونُ فیہِ الشؤمُ بدفالی
اور نیک فال کا بیان اور کن چیزون مین نحوست ہوتی ہے **عن** ابی ھریرۃ قال سمعتُ النبیَّ صلّی
اللہُ علیہِ وسلّم یقولُ لا طِیَرۃ وخیرُھا الفالُ قیل یا رسولَ اللہِ وما الفالُ قال الکلمۃُ الصالحۃُ
یسمعُھا احدُکم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدفالی کوئی چیز نہین
(یعنی شگون لینا) اور بہتر فال ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ فال کیا ہے آپ نے فرمایا نیک بات جو کوئی تم

میں سنی عن الزہری بہذا الاسناد مثلہ وفی حدیث عقیل عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ولم یقل سمعت وفی حدیث شعیب قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما قال معمر
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی
الفال الکلمۃ الحسنۃ الکلمۃ الطیبۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری
لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں اور مجھ کو پسند ہے فال یعنی نیک کلمہ اچھا کلمہ عن انس بن مالک عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال قیل وما الفال قال الکلمۃ
الطیبۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا عدوی ولا طیرۃ واحب الفال الصالح ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہیں فال بد کچھ نہیں البتہ نیک فال مجھ کو پسند ہے عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا ہامۃ ولا طیرۃ واحب الفال الصالح ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہامہ کوئی چیز نہیں ف شگون بدفالی طیرہ بری باتوں میں
بولتے ہیں اور اچھی بات میں فال کہتے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ طیرہ شرک ہے یعنے یہ اعتقاد رکھنا کہ اس
سے نفع یا ضرر ہوگا اور اوسکی تاثیر پر یقین کرنا فال نیک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بیمار ہو اور وہ سن
سالم کی آواز آوے تو امید ہوتی ہے کہ وہ بیمار اچھا ہو جاویگا یا کوئی کام ہو اور واجد کا لفظ سنے یا لڑائی
پر جاتا ہو اور فتح خان نامی شخص ملے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال الشؤم فی الدار والمرأۃ والفرس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں عن عبد اللہ بن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ وانما الشؤم فی ثلاثۃ المرأۃ و
الفرس والدار ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور
شگون لینا کوئی چیز نہیں البتہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں
عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشؤم بمثل حدیث مالک لا یذکر
احد منہم فی حدیث ابن عمر العدوی والطیرۃ غیر یونس بن یزید ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان یکن من الشؤم شیء حق ففی الفرس

وَالْمَرْاَۃِ وَالدَّارِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر شگون بد کسی چیز میں ہووے تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں ہوگا **عَنْ** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَہٗ وَلَمْ یَقُلْ حَقٌّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ کَانَ الشُّؤْمُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الْفَرَسِ وَالْمَسْکَنِ وَالْمَرْاَۃِ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **عَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ فَفِی
الْمَرْاَۃِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْکَنِ یَعْنِی الشُّؤْمَ **ترجمہ** سہل بن سعد سے بھی ایسا ہی مروی ہے **عَنْ**
جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچھ نحوست ہو تو زمین
اور غلام اور گھوڑے میں ہوگی **ف** نووی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے اس حدیث میں
امام مالک اور ایک طائفہ نے کہا کہ یہ حدیث اپنی ظاہر پر ہے کبھی گھر کو اللہ تعالیٰ سبب کر دیتا ہے ہلاک کا
اسیطرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ کبھو نحوست ان تین چیزوں میں ہو جاتی
ہے جیسے دوسری روایت میں ہے کہ اگر نحوست کسی شے میں ہو تو ان میں ہوگی اور خطابی اور بہت
علما نے کہا کہ یہ بطور استثنا کے ہے یعنی شگون لینا منع ہے مگر جب کسی کا گھر ہو اور وہ اوس میں رہنا پسند
نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت نکر وہ جانے یا گھوڑے یا خادم کو برا سمجھے تو اُسکو نکال دے بیچ اور طلاق سے
اور بعضوں نے کہا گھر کی نحوست یہ ہے کہ وہ تنگ ہو اور ہمسائے خراب ہوں اور عورت کی نحوست یہ ہے
کہ بانجھہ ہو زبان دراز ہو گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اوس پر جہاد نہ کیا جاوے غلام کی نحوست یہ ہے کہ بدخلق
نالایق ہو تہی مختصر **بَابُ** تَحْرِیْمِ الْکَھَانَۃِ وَاِتْیَانِ الْکُھَّانِ کہانت کی حرمت اور کاہنوں کے
پاس جانیکی حرمت **عَنْ** مُعَاوِیَۃَ بْنِ الْحَکَمِ السُّلَمِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُمُوْرًا کُنَّا نَصْنَعُھَا فِی
الْجَاھِلِیَّۃِ کُنَّا نَاْتِی الْکُھَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتُوا الْکُھَّانَ قَالَ قُلْتُ کُنَّا نَتَطَیَّرُ قَالَ ذٰلِکَ شَیْءٌ یَجِدُہٗ اَحَدُکُمْ
فِیْ نَفْسِہٖ فَلَا یَصُدَّنَّکُمْ **ترجمہ** معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضے کام ہم جاہلیت
کے زمانے میں کیا کرتے تھے ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے آپ نے فرمایا اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ میں نے کہا
ہم بد شگون لیا کرتے تھے آپ نے فرمایا یہ وہ خیال ہے جو تمہارے دل میں گذرتا ہے لیکن اس خیال کی وجہ سے تم کوئی
کام اپنا نہ چھوڑو **ف** قاضی عیاض نے کہا عرب کی کہانت تین قسم کی تھی ایک یہ کہ جن یا شیطان

سے محبت ہوتی اور وہ اسکو آئندہ باتیں آسمان کی خبریں اوڑا کر بتا دیتا اور یہ قسم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نبوت سے موقوف ہو گئی دوسرے یہ کہ زمین کے اطراف کی خبریں جو دور دراز ہوتی
ہیں اور پوشیدہ ہوتی ہیں بتا دیوے اور اس قسم کا اب بھی ہونا بعید از قیاس نہیں لیکن معتزلہ اور
بعض اہل کلام نے ان دونوں قسموں کی نفی کی ہے اور اسکو محال قرار دیا ہے تیسرے نجوم کے زور
سے آئندہ کی بات بتانا جیسے پنڈت اور شاستری ہند میں بھی بتلاتے ہیں اور یہ قوت اللہ تعالے
بعض لوگوں میں پیدا کرتا ہے لیکن اکثر اونکی خبریں جھوٹ ہوتی ہیں اسی قسم میں ایک عرافت بھی
ہے جو عرافت جانتا ہے اوسکو عراف کہتے ہیں عراف اسباب اور علامات سے آئندہ واقعہ کو پہچان
لیتا ہے اور پیشین گوئی کرتا ہے ان سب قسموں کو کہانت کہتے ہیں اور شرع نے ان سب کو جھوٹا کہا
اور سب کے پاس جانے سے اور انکی بات پر یقین کرنے سے منع کیا ہے (نووی) **عن** الزہری بہذا الاسناد مثل معنی حدیث یونس غیر ان مالکا فی حدیثہ ذکر الطیرۃ ولیس
فیہ ذکر الکہان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** معاویۃ بن الحکم السلمی عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث الزہری عن ابی سلمۃ عن معاویۃ وزاد فی حدیث
یحیی بن ابی کثیر قال قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن
وافق خطہ فذاک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا بعضے لوگ لکیریں
کھینچتے ہیں آپ نے فرمایا ایک پیغمبر بھی لکیریں کرتے تھے پھر اگر کوئی اوسیطرح لکیریں کرے تو خیر
ف اسکی بات ایک آدھ سچ ہو جاویگی لیکن یہ اتفاقی ہے اب اوس پیغمبر کیطرح لکیریں کرنا کسیکو معلوم نہیں
اسوجہ سے آئندہ کی بات بھی دریافت نہیں ہو سکتی بعضوں نے کہا یہ پیغمبر حضرت دانیال علیہ السلام
تھے اور رمل کا علم انہی سے نکلا ہے رمل کہتے ہیں ریت کو وہ ریت میں لکیریں کھینچتے۔ مترجم نے رمال
کا امتحان لیا ہے اور انکی باتیں سب غلط پائیں اور اسکی وجہ یہی ہے کہ رمل کا علم جو پیغمبر کو تھا وہ
باقی نہ رہا۔ افسوس ہے کہ اس زمانے میں مسلمان نجوم اور رمل اور جفر اور ایسے ہی ڈھکوسلوں پر اعتقاد
رکھتے ہیں اللہ قرآن اور حدیث پر التفات نہیں کرتے حقتعالی کی بڑی نعمت اور عنایت عقل اور شرع
ہے ان دونوں کے ہوتے ہوئے ہم کو نجوم اور رمل وغیرہ کی کچھ حاجت نہیں ہے **عن** عائشۃ قالت
قلت یا رسول اللہ ان الکہان کانوا یحدثوننا بالشیء فنجدہ حقا قال تلک الکلمۃ الحق

يخطفها الجني فيقذفها في اذن وليه يزيد فيها مائة كذبة ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضی باتین ہمسے نجومی کہتے ہین اور وہ سچ نکلتے ہین آپنے فرمایا
یہ سچ بات جن اسکو اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان مین ڈالدیتا ہے اور سو جہوٹ اوسمین بڑہا دیتا ہے
عن عائشة قالت سال اناس رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الكهان فقال لهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم ليسوا بشيء قالوا يا رسول الله فانهم يحدثون احيانا الشيء يكون حقا
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة من الحق يخطفها الجني فيقرها في اذن وليه
قر الدجاجة فيخلطون فيها اكثر من مائة كذبة ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے بعض لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنون کو پوچہا آپنے فرمایا وہ لغو ہین کچہ اعتبار کے لائق
نہین لوگون نے کہا یا رسول اللہ بعضی بات انکی سچ نکلتی ہے آپنے فرمایا وہ سچی بات وہی ہے جسکو جن
اوڑا لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان مین ڈالدیتا ہے جیسے مرغ رغ رغ کر بلاتا ہے دانے کے لیے اور دوسرا
مرغ اسکی آواز کو سمجہ جاتا ہے اسیطرح جن کی بات اسکا دوست سمجہ لیتا ہے اور لوگ نہین سمجہتے پہر وہ اسمین
اپنی طرف سے او سو جہوٹ سے بہی زیادہ ملاتے ہین (اور لوگون سے کہتے ہین) عن ابن شهاب
بهذا الاسناد نحو رواية معقل عن الزهري ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد الله بن
عباس قال اخبرني رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من الانصار انهم بينما هم
جلوس ليلة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رمي بنجم فاستنار فقال لهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم ماذا كنتم تقولون في الجاهلية اذا رمي بمثل هذا قالوا الله ورسوله
اعلم كنا نقول ولد الليلة رجل عظيم ومات رجل عظيم فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فانها لا يرمى بها لموت احد ولا لحياته ولكن ربنا تبارك وتعالى اسمه اذا
قضى امرا سبح حملة العرش ثم سبح اهل السماء الذين يلونهم حتى يبلغ التسبيح
اهل هذه السماء الدنيا ثم قال الذين يلون حملة العرش لحملة العرش ماذا قال
ربكم فيخبرونهم ماذا قال قال فيستخبر بعض اهل السموات بعضا حتى يبلغ الخبر
هذه السماء الدنيا فتخطف الجن السمع فيقذفون الى اوليائهم ويرمون به فما جاؤا
به على وجهه فهو حق ولكنهم يقرفون فيه ويزيدون ترجمہ عبد اللہ بن عباس

سے روایت ہے مجھ سے ایک انصاری صحابی نے بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
بیٹھے تھے اتنے میں ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا آپ نے فرمایا تم جاہلیت کے زمانے میں کیا کہتے تھے
جب ایسا واقعہ ہوتا انہوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے لیکن ہم جاہلیت کے زمانے میں
یوں کہتے آج کی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہے یا مرا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تارہ کسی
کے مرنے یا پیدا ہونے کے لیے نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے
اٹھانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں پھر اون کی آواز سنکر اون کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح
کہتے ہیں یہانتک کہ تسبیح کی نوبت دنیا کے آسمان والوں تک پہونچتی ہے پھر جو لوگ عرش اوٹھانے والے
فرشتوں سے قریب ہیں وہ اون سے پوچھتے ہیں کیا حکم دیا تمہارے مالک نے وہ بیان کرتے ہیں اسیطرح
آسمان والے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں یہانتک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان والوں تک آتی
ہے اون سے وہ خبر جن اوڑا لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو آکر سناتے ہیں فرشتے جب اون جنوں کو دیکھتے
ہیں تو ان تاروں سے مارتے ہیں (تو یہ تارے اون کے کوڑے ہیں) پھر جو خبر جن لاتے ہیں اگر
اتنی ہی کہیں تو سچ ہے لیکن وہ جھوٹ ملاتے ہیں اوس میں اور زیادہ کرتے ہیں **عن** عبد اللہ
بن عباس قال اخبرنی رجال من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار فی
حدیث الاوزاعی ولکن تقرفون فیہ ویزیدون وفی حدیث یونس ولکنہم یرقون فیہ و
یزیدون وزاد فی حدیث یونس وقال اللہ حتی اذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال
ربکم قالوا الحق وفی حدیث معقل کما قال الاوزاعی ولکنہم یقرفون فیہ و
یزیدون **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** صفیۃ عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ
وسلم عن النبی صلعم قال من اتی عرافا فسالہ عن شیء لم یقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ **ترجمہ**
صفیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے سنا وہ کہتی تھیں آپ نے فرمایا جو شخص عراف
کے پاس جاوے (عراف کی تفسیر اوپر گذری) اوس سے کوئی بات پوچھے تو اوسکی چالیس دن کی نماز قبول
نہ ہوگی **ف** معاذ اللہ کاہن اور نجومی کے پاس جانا اور اس سے کوئی بات پوچھنا کتنا بڑا
گناہ ہے پھر اوسکی بات پر یقین کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو جاوے گا
ہمارے زمانے میں بعضے بیوقوف جاہل ایسے نکلے ہیں جو شرع کی پکی پکی باتوں کا تو انکار کرتے ہیں لیکن

نجومی اور پنڈت پر اعتقاد رکھنی ہی جہلا کی ہیٹک انکی عقل پر **باب** اجتناب المجذوم ونحوه جذامی سے پرہیز کرنیکا بیان

عن عمرو بن الشريد عن ابيه قال كان في وفد ثقيف رجل مجذوم فارسل اليه النبي صلعم انا قد بايعناك فارجع

ترجمہ عمرو بن شرید سے روایت ہی اسنے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگون مین ایک جذامی شخص تہا رسول اللہ صلعم نے اسسے کہلا بہیجا تو لوٹ جا ہم تجہسے بیعت کر چکے **ف** اور جابر سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذامی کے ساتہہ کہایا اور فرمایا کہا اللہ پر بہروسا ہی اور حضرت عمر نے جذامی کے ساتہہ کہانا جائز رکہا اور اکثر نزدیک بعض امی ہی پرہیز کرنیکی حدیث منسوخ ہی اور صحیح یہ ہی کہ منسوخ نہین ہی اور پرہیز کی حدیث استحباب پر محمول ہی اور کہانا جواز پر اور بعض علما کی نزدیک اگر خاوند جذامی نکلے تو عورت کو اختیار ہی فسخ نکاح کا اسطرح جذامی روکا جاویگا مسجد مین آنیسے اور لوگون کے ساتہہ ملنے سے لیکن جمعہ کی نماز سے نہ روکا جاویگا النووی مختصرا

کتاب قتل الحيات وغيرها سانپون کے مارنیکا بیان

عن عائشة قالت امر رسول الله صلعم بقتل ذي الطفيتين فانه يلتمس البصر ويصيب الحبل **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہی حکم کیا رسول اللہ صلعم نے دو دہاری والے سانپ کو مارڈالنے کا کیونکہ وہ آنکہہ کو پہوڑ دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہی

عن هشام بهذا الاسناد وقال الابتر وذو الطفيتين **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین دم بریدہ سانپ کا بہی ذکر ہی

عن ابن عمر عن النبي صلعم قال اقتلوا الحيات وذا الطفيتين والابتر فانهما يستسقطان الحبل ويلتمسان البصر قال فكان ابن عمر يقتل كل حية وجدها فابصره ابو لبابة بن عبد المنذر او زيد بن الخطاب وهو يطارد حية فقال انه قد نهي عن ذوات البيوت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مارڈالو سانپون کو اور دو دہاری والے سانپ کو اور دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونون پیٹ گرا دیتے ہین اور آنکہہ کی بصارت کہو دیتے ہین سالم راوی نے کہا ابن عمر جس سانپ کو دیکہتے اسکو مارڈالتے ایک بار ابو لبابہ بن عبد المنذر یا زید بن خطاب نے انکو دیکہا ایک سانپ کا پیچہا کرتے ہوئے تو کہا منع کیا گیا ہے مارنا گہر کے سانپون کا

عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يامر بقتل الكلاب يقول اقتلوا الحيات والكلاب واقتلوا ذا الطفيتين والابتر فانهما يلتمسان البصر ويستسقطان الحبالى قال الزهري ونرى ذلك من سميهما والله اعلم قال سالم قال عبد الله بن عمر فلبثت لا اترك حية اراها الا قتلتها فبينا انا اطارد حية يوما من ذوات البيوت مر بي زيد بن الخطاب رضي الله عنه وابو لبابة وانا اطاردها فقال مهلا يا عبد الله فقلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتلهن قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهى عن ذوات البيوت

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
حکم کرتے تھے کتوں کے مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے مار ڈالو سانپوں کو اور کتوں کو اور مار ڈالو دو
دہاری والے سانپ کو اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونوں بینائی کہو دیتے ہیں اور پیٹ والیوں کا پیٹ
گرا دیتے ہیں ۔ زہری نے کہا شاید اون کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی ۔ سالم نے کہا عبداللہ بن عمر نے
کہا میں تو جو سانپ دیکہتا اوسکو فوراً مار ڈالتا ایک بار میں گھر کے سانپوں میں سے ایک سانپ کا
پیچہا کر رہا تہا تو زید بن خطاب یا ابو لبابہ میرے سامنے سے گذرے اور میں اسکا پیچہا کر رہا تہا انہوں
نے کہا ٹہرا اے عبداللہ میں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کے مارنے کا حکم
دیا ہے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے ۔
عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتّٰى رَاٰنِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ
وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا اِنَّهٗ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اُقْتُلُوا
الْحَيَّاتِ وَلَمْ يَقُلْ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ
اَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهٗ بَابًا فِيْ دَارِهٖ يَسْتَقْرِبُ بِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ
جِلْدَ جَانٍّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلْتَمِسُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَقَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا تَقْتُلُوْهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ
الَّتِيْ فِي الْبُيُوْتِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابو لبابہ نے ابن عمر سے کہا ایک دروازہ کہولنے
کے لیے اون کے گہر میں تاکہ مسجد سے نزدیک ہو جاویں اتنے میں لڑکوں نے سانپ کی ایک کیچلی
پائی عبداللہ نے کہا سانپ کو ڈہونڈہو اور مار ڈالو ابو لبابہ نے کہا مت مارو کیونکہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اون سانپوں کے مارنے سے جو گہر میں ہوں **عَنْ** نَافِعٍ
قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ لُبَابَةَ
ابْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى
عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَاَمْسَكَ **ترجمہ** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبداللہ
بن عمر سب سانپوں کو مار ڈالتے یہاں تک کہ ابو لبابہ بن عبد المنذر نے حدیث بیان کی ہم سے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گہر کے سانپ مارنے ۔ سے اوس دن سے عبداللہ

بن عمر نے موقوف کر دیا عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ **ترجمہ** نافع نے سنا ابولبابہ سے وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سانپون کے مارنے سے عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِيْ فِي الْبُيُوْتِ **ترجمہ** ابولبابہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اون سانپون کے مارنے سے جو گہرون مین رہتے ہین عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ مَسْكَنُهٗ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَالِسٌ مَعَهٗ يَفْتَحُ خَوْخَةً لَهٗ اِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ الْبُيُوْتِ فَاَرَادُوْا قَتْلَهَا فَقَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّهٗ قَدْ نُهِيَ عَنْهُنَّ يُرِيْدُ عَوَامِرَ الْبُيُوْتِ وَاُمِرَ بِقَتْلِ الْاَبْتَرِ وَذِي الطُّفْيَتَيْنِ وَقِيْلَ هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ اَوْلَادَ النِّسَاءِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابولبابہ بن عبدالمنذر انصاری کا گہر قبا مین تہا وہ مدینہ چلے آئے ایک بار عبداللہ بن عمر اون کے ساتھ بیٹھے تھے ایک روشندان کہول رہے تھے ایک ہی ایکا ایک سانپ نظر آیا گہر کے بڑے عمر والے سانپون مین سے لوگون نے اسکو مارنا چاہا ابولبابہ نے کہا اون کے مارنے سے ممانعت ہے یعنے گہر کے سانپون کے اور حکم کیا آپ نے دم بریدہ اور دو لکیرون والے کے مارنے کا اور کہا گیا ہے کہ یہ دونون قسم کے سانپ بینائی کہو دیتے ہین اور عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمًا عِنْدَ هَدْمٍ لَهٗ فَرَاٰى وَبِيْصَ جَانٍّ فَقَالَ اتَّبِعُوْا هٰذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِي الْبُيُوْتِ اِلَّا الْاَبْتَرَ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطَفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَتَبَّعَانِ مَا فِيْ بُطُوْنِ النِّسَاءِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ایک دن اپنے گرے ہوئے مکان کے پاس تہے وہان سانپ کی کینچلی دیکہی تو لوگون سے کہا اس سانپ کا پیچہا کرو اور اسکو مار ڈالو ابولبابہ نے کہا مین نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے منع کیا اون سانپون کے مارنے سو جو گھرون مین رہتے ہین مگر دم بریدہ اور جس پر دو لکیرین ہوتی ہین کیونکہ یہ دو نو بینائی اوچک لیتے ہین اور حبب نظر ملاتے ہین اور عورتون کا پیٹ گرا دیتے ہین ڈر کے مارے عورت کا پیٹ گر پڑتا ہے اوسکی نظر مین یہ تاثیر ہے **عن** نافع ان ابا لبابۃ رضی اللہ تعالی عنہ مر بابن عمر رضی اللہ عنہ وھو عند الاطم الذی عند دار عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ یرصد حیۃ نحو حدیث اللیث بن سعد **ترجمہ** نافع سے روایت ہی ابو لبابہ عبد اللہ بن عمر کے پاس گذرے وہ حضرت عمر کے مکان کے پاس جو قلعہ تہا وہان کہڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہے تہے اخیر تک **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مدینہ منورہ کے سانپون کو بغیر اطلاع دیے ہوئے اور ڈرائے ہوئے جیسا آگے آویگا مارنا درست نہین اور سوا مدینہ کے اور سب جگہ جنگل مین ہو یا گھرون مین سانپ کا مارڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہین اور مدینہ کے استثنا کی یہ وجہ ہی کہ جنون کا ایک مسلمان گروہ وہان سانپون کی شکل پر رہتا تہا اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہی کہ گھرون کے سانپون کو ہر شہر مین بغیر ڈرائے اور جتائے نہ مارنا چاہیے البتہ اور جگہہ مارڈالنا چاہیے بغیر ڈرائے اور امام مالک نے کہا مسجد مین بہی مارڈالنا چاہیے اور بعض علما نے کہا کہ گھر کے سانپون مین بہی دو دہاری والے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مارڈالنا چاہیے اور ڈرانے کی ترکیب یہ ہی کہ سانپ سے یون کہے مین تجہکو قسم دیتا ہون اوس عہد کی جو حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے لیا تہا کہ ہمکو ایذا مت دینا اور آئندہ مت نکلنا۔ پہر اگر وہ نکلے تو اوسکو مارڈالے **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غار وقد انزلت علیہ والمرسلات عرفا فنحن ناخذھا من فیہ رطبۃ اذ خرجت علینا حیۃ فقال اقتلوھا فابتدرناھا لنقتلھا فسبقتنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقاھا اللہ شرکم کما وقاکم شرھا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے غار مین اوسوقت آپ پر سورہ والمرسلات عرفا اتری تہی ہم آپ کے منہ مبارک سے تازی تازی یہ سورت سن رہے تہے اتنے مین ایک سانپ نکلا آپ نے فرمایا مارڈالو اوسکو ہم لپکے اوسکے مارنے کو وہ

نکلکر چلدیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسکو بچایا تمہارے ہاتھ سے جیسا تمکو بچایا اوس کے شر سے **عن**
الاعمش بھذا الاسناد بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر محرما بقتل حیۃ بمنی **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک احرام باندھے ہوئے شخص کو حکم دیا ایک سانپ
کے مارنے کا منا مین **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بینما نحن مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غار بمثل حدیث جریر وابی معاویۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** ابی السائب مولی ہشام بن زھرۃ انہ دخل علی ابی سعید الخدری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فی بیتہ قال فوجدتہ یصلی فجلست انتظرہ حتی یقضی صلاتہ
فسمعت تحریکا فی عراجین فی ناحیۃ البیت فالتفت فاذا حیۃ فوثبت لاقتلھا
فاشار الی ان اجلس فجلست فلما انصرف اشار الی بیت فی الدار فقال اتری ھذا البیت
فقلت نعم فقال کان فیہ فتی منا حدیث عھد بعرس قال فخرجنا مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الخندق فکان ذلک الفتی یستاذن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بانصاف النھار فیرجع الی اھلہ فاستاذنہ یوما فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خذ علیک سلاحک فانی اخشی علیک قریظۃ فاخذ الرجل
سلاحہ ثم رجع فاذا امراتہ بین البابین قائمۃ فاھوی الیھا بالرمح لیطعنھا بہ واصابتہ غیرۃ
فقالت لہ اکفف علیک رمحک وادخل البیت حتی تنظر ما الذی اخرجنی
فدخل فاذا بحیۃ عظیمۃ منطویۃ علی الفراش فاھوی الیھا بالرمح فانتظمھا
بہ ثم خرج فرکزہ فی الدار فاضطربت علیہ فما یدری ایھما کان اسرع
موتا الحیۃ ام الفتی قال فجئنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکرنا ذلک لہ
وقلنا لہ ادع اللہ یحییہ لنا فقال استغفروا لصاحبکم ثم قال ان بالمدینۃ جنا
قد اسلموا فاذا رایتم منھم شیئا فاذنوہ ثلاثۃ ایام فان بدا لکم بعد ذلک فاقتلوہ
فانما ھو شیطان **ترجمہ** ابو السائب سے روایت ہے جو غلام تھا ہشام بن زہرہ کا وہ گئے ابو سعید
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ابو السائب نے کہا مین نے انکو نماز مین پایا تو مین بیٹھ گیا

منتظر تہا نماز پڑہ چکنے کا اتنے مین کچہ حرکت کی آواز آئی اون لکڑیون مین جو گہر کے کونے مین رکہین تہین پہر
مین نے اودہر دیکہا تو ایک سانپ تہا مین دوڑا اوس کے مارنے کو ابو سعید نے اشارہ کیا بیٹہ جا مین
بیٹہ گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹہری مجہے بتائی اور پوچہا یہ کوٹہری دیکہتے ہو مین نے
کہا ہان انہون نے کہا اسمین ایک جوان رہتا تہا ہم لوگون مین سے جس کی نئی شادی ہوئی تہی ہم
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے خندق کیطرف وہ جوان دوپہرون کو آپ سے اجازت مانگتا
اور گہر آیا کرتا ایک دن آپ سے اجازت مانگی آپ نے فرمایا ہتیار لیکر جا کیونکہ مجہے ڈر ہے بنی قریظہ کا
(جنہون نے دغابازی کی تہی اور موقع دیکہکر مشرکون کیطرف ہو گئے تہے) اوس شخص نے اپنے
ہتیار لیے جب اپنے گہر پہونچا تو اوس نے اپنی جورو کو دیکہا دونون پٹون کے بیچمین دروازے
پر کہڑی ہوئی ہے اوس نے اپنا نیزہ اوٹہایا اوس کے مارنے کو غیرت سے عورت نے کہا اپنا نیزہ سنبہال
اور اندر جا دیکہہ تو معلوم ہوگا مین کیون نکلی ہون وہ جوان اندر گیا دیکہا تو ایک بڑا سانپ کنڈلی
مارے ہوئے بچہونے پر بیٹہا ہے جوان نے اوسپر نیزہ اوٹہایا اور اوسی نیزہ مین کونچ لیا پہر نکالا
اور نیزہ گہر مین گاڑا وہ سانپ اوسپر لوٹا بعد اوس کے ہم نہین جانتے سانپ پہلے مرا یا جوان پہلے
مرا پہر ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سارا قصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا یا رسول
اللہ اللہ سے دعا کیجیے اللہ تعالی اوس جوان کو پہر جلا دیوے آپنے فرمایا دعا کرو اپنے ساتہی کے
لیے بخشش کی پہر فرمایا مدینہ مین جن رہتے ہین جو مسلمان ہو گئے ہین پہر اگر تم سانپون کو دیکہو تو
تین دن تک اونکو خبردار کردو (اوسیطرح جیسے اوپر گذرا) اگر تین دن کے بعد بہی نکلین انکو مارڈالو
وہ شیطان ہین (یعنے کافر جن ہین یا شریر سانپ ہین) **عن** اسمآء بن عبید حدثنا
عن رجل یقال لہ السائب وھو عندنا ابو السائب قال دخلنا علی ابی سعید الخدری
رضی اللہ تعالی عنہ فبینما نحن جلوس اذ سمعنا تحت سریرہ حرکۃ فنظرنا فاذا حیۃ
وساق الحدیث بقصتہ نحو حدیث مالک عن صیفی وقال فیہ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان لھذہ البیوت عوامر فاذا رایتم شیئا منھا فحرجوا علیہ
ثلثا فان ذھب والا فاقتلوہ فانہ کافر وقال لھم اذھبوا فادفنوا صاحبکم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ تخت کے تلے مین نے حرکت کی آواز پائی اور فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھروں میں عمر والے سانپ تھے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن
تک ساون کو تنگ کرو یعنی یوں کہو کہ اگر باہر نکلو گے تو تمکو تکلیف پہونچیگی اگر وہ باہر نہ نکلے تو خیر نہیں
تو اسکو مار ڈالو وہ کافر جن ہے اور اس روایت میں یہ زیادہ ہے جاؤ اپنے صاحب کو دفن کرو **عن**
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ قَدْ أَسْلَمُوا فَمَنْ رَأَى شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ
ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں کئی جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے
ہیں پھر جو کوئی ان عمر والے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو اوسکو تین بار جتا دیوے اگر وہ
اسپر بھی نکلے تو اسکو مار ڈالے وہ شیطان ہے **باب** اسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ گرگٹ کا
مارنا مستحب ہے **عن** أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا
بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ **ترجمہ** ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا گرگٹوں
کے مارنے کا **عن** أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَأْمَرَتِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِ الْوِزْغَانِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا وَأُمُّ شَرِيكٍ إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَامِرِ بْنِ
لُؤَيٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيبٌ مِنْهُ
ترجمہ ام شریک نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرگٹوں کے مارنے کی آپ نے حکم
دیا ان کو مارنیکا۔ یہ ام شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت تہی **عن** سَعْدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا **ترجمہ**
سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹ کو مار ڈالنے کا اور اسکا نام فویسق
رکھا یعنی چھوٹا فاسق) **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ
کو فویسق کہا حرملہ نے کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے حکم دیا اوسکو مار ڈالنے کا **عن**
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ

وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْأُولَى فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرگٹ کو پہلی مار مین مار ڈالے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے اور جو دوسری مار مین مارے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن پہلی بار سے کم اور جو تیسری مار مین مار ڈالے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ إِلَّا جَرِيرًا وَحْدَهُ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گذری اسمین اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی مار مین مار ڈالے اوسکو سو نیکیان لکھی جاوین گی اور دوسری بار مین اُس سے کم اور تیسری بار مین اُس سے کم **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہی مار مین جو گرگٹ کو مار ڈالے تو اوسکو لیے ستر نیکیان لکھی جاوین گی **ف** نووی نے کہا گرگٹ جسکو وزغ اور سام ابرص بھی کہتے ہین اوس کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ موذی ہے اور ایک روایت مین سو نیکیون کا ذکر ہے دوسری مین ستر کا تو ان مین تعارض نہین ہے کس لیے کہ غرض حصر نہین ہے یا یون ہو کہ پہلے ستر نیکیون کا حکم ہو پھر اللہ تعالی نے بڑھا دیا یا یون کہو کہ بعضون کو ستر کا ثواب ہوتا ہے بعضون کو سو کا باعتبار حسن نیت اور اخلاص مراتب کے۔ بخاری کی روایت مین ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے لیکن گرگٹ آگ پھونک پھونک بھڑکاتا تھا اسوسطے اس بدذات کے مارنے مین ثواب ہوا

باب النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ چیونٹی کے مارنے کی ممانعت

عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا اونہون نے حکم دیا چیونٹیون کا سارا گھر جلا دیا گیا تب اللہ تعالی نے اونپر وحی بھیجی چیونٹی کے کاٹنے مین تم نے ایک امت کو ہلاک کر دیا جو اللہ تعالی کی پاکی بولتی تہی **ف** پہر اگر اللہ تعالی کسی امت کے شرک اور کفر کیوجہ سے انکو تباہ کرے اور اون کی ذیل مین دو چار اچھے بہی تباہ ہو جاوین تو کیا بعید ہے **نووی علیہ الرحمۃ** نے کہا ہمارے مذہب مین چیونٹی کا قتل جائز نہین ہے اوس اس مین ایک حدیث ہے ابن عباس کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور چڑیا کو مارنے سے روایت کیا اسکو ابو داود نے باسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْہُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِہٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبرون مین سے ایک درخت کے تلے اترے انکو ایک چیونٹی نے کاٹا اونہون نے حکم دیا چیونٹیون کا چھتہ نکالا گیا پہر اونہون نے حکم دیا وہ جلا یا گیا تب اللہ تعالی نے انکو وحی بھیجی ایک چیونٹی کو (جس نے کاٹا تہا) تو نے سزا دی ہوتی (اور دوسرون کا کیا قصور تہا) **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْہُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِہٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَاَمَرَ بِهَا فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَاب تَحْرِیْمِ قَتْلِ الْهِرَّةِ بلی کے مارنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِیْهَا النَّارَ لَا هِیَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِیَ اَرْسَلَتْهَا تَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو بلی کے لیے عذاب ہوا اوس نے بلی کو پکڑ کے رکہا یہانتک کہ وہ مرگئی پہر اسی بلی

کی وجہ سے وہ جہنم مین گئی القاضی عیاض نے کہا شاید وہ کافر ہو گی اور اس قصور سے سزا اوسکی اور
بڑہ گئی نووی علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح ہے کہ وہ مسلمان تہی لیکن اس گناہ کی وجہ سے جہنم مین گئی
اور یہ گناہ صغیرہ نہین ہے بلکہ اوس کے اصرار سے کبیرہ ہو گیا اور حدیث مین یہ نہین ہے کہ وہ
ہمیشہ جہنم مین رہے گی اوس نے بلی کو نہ کہانا دیا نہ پانی جب اوسکو قید مین رکہا نہ اُسکو چہوڑا
کہ وہ زمین کے جانور کہاتی **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ **ترجمہ** دونون روایتون کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ لَمْ
تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سے جسکو اُسنے کہانا دیا
نہ پانی نہ اُسکو چہوڑا کہ وہ زمین کے جانور کہاتی **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِيْثِهِمَا رَبَطَتْهَا وَفِیْ حَدِيْثِ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ
حَشَرَاتِ الْاَرْضِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ **ترجمہ** وہی
جو گذر چکا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابٌ** فَضْلِ سَقْیِ الْبَهَائِمِ وَاِطْعَامِهَا جانورونکو
پلانے اور کہلانے کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِیْ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا
فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ
الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِیْ كَانَ بَلَغَ مِنِّیْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ
خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِيْهِ حَتّٰی رَقِیَ فَسَقَی الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا فَقَالَ فِیْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راہ
مین جا رہا تہا اوسکو بہت پیاس لگی ایک کنوان ملا وہ اوس مین اُترا اور پانی پیا پہر نکلا تو ایک
کتے کو دیکہا اپنی زبان نکالی ہوئی ہانپتا ہے پیاس کی وجہ سے اور گیلی مٹی کہا رہا ہے وہ شخص

بولا اس کتے کا بھی حال پیاس کے مارے ویسا ہی ہوگا جیسا میرا حال تھا پھر وہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں
پانی بھرا اور منھ میں لیکر اوپر چڑھا اور وہ پانی کتے کو پلایا اللہ تعالی نے اس نیکی کو قبول کیا اور اسکو بخشدیا لوگوں
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو ان جانوروں کو پلانے اور کھلانے میں بھی ثواب ہے آپنے فرمایا ہر تر جگر والے میں
ثواب ہے یعنے ہر حیوان کو موذی نہو **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان امرأۃ بغیا رأت کلبا فی یوم حار یطیف ببئر قد ادلع لسانہ من العطش فنزعت لہ بموقہا فغفر
لہا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حرامکار
عورت نے ایک کتے کو دیکھا گرمی کے دنوں میں جو کنوئیں کے گرد پھر رہا تھا اور اپنی زبان باہر نکالدی تھی اس عورت
نے اپنی موزے سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا اللہ تعالی نے اسکو بخشدیا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما کلب یطیف برکیۃ قد کاد یقتلہ العطش اذ رأتہ
بغی من بغایا بنی اسرائیل فنزعت موقہا فاستقت لہ بہ فسقتہ ایاہ فغفر لہا بہ **ترجمہ**
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنوئیں کے گرد پھر رہا تھا جو
پیاس کے مارے مرنے کو تھا اسکو بنی اسرائیل کے ایک کسبی نے دیکھا تو اپنا موزہ اتارا اور اسکو پانی پلایا اللہ
تعالی نے اس نیکی کے بدلے اسکو بخشدیا **باب** النہی عن سب الدہر زمانے کو برا کہنے کی ممانعت **عن**
ابی ہریرۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ عز وجل یسب ابن آدم الدہر وانا الدہر
بیدی اللیل والنہار **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے
اللہ تعالی فرماتا ہے کہ آدمی برا کہتا ہے زمانے کو حالانکہ زمانہ میرا ہے میرے ہاتھ میں ہیں رات اور دن میرے اختیار میں ہیں **عن**
ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ عز وجل یؤذینی ابن
آدم یسب الدہر وانا الدہر اقلب اللیل والنہار **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے آدمی مجھے ایذا دیتا ہے برا کہتا ہے زمانے کو اور میں خود زمانہ ہوں یعنے
زمانے سے کوئی کام نہیں ہوتا ہے بلکہ کام کرنیوالا میں ہوں) پھیرتا ہوں رات اور دن کو **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تبارک وتعالی یؤذینی ابن آدم یقول یا خیبۃ الدہر
فلا یقولن احدکم یا خیبۃ الدہر فانی انا الدہر اقلب لیلہ ونہارہ فاذا شئت قبضتہما **ترجمہ** ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا

تکلیف دیتا ہی مجھکو آدمی کہتا ہی ہائی کمبختی زمانہ کی تو کوئی تم مین یون نہ کہی ہائی کمبختی زمانہ کی اسلیئے کہ زمانہ مین ہون رات اور دن
لاتا ہون جب مین چاہونگا تو رات اور دن موقوف کردونگا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ
فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے یون نہ کہے اے کمبختی زمانہ کی اسواسطی کہ زمانہ تو خدا ہی کے ہاتھ
مین ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہے کوئی تم مین سے دہر کو یعنے زمانے کو اسواسطی کہ اللہ تعالے
خود دہر ہے (یعنے دہر کچھ نہین کر سکتا کرنے والا اللہ ہی ہے) ف نووی نے کہا یہ
جو فرمایا اللہ تعالی خود دہر ہے یہ مجازاً فرمایا اور اسکا سبب یہ ہی کہ عرب کے لوگ مصیبت اور دکھ
کے وقت دہر کو برا کہتے آپ نے فرمایا دہر کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالی دہر ہے یعنے تم جسکو
مصیبتون کا لانے والا اور دکھ پہونچانے والا سمجھتے ہو وہ درحقیقت کچھ اختیار نہین رکھتا
بلکہ فاعل اللہ ہی تو تمہاری گالی اللہ پر پڑے گی معاذ اللہ

باب كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا

انگور کو کرم کہنے کی ممانعت ف عرب لوگ انگور کو اور انگوری شراب کو
کرم کہتے کرم کے معنے بزرگی اور عزت اور مہربانی وہ یہ سمجھتے کہ شراب پینے سے بہی انسان مین
کرم پیدا ہوتا ہے اس لیے خود انگور کو اور اسکی شراب کو کرم کہتے جب شراب حرام ہوا تو آپ نے
انگور کے لیے اس نام کے بولنے کی بہی ممانعت کردی اس خیال سے کہ یہ نام شراب کو یاد نہ دلاوی
دوسرے یہ کہ شراب کی عزت نہ کی جاوے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُبُّ أَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا يَقُولَنَّ
أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہے کوئی تم مین سے زمانے کو کیونکہ اللہ ہی کے ہاتھ
مین زمانہ ہے (اور سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے پہر زمانہ کو برا کہنا معاذ اللہ اللہ تعالی کو برا کہنا ہے)
اور کوئی تم مین سے انگور کو کرم نہ کہے اسلیے کہ کرم مسلمان آدمی کو کہتے ہین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوا الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو
کرم (انگور کو) اس لیے کہ کرم مسلمان کا دل ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ هُوَ الْمُسْلِمُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو اس لیے کہ کرم مسلمان کو کہتے ہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمُ الْكَرْمَ
فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کرم انگور کو نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ
قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا
وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ
الْمُسْلِمُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کرم تو مسلمان آدمی ہے **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوا الْكَرْمَ وَلٰكِنْ قُوْلُوا الْحَبَلَةَ يَعْنِي الْعِنَبَ
ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم بلکہ حبلہ کہو
(یعنے انگور کو) **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تَقُوْلُوا الْكَرْمَ وَلٰكِنْ قُوْلُوا الْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ **ترجمہ** وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرم مت کہو بلکہ عنب یا حبلہ کہو (انگور کو) **باب**
حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلٰى وَالسَّيِّدِ عبد یا امۃ یا مولی یا سید ان لفظوں
کے بولنے کا بیان **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَأَمَتِيْ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللّٰهِ
وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِيْ وَجَارِيَتِيْ وَفَتَايَ وَفَتَاتِيْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غلام کو یوں نہ کہے میرا عبد یعنی
میرا بندہ اور اپنی لونڈی کو میری امۃ یعنی میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور

تمہاری عورتین خدا کی بندیان ہین لیکن یون کہنا چاہیے میرا غلام میری لونڈی میرا جوان مرد
میری جوان عورت **ف** دوسری روایت مین ہے غلام بہی یون نہ کہے میرا رب بلکہ یون
کہے میرا سید۔ نووی نے کہا ان احادیث سے دو باتین مقصود ہین ایک تو غلام کو ممانعت اپنے
آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رب کے معنے مالک اور وہ اللہ ہے اور حدیث مین جو آیا ہے کہ لونڈی اپنے
رب کو جنے گی اسکا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے
نہ تحریمی دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کی اکثر کہنے سے اور عادت کر لینے سے ہے نہ شاذ و نادر کہنے سے
قاضی نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے اور سید کے کہنے سے ممانعت نہین ہے کیونکہ سید کا لفظ
اللہ سے خاص نہین ہے بلکہ بعضون نے سید کا اطلاق اللہ تعالی پر مکروہ رکہا ہے اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا امام حسن کو یہ بیٹا میرا سید ہے اور فرمایا اوٹھو اپنے سید کے لیے یعنے سعد بن معاذ کے
واسطے اسی طرح مولے کے کہنے سے کیونکہ مولے کے سولہ معنے ہین دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید
اپنی باندی اور غلام کو عبد اور امۃ نہ کہے اس لیے کہ عبودیت حقیقی خدا ہی کی ہے اور اس لفظ مین
ایسی تعظیم ہے جو حقتعالی سے خاص ہے انتہے مختصرا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبد النبی یا عبد حسن یا
عبد محمد یا بندہ حسن یا بندہ علی ایسے نام رکہنا مکروہ ہے گو نام رکہنیوالے کی نیت عبد سے عبودیت
حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنے ہون اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکہنے والا مشرک اور
کافر ہے اور غلام اور غلام حسن غلام حسین غلام علی یہ نام رکہنا اگرچہ درست ہین پر سنت کے
موافق نہین اور ان نامون مین ایکطرح کا کذب بہی ہے کس لیے کہ غلامی جو رقیت کی مرادف ہے
وہ پائی نہین جاتی البتہ غلام کے مجازی معنے خادم اور خدمت گذار کے بن سکتے ہین پس بہتر یہ
ہے کہ عبد اللہ اور عبد الرحمن اور عبد الرحیم جن مین اللہ تعالی کی عبودیت نکلے یہ نام رکہے یا
پیغمبرون کے نام رکہے جیسے موسے عیسی ابراہیم صالح لوط ہود وغیرہ **عن** ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایقولن احدکم
عبدی فکلکم عبید اللہ ولکن لیقل فتای ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی تم مین سے یون نہ کہے میرا بندہ اس لیے کہ تم سب اللہ تعالے کے بندے ہو البتہ یون کہے میرا

جوان اور نہ غلام یوں کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید عن الاعمش بھذا الاسناد
وفی حدیثھما ولا یقل العبد لسیدہ مولای وزاد فی حدیث ابی معاویۃ فان
مولاکم اللہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ غلام اپنے سید کو مولیٰ نہ کہے
کیونکہ مولیٰ تمہارا اللہ تعالیٰ ہے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ عبارت اور روایتوں میں
نہیں ہے اور اسکا حذف زیادہ صحیح ہے اور مولیٰ کا اطلاق سوا خدا کے اوروں پر آیا ہے۔
عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یقل احدکم اسق ربک اطعم ربک وضی ربک وقال لا یقل احدکم
ربی ولیقل سیدی مولای ولا یقل احدکم عبدی امتی ولیقل فتای فتاتی
غلامی ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے (اپنے غلام سے) پانی پلا اپنے رب
کو یا کھانا کھلا اپنے رب کو یا وضو کرا اپنے رب کو اور کوئی تم میں سے دوسرے کو اپنا رب نہ کہے
بلکہ سید یا مولیٰ کہے اور کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ یا میری بندی بلکہ جوان مرد یا
جوان عورت کہے باب کراھۃ قول الانسان خبثت نفسی یہ کہنا کہ میرا نفس
پلید ہو گیا مکروہ ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی ھذا حدیث
ابی کریب وقال ابو بکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر لکن ترجمہ
ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
نہ کہے میرا نفس خبیث ہو گیا (یعنی پلید اور نجس) بلکہ یوں کہے میرا نفس کاہل اور سست ہو گیا
خبیث اور پلید کا ذکر لقب ہے اور بہت کریہ لفظ ہے اس لیے مسلمان کو اپنے تئیں یہ لفظ کہنے
سے منع کیا اور ایک حدیث میں جو آیا ہے کہ پھر صبح کو اٹھتا ہے خبیث النفس تو وہ غیر کی صفت
ہے اور شخص مبہم کا بیان ہے ایسا اطلاق منع نہیں۔ عن ابی معاویۃ بھذا الاسناد
عن سھل بن حنیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقول احدکم

خبثت نفسی ولیقل لقست نفسی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذر چکا **باب** استعمال
المسک وکراہۃ رد الریحان والطیب مشک کا بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی ممانعت
عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
کانت امراۃ من بنی اسرائیل قصیرۃ تمشی مع امراتین طویلتین فاتخذت رجلین
من خشب وخاتما من ذہب مغلقا مطبقا ثم حشتہ مسکا وہو اطیب الطیب فمرت
بین المراتین فلم یعرفوہا فقالت بیدہا ہکذا ونفض شعبۃ یدہ **ترجمہ** ابو سعید
خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی قوم مین ایک ٹھنگنی عورت
تہی چلا کرتی تہی دو لمبی عورتون کے ساتہہ سو اوس نے لکڑی کی دو کہڑاوین بناکر پہنین اور سونے
کی خول دار انگوٹہی بنائی جو بند ہوتی تہی اوس مین مشک بہری اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے
پہر چلی اون دو لمبی عورتون کے بیچ مین تو لوگون نے اوسکو نہ پہچانا اوس نے اپنے ہاتہہ سے
یون اشارہ کیا شعبہ نے جو اس حدیث کا راوی ہے اپنا ہاتہہ جہاڑ کر اوس عورت کے اشارہ
کو بتلایا **ف** اس حدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مشک عمدہ خوشبو ہے
اور یہی مقصود ہے باب کا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مشک پاک ہے اور اوسکا استعمال بدن اور
کپڑے مین درست ہے اور اوسکی بیع جائز ہے بالاجماع اور مشک اوس قاعدہ سے مستثنی ہے کہ جو
چیز زندہ جانور مین سے جدا کیجاوے وہ مردار ہے یا اوسکا حکم مثل بچے اور انڈے اور دودہ
کے ہے اور اوس عورت نے جو لکڑی کی کہڑاوین پہنکر اپنے تئین لنبا کیا اس سے غرض اگر
اپنے تئین چھپانا ہے تاکہ لوگون کی ایذا سے بچے تو وہ جائز ہے اور اگر فخر یا بڑائی یا نمایش
کے لیے کرے تو وہ حرام ہے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر امراۃ من بنی اسرائیل حشت خاتمہا مسکا والمسک
اطیب الطیب **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرض علیہ ریحان فلا یردہ فانہ خفیف
المحمل طیب الریح **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوشبو لگانا فرمایا جاوے یا خوشبودار پہول دیا جاوے تو اوسکو نہ پہیرے اسلیے کہ اوسکا بوجہ

بوجہ بیہن اور خوشبو عمدہ ہے عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر جب دہونی لیتے خوشبو کی تو عود کی لیتے جس مین اور کچہ ملا نہ ہوتا یا کافور کی اوسکو عود کے ساتہہ ڈالتے پہر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی اسیطرح خوشبو لیتے۔

كِتَابُ الشِّعْرِ

کتاب شعر کے بیان مین

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيْهِ فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ ثُمَّ اَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ حَتّٰى اَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ ترجمہ عمرو بن شرید سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سوار ہوا ایکدن آپنے فرمایا تجہ کو امیہ بن ابی الصلت کی کچہ شعرین یاد ہین مینے کہا ہان آپنے فرمایا پڑہ مین نے ایک بیت پڑہی آپنے فرمایا اور پڑہ یہانتک کہ مین نے سو بیتین پڑہین عَنْ الشَّرِيْدِ قَالَ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اسْتَنْشَدَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ اِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِيْ شِعْرِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ بن ابی الصلت کی شعرون کو پسند کیا اور زیادہ پڑہنے کی خواہش کی کیونکہ انمین اقرار تہا توحید الہی کا اور اقرار تہا حشر کا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شعر مین فحش مضمون نہ ہو اسکا پڑہنا اور سننا جائز ہے اگرچہ

جاہلیت کی زمانے کا شعر ہوا ور برا یہ ہی کہ بہت شعر پڑہا کرے یا بہت شعر یاد کرے لیکن قلیل
مین کوئی قباحت نہین **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ کَلِمَةٍ تَکَلَّمَتْ بِھَا الْعَرَبُ کَلِمَةُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی سب سے عمدہ شعر جو عرب کے لوگون نے کہا ہی
لبید کا یہ کلام ہے (لبید بن ربیعہ ایک صحابی ہتے شاعر) اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ اسکا
ترجمہ اردو مین یہ ہی۔ ماسوا حق کے ہر ایک شی لغو ہے **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ کَلِمَةٍ قَالَھَا شَاعِرٌ کَلِمَةُ
لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ وَکَادَ ابْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ یُّسْلِمَ **ترجمہ**
ابوہریرہ سو وہی روایت جو گذری اس مین یہ ہے کہ سب سے زیادہ سچ کلام لبید کا ہے اور ابو
الصلت کا بیٹا اسلام کے قریب تہا کیونکہ اوس کے عقائد اچہے تہے گو وہ اسلام سے محروم
رہا **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ اَصْدَقَ بَیْتٍ قَالَہُ الشَّاعِرُ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ وَکَادَ ابْنُ اَبِی الصَّلْتِ
اَنْ یُّسْلِمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ بَیْتٍ قَالَتْہُ الشُّعَرَاءُ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰہَ
بَاطِلٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَصْدَقَ کَلِمَةٍ قَالَھَا شَاعِرٌ کَلِمَةُ لَبِیْدٍ
اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ مَا زَادَ عَلٰی ذٰلِکَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّمْتَلِیَٔ
جَوْفُ الرَّجُلِ قَیْحًا یَّرِیْہِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّمْتَلِیَٔ شِعْرًا قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اِلَّا اَنَّ حَفْصًا لَمْ یَقُلْ
یَرِیْہِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بہرے یہان تک کہ اوس کے پہیپہڑے تک پہونچے یہ اوس کے
حق مین بہتر ہے اپنے پیٹ مین شعر بہرنے سے **عَنْ** سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَّمْتَلِیَٔ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا یَّرِیْہِ خَیْرٌ مِّنْ

اَنْ یَمْتَلِیَ شِعْرًا **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے بھی ایسی ہی روایت ہے **ف** نووی نے
کہا اس حدیث کے معنے یہ ہین کہ انسان شعر گوئی یا شعرخوانی مین ایسا مصروف رہے کہ علوم شرعیہ اور
تلاوت قرآن اور حدیث کی فرصت نہ پاوے اور اگر قرآن حدیث کے ساتھہ تہوڑی سی شعرین بہی یاد
ہون تو کچہ قباحت نہین اسلیے کہ اُسکا پیٹ شعر سے نہین بہرا بعض علما نے مطلقًا شعر کو مکروہ
رکہا ہے اگرچہ اُس مین فحش نہ ہو وہ کہتے ہین شعر بہی ایک کلام ہے عمدہ اوسکا عمدہ ہے اور برا برا
ہے اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعرین سُنی ہین اور پڑہوائی ہین اور حسان بن ثابت کو حکم
دیا آپ نے مشرکون کی ہجو مین شعرین کہنے کا اور آپ کے اصحاب نے آپکے سامنے سفر وغیرہ مین شعرین
پڑہی ہین اور خلفا اور صحابہ اور فضلاے سلف نے شعرین پڑہی ہین اور کسی نے انکار نہین کیا
البتہ برے شعر پر انکار کیا ہے اور جس شاعر کو آپ نے شیطان کہا وہ اوس کے کفر کیوجہ سے ہوگا یا وہ
رات دن شعر مین مصروف ہوگا یا اوسکی شعرین بری ہونگی **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ
شَاعِرٌ یُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّیْطَانَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطَانَ
لَاَنْ یَمْتَلِیَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَمْتَلِیَ شِعْرًا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے
روایت ہے ہم عرج (ایک گانون ہے ۷۸ میل پر مدینہ سے) مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھہ جارہے تہے اتنے مین ایک شاعر سامنے آیا جو شعرین پڑہ رہا تہا آپ نے فرمایا اس شیطان
کو پکڑو اگر تم مین سے کسیکا پیٹ پیپ سے بہرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بہرے **باب**
تَحْرِیْمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدَشِیْرِ چوسر کہیلنا حرام ہے **عن** بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِیْرِ فَکَاَنَّمَا صَبَغَ یَدَهٗ فِیْ لَحْمِ
خِنْزِیْرٍ وَدَمِهٖ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چوسر
کہیلا اوس نے گویا اپنا ہاتہہ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگا **ف** معاذ اللہ
چوسر کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور جمہور علما کا یہی قول ہے
کہ چوسر کہیلنا حرام ہے اور ابو اسحاق مروزی کا یہ قول ہے کہ وہ مکروہ ہے اور حرام نہین ہے اور
شطرنج ہمارے مذہب مین مکروہ ہے حرام نہین ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تابعین سے

(حاشیہ) اور اکثر علما کا یہی قول ہے کہ شعر مباح ہے اگر اوس مین فحش نہ ہو

اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک حرام ہے امام مالک نے کہا وہ بدتر ہے چوسر سے اور غافل کر دیتی ہے عبادت سے اور قیاس کیا اونہون نے اسکو چوسر پر اور ہمارے اصحاب اس قیاس کو نہین مانتے اور کہتے ہین وہ چوسر سے کم ہے **مترجم** کہتا ہے اگر شطرنج حرام نہو مکروہ بہی ہو جب بہی اوس صورت مین جب شطرنج کی وجہ سے اور نیک کامون مین خلل نہ پڑے اور نماز مین دیر نہ ہو ورنہ بالاتفاق حرام ہوگی - ان کہیلون مین نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا محض لغو اور وقت کا ضائع کرنا ہے وقت کی سی قیمتی چیز دنیا مین کوئی نہین اسکو اچہے اور مفید کامون مین صرف کرے -

كِتَابُ الرُّؤْيَا

کتاب خواب کے بیان مین

عَنْ اَبِی سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا اُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّي لَا اُزَمَّلُ حَتّٰى لَقِيْتُ اَبَا قَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلُمًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ **ترجمہ** ابوسلمہ سے روایت ہے مین خواب دیکہتا تہا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تہی مگر کپڑے نہین اوڑہتا تہا یہانتک کہ مین ابوقتادہ سے ملا اون سے بیان کیا اُنہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے اچہا خواب اللہ تعالی کیطرف سے ہے اور برا خواب شیطان کیطرف سے پہر جب کوئی تم مین سے برا خواب دیکہے تو بائین طرف تین بار تہوکے یا تہو تہو کرے (بے تہوک کے ہوئے) اور اللہ کی پناہ مانگے اوس کے شر سے پہر وہ خواب اوسکو ضرر نہ کرے گا **عَنْ** اَبِی قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيْثِهِمْ قَوْلَ اَبِي سَلَمَةَ كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا اُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّي لَا اُزَمَّلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِهِمَا اُعْرَى مِنْهَا وَزَادَ فِي حَدِيْثِ يُوْنُسَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ حِيْنَ يَهُبُّ مِنْ نَوْمِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**

ابی قتادۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان
فاذا رأی احدکم شیئا یکرھہ فلینفث عن یسارہ ثلاث مرات ولیتعوذ من شرھا
فانھا لن تضرہ فقال ان کنت لاری الرؤیا اثقل علی من جبل فما ھو الا ان سمعت بھذا
الحدیث فما اُبالیھا ترجمہ وہی جو گذرا ابو سلمہ نے کہا مین بعضا خواب ایسا دیکھتا جو پہاڑ
سے بہی زیادہ مجہپر بہاری ہوتا سب مین نے یہ حدیث سُنی مجہکو کچہ پرواہ نہ ہی عن یحیی
ابن سعید بھذا الاسناد وفی حدیث الثقفی قال ابو سلمۃ فان کنت لاری الرؤیا
ولیس فی حدیث اللیث وابن نمیر قول ابی سلمۃ الی اخر الحدیث وزاد ابن رمح
فی روایۃ ھذا الحدیث ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ ترجمہ وہی جو گذرا
ایک روایت مین اتنا اور زیادہ ہے کہ تین بار تہوتہو کرے اور اللہ کی پناہ مانگے پہر اُس کروٹ
سے پہر جاوے عن ابی قتادۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الرؤیا
الصالحۃ من اللہ والرؤیا السوء من الشیطان فمن رای رؤیا فکرہ منھا شیئا
فلینفث عن یسارہ ولیتعوذ باللہ من الشیطان لا تضرہ ولا یخبر بھا احدا فان رای
رؤیا حسنۃ فلیبشر ولا یخبر الا من یحب ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اچہا خواب اللہ تعالی کیطرف سے ہے اور برا شیطان کیطرف سے پہر جو کوئی خواب دیکہے
اور اُسکو برا سمجہے تو وہ بائین طرف تین بار تہوتہو کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
کہے اب وہ خواب اُسکو ضرر نہ کرے گا اور چاہیے کہ وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر نیک
خواب دیکہے تو خوش ہووے اور اُسی سے بیان کرے جو دوست ہو ف تاکہ عمدہ تعبیر
دیوے دشمن سے بیان کرنے مین یہ آفت ہے کہ وہ بری تعبیر دیگا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقع
ہووے بیکار رنج ہے عن ابی سلمۃ قال ان کنت لاری الرؤیا تمرضنی قال فلقیت ابا قتادۃ
فقال وانا کنت لاری الرؤیا فتمرضنی حتی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول الرؤیا الصالحۃ من اللہ فاذا رای احدکم ما یحب فلا یحدث بھا الا من یحب
واذا رای ما یکرہ فلیتفل عن یسارہ ثلاثا ولیتعوذ باللہ من شر الشیطان وشرھا ولا
یحدث بھا احدا فانھا لا تضرہ ترجمہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت

ہی مین بعضا خواب ایسا دیکھتا کہ بیمار ہو جاتا اوس کے ڈر سے پہر مین ابو قتادہ سے ملا اونہون نے
کہا میرا بہی یہی حال تہا یہانتک کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اچہا
خواب اللہ تعالی کیطرف سے ہے سو جب کوئی تم مین سے اچہا خواب دیکہے تو نہ بیان کرے مگر اپنے دوست
سے اور جب برا خواب دیکہے تو بائین طرف تین بار تہوکے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اللہ کی اور
کسی سے بیان نہ کرے تو اوسکو نقصان نہ ہوگا **عن** جابرٍ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا رای احدکم الرؤیا یکرھھا فلیبصق علی یسارہ ثلاثا ولیستعذ
باللہ من الشیطان ثلاثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکہے جسکو برا
سمجہے تو بائین طرف تین بار تہوکے اور شیطان سے پناہ مانگے اللہ کی تین بار اور جس کروٹ پر
لیٹا ہو اوس سے پہر جاوے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المسلم تکذب واصدقکم
رؤیا اصدقکم حدیثا ورؤیا المسلم جزء من خمسۃ واربعین جزءا من النبوۃ والرؤیا
ثلاث فرؤیا الصالحۃ بشری من اللہ ورؤیا تحزین من الشیطان ورؤیا مما یحدث
المرء نفسہ فان رای احدکم ما یکرہ فلیقم فلیصل ولا یحدث بہا الناس قال واحب
القید واکرہ الغل والقید ثبات فی الدین فلا ادری ھو فی الحدیث ام قالہ ابن
سیرین **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب زمانہ یکسان ہو یعنے دن رات برابر ہون یا جب قیامت قریب آجاوے گی تو مسلمان
کا خواب جہوٹ نہ ہوگا اور تم مین سب سے سچا خواب اوسیکا ہوگا جو سب سے سچا ہے باتون مین اور مسلمان
کا خواب نبوت کے پینتالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے اور خواب تین طرح کا ہے ایک تو نیک خواب
جو خوشخبری ہے اللہ کیطرف سے دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کیطرف سے تیسرے وہ خواب جو
اپنے دلکا خیال ہو پہر جب تم مین سے کوئی برا خواب دیکہے تو کہڑا ہو اور نماز پڑہے اور لوگون
سے بیان نہ کرے اور مین خواب مین بیڑیان پڑی دیکہنا اچہا سمجہتا ہون اور گلہ مین طوق برا سمجہتا
ہون۔ ایوب نے کہا مین نہین جانتا یہ کلام حدیث مین داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے +

ف امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بعض روایتون مین چھیالیس حصون کا ذکر ہے بعض مین ستر کا بعض مین چھیالیس کا بعض مین چالیس کا بعض مین اونچاس کا بعض مین پچاس کا بعض مین چھبیس کا بعض مین چوالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کیحالت پر ہے اگر وہ مومن ہے تو اُسکا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہو اور فاسق کا ستر حصون مین سے ایک حصہ ہے اور بعضون نے کہا مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چھیالیس کا خطابی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تئیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینے تک خواب مین وحی آئی تو خواب چھیالیس حصون مین کا ایک حصہ ہوا اور بیڑی کا خواب مین دیکھنا اس لیے بہتر ہے کہ اوس کی تعبیر گناہون سے بچنا اور شرع کے پابند رہنا ہے اور طوق جہنمیون کی صفت ہے انتہے مختصرا **عن** اَیُّوبَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَیُعْجِبُنِی الْقَیْدُ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ وَالْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ ابوہریرہ نے کہا مجکو بیڑی دیکھنا پسند ہے اور طوق کو مکروہ جانتا ہون اور بیڑی کی تعبیر دین مین مضبوط ہونا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو گذرا مگر یہ حدیث موقوف ہے ابوہریرہ پر **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَدْرَجَ فِی الْحَدِیْثِ قَوْلَہٗ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ اِلٰی تَمَامِ الْکَلَامِ وَلَمْ یَذْکُرِ الرُّؤْیَا جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین کمی بیشی ہے **عن** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِکَ **ترجمہ** انس سے بھی ایسی ہی روایت ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المسلم یراہا او تری لہ وفی
حدیث ابن مسہر الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب
وہ خود دیکھے یا کوئی اور اوس کے لیے دیکھے ابن مسہر کی روایت مین نیک خواب ہی۔ ایک حصہ
ہے نبوت کے چھیالیس حصون مین سے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رؤیا الرجل الصالح جزء من ستۃ واربعین
جزءا من النبوۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہی **عن**
یحیی بن ابی کثیر بھذا الاسناد **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبد اللہ بن یحیی بن ابی کثیر عن ابیہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ جزء من سبعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک
خواب نبوت کے ستر حصون مین سے ایک حصہ ہی **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا
یتمثل بی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے مجھے خواب مین دیکھا مقرر اوس نے مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں
بن سکتا **ف** ابن باقلانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اوسکا خواب صحیح ہے لغو خیال نہیں
نہ شیطان کے اغوا سے ہے اور کبھی دیکھنے والا آپ کو آپ کے حلیہ کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہے جیسے
آپ کی ڈاڑھی کو سفید دیکھے اور کبھی دو شخص آپ کو ایک ہی وقت مین مختلف مکانون مین دیکھتے
ہین مازری نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اسپر نہین ہے کہ آپ کا

جسم مبارک فنا ہو گیا بلکہ احادیث سے اوسکی بقا نکلتی ہے قاضی نے کہا حدیث محمول ہے اسحالت پر
جب آپکو مطابق آپکے حلیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت مین
خواب صحیح ہے اور شیطان کی یہ مجال نہین کہ آپ کی صورت پر بنے اس لیے کہ اگر یہ طاقت
ہوتی تو شیطان آپ کی صورت بنکر جھوٹ کہدیتا اور حق اور باطل مین اشتباہ ہو جاتا۔ قاضی
نے کہا اللہ تعالیٰ کو بھی خواب مین دیکھ سکتا ہے **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ
فِی الْیَقْظَةِ اَوْ لَکَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْیَقْظَةِ لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ وَقَالَ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ
اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ **ترجمہ**
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھکو
خواب مین دیکھے وہ قریب مجھکو جاگتے مین دیکھیگا **ف** مراد وہ لوگ ہین جو آپ کے زمانے مین
تھے یعنے جس نے ہجرت نہین کی اور دوسرے ملک مین مجھکو خواب مین دیکھا وہ ہجرت سے مشرف ہوگا
اور مجھسے ملیگا یا مراد یہ ہے کہ آخرت مین مجھکو دیکھیگا اور اپنی خواب کو سچا جانیگا اس لیے کہ آخرت
مین آپ کو سب مسلمان دیکھینگے۔ یا مراد یہ ہے کہ آخرت مین ایک خاص قرب کے ساتھ جو اورون
کو نہ ہوگا مجھے دیکھیگا **ف** یا جو خواب مین مجھے دیکھے اوس نے گویا بیداری مین مجھکو
دیکھا شیطان میری صورت نہین بن سکتا ابو سلمہ نے کہا ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے مجھے دیکھا اوس نے سچ دیکھا **عن** ابْنِ اَخِی الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ فَذَکَرَ
الْحَدِیْثَیْنِ جَمِیْعًا بِاِسْنَادَیْهِمَا سَوَاءً مِثْلَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِیْ
اِنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَتَمَثَّلَ فِیْ صُوْرَتِیْ وَقَالَ اِذَا حَلَمَ اَحَدُکُمْ فَلَا یُخْبِرْ اَحَدًا
بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِهٖ فِی الْمَنَامِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھکو خواب مین دیکھا اوس نے بیشک مجھکو دیکھا اس لیے
کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا اور جب کوئی تم مین سے برا خواب دیکھے تو کسی سے
بیان نہ کرے شیطان خواب مین اوس سے کھیلتا ہے **عن** جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ
اَنْ یَّتَشَبَّہَ بِیْ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے مجھکو خواب میں دیکھا اوس نے بیشک دیکھا کیونکہ شیطان کا یہ کام نہیں کہ میرے صورت
بنے **عن** جابر عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قال لاعرابی جاءہ فقال انی
حلمت ان راسی قطع فانا اتبعہ فزجرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال لا تخبر بتلعب
الشیطان بک فی المنام **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور
میں اوس کے پیچھے جا رہا ہوں آپ نے اُسکو جھڑکا اور فرمایا جو شیطان تجھ سے کھیل کرتا ہے خواب
میں مت بیان کر کسی سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ کو وحی سے یا اور کسی قرینہ
سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ خواب لغو اور خیال اور بیہودہ ہے ورنہ تعبیر سر کٹنے کی یوں کہتے ہیں
کہ اوسکی حکومت یا دولت میں خلل آوے گا البتہ اگر غلام یہ خواب دیکھے تو آزاد ہو گا بیمار دیکھے
تو شفا ہو گی قرضدار دیکھے تو قرض ادا ہو گا جس نے حج نہ کیا ہو وہ حج کرے گا مغموم دیکھے
تو خوشی ہو گی خوف زدہ دیکھے تو بیخوف ہو گا واللہ اعلم **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ
قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ رایت فی المنام
کان راسی ضرب فتدحرج فاشتددت علی اثرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم للاعرابی لا تحدث الناس بتلعب الشیطان بک فی منامک وقال سمعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بعد یخطب فقال لا یحدثن احدکم بتلعب الشیطان بہ فی
منامہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا میرا سر کاٹا گیا وہ ڈھلکتا جا
رہا ہے میں اوس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں آپ نے فرمایا مت بیان کر لوگوں سے جو شیطان
سے کھیلتا ہے خواب میں جابر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
ہے جب آپ فرماتے تھے خطبہ میں کوئی تم میں سے بیان نہ کرے جو شیطان اوس سے کھیلے
میں **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فقال یا رسول اللہ رأیت فی المنام کأن رأسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وقال اذا لعب الشیطان باحدکم فی منامہ فلا یحدث بہ الناس وفی روایۃ
ابی بکر اذا لعب باحدکم ولم یذکر الشیطان **ترجمہ** جابر رضی اسد تعالیٰ عنہ سے
روایت ہی ایک شخص آیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اسد مین نے
خواب مین دیکھا جیسے میرا سر کٹ گیا ہے یہ سنکر آپ ہنسی اور فرمایا جب تم مین کسی کے ساتھہ
شیطان کہیل کرے خواب مین تو کسی سے ذکر نہ کرے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اری اللیلۃ فی
المنام ظلۃ تنطف السمن والعسل فاری الناس یتکففون منہا بایدیہم فالمستکثر و
المستقل واری سببا واصلا من السماء الی الارض فاراک اخذت بہ فعلوت ثم
اخذ بہ رجل من بعدک فعلا ثم اخذ بہ رجل اخر فعلا ثم اخذ بہ رجل فانقطع
بہ ثم وصل لہ فعلا قال ابو بکر یا رسول اللہ بابی انت واللہ لتدعنی فلاعبرنہا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعبرہا قال ابو بکر اما الظلۃ فظلۃ الاسلام
واما الذی ینطف من السمن والعسل فالقران حلاوتہ ولینہ واما ما یتکفف الناس
من ذلک فالمستکثر من القران والمستقل واما السبب الواصل من السماء الی الارض
فالحق الذی انت علیہ تاخذ بہ فیعلیک اللہ بہ ثم یاخذ بہ رجل من بعدک
فیعلو بہ ثم یاخذ بہ رجل اخر فیعلو بہ ثم یاخذ بہ رجل اخر فینقطع بہ ثم
یوصل لہ فیعلو بہ فاخبرنی یا رسول اللہ بابی انت وامی اصبت ام اخطأت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبت بعضا واخطأت بعضا قال فواللہ یا رسول
اللہ لتحدثنی ما الذی اخطأت قال لا تقسم **ترجمہ** عبد اسد بن عباس رضی اسد تعالیٰ
عنہ سے روایت ہی ایک شخص رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اسد
مین نے رات کو خواب مین دیکھا ایک ابر کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے لوگ
اسکو اپنی لپون سے لیتے ہین کوئی زیادہ لیتا ہے کوئی کم اور مین نے دیکھا آسمان
تک ایک رسی لٹکی آپ اسکو پکڑکر اوپر چڑھ گئے پہر آپ کے بعد ایک شخص نے

وہی اوپر چڑھ گیا پہر اور ایک شخص نے تہاما وہ بہی چڑھ گیا پہر اسکے بعد ایک شخص نے تہاما تو وہ رسی
ٹوٹ گئی پہر جڑ گئی اور وہ بہی اوپر چلا گیا۔ یہ سنکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ
نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ آپ پر قربان ہو مجہے اسکی تعبیر کہنے دیجیے آپ نے فرمایا
کہہ۔ ابو بکر نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے اور گہی اور شہد سو قرآن کی حلاوت اور
نرمی مراد ہے اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہین وہ بہی بعضون کو بہت قرآن یاد ہے بعضون
کو کم اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی وہ دین حق ہے جسپر آپ ہین پہر خدا آپ کو اسی دین
پر اپنے پاس بلا لیگا آپکے بعد ایک اور شخص اسکو تہامیگا (آپ کا خلیفہ) وہ بہی اوسیطرح چڑھ
جاویگا پہر اور ایک شخص تہامیگا اوسکا بہی یہی حال ہوگا پہر ایک شخص تہامیگا تو کچہ خلل
پڑیگا لیکن آخر وہ خلل مٹ جاویگا اور وہ بہی چڑھ جاویگا اب مجہ سے بیان کیجیے یا رسول
اللہ مین نے ٹہیک تعبیر کہی یا غلط آپ نے فرمایا کچہ تو نے ٹہیک کہا کچہ غلط کہا ابو بکر نے عرض
کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم آپ بیان کیجیے مین نے کیا غلطی کی آپنے فرمایا قسم مت کہا **ف**
اور غلطی بیان نہین کی اسلیے کہ اللہ تعالی کا حکم نہ ہوا ہوگا۔ علما نے کہا کہ ابو بکر نے تعبیر مین
غلطی نہین کی بلکہ انکی غلطی یہی تہی کہ جلدی کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تعبیر نہین
کہنے دی اگر آپ فرماتے تو خوب ہوتا اور یہ قول صحیح نہین ہے کس لیے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی
عنہ کو خود آپ نے اجازت دی اس صورت مین تعبیر کی غلطی یہ ہوگی کہ گہی اور شہد سو انہون نے
قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد رکہی حالانکہ شہد سو مراد قرآن ہے اور گہی سے مراد حدیث ہے
یا یہ ہوگی کہ تیسرے شخص کی خلافت مین انہون نے بیان کیا کہ خلل پڑکر مٹ جاویگا اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص اس خلل کو دور کریگا حالانکہ ایسا نہین ہوا بلکہ حضرت عثمان جبرًا
خلافت سو اتارے گئے اور قتل ہونے پہر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اسکو جوڑا۔ اور
ابو بکر نے قسم کہائی لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پورا نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا
پورا کرنا اوسوقت ضرور ہے جب اوس مین کوئی مفسدہ نہ ہو اور یہان کے بیان کرنے مین ا
مفسدہ ہوگا وہ یہ کہ حضرت عثمان کے قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دیدینا نامناسب تہی
(نووی مختصرًا) **عَنِ** ابنِ عبّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہما قال جاءَ رجلٌ اِلی النّبیِّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفَہُ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَأَیْتُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ
فِی الْمَنَامِ ظُلَّۃً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ یُوْنُسَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپ اُحد سے
لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے اس رات کو خواب مین ایک بدلی دیکھی جس ر گھی
اور شہد ٹپک رہا تہا اخیر تک **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ
کَانَ مَعْمَرٌ اَحْیَانًا یَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَحْیَانًا یَقُوْلُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَرَی اللَّیْلَۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مِمَّا یَقُوْلُ لِاَصْحَابِہٖ
مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ رُؤْیَا فَلْیَقُصَّھَا اَعْبُرْھَا لَہٗ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُ
ظُلَّۃً بِنَحْوِ حَدِیْثِھِمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سو فرماتے جس شخص نے تم مین سے کوئی خواب دیکھا ہو
وہ بیان کرے مین اوس کی تعبیر کہون گا ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے ایک
ابر کا ٹکڑا دیکھا پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ کَاَنَّا
فِیْ دَارِ عُقْبَۃَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِیْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَۃَ لَنَا فِی
الدُّنْیَا وَالْعَاقِبَۃَ فِی الْاٰخِرَۃِ وَاَنَّ دِیْنَنَا قَدْ طَابَ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سو روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے ایک رات کو دیکھا اُس حالت
مین جس مین سوتا آدمی دیکھتا ہے جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے ترکھجورین
لائے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے مین نے اوسکی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ
دنیا مین بلند ہوگا اور آخرت کیو ہنیک انجام ہوگا اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے
ف آپنے یہ تعبیر لفظون سے نکالی بلندی یعنے رفعت رافع سے اور عاقبت کی
بہتری عقبہ سے اور عمدگی طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظ
سے بطور فال کے مطلب سمجہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خواب مین ایسا معلوم ہوا مین مسواک کر رہا ہون اوسوقت دو شخصون نے مجکو کہینچا (یعنے ہر ایک نے مسواک مانگی) ایک اون مین بڑا تہا تو مین نے چہوٹے کو مسواک دی مجہسے کہا گیا بڑے کو دے مین نے بڑے کو دیدی

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهِ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَاَيْتُ فِيْهَا اَيْضًا بَقَرًا وَاللهُ خَيْرٌ فَاِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِيْ اٰتَانَا اللهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

ترجمہ ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے خواب مین دیکہا مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اوس زمین کیطرف جہان کہجور کے درخت مین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کے طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جسکا نام یثرب ہی ہے اور مین نے اپنی اوسی خواب مین دیکہا کہ مین نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اوسکی تعبیر مسلمانون کی شہادت نکلی احد کے دن پہر مین نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی اگلے سے اچہی اوسکی تعبیر یہ نکلی کہ خدا تعالے نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت قائم ہوئی (یعنے جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا) اور مین نے اوسی خواب مین گائین دیکہین (جو کاٹی جاتی تہین) اور اللہ تعالی بہتر ہے (یعنے یہ جملہ کسی کی زبان سے سنا اَللهُ خَيْرٌ) وہ لوگ تہے مسلمانون کے جو احد کے دن کام آئے اور خیر سے مراد وہ خیر تہی جو اللہ تعالے نے بہیجی اوس کے بعد اور ثواب سچائی کا جو اللہ تعالے نے ہمکو ثابت فرمایا بعد کو بدر کے دن **ف** یمامہ اور ہجر عرب ہین [illegible] ملک مین

وہان کھجور کے درخت بہت ہین حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کی خواب سچ ہوتی ہے لیکن تعبیر مین کبھی چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تھا لیکن آپ کا خیال اور طرف گیا اسیطرح اولیاء اللہ کی بہی خواب اور کشف سچے ہوتے ہین لیکن اوس کے مطلب اور تعین مین غلطی ہوجاتی ہے۔ پر اولیاء کی خواب یا کشف دلیل شرعی نہین ہین اور نہ اوس پر عمل کرنا ضرور ہے بلکہ عمل کتاب اور سنت پر لازم ہے

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم مسیلمۃ الکذاب علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فجعل یقول ان جعل لی محمد الامر من بعدہ تبعتہ فقدمہا فی بشر کثیر من قومہ فاقبل الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ثابت بن قیس بن شماس وفی ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم قطعۃ جریدۃ حتی وقف علی مسیلمۃ فی اصحابہ قال لو سألتنی ہذہ القطعۃ ما اعطیتکہا ولن تعدو امر اللہ فیک ولئن ادبرت لیعقرنک اللہ وانی لاراک الذی اریت فیک ما اریت وہذا ثابت یجیبک عنی ثم انصرف عنہ فقال ابن عباس فسألت عن قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لاری الذی اریت فیک ما اریت فاخبرنی ابوہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا نائم رأیت فی یدی سوارین من ذہب فاہمنی شانہما فاوحی الی فی المنام ان انفخہما فنفختہما فطارا فاولتہما کذابین یخرجان من بعدی فکان احدہما العنسی صاحب صنعاء والآخر مسیلمۃ صاحب الیمامۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مسیلمہ کذاب (جو نبوت کا جہوٹا دعوی کرتا تھا اسیوجہ سے اسکا لقب کذاب ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مع اپنے تابعین کے مارا گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مدینہ منورہ مین آیا اور کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد خلافت مجکو دین تو مین اُن کی پیروی کرتا ہون مسیلمہ اپنے ساتھ بہت سے اپنی قوم کے لوگ لیکر آیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے اور آپکے ہاتھ مین ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا آپ مسیلمہ کے لوگون کے پاس ٹھہرے اور فرمایا اے مسیلمہ اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو تجھ کو نہ دون (مین خدا کے حکم کے خلاف تیرے باب مین کرنے والا نہین اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تجکو قتل کرے گا) یہ فرمانا آپ کا صحیح ہوگیا) اور مین تجھے وہی جانتا ہون جو مجکو خواب

مین دکہلایا گیا اور یہ ثابت تجہہ کو میری طرف سے جواب دیگا **فائدہ** مسیلمہ کذاب نے قرآن مجید کے
مقابلہ مین کچہہ خرافات اور واہیات تک بندی کی تہی سو فرمایا کہ وہ خرافات میری سننے کے
لایق نہیین اوسکی جواب دہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہے ثابت بن قیس بڑے
فصیح اور بلیغ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تہے اور وفد جو آتے انکی جواب دہی وہی کرتے
چنانچہ ثابت نے اوسکی خرافات کو ایسا چہتہاڑا کہ کچہہ ثابت نہ رکہا **ف** پہر آپ وہان سے چلے گئے ابن
عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین نے لوگون سے پوچہا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تو وہی یہ ہے جو خواب مین مجہے
دکہلایا گیا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے مجہہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مین سو رہا تہا مین نے اپنے ہاتہہ مین سونے کے دو کنگن دیکہے وہ مجہکو برے معلوم ہوئے خواب
ہی مین مجہکو حکم ہوا انکو پہونک مار مین نے پہونکا وہ دونون اڑ گئے مین نے اونکی تعبیر یہ کہی کہ
وہ دونون جہوٹے ہین جو میرے بعد نکلین گے ایک تو ان مین کا عنسی صنعا والا اور دوسرا
مسیلمہ یمامہ والا **ف** صنعا یمن مین ایک شہر ہے وہان حضرت کے وقت میں ایک
شخص پیدا ہوا تہا یعنے ابو الاسود عنسی (پیغمبری) کا دعوی کرتا تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی بہی پیغمبری کا منکر نہ تہا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتہہ سے
مارا گیا اور یمامہ عرب مین ایک ملک ہے وہان مسیلمہ کذاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شراکت کا دعوی
کرتا تہا لیکن صدیق اکبر کی خلافت مین وحشی کے ہاتہہ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا تعالے
نے فتح اسلام دکہادی صرف اون دو جہوٹون کا تردد ہوا تہا سو خدا تعالی نے انکو بہی برباد کیا معلوم
ہوا کہ مرد اگر خواب مین ہاتہہ مین کنگن دیکہے تو اوس کی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہے اہل تعبیر نے
لکہا ہے کہ عورتون کا زیور اگر مرد خواب مین پہنے دیکہے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے مین دیکہنا دلیل
ہے عمدہ خدمت ملنے کی اور پاؤن مین گجرے دیکہنا قید ہونے کی دلیل ہے (تحفۃ الاخبار)

عَنْ ہَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ہٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِیْ یَدَیَّ اُسْوَارَیْنِ
مِنْ ذَھَبٍ فَکَبُرَا عَلَیَّ وَاَھَمَّانِیْ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنْ اَنْفُخْھُمَا فَنَفَخْتُھُمَا فَذَھَبَا فَاَوَّلْتُھُمَا

اَلْکَذَّابَیْنِ الَّذَیْنِ اَنَا بَیْنَھُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْیَمَامَۃِ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھہ مین دو کنگن سونے کے ڈالے گئے وہ مجھہ بھارے لگے اور رنج ہوا تب اللہ تعالی نے مجھکو حکم بھیجا اون کو پھونکنے کا مین نے پھونکا وہ دونون چلے گئے اوس کی تعبیر مین نے یہ سمجھی یہ دونون جھوٹے جن کے بیچ مین مین ہون ایک تو صنعا کا رہنے والا اور دوسرا یمامہ کا **عن** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَیْھِمْ بِوَجْھِہٖ فَقَالَ ھَلْ رَاٰی اَحَدٌ مِّنْکُمُ الْبَارِحَۃَ رُؤْیَا **ترجمہ** سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو لوگون کیطرف متوجہ ہوتے اور فرماتے تم مین سے کسی نے گذشتہ رات کو کوئی خواب دیکھا

ہے فقط

تمت

اللہ تعالی کا شکر اور احسان ہے کہ پانچوین جلد کتاب مستطاب

اردو صحیح مسلم **شیخ محی الدین** تاجر کتب صدیقی ساکن شہر لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے مین بہت خوشنمائی کے ساتھہ لباس طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر ... حدیث نبویہ و پیروان طریق مصطفویہ کے لیے ذخیرہ کونین و توشہ دارین ہوئی اللہ جل جلالہ اپنے فضل اور مہربانی سے اسکو قبول فرماوے اور آٹھ ... جھٹی جلد جو چھپنی شروع ہوگئی ہے اوس کے تمام کرنے کی توفیق بخشے ... وس کے پڑھنے پڑھانے اور اوس پر عمل ... آمین